

تسہیل تَرْبِیۃُ السَّالِکِ

جلد دوم

شیخ و مرید کے آپ آداب اضطرار و تنہا
طریقت، سمیت و لایق کے معانی کے
عقول و کلام اور عقلی اشاریہ کے ساتھ
ذکر و اشغال کے طریقہ و لایق قیاس و ربط کی کیلیات
کی ضرورت و افادیت تلف و جمالیات کی تحقیق

مسالک کیلئے اس کتاب کا مخطوطہ بہت ضروری ہے
راہنہ لکھ میں رہنمائی کو پیش کرنے والے اور جو حضرت محمدیؐ کے
قلم سے کئی قدیم تصانیف کا مجموعہ

تالیف:

عظیم الدین محمد و ابوالحسن محمد علی شرف علی صاحبزادہ

ناشر
مسٹر مرید شاہ سرفراز
نور محمدیہ سنٹرل لائبریری، لاہور

مستطاب تسہیل
حضرت مولانا انوار احمد شاہ ارقی
مسٹر سید محمد اسلم صاحبزادہ، لاہور

ضروری گزارش

ایک مسلمان مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث، روزِ یزدی کتب میں غلطی کا تصور نہیں کر سکتا۔ سمجھا جو احاطہ ہوگی ہوں اس کی تصحیح و اصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم ذرا کثیر صرفہ کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو ای گزارش کوہِ فخر رکھنے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آنسو و نڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور آپ "تعالونوا علی البرز الخوی" کے صدق اس جائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً جلیلاً جزیللاً

— منجانب —

احکامِ امیرِ مکتبہ بشارت

کتاب ۴ — فتحِ جلال فی التفسیر جلد دوم

تاریخ اشاعت — جون ۱۹۹۵ء

ہجرام — احکامِ امیرِ مکتبہ بشارت

ناشر — مکتبہ بشارت، لاہور

شاہزیب میٹرو، سندھ روڈ بازار کراچی

فون: 021-2729673 - 021-2763374

فکس: 021-2729673

ایمیل: zanzan01@yahoo.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zanzan.org.com

ملنے پکے کی بکری

دوا دہی اردو بازار کراچی۔ فون 2726349

دوا دہی اردو بازار کراچی

تمہی کتب خانہ ملے مارا بازار کراچی

مکتبہ رحمانی، اردو بازار لاہور

انگلینڈ میں ملنے کے چے

ISLAMIC BOOK CENTRE

119-121 Hatfield Road, Bolton GB: BL6

Tel/Fax 01204-380030

Mobile 07930 464843

AL-FARDOQ INTERNATIONAL

30 Robinson Street Leicester

LE1 5SA

On 044-1782537640

Fax 044-1782537635

Mobile 044-7510425350



پیش کش

نیشنل سائنس بورڈ، اسلام آباد

نصرت علی، صاحبہ، علامہ اقبال لکڑی، لاہور

پیش کش

طبعیاتی سائنس بورڈ، اسلام آباد

چھٹا باب

ذکر و شغل کے بیان میں

اس سے سے زبانِ تنبیہ میں (ذکر و شغل کے بیان میں)

سکون اور آرام کے وقت

پہلے پہلے

اور پھر

تیسرے پہلے

پہلے پہلے

ذکر کے آثار

ذکر میں روئے کوٹہ کوٹہ اور متحرک و متحرک سے زیادہ ذکر و شغل ہے

اگر میں متحرک (تحرکت) نہ ہوں تو کچھ

بھلا ذکر و شغل کتنی ہے

ذکر و شغل

مضمون کے پیش میں ہے کا طریقہ

زبانِ ذکر

تھوڑے اور کچھ میں کافی ہے

ذکر و شغل میں سلام کا جھب

ذکر و شغل سے آہستہ آہستہ کی روشنی میں ذکر و شغل کے فائدے

- ۶۸ تجربہ سے انکار
- ۶۹ شکر کا ہاتھ منہ اور گردن میں نہیں کرتے۔
- ۷۰ عار اور کاترئی کے بعد کھانسی تو سچ و سخیل سے بچوڑنا۔
- ۷۱ ذکر اسم ذات کا طریقہ۔
- ۷۲ تلویذنی حالت میں ذکر و تفل کا طریقہ۔
- ۷۳ طفل پر ذکر کو کڑی۔
- ۷۴ ایک کھانسی میں ذکر کرنا زیادہ اچھے ہے۔
- ۷۵ تسکین میں ذکر کی کمی۔
- ۷۶ تصور شیخ۔
- ۷۷ ذکر و طاعات کے مخصوص ہونے میں سخت۔
- ۷۸ ذکر و تفل کے لئے اخراج کا اہتمام نہیں ہونا چاہئے۔
- ۷۹ مراقبہ موت و بعد الموت (موت اور موت کے بعد کا مراقبہ)۔
- ۸۰ غمزدگی میں سے ذکر میں کمی۔
- ۸۱ مراقبہ کی تعمیر۔
- ۸۲ قسب ذکر کے اقسام۔
- ۸۳ مراقبہ توحید۔
- ۸۴ مراقبہ صریح و خفیہ علاج ہیں۔
- ۸۵ یاد کے وقت ذکر کرنا۔
- ۸۶ قرب کا جامہ پہننا۔
- ۸۷ جو ذکر قلبی کرنا ہوا اس کو زبان سے بھی کرنا چاہئے۔
- ۸۸ صلحان اللہ کا اور انہی میں نسبت۔
- ۸۹ غمزدگی میں سے گفت و ادب سے شہ ذکر کرنا: بھروسہ نہیں ہے۔
- ۹۰ مشغول سے بڑھ کر نسبت ہے۔
- ۹۱ مراقبہ میں قلم بند کرنا یا نہ کرنا۔
- ۹۲ مقررہ مقدار پر ذکر میں ترقی الٰہی۔
- ۹۳ زبان سے کہہ جانے تو خدا سے گراؤ کے۔
- ۹۴ تمویذی چیز پر قلبی تیار کرنا بھی مفید ہے۔

- ۸۱ معمولات مذکورہ ذیل
- ۸۲ ذریعہ قضا کے بجائے استفادہ کی ہے
- ۸۳ بلع رطوبہ کر کے
- ۸۴ پالانہ اور بولنے کے وقت اپنی ناصحت
- ۸۵ تھکا کر جو بڑی نماز کے بعد کرنا
- ۸۶ ایک مرتبہ سوتی اور کوئی بات اس وقت کرنا
- ۸۷ ذرا پس آ کر نہ کرنا
- ۸۸ ذرا کے وقت (کون سے) قصیدہ
- ۸۹ ممکن حد اور قریب اصرار کرنا
- ۹۰ ذرا سے سادہ کی علامت
- ۹۱ قرآن پاک کی کلمات کے وقت قصیدہ
- ۹۲ ذرا کے لئے ایک قصیدہ (یعنی ضروری نہیں)
- ۹۳ قصیدہ کے وقت آواز بلند کرنا اور آواز بلند کرنا
- ۹۴ سوتے میں برائے ذرا کرنا اور نہ کرنا
- ۹۵ غلبہ پر ذکر انہی چیزوں میں سے
- ۹۶ ان کا پھر ذرا غفلت سے غفلت ہے
- ۹۷ بلکہ انہی میں سے جس میں پرہیز ہو چکی ہو
- ۹۸ جس سے نہ بچاؤ اگر کوئی نہ کی شریعت
- ۹۹ اگر کسی کو یہ بتائے کہ
- ۱۰۰ غفلت غلبہ کرنا تو جو قصیدہ نہیں
- ۱۰۱ ذرا کرنا جس سے تعلق
- ۱۰۲ ذرا میں آتی (جو نے) ان کی چیز
- ۱۰۳ محبت میں جو غلبہ کے لئے ذکر کرنا
- ۱۰۴ معصوم (یعنی ضرر) وقت میں توبہ اور توبہ
- ۱۰۵ ذرا غفلت
- ۱۰۶ ذرا میں ضروری بات کرنا ہے
- ۱۰۷ ذرا میں تلف و غور (کا) نہ کرنا

ذکر میں (ب) آواز سننا کہ ظاہری تعلیم کرتے ہیں

مراقبہ کے عمل اور طریقہ

چنے چرائے تسبیح کا حق رکھنا

مشقہ کے بعد تہجد کی نوافل

قلب سے اللہ شہ کی آواز کا سنائی دینا

تعلیم اسم ذات

عادتوں کی اصلاح سے پہلے ذکر و مشغلہ مفید نہیں ہے

شیخ کی عبادت کے بغیر کوئی تہذیب نہیں بڑھ سکتی ہے

ہفت حصوں پر نہیں

پانچ حصوں پر نہیں

ذکر کے وقت تصور

ذکر جبر علی کسی سے ہونا مراد افضل ہے اور یہ دینی حقیقت و تصور شیخ

ذکر میں تہا کو دیکھنا پانچ حصوں پر نہیں ہے

ذکر میں تسبیح کے بعد کی سادھت ضروری نہیں ہے

ذکر کے انوار دیکھنے کی تہذیب نہ ہونے سے

تہذیب کا ذکر نہ کرنا کوئی خصوصیت ضروری نہیں

مراقبہ

سزا میں ذکر و مشغلہ بغیر یا تعجب کے ساتھ بھی کافی ہے

مہنتی کے لئے ذکر کی زیادتی حلاوت و غیرہ کی زیادتی سے زیادہ مفید ہے

مرض کی وجہ سے وظائف کو چھوڑنے میں ہرگز حرج نہیں بلکہ ذکر کے قائم کرنا واجب ہے

بہرہ و خیر کی تعداد پر ہی حقیقی ضرورت ہے تو وہ پانی اگر کسی کی تہذیبی ہو جائے

ذکر و نماز میں تصور کی کیفیت

ذکر میں سر کا جھکاؤ یا اور حرج پر زور دینا ضروری نہیں

ذکر میں سب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے

لائعہ کی تہذیب کے بغیر ذکر

کشف لہ انوار و غیرہ ضروری کرنے کے قابل نہیں ہیں

مرض کی بیماری کی وجہ سے ذکر میں کمی کرنے میں کوئی حرج نہیں

- ۱۰۸ تصورات یک اور مذاہبات قلبی میں سے افضل کون ہے
- ۱۰۹ اوراد کے لئے اپنا ذاتی اصطلاح کی ضرورت نہیں
- ۱۱۰ ذکر کثیر میں شکوک کی ضرورت نہیں
- ۱۱۱ صورتِ ہدایت عبادتِ قرآن کیجئے
- ۱۱۲ ذکرِ تہذیبی ایک ساتھ ہو سکتے ہیں
- ۱۱۳ مراقبہ کی تعلیم
- ۱۱۴ اذیت نہ ہونے کے لئے دعائی سلاطین میں ملنے میں ہمارے
- ۱۱۵ (معمول کے) پائے ہوئے میں بہت سے فوائد
- ۱۱۶ غنودگی میں ذکر کرنے کا حکم
- ۱۱۷ سکوتِ عبادت کو ذکر پر ترجیح
- ۱۱۸ معمول شروع کرنے کی عبادت لینے میں حرجِ تکلف ہے
- ۱۱۹ اگر کسی کو جبراً (یعنی بھڑکوانے سے) ذکر میں تکلیف ہو تو علی (آپس) وار سے ذکر کیا جائے
- ۱۲۰ ذکر میں دوسرے ذکر کی آواز سے آواز ملائے
- ۱۲۱ دینی مراقبہ
- ۱۲۲ خطبہ اور دعا کے وقت دل سے ذکر کرنا
- ۱۲۳ اوراد پڑھنے میں جس وقت تک پڑھیں
- ۱۲۴ زبانی ذکر میں غفلت کا علاج
- ۱۲۵ ذکر کے درمیان انتظار کا چرھا
- ۱۲۶ تصورِ عبادت کا خطرناک ہونا
- ۱۲۷ فکرِ انجہاری طرح ہے
- ۱۲۸ اپنے تئیں ایک پہلے کا اوراد دیکھنا
- ۱۲۹ ذکر کے آثار
- ۱۳۰ عام آدمی کو عالم کا اور شرعاً کرانے کے بعد غیر کسی کا حق کے چھوڑنا نہیں چاہئے
- ۱۳۱ ذکر کے وقت تصور
- ۱۳۲ ذکر میں غفلت (وقتِ خیالی کا) تصور
- ۱۳۳ غبارِ ذکر
- ۱۳۴ ذکر کے وقت جوش کو ضبط (مداومت) نہیں کرنا چاہئے

۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

- ذکر کے ساتھ دھنیں کرنے و سونے کرنے کی ضرورت
- ذکر کرتے وقت سر میں اس طرح سے مٹھو ہونا
- ذکر کے بعد
- لا بے الا اللہ و اللہ تبارک و تعالیٰ ہے ذکر میں فرق
- ذکر کا قصاص و عذاب
- قصص و احادیث میں مذکور دینے والی قول کا مشورہ ہونا
- ذکر لا الہ الا اللہ میں حیرت کے خیر کی تسبیح
- ذکر میں بڑی کی جہاں سے اور کا شعر آتا
- ذکر میں سلفہ پر اقصیٰ کی طرف ہے
- ذکر میں دیا کا طعن
- ذکر کے حالت و مشیت ہونے کا بیان
- عبادت کی زیادتی کو ذکر کی زیادتی پر ترجیح
- ایک ہزار صاحب کا حال
- زہلی ذکر
- سوتے میں ذکر کی
- درویش کا ذکر کیسے کیا جاتا ہے
- انور ذکر
- مراقب میں کیا کوسا شعر آتا
- مراقب میں انوار الجاہل شعر آتا
- بقیہ قصہ کے ذکر
- شغل میں مذمت آتا
- ذکر میں نیند آتا
- شغل و غم کے آتا
- غیر عشاء سے پہلے وقت پر ماما
- سکھتے اس کا ذکر
- ذکر کی
- زہلی ذکر اور انور ذکر میں یہ دو ہی جگہ میں آتا
- تعلیم مراقبہ

لکھنؤ ۱۹۶۱ء

باب اور مشاد میں لڑ

و رہا پیتے ..

نویسہ نے چنگو ..

باب خیر کا لڑ، جنت میں

جنت میں لکھنؤ کے مشاد ..

مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ آپ

مرکب خیر پر مشاد ..

مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد ..

پیشہ مشاد ..

پیشہ مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

پیشہ مشاد کو لکھنؤ کے مشاد ..

۲۵۲	د فوٹ (تخلیہ و درجہ کا تعریف)
۲۵۳	تبع و تابع کا معنی اور اس کی تحقیق و یہ ہے
۲۵۴	کلامِ نبوی سے یک صحت کا حل
۲۵۵	برقی کی عقل کی تعمیر
۲۵۶	معتقد ہر امت (بہادری اور ہر کا معتقد ہر حال سے بچ کر ہے)
۲۵۷	میں سلام کیا دار
۲۵۸	دعوت (مطلق حدیث یا رب کی اس حدیث کو کہنے کا مطلب ہے)
۲۵۹	سوان کہتے ہیں کہ وہ نے کوئے کوئے سے بچ کر ہے
۲۶۰	صحتی (صحت سے بچ کر) کا معنی یا م میں خیرات
۲۶۱	تشیع و شیعہ
۲۶۲	وہ ہر ایک آسمان کے نقش و صورت کا عکس ہے
۲۶۳	عشق و محبت (پہلے سے پہلے نہیں ہے)
۲۶۴	حکومت کا یہاں کہہ سکتے ہیں کہ
۲۶۵	پہلے سے پہلے نہیں ہے
۲۶۶	تخلیہ و تخلیق (تخلیق اور تخلیق ہر ایک)
۲۶۷	پہلے سے پہلے نہیں ہے
۲۶۸	عمر و موت (اہل میں لازم کے بعد ہے)
۲۶۹	مناجات و تہلیل (شریف ہے کہ ہر ایک کے حقائق تہلیل)
۲۷۰	عمر کی مدت و عمر (عمر میں ہر ایک کا ہر ایک)
۲۷۱	بیت "وما تفلح الا ان یشاء اللہ" کا تفسیر
۲۷۲	دماغ و دماغ کی ہر ایک کا تعلق
۲۷۳	سلوک کے لئے ہر ایک کا تعلق
۲۷۴	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۷۵	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۷۶	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۷۷	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۷۸	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۷۹	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۰	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۱	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۲	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۳	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۴	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۵	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۶	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۷	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۸	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۸۹	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)
۲۹۰	ہر ایک کا تعلق (ہر ایک کا تعلق)

- ۲۷۴ مدینہ منورہ والے معیاروں میں الاحسان میں تقاضا کی کمی محسوس ہو
- ۲۷۵ تقاضا کی کمی پر پیدہ عیب کا موجب
- ۲۷۶ مہذبہ کی کوئی چیز نقصان سے طلب ہے اس کا مطلب
- ۲۷۷ مہذبہ کی طرف سے چاہے وہ عوامہ نظر آئے بیچ سے
- ۲۷۸ اعتبار سے دیکھی یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ
- ۲۷۹ طریق سے ناواقف کا مطلب
- ۲۸۰ عزت کی طرح وہ حالت میں اس کی طرف متوجہ ہونے میں
- ۲۸۱ گھراؤ یا ہوس کا عیب ہے
- ۲۸۲ طاقت کی تلاش سے اس میں جو کمزوری
- ۲۸۳ یہ کمزوری اس کے پس منظر کی شکل میں ظاہر
- ۲۸۴ بیچارہ
- ۲۸۵ اس کا
- ۲۸۶ اس کا
- ۲۸۷ پختہ
- ۲۸۸ پختہ
- ۲۸۹ پختہ
- ۲۹۰ مسمر پر ہوا ایک مہم میں سال کا اکثر حصہ کے لیے اس پر ڈالی جانے سے کوئی کارگر یا جائے آئے اسے
- ۲۹۱ پاگل ہو کر رہنے لگا
- ۲۹۲ دوسرا پہلو میں اشرف ہونے کے آثار
- ۲۹۳ بیچارہ کو کچھ کچھ
- ۲۹۴ اس وقت سے عام و عام کرنا
- ۲۹۵ عملی طور سے فائدہ حاصل کرنا
- ۲۹۶ مریضوں سے طبی و دینی سہولت کا ثبوت
- ۲۹۷ دوسرا پہلو: دوسرا پہلو ان کے لیے ہے جو
- ۲۹۸ چاروں طرف سے ان کے فائدہ میں کامیابیاں مل سکتی
- ۲۹۹ محکمہ میں
- ۳۰۰ محکمہ میں

۵۱۳	میرے اب کا حکم
۵۱۴	میرا بھائی جو بہت کاٹا تھا
۵۱۵	جو شکار میں
۵۱۶	میرے بعد ان کا دور تھا اور میرے دور کا
۵۱۷	میرا دور
۵۱۸	میرے دور کا
۵۱۹	میرے دور کا
۵۲۰	میرے دور کا
۵۲۱	میرے دور کا
۵۲۲	میرے دور کا
۵۲۳	میرے دور کا
۵۲۴	میرے دور کا
۵۲۵	میرے دور کا
۵۲۶	میرے دور کا
۵۲۷	میرے دور کا
۵۲۸	میرے دور کا
۵۲۹	میرے دور کا
۵۳۰	میرے دور کا
۵۳۱	میرے دور کا
۵۳۲	میرے دور کا
۵۳۳	میرے دور کا
۵۳۴	میرے دور کا
۵۳۵	میرے دور کا
۵۳۶	میرے دور کا
۵۳۷	میرے دور کا
۵۳۸	میرے دور کا
۵۳۹	میرے دور کا
۵۴۰	میرے دور کا
۵۴۱	میرے دور کا
۵۴۲	میرے دور کا
۵۴۳	میرے دور کا
۵۴۴	میرے دور کا
۵۴۵	میرے دور کا
۵۴۶	میرے دور کا
۵۴۷	میرے دور کا
۵۴۸	میرے دور کا
۵۴۹	میرے دور کا
۵۵۰	میرے دور کا
۵۵۱	میرے دور کا
۵۵۲	میرے دور کا
۵۵۳	میرے دور کا
۵۵۴	میرے دور کا
۵۵۵	میرے دور کا
۵۵۶	میرے دور کا
۵۵۷	میرے دور کا
۵۵۸	میرے دور کا
۵۵۹	میرے دور کا
۵۶۰	میرے دور کا
۵۶۱	میرے دور کا
۵۶۲	میرے دور کا
۵۶۳	میرے دور کا
۵۶۴	میرے دور کا
۵۶۵	میرے دور کا
۵۶۶	میرے دور کا
۵۶۷	میرے دور کا
۵۶۸	میرے دور کا
۵۶۹	میرے دور کا
۵۷۰	میرے دور کا
۵۷۱	میرے دور کا
۵۷۲	میرے دور کا
۵۷۳	میرے دور کا
۵۷۴	میرے دور کا
۵۷۵	میرے دور کا
۵۷۶	میرے دور کا
۵۷۷	میرے دور کا
۵۷۸	میرے دور کا
۵۷۹	میرے دور کا
۵۸۰	میرے دور کا
۵۸۱	میرے دور کا
۵۸۲	میرے دور کا
۵۸۳	میرے دور کا
۵۸۴	میرے دور کا
۵۸۵	میرے دور کا
۵۸۶	میرے دور کا
۵۸۷	میرے دور کا
۵۸۸	میرے دور کا
۵۸۹	میرے دور کا
۵۹۰	میرے دور کا
۵۹۱	میرے دور کا
۵۹۲	میرے دور کا
۵۹۳	میرے دور کا
۵۹۴	میرے دور کا
۵۹۵	میرے دور کا
۵۹۶	میرے دور کا
۵۹۷	میرے دور کا
۵۹۸	میرے دور کا
۵۹۹	میرے دور کا
۶۰۰	میرے دور کا



پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تر غرض یہ رہی کہ لال میں تامل و ملامت سے اپنے عاشقوں کے لئے اپنے جلوہ میں مگر
روایت دینی اور اسی کتاب سے من کے دوسرے معرکہ ہا کہ اس کے جس وقت اسی کے شوق تھا۔ اور کتاب و دہر میں
گورنے میں اور اسی کی تجلیات کے پڑنے میں وہ تہذیب کی منازل سے گزرتے ہوئے سرانجام سے آگے بڑھ رہی تھی
مشغول رہتے تھے اور یہ وہ مقام ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو سند کے عاشقوں کے سرور ہر جنس کے سوس و گھوڑ
اور عابدوں کے دعا گو ہیں پھر آپ ﷺ کی آقاؤں اور اس صحنہ کا بھین اور علامہ مسعود و علامہ شہدائے ہر جنس کے
دور میں اللہ تعالیٰ نے اس دین کے خاتمہ و مآب میں یہ کام کا اظہار فرمایا۔

لا بعد شریعت کے بلکہ جو حق کے ہیں بہ ظاہر و باطن۔ کمالی علوم۔ باطنی علوم کے حصول کے بغیر ظاہر علوم
سے تہذیب ممکن نہیں ہے۔ شیخ سعدی شیرازی جو کمالی تہذیب کے اس کی مثال ہیں بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص ظاہر
سے متصف ہو لیکن باطن کا کچھ نہ ہو وہ علم باطنی سے محروم ہوں گا نتیجہ یہ تو یہ نفسی امیہ ہے جیسے ایک طبیب آدمی ہو اور اس
کے ہاتھ میں خنجر (داناغہ) ہو تو اس کی شمشیر سے لوگوں کو قتل و قتل دھتکتے ہیں لیکن وہ خود سے اس سے استفادہ نہیں کرتا۔

بصورت و ملک اسی تہذیبی و باطنی علوم کے احزان کا دور نام ہے جو اصطلاح میں طریقت کہلاتا ہے۔ چنانچہ
علامہ تصنیف ظاہری علوم کے ساتھ باطنی علوم کی طرف دہتے ہیں جس کو ان کی اصطلاح میں طریقت کہتے ہیں بلکہ
کہتے ہیں۔

اس معارف اللہ کے واسطے میں دو چیزیں ہیں ایک انجی معارف یعنی عشق و توفیق و مہر و شکر و قناعت و تواضع و
انکساری و تقویٰ مع شکاکا حصول ضروری ہے اور دوسری معارف جیسے محبت و کبر و صبر و شکر و قناعت و تواضع و تواضع و تواضع
اور عشق کے ساتھ تقویٰ کی رکاوٹوں سے بچنا ضروری ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ان کے حصول کے بغیر مطلوبہ سے بچنے کے لئے اس کو
جس اصطلاح و تہذیب کی ضرورت ہیں اس سے اس میں یہ بچنے سے نفس کو سدھارنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ علامہ ملک
کنہی درویشی مصلیٰ کا جس پر برائے ہر انسان کے لئے یہ بتاتے ہیں تاکہ حصول باطنی تہذیب ہو جائے لیکن اس میں
مقصود و مہر و شکر ہے۔

کئی ایسے بھی ہوا کر ایک نئی خط میں بہت سے عنوان کے تحت جنہاں کو مستقل عنوان سے الگ کر دیا گیا تھا۔ تسبیح میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا گیا اور خوبصورت خط کے دریچے اس فصل کو پختہ رہا گیا تاکہ خصوصاً مفقود ہو۔

تسبیح کی دوسرے کتاب نامگزین طوالت اختیار کر گئی تھی اس لیے پہلی جلد کو دھوڑے حصوں میں تقسیم کرنا پڑا جس کی تکمیل کے لیے حصہ نمبر ۱۰ جلد کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ کبھی جلد ہی کے حصے ہیں مکمل دہ جلدوں کا مقابلہ ہو۔ چنانچہ پہلا نمبر "پہلا حصہ" اور "دوسرا حصہ" کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔ ساتویں دوسری اور تیسری جلد الگ الگ ہی رکھی گئی ہیں۔



تصوف کی بعض اصطلاحات اور بعض مشکل الفاظ کے معنی

(الف)

۱۔ حرمانیہ کی طاقت، جبر کی برکت۔
 ۲۔ اڑکی تھپ تھپ، مست، سولہ، عوام کے قوال و اعلیٰ پہاڑوں کے معنی میں ہے۔
 ۳۔ حتمی عقد و شہ فرس۔
 ۴۔ ختم بہت ہی ذلیلہ و ذلیلہ معنی کے لئے ہے، معنی کے لئے ہے۔
 ۵۔ حلاج وہ لڑکے ہیں، مہر پرانے، عوام کے (گھڑاے) کے لئے اسنادل ہوتے ہیں۔
 ۶۔ احتلاط ہوگئے، عوام ہو۔
 ۷۔ احتلاط حصہ اچھی درجہ و درجہ، عوام میں نقوی، توکل، صبر و شکر، فنا و غیرہ کے لئے اسنادل ہوئے۔

۸۔ شخصیات و عبادت کی تہذیب، عوام میں رہا۔
 ۹۔ اسنادل، شہوتی، عوام پر معیشت کے ذکر (جسے کہ)۔
 ۱۰۔ اسنادل، عوام کی تہذیب، عوام۔
 ۱۱۔ اضطراب، عوام کی تہذیب۔
 ۱۲۔ عقد، عوام میں رہا۔
 ۱۳۔ اسنادل، عوام کی تہذیب، عوام میں رہا۔
 ۱۴۔ عوام کی تہذیب، عوام میں رہا۔
 ۱۵۔ عوام کی تہذیب، عوام میں رہا۔
 ۱۶۔ عوام کی تہذیب، عوام میں رہا۔

تھیں اور خیال آئے کہ جہاں

اس وقت پہاڑوں کی اصغر و اکرار کے ساتھ ساتھ (جس کا خیال آئے) ہمارے سب سے بڑی بات

اصغر و اکرار کے ساتھ ساتھ (جس کا خیال آئے) ہمارے سب سے بڑی بات

جواہر عالمی نامہ جواہر عالمی نامہ جواہر عالمی نامہ جواہر عالمی نامہ جواہر عالمی نامہ

نہایت ہی شوق سے اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

نہایت ہی شوق سے اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

(ب)

نہایت ہی شوق سے اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

(پ)

نہایت ہی شوق سے اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

(ت)

نہایت ہی شوق سے اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

خوب رقم سے لگتا ہے وغیرہ۔

تحلیلی اسمانہ متقابلیہ، اندر تعالیٰ کے ایک دوسرے کے مقابل چھوٹی نقل
محلی فاسی اندر تعالیٰ کی ذات کی نقل۔ ذات، بری کا رنگ پر مشکف ہوتا۔

مندیہ حلق و حکمت، تجویز۔

موضع غرور و عجز۔

مصرف دہل رہا، اعتقاد کرنا، استعمال کرنا، یکجہ پکڑ کر دینا۔ تصرف کی اصطلاح میں "اپنی قوت و دلاوی (خیال
کی طاقت) سے کسی کے دل پر اثر ڈال کر اس کی حالت میں تبدیلی پیدا کرنا تو یہ تصرف و امتیاز کہلاتا
ہے۔"

مصرف علم معرفت، جس کو پاکیزہ دیکھنے کا راستہ (طریقہ) متاخرین علماء نے ہاں باطنی احوال سے تعلق رکھنے
والے احکام کا نام تصرف ہے۔

مصور شیعہ، جن صوبہ میں اس سے مراد شیخ کی صورت کو اپنے ذہن، دل یا نگاہ میں رکھنے یا اپنی صحت کو
شیخ کی صورت تصور کرے۔

مصرف و دنا، گڑبگڑ، منت و مانت کرنا۔

مطبیقی، دوجے دن میں مرست پیدا کرنا، دوجے دن کو ایک جگہ جمع کرنا۔

معلیہ سکھا، علیم و تربیت، تصویب میں "شیخ کا مرید کی مریت کرنا و میرہ۔"

معمو نقص، حوالہ کرنا، صوبہ کے ہاں "اپنے معاملات کو اندر تعالیٰ کے حوالے کرنا" صلوٰۃ کا ایک مقام

مطہن، تعلیم و تربیت، تعلیم کا ہم سہی ہے۔

مٹلیس، دو کوہ فریب۔

مٹلیس غیر مستقل جزئی، جنگ بڑگی حالت مختلف الدہ حالت صوبہ کے رہنے والے کی حالت میں جو تغیر
و تبدل آتا ہے (کہ حالت یکساں نہیں رہتی کبھی نہیں ملے بغیر و اس کو کوئیں کہے ہیں۔ اس کا مقام

در ہے۔

مٹیکش مرتبہ درج و کار و جز۔ صوفی اصطلاح میں "یہ حالت کوئی کے جو پیش آتی ہے جب سالک کا

در صاف ہو جاتا ہے اور نفس ذکر و خالص کر کے مطہر ہو جاتا ہے تو شریعت کے احکامات کا جامع اور متکلی

اسلام سے شرف ہو جاتا ہے تو اس مقام کو مقام مٹیکش کہتے ہیں۔"

تبیہ خبرداروں، محبت، کلمہ

تو حمد اللہ تعالیٰ کیے اچھے ہو۔ پر یحییٰ رکھنا۔

جو حیدر سہو دی ہالک توحید شہزادی میں تمام چیزوں کو تکریمت ہو ہے اس سب کو توحید کے قابل

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صاحب الود و پناہ بنے ایک کی پرورش فرما کر اس کے دل میں حق ہے

یو حیدر و جودی۔ مالک تو خرید و جودی میں سب کے لئے ہے، نہ کا، نہ کار، نہ کے، آپ کے، نہ کا، خود غماز کرتا ہے اور،

ہر وجہ خواہی رہے گا ورنہ یہ سب سب ہی ہوں گی یہ سب ہی ہوں گی۔

(2)

حاجہ مریدہ بیگم، بریلی، شمال۔

جمعیت الطہیران، بیروت۔

جہاں بساط

جہن مڑکب دہر ق حیات دہل ونا روزی پائل سمجھنا

(2)

حاکم کا 7 ہفتے عادی کی طور پر کرے سے نئے ہر غفلت استعمال کرتے سے

حسب ما جرى عليه

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

حصصہ ۱۰۰ روپے ۱۰۰ گز زمین ۱۰۰ جت کرے۔

حدود تہائی مجموعہ

جنوبی قس سچا ہوتا اور پھر ایک بڑے ہونا

حود درانی میں مرضی کے معنی کا مرنا۔

(d)

دروم، محمد، محمد

۱۰۔ حضرت علیؓ: اہلسیاق و اہلہجر۔

(۴)

دکھ دو تہ پہا، بلات اور دلی سے جھانکی یہ، سونہ کی اصطلاح میں، ان کو کہتے ہیں کہ ان میں نہ افسانہ نہ معانی نہ
یہ میں نہ، نہ غیر لفظ کی معنوں میں نہ اور نہ صرف لفظ سے لفظ تو فی، یہ دلی حاصل کر لے، یہ ایک بار
دکھ اسم و لفظ اللہ خدا کا کہ، اس کی صوفیاء کے ہیں تخی تمہیں ایک صوبہ والہ دو صوبہ میں تہذیب و ادب
و غیر۔

دکھ احسن آنکھوں کو نہ کرے (ما میں) دکھ لڑے بغیر روئے (لکھ دلی) انگلی کا ہوں میں نہ، نہ اللہ کر بندہ کرے
اس سے کہیں نہ کہ آواز پیدا ہوئی اس کی صرف وہیں رکھے اور زبان یہ دلی سے اللہ خدا کے چارے چارے
علم سے نہ۔

دکھ معنی انیب الا الہ سے سب کی نفی اور الا اللہ سے صرف اللہ تعالیٰ کے اثبات کا ذکر۔

(۵)

وصا بالقضا اللہ تعالیٰ کی مرضی و فیصلہ پر مبنی رویہ

(۶)

راوی، دانا، ماری، مٹاؤں۔

دجو و موبسج، انت پہ تھری

وہد پہیز کاؤں، نیسے سے بڑھتی۔

(۷)

حال، سوز، روت، حال، کیفیت، صوفیاء کی اصطلاح کی عجیب و غریب اور پیچیدہ حالت کا نظریہ جو یہ
دلی اور معانی سے نہ، بلکہ ہے انبیاء کی سے اللہ تعالیٰ جلاتا ہے۔

حجاب پر، کڑ، صرف میں ہر وہ چیز جو مخصوص حق راہ و رکاوٹ ہو جائے۔

حسن پر، کسی اس کو چاہتا، تمہیں معنوں کے پیچھے پڑے رہا۔

حضور ہی حضور ہی مع اللہ، ماری، یہ نہ، نہ لکھ تھوہ کی اصطلاح میں جب بیت کی
رہا (شیر کا بیان آگے آ رہا ہے) سے پیش آجائے تو حضور کی کہنا ہے۔ غلبہ، آ رہا ہے، لہ ہر

وقت وں و شرق کے ساتھ اند حالات کے تصور میں مستحق رہے تو اسے حضور مع اللہ کہتے ہیں۔

حق الیقین تصور کی اصطلاح میں اندھائی کو اس کی آغہ سے دیکھنا (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے)

(السلوک ص ۱۸۸)

(س)

منکر و نکر نامہ بے ہوشی ہو گیا، جسے ہاں اور عیب کے ظہور کی وجہ سے ظاہری اور باطنی احکام میں امتیاز کی بجلی کاغذ ہونا ضروری تھا۔

سبطان الادکار و کمال کا نام یہ ہے جس کا تفصیل تہذیب و اخلاق ص ۱۶۱، ۱۶۲ پر ہے۔

شعور کا واسطہ چلنا، گھومنا سے حاصل ہوتا ہے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا واسطہ کہلاتا ہے۔

سودا جہم کی چار سطحوں میں سے ایک سطح ہے۔ وہ چار سطحیں یہ ہیں: اولیٰ شعور، ۲۔ سوچنا، ۳۔ فہم اور ۴۔ حزم

سوچنا و فہم کا واسطہ صوفیوں کی اصطلاح میں غالب آتا ہے۔

سود و شکر، یہ دونوں صفتیں ہیں جو اللہ کی نعمت پر ہونا چاہئے۔

(ش)

شعور، نسب امر وہ کاغذ جس پر صورت چلیں اور ان کا کام عمل بدل گیا ہو، اور مشائخ کے ہاں شعور کا واسطہ جو شعور پر مشتمل ہے۔

شرع و شریعت، حقیقت میں یہ دو کام ایک ہی ہیں، ان کا امتیاز یہ ہے کہ شرع و شریعت اللہ تعالیٰ اور یا انسانی عقل ہیں، ان کو شریعت کہتے ہیں۔ بعد میں متاخرین بعد والے علماء نے ہاں ظاہری میں ان کا کام شریعت ہی کہہ دیا۔

شعور و حیات و دلالت و حاشہ دالوں سے ہے انتہی شریعت کے خلاف عمل چلتے ہیں۔

شوخی، شریعت چھوڑنا۔

شیخ (مشتاع) عیسیٰ سرحد، گ۔ جمع شیوخ، مشائخ۔

(ص)

صحت و بصیرت، یہ دونوں صفتیں ہیں اور عیب کے ظہور سے ظاہری و باطنی احکام میں امتیاز کا واسطہ آنا

مکمل ہوتا ہے۔

صدق: سچا، تصوف میں دین کا جو کام کرے اس میں دنیا کا کوئی مطلب نہ ہوتا دکھانا توئی اور جی ہو۔ اسی طرح ہر عمل کو تمام اہل انفس، واجہات میں آداب و سحر سے کئے۔ کرنے کو بھی ”صدق“ کہتے ہیں۔

(ط)

طالب: مؤمن، عالم، چاہنے والا، مرید، پیغمبر۔

طریقہ: باطنی اہل (پیر) کے طریقوں کو طریقت کہتے ہیں۔

(ع)

عالم ملکوت: فرشتوں کا عالم صوفیاء کی اصطلاح ”عالم عالم“ کہتے ہیں۔

عالم ماسوت: دنیا کا عالم۔

عبدیت: بندگی، مریدانہ روی، عبادت۔

عجبہ: تکبر، غمخیز خود کو اچھا سمجھنا خود پرستی۔

عشق حقیقی: اللہ تعالیٰ کا عشق۔

عشق صغیری: دنیاوی مسائل کا عشق، غیر اللہ کا عشق۔

علم الیقین: کسی چیز کی یقین اور حقیقت کا پورا پورا علم۔ تصوف کی اصطلاح میں ”حق سبحانی کی ذات میں

ہو آن ہوں اور مخلوق کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔ (سائنس) یہ سب

پنے بہر مشاہدہ کرتا ہے۔

علم الیقین: کسی چیز کو آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا آنکھوں دیکھ بیتی ہیں ”علم الیقین“ سے حق تعالیٰ کی قدرت کا

مشاہدہ کر کے جو جو مشاہد حق تعالیٰ کی قدرت اور صفات میں حاصل ہوتا ہے اور جس میں صرف اس

قدرت سے ہر مشاہدہ کر کے وہ مشاہد کے حیرت سے بالکل بے خبر ہو جائے میں یقین کہتا ہے۔

(غ)

غیبت: غیر موجودگی، غیر حاضری، تصوف میں کسی دارو کے دل پر آئے خواہ وہ صاف صاف ہو، کا غلبہ ہو،

ثواب: عذاب کا کچھ خیال ہو اور اس کے عجب سے خواہ بے فکر ہو گئے اور اس کو کوئی خبر نہ رہی ہو اس کو

میں کہتے ہیں۔

(۱۱)

قدوی حاکم بنی ہند اسی میں نے دیا۔

وہ قسم دیا، صوفیائے ہند جو حلی کی کسی کا علیہ، ملک کے ظاہر و باطن میں، نہ یک نام آواز
اور اس کو حلی کے لئے، نہ پڑھیں گے۔ میرزا

صافی رحمہ اللہ تعالیٰ کی محبت، حروف میں ڈوب جائے گا مگر (دوست) اس کا رزق فی السبیل کے لئے
ہے۔

صافی الوضوئے دوم، جس میں ہر ایک قسم کے رگوں کی طبیعت جیسے باہر ہے اور اپنی دولت، جسم
پیش قدم کی ذات القدس سے خود گرنے کا شرب حاصل نہا ہے اور اس سے شے و شکر و چاکا سے
یہ یہ قاتل اللہ کے خدا ہے۔

صافی شیعہ تصوف کے مرتبہ حیا میں سرور، ہر شے کے شرف میں، وہ رہتا ہے۔ ہر
صوفی کے چہرہ حالت سے جدا ہے کہ ساک کو مرہ، میں شے کی صورت میں نظر آتی ہے
صافی بعد از فتائے وہ یہ کہ، ان کے بعد حاصل ہوتا ہے کہ ساک لپے ہو، وہ اپنے شعور و نور
سے شرفی ذات سے واقف رہے اور وہی ہے عمر سے واقف رہے۔ ان کے حقیقی کے ہیں

(۱۲)

حضر شکی، قصوب کو، مصطفیٰ کی وجہ سے ساک، ذات کا بعد ہو جاوے جس کی وجہ سے جس
پرانی پیر کاں لعل، و شکر، و چرخین کو دیتی ہے کہ پھیں کہتے ہیں
قر، قریب ہونا زندگی، یہاں مریدانہ خیال کے قریب ہونا ہے
قدم بوسی پاؤں چھو

قبس ستر و چرخ ہنگل، صوفیوں کو کوئی نیچہ نہ

(۱۳)

کبریا کی تعمیر

مُحَوَّ، مَحْوٍ، مَحْوًہ۔ محم ہو جائے۔ کسی کیفیت سے۔ حری۔ کسی قصوف میں۔ تقریباً اس سنی ہیں جو ان کے ہیں۔
 مُرَاقِبہ۔ مراقبہ۔ رِقَبۃً سے نکلا ہے جس کے معنی کا قفت اور نگہبانی سے ہیں۔ قصوف میں مراقبہ سے مراد یہ ہے کہ کسی ایک مضمون (اللہ تعالیٰ کی صفات، باری کا جسم سے بے نقصان ہونا یا اس قسم کا اور خیال ہو اس) میں اس طرح ڈوب جائے کہ اس کے علاوہ کچھ نہ رہے اور اس کے احسان میں رہے ہے۔
 مُرَاقِبہ رُوْنِیْسَہ اللّٰہِ۔ رویت کا معنی، لیکن ہے قصوف میں مراقبہ رویت سے ہے۔ ”اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا تصور کرے۔ (آیت اللہ علیہ السلام بطلم بل اللہ یروی)“ (یہ یاد رکھیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کیجیو ہے جس) پر غور کرے اور اس غور کرے پر اتنی عقلی غور کرے کہ اس صورت کے دیکھنے پر ملک (مہلت و مکمل) حاصل ہو جائے۔

مرَاقِبہ معینۃ۔ (آیت) (وَهُوَ مَفْعَلٌ لِّأَنْ تَرَکُمْ)۔ یہ ہے کہ اس کی کے ساتھ تصور کرے۔
 ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئے کا تصور کرے اور اسی خیال میں ڈوب جائے۔
 مرَاقِبہ موعِبۃ۔ یہ تصور کرے کہ کچھ پر موت طاری ہو رہی ہے پھر بڑھانے لگنے لگے اور دڑانے کا تصور کرے پھر منکر نکیر کے حالات کا تصور کرے۔ غرض موت اور موت کے بعد ہے احوال کا تصور کرے۔
 مُرَاقِبہ دایمۃ۔ یہ اظہار سنی کا مراقبہ ہے۔ اس میں اظہار سنی کو کافی دیکھیں پر اسی نظر رکھی جائے اور وہ کو ہم ہوا ہے کہ یہ تصور کرے اور جو کچھ وہیں میں آئے اس کو بھی سب سے پاک ہے۔ دے بہت اور بے کیف، بے

مُرَتَبِد۔ اونٹنا ہانکے یہاں پھرے گئے یہ لفظ متعال ہوتا ہے۔

مُرَاطَبۃ۔ وہ دو ایسے دو خانے ہرگز کے وطنوں میں۔

مُسْتَحْصِر۔ دلائل پر دلائل میں تو کسی بات کو یاد رکھنا ذہن میں رکھنا۔

مَسَلَّک۔ راستہ، طریقہ، دستور۔

مُتَبَاہِدہ۔ دیکھنا۔ موبہدتی اصطلاح میں ”تہدائی کے طور کا بھٹا دینا۔

مُتَخَفِت۔ بڑی شگفتہ ہونا۔

مُصْلَق۔ وہ چیز جس پر دئی سنی ہوئے جائیں جیسے جس سیرت اس کو کہے ہیں، اس کا مصداق آپ ہیں۔

مُطْلُو۔ طلب کی گئی، مانگا گیا، شیخ۔

مُذَقِّق۔ تحقیق کرے، دال، تطہیر کرے اور۔

نہایت ہلکا مک (لکھنے کا دار) ہے جو غدا میں بھی (سرسبز و صاف سے نقل کرتے ہیں میں شامل کر دیا ہے)

الحمد للہ! اس باب میں جو چیزیں پیش کی گئی ہیں۔

① ایک تعمیر جو احقر نے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع کے شعور سے لکھی ہے۔

② دوسرا خط جو حضرت مولانا نے تحریر فرمایا ہے۔

③ میرا اصل کتاب جو ایک مقدمہ اور ناظرین کی فہم کیلئے لکھی گئی ہے پر مشتمل ہے۔

پہلے۔

مقدمہ، اہمیت اور غرض، اسلامی اور شرعی حیثیت کی روشنی میں اور دوسری صورتوں کی عیاں

میں ہے۔

پہلا باب: بحث اور شیخ کی صحبت کے عیاں میں

دوسرا باب: اہل حق و باطل کے عیاں میں۔

تیسرا باب: احقاقِ حقیقہ کے عیاں میں

چوتھا باب: اہل حق کے عیاں میں

پانچواں باب: اہل باطل کے عیاں میں۔

چھٹا باب: کفر و فتنہ کے عیاں میں۔

ساتواں باب: جواب اور کتب کے عیاں میں

آٹھواں باب: دوسروں کے عیاں میں۔

نواں باب: متفرق چیزوں کے عیاں میں۔



چھٹا باب

ذکر و شغل کے بیان میں

ارادے سے زیبائی تسبیح بھی موثر (اثر کرنے والی) ہے

خالد بن برمک نے اپنے ہاتھ تسبیح اور نعر کے بعد تیرہ ہزار مرتبہ اسم اللہ (کا ذکر کرتے ہوئے) اس کے بعد قرآن مجید حفظ کرتا جس کے بعد صرف دُعا (عربی گرامر) کی چند کتابیں پڑھتا ہوں۔ ظہیر کے بعد بارہ ہزار اسم اللہ پڑھتا ہوں پھر اس کے بعد توحیدی شریف کا مطالعہ کرتا ہوں۔ کبھی رات یا دن میں اتوں الغیب وغیرہ (کا مطالعہ بھی کرتا ہوں) مگر میرے معمولات یہی ہیں۔

و زیبائی تسبیح و ذکر و نعر میں چھ تسبیح کے واقعہ ہیں

تسبیح اول: ”زبان پر تسبیح اور دل میں دنیاوی خیال اس طرح تسبیح پڑھنے سے کی طرح ہوتی ہے“

تحقیق: نہ جائے کس کا شعر ہے۔ آخر ہے کس کی طرف ذکر کرنے میں بھی اثر ہے مگر شرط یہ ہے کہ اثر کا راز ہو یعنی حضور کا مقصد اور رضاء و ثواب کا لاچار (یعنی آخرت میں) اللہ آریہ بھی یعنی حضور کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا آئندہ کے لئے تیار ہو لیکن اگر یہ بھی، مگر اللہ تعالیٰ کا مقصد، اعمال، مال، کا اور عمارت پر ہے کی وجہ سے یہ شعر صحیح ہے۔ مگر یہ بات اس سے صحیح ہے۔

سلطان الاذکار کے آثار

نہار پڑھنے کے وقت میں خصوصاً مغرب کی نماز میں بارہ ذراقیات میں قلب سے ایک قسم کی کشش پیدا ہو کر دل میں رہا ہو جاتا ہے کہ پیاسا ہو جاتی ہے اکثر دل سے ذکر پڑھتی ہو جاتی ہے کبھی رات سے بھی ذکر پڑھتی ہو جاتی ہے اس طرح قسم کی کشش کی بوجہ ہوتی ہے

تحقیق: مبارک ہو یہ ذکر کے غلبہ کے آثار ہیں جس کو اصطلاح میں سلطان الاذکار کہتے ہیں۔ بار میں یہ

قلب کی بائیں طرف ترقی ہیں آہستہ آہستہ تمام جسم پتھر کی طرح بھاری ہو جاتا ہے گویا پاشت نکلی ہوئی۔ یہ حالت ختم ہو جاتی ہے۔

تحقیق: علم کے انوار ہیں جو چراغِ نبوت سے حاصل ہوئے ہیں۔ ”وقطعه مستعمله من قفل لوحی“ اور اس کا بھاری ہونا بھی کے بھاری ہونے کی وجہ سے ہے۔

حکال: ذہن کی کیفیت، کیفیات نہاد سلطان الاذکار کے مراقبہ میں اکثر تمام وجود میں مدخلی دھننے والے کے ردی دھننے کی طرح کا خوف معلوم ہوتا ہے جو آہستہ ختم ہوتا ہے۔

تحقیق: کیفیات و آثار سلطان ذکر سے ہے کہ ذکر اسی مثالی عمل سے بیان میں سرایت کرتا ہے۔
حکال: رات کو گویا آہستہ دھن ہونے لگی اور اس رات میں تمام جسم دیکھے میں آیا۔
تحقیق: کھائف کے طور پر ہیں۔

حکال: ذہن کے سلطان الاذکار کے مراقبہ میں خواب کی طرح ہو کر ایک روز دیکھا ہوں کہ ایک مدنی لپٹے تمام جسم پر ہاں پہنچے ہوئے تھے مدنی تصور میں آتی تھی اس کے بعد عتق رب ایک روز تھی تصور میں آ گئی۔

تحقیق: وہ مدنی مدح کی مثالی صورت ہے اور اس کا لباس عالم اجسام سے اس کا تعلق ہے اور اس کا برہنہ دیکھانے والا مستند ہے۔

حکال: سارے بدن میں مدخلی دھننے کی آواز کی طرح معلوم ہوا تھا۔

تحقیق: یہ حرکت عروق کی طرح ہے جو ذکر کے قلب سے اس صورت سے تشکیل (خیال میں) ہوتی ہے مجاہد آثار سلطان الاذکار کے ہے۔

حکال: جیسا کہ کلام مجہد جیسا فکر کے سامنے ہے اور میں ناظر ہو جاتا ہوں۔

تحقیق: باطن کے دہن میں رنگے جانے ہوئے کی صورت و علامت ہے۔

حکال: رات کے مراقبہ میں مشابہ خواب (کی طرح) ہو کر دیکھا ہوں کہ میں ایک مصلیٰ پر نماز ادا کرتا ہوں اور نماز میں کچھ ہو گئی اسی کو لکھتا ہوں۔ آپ بھی ایک مصلیٰ پر تسبیح و تلاوت کرتے ہیں اور (آپ کے) سر پر سفید

ملاس ہے۔ اور میرے پیچھے بھی بہت لوگ تسبیح و تلاوت کرتے ہیں مگر تسبیح جدیدہ ہیں۔

تحقیق: یہ باطنی فائزہ حاصل کرنے اور پہچاننے کی شکل ہے۔

سے ماش کر دی جائے۔

پندرہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ چھ کے دن حضرت سے پوچھا گیا کہ سلطان الازکار کے وقت چراغ دیکھا گیا اور وہ جلدی سے غائب ہو گیا۔ دو دن اسی طرح دیکھا گیا ہے۔

حضور ے ارشاد فرمایا: یہ لعینہ فاعور ہے اور اس کے جلدی چلے جائے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت جلدی ہو جاتی ہے اس کا چمپار ہٹا کر کے ظاہر ہو جائے سے بہتر ہے کیونکہ اس کے نظر آئے سے اس کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے اور یہ چیز بعض صورتوں میں نقصان دہ ہوتی ہے۔

میں ربیع الاول ۱۳۳۷ھ پیر کے دن حضرت سے پوچھا گیا کہ سلطان الازکار میں چنے جسم کو اس سے بڑا دیکھا گیا ہے اور یہ سمجھ میں آیا کہ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں مگر پڑھنا اور الفاظ سمجھ میں نہیں آئے۔

حضور ے ارشاد فرمایا: یہ سن اور لقا کے آثار ہیں۔ کبھی اپنا جسم دنیا کی طرح بڑا لگتا ہے اور کبھی کچھ کٹیں لگتا ہے۔ یہ بھی پٹی ہستی کے فناء بقاء کی علامت ہے۔ مگر دوسرے قسمی رے کاموں کا ختم ہو جانا ہے اور بھلا کی حقیقت جیسے کاموں کا پیدا ہو جانا اور سمجھ میں آتا ہے۔ قرآن پڑھے والوں کی "واضحیٰ" حال کے آثار ہیں جو دل پر واقع ہوئے ہیں۔ اسی طرح بھلا بھی دوسرے معانی کی طرح ہے

چار ربیع الاول پیر کے دن حضرت سے پوچھا گیا کہ پراے حلال کے علاوہ کوئی نئی حالت نہیں ہے۔ حضور ے ارشاد فرمایا: "مقصودوں کی یکسوئی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور عبادت ہے۔ اس سے پہلے والے احوال کبھی ہوں گے کبھی نہیں ہوں گے۔"

چوبیس ربیع الاول ۱۳۳۷ھ چھ کے دن حضرت قبلہ سے پوچھا گیا کہ سلطان الازکار میں لا الہ الا اللہ کا ذکر محسوس ہو اور خواب میں بارش سے تربت ہو گیا۔

حضور ے ارشاد فرمایا: "جو لڑنا گیا ہے وہ باہر فانیوں سے بلکہ خود میں بھی اس (دکر) کی خیالی صورت موجود ہے۔ خوب اگر بارش حقیقی ہے کہ وہ حیر ہے ورنہ بارش کا موسم بھی ہے۔"

بارہ ربیع الثانی منگل کے دن حضرت سے پوچھا گیا کہ سلطان الازکار میں میر جسم اوپر کی طرف جانا ہوا محسوس ہوا۔

حضور ے ارشاد فرمایا: "یہ سلطان الازکار کا رُخ ہے جس کو جیسی فرشتوں کے عالم سے مناسبت ہوتی ہے وہی حالت پیش آتی ہے۔ سلطان الازکار بہت ہی مختلف (چیر) ہے۔"

کیس تاریخ حضرت کے دن حضرت سے پوچھا گیا کہ دکر میں میں طرف اپنا سایہ دیکھا گیا ہے۔ حضور

تحقیق یہ سب سلطان الازکار کے ہاں چھوڑ دیے گئے پہلے اور پھر بعد میں سراپا کرنے کی ہدایت دی۔

حال: ایک دفعہ سلطان الازکار میں اپنی صورت خرابی پھر فوراً عیب ہوئی۔ کبھی شہر کے شہر بھی جم غفیر (بھینڑ) نکرتا ہے اور اب روون سے کسی کار تعس کی محسوس ہوتا ہے حتیٰ کہ بطور کنگلا کے سامنے ویسے ہی معلوم ہوتا ہے اور کچھ شب میں وہ کیفیت کھنیا ہوئی۔

تحقیق: کہیں ایسے احوال پیش آتے ہیں جب کہ وہاں میں فکلی سے ہو جس کی تشویش آجہ کے ذمے عجم مناسب کر لیں گے۔ اس سے تشویش کرالیں۔

حال: (حضرت!) گزارش یہ ہے کہ بندہ کے معمولات اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو رہی ہیں۔ احوال یہ ہیں کہ کبھی ایک کے سواغ میں حرکت محسوس ہوتی ہے اور کبھی ناک کے خرو میں جا رہی ہونا محسوس ہوتا ہے اور سلطان الازکار جیسی چھین چھین کی آواز سنائی دیتی ہے بالکل ایسی طرح سن سکتے ہیں جیسا کہ وقت سلطان الازکار کے خیر بھی بنی ہوئی ہے۔

تحقیق یہ سب اس سلطان الازکار کے آثار میں مبارک ہو۔

پہلا پرچہ

حال: ایک رات دفتر کا یہ حال ہوا کہ میں سو گیا کچھ لمبے ایک دفعہ بیدار ہو گیا دوسری دفعہ جو نیند آئے گی تو پھر فوراً سے نیند نہیں آئی۔ کچھ عود کی سی بولی تو یہ معلوم ہونے لگا کہ میرے ہاتھ پاؤں سب خشک ہیں اور بے حس ہو گئے۔ اس وقت سے ہی اس وقت میں یہ خیال کہ ہاتھ کمرہ اللہ میرا یہ حال کیوں ہو رہا ہے اس وقت تو نہیں (میں ہی ہے) اور سانس بھی دہی شکل سے لیا جاتا تھا اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں اس عالم میں نہیں ہوں بلکہ دوسرے عالم میں ہوں۔ تھوڑی دیر بعد بیدار ہو گیا تو یہ ہونے کے بعد بھی دوسرا سن سکتا تھا کہ سلطان الازکار کے بعد بالکل ٹھیک ہو گیا کہ وہ دوسرا سب سے بڑا مگر بہت دیر تک وہاں میں رہا پریشانی دہی کہ یہ ناہوا میرے حال میں ہو۔ اس کو بڑی بے چینی دہی حضرت امیر بھی جب وہ بات یاد آتی ہے تو بڑی کوشش (متوجہ تلاش) کہتی ہے مائے مرنی اس کی تحقیق فرما کر تسکین فرمائیں۔

تحقیق: اس کی تحقیق اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے ہی سب سے اپنے مزاج کے اعتدال کے بارے میں پوچھا جائے جب اس سے یسوی ہو جائے تو اس وقت مجھے اس پرچہ کے ساتھ اظہار کر کے پوچھا جائے۔

دوسرا پرچہ

حُتَالٌ طیب سے پوچھا طیب نے یہ موت تقریباً تھی ہے کچھ صعب بھی ہے۔
تَحْقِيقٌ صدف کا علاج کر کے پھر اس حالت کے بارے میں اطلاع دی جائے۔

تیسرا پرچہ

حُتَالٌ جب سے عدالت میں مشغول رہا حکیم صاحب نے تامل کا سرور فرمایا اور کہا کہ وہاں یہ وقت قریب قریب تھا۔ آخر
اس کو اسٹھال کرنا پھر حکیم صاحب کو پیشہ حالت سے مطلع کرتا رہا۔ اب حکیم صاحب نے کہا ہے کہ تھوڑا
حالت بالکل اچھی ہے کسی قسم کی شکایت نہیں ہے مگر میں احتیاطاً اب تک استعمال کر رہا ہوں۔ پر میں مشکل
کے دور بچھڑاؤں کو بخیر و سی حالت (کریسٹن) جو پہلے پرچہ کے شروع میں عرض کر چکا تھا وہی حالت
ہوئی جو پہلی رو ہوئی تھی۔ حضرت! مجھے بڑا خوف ہو گیا۔ کیا کوئی مرض ہے کہ جس کو حکیم نہیں سمجھتے ہیں یا دوسری
کوئی حالت ہے۔ پھر میں بدھ کے دل میں حکیم صاحب کے پاس گیا حالت پوچھی تو طبیعت اچھی ہوئی۔ رہا
پریشان رہا۔ یہ ہو رہی ہے کہ وہ وقت بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

تَحْقِيقٌ اتنا اور پوچھ لیجئے۔ شکلی کا تو شبہ نہیں مگر میں تحقیق بتاؤں گا۔

حُتَالٌ درجہ اولیٰ ہے کہ آج کل کر کے وقت کچھ معلوم نہیں دیتا ہے ہاں پہلی کیا یہ کام خراب نہیں
کر رہا ہوں یا بیماری میں۔ ایک اسٹریٹکٹس پور سے ڈوبنے کی طرح کی حالت معلوم ہوئی ہے۔
تَحْقِيقٌ کچھ حالت کی تحقیق کے بعد بتاؤں گا۔

حُتَالٌ "بذل میں دو معنیات پر عمل کر کے کا۔ شوق۔ کیا اور ناگہانی میں۔ یہ حالت معلوم ہوئی ہے۔ مگر کبھی
اتفاقاً کوئی بات صحت کے خلاف ہو جاتی ہے اور شور مچا جاتا ہے۔ جب صحت سے مطابقت کام کر لیتا ہے تو
طبیعت میں کب بگاڑت (خوش) ہوتی ہے اور کوئی کام صحت کے خلاف ہوتا ہے تو وہی پر ایک دوسری چیز
پیش ہے

تَحْقِيقٌ مراد ہو یا بخل تصور حالت ہے۔

حُتَالٌ آج کل کر کے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم سے ذکر چھڑی ہو گیا ہے۔ تمام جسم ذکر سے جدا ہوتا
ہے اور / کے وقت سامنے ایک روشنی چمکی ہوئی ہوتی ہے وہ روشنی بہت طبع ہوتی ہے۔

تَحْقِيقٌ کچھ حالت کی تحقیق کے بعد بتاؤں گا

مخالف۔ یہ سب حضرت کے عقل اور عاقل توجہ کی برکت ہے۔ دین میں کہاں اور یہ دولت کہاں۔ ہاتھ اب اس تو کسی کام کا نہیں ہوں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس سے ایسے ایسے تاجے اور کندہ کو بھی اپنے نیک بندوں کی خدمت میں پہنچا کا موقع ملتا کیا ہے۔

حب الصالحین ولست منهم ﴿۱﴾ معن اللہ یوسف صلاحا
مؤمن محمدؐ میں نیک نہیں مگر نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک بنادے۔
پتہ تحقیق ہاں ایسا ہی سمجھنا چاہئے

چوتھا پرچہ

مخالف۔ تیسرے پرچہ کے شروع میں جو کچھ حالت کے بارے میں لدوی نے عرض کیا تھا اس پر حضرت کا رد ملا تھا کہ غیب سے اتنا اور پوچھو یا جائے کہ کتنی تو نہیں۔ لہذا لدوی حکیم کے پاس گیا تھا حکیم نے کہا بالکل شر نہیں ہے۔ دوسرا عرض یہ ہے کہ تیسرے پرچہ کے دوسرے صفحہ میں بھی چند حالات پر حضرت نے یہ تحریر فرمایا کہ عرض کی تحقیق کرنے کے بعد تا کہیں کے بعد عرض ہے کہ سارے حالات کی تحقیق فرما کر منوع فرمائیں۔

پتہ تحقیق، مبارک ہو سب حالات مطلق الفاظ کا رد کے ساتھ ہیں جو ایک بلند حالت ہے جس کا حاصل برگ و پے حاصل نہیں، اگر کاروبار کر جاتا ہے۔

مخالف۔ دوسرا عرض یہ ہے کہ آج کل جو کر میں جو عزت اور جو جو کیفیات حاصل ہو رہی ہیں میں اس کو بیان نہیں کر سکتا ہوں ہیں اتنا تو کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت جو مزہ اور کیفیت حاصل ہوئی ہے اگر میں ہادشاہ نہ ہوتا نہ وقت پر بیٹھا ہوتا تو بھی اتنا ہی کیفیت اور مزہ بالکل حاصل نہ ہوتا۔ یہ سب حضرت کا عقل اور عنایت ہے۔ مذہبی تو برگر ہن گفتوں کے قائل نہیں ہوں۔

طہ آتا کہ خاک را بنظر کیا ماند

مترجمہ: ”وہ لوگ جو خاک کو ایک نظر سے دیکھنا بندھتے ہیں۔“

حضرت کی طرف سے اس بلند تاج پر جن جن نعمتوں کا دروازہ ہوتا ہے میں اس کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ عرب میں سچ عرض کرتا ہوں (کہ) اگر اس کے حقوق کے بدلہ میں بچے جان کا چھڑا لے کر آپ کا حق ادا نہ کرے تب بھی اس کا منتر شمر (دوویں حصہ کا بھی دسواں حصہ) ادا نہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت اگر فرمائیں کہ اس کے حقوق کے بدلے تو ترمان ہو یا تو خدا کی قسم رکاوٹ نہ ہوگی۔ قسم بخدا اور حق نہ ہوگا ”تجدد ہی انشاء اللہ

رہی تھیں (یہ نہیں گا کہہ) آنکھ بہ بہت رو سے چم پڑ ہوا کھ کی طاقت سے نظر نہیں سکتا اس کے بعد ختم ہو گیا

تحقیق یہ سب آثار و کسوی کی وجہ سے ہوتے ہیں جو کر کے مشغول ہیں وجہ سے حاصل ہوئے ہیں۔
حالات اسی طرح بعد جب ذکر کر کے نے نے چھوٹا تھا تو پہلے (یہ حالت تھی کہ) اس کے بدن میں جھنجھک کر
 "واز محسوس ہوتی تھی در۔ یہ حالت ہے کہ) پہلے جھنجھک کر "وار محسوس ہوتی ہے ٹیکس تھوڑی دینے کے بعد ہم
 ذات کا کر رہے بدن سے جاری ہو جاتا ہے اور صاف محسوس ہوتا ہے کہ کوئی عضو مخصوص نہیں ہے (جیسی کسی
 عضو سے خاص طور پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ سب سے بدن اور تمام اعضا سے ہو رہا ہے۔

تحقیق مبارک ہو یہ ذکر کے آثار میں سے ہے۔

حالات اس وقت تمام بدن سے پسیدہ جاری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کپڑے وغیرہ تر ہو جاتے ہیں۔ یہ اس
 مرحلے کا ماحول ہے۔ صورت اپنے تمام کار (اس کی اطاعت کے مطابق علاج تحریر کر لیں
تحقیق وہ فعل کیا ہے لکھئے وہ یہ خط بھی ساتھ بھیجئے تو مشورہ دوں۔

حالات "تج تین دن سے میرا اس چاہتا ہے کہ بروقت ذکر فعل میں رہوں اور لوگوں سے تنہائی اختیار کروں
 دوسری بات یہ کہ کبھی قلب میں ٹیکہ بیٹھ جاتا ہے اس وقت (مات) "تج" در سے تک پہنچتی ہے۔ تیسرے یہ کہ
 "تج رات کو میڈ میں بہت دیر تک رہ کر کیا ہو میں چاہتا تھا تک کہ میں میں در محسوس ہوتا ہے

تحقیق یہ سب ذکر کے آثار ہیں دو تین دن "تج" بہت ذکر، بلا صرب (بغیر صرب) کریں جب سکون
 محسوس ہو تب در عملی رہا۔

حالات تھک کے حد کر کے جب سو گیا اور مینڈی کو مجھے مید میں تمام بدن پر کردہ ہوئے گا حتیٰ کہ ڈرے
 میں روئے گا اور ایک معید رنگ کا "س" اور تمام آس میں عربی لکھی بدن نظر آئے
تحقیق کر کے بعض آثار ہیں، رقبہ کی بعض علامات ہیں۔

سوال حضرت کے علم کے مطابق ذکر شریف مدد مرہ لیا جاتا ہے بعد تعالیٰ کے فضل سے قلب جاری ہے
 پوچھے کی بات یہ ہے کہ کبھی "تج" سے پہلے (ذکر کے) بعد قلب پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اور رفت
 (مدد کی مانت) جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ کہ ذکر کے بعد مراقبہ میں ایسا لگتا ہے کہ ایک بے درجہ چاند
 حسن کی روشنی ہے انتہا ہے اور اس سے مگر ستارے بہت روشنی والے ہیں۔ بتائے کہ یہ کیا معاملہ ہے اور کبھی
 قلب کی "تج" سے بہت گھبراہٹ لگتی ہے اور جسم میں گرمی اور حرارت رہتی ہیں۔ (مدد کی) جو کچھ

حالت سے خدمتِ مذہب میں عرصہ کی کمی امید نہیں کہ اس مسئلہ کو جو بے عطا فرما کر عزتِ حقا میں لے

چلیں۔ سارے حالات پسندیدہ ہیں مہربان ہوں۔ نصیحت و نصیحت کرنا اثر ہے مراقبہ میں جو مشکوٰۃ (طہر) ہوتا ہے یہ کیسوی کا اثر ہے جو یہ قصور تو سب مگر قصور کا مدگار ہے سنن جو اس طہر کے ایک کمال وایت کی علامت دیکھ رہے تھے مگر وہاں کے شعرات سے ہوتا ہے اور بھی لطفِ ملکوت (مالک کے نام سے بھی طہر) ہوتا ہے اس سے ساتھ گرد و غبار میں خشکی اور میدانی کی جو تعجب سے جو غبار میں جسم کی حرکت یہ بھی کر کے علی کا اثر ہے مگر اس امور کی طرف التفات نہ کیا ہے کام میں لگے رہیں اور حالات کی اطلاع دیتے ہیں دعا سے حیر کرتا ہوں۔

خُتَاب (پاپ کے) رشاد و ان کے مطابق بھی تک سی فطرت میں ہوں۔ قلب کی یہ حالت سے کہ جلوت (مخ) سے جلوت (تہذیب) سمجھ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہمارے پاس کچھ ایسا لکھا ہے کہ اسمِ سائے ستارہ لکھا ہوں تو نالہ ہوگا۔ رہنا چھوٹا شروع ہوجاتا ہے درویشی طرح مرعوب۔ سب سے اور سوتی دلا ہے اور آیات سے سے یہ سب سے دل میں پچھتاہ۔ ہر ورثہ (صل) ہوتی ہے۔ دعا میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اس کے وقت پتہ خود کی محسوس ہو کر اس میں مختلف قسم کی فطرتی ہیں اور میں ممکن ہوتا ہوں

تَحْقِیْقُ اِشَاءِ اللہ تعالیٰ حالات محمود شروع ہوئے ہیں لیکن یہ دعوے (کیکچاپ) سوزش (صحن) اور دوسرے نکات میں بھی غالب ہو تو اس دعا کی تہذیب کی تہذیب ضرور سے اور عوامی دعا کا اثر ہے اور اس میں اشکال کا نظریہ (قوت) متنبہ کا تصرف ہوتا ہے (دعا میں وہ قوت جو خیال پیدا کرتی ہے کہ وہ قوت ہوتی حیاں پیدا کرتی ہے) اس کی طرف التفات نہ کریں لیکن اس میں کچھ ایسی خواہشیں ہیں جن حیاں سے دعا ہوتی ہے سب سے شرمی سمجھیں لیکن قصور نہ سمجھیں اور پھر دعا دیتے

خُتَاب (حضرت مہربان حالت یہ ہے کہ اب دوسرے بعد یہ مسئلہ پر اثر رہتا ہے۔

تَحْقِیْقُ اِشَاءِ اللہ۔

سُؤَال ایک رات دعا کی تہذیب نے بعد دعا، مجھ رہا تھا کہ یا اللہ! میں نصیحت کی ایک اس سلوک (کے) دیتے کے رنگوں کی برکت سے مجھے بھی عطا فرمائیے اور مرد کی وجہ سے منہ کو چار میں چھپائے ہوئے تھا کہ ایک چہرہ کی رو سے ہوئی۔ میرے دماغ کے کھڑے ہو گئے! تو میں مگر وہی صورتوں کی صورتوں میں حل ہو گیا۔ یہ

القدس مدظلہ ارحام کے مجدد مقاصد ولی دینی و دنیوی چہ سے فرما راجحی برتوں کو نارس کر میں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و برکات و توجہات سے اسی وقت اس کا کارو پر بھی چا طرف سے الوداعا رس ایسا ہوا ہے کہ تمام مسکوکہ گھیر لیتے ہے

حضرت مولانا ناگلوئی رحمہ اللہ نے کو بیٹھ میں حالت میں، چلتا ہواں رگڑی پر سیدھے پاؤں لٹکاے ہوئے بیٹھے ہیں اور پیسے مسخرق (دبے ہوئے) اور سات ماروں سے مشابہہ میں تم ہیں کہ غلٹی دوسری طرف باطل توجہ نہیں ہے۔ اور حضرت مولانا گنگوئی رحمہ اللہ نے اس صورت میں دیکھتا ہوں کہ حوالہ ممدوحہ حضرت ہونوئی کے برابر کسی پر چار الو مجھے ہیں اور عات مرید سے طاق مسکرا سے ہیں اور حضرت مولانا گنگوئی کے برابر پیچھے کی طرف کرش پر مولانا احمد جس صاحب مروی کھڑے ہوئے ہیں اس سب حضرات پر دور سائبہ کی حالت میں دیکھتا ہوں مگر کبھی کبھ بات پہنچا ہوتی ہے چھپنے کی بات یہ ہے کہ یہاں حضرات کا ایک خوب میں دیکھتا ہوں کہ یہ بدین کا دیکھ سے مگر یہ دیکھ ہے یہ بات چھپنے کی ہے کہ ماز میں حرکت تکی کا رو خود جس سے اس وقت سمجھ میں آتا ہے اور اس طرف دھیال ماز میں پچھ رکاوٹ ڈالے والا تو کتبہ ہے کسی چاہتا ہے کہ رقی میں حرکت نہ ادا کی جائے رہاں سے کچھ پر ہوں۔

تحقیق سنی اسلام پیغمبروں ماشا اللہ کافی ہے حرکت بعض جسمی گوں میں گموں سے زیادہ مقصود کے سے ہدکار سے مگر شرع یہ ہے کہ ولی بھی چار کی ہو۔ کسی تحقیق کی حاق (ماہر) طیب کے مشورہ سے سو لکھی ہے مگر یہ کسی حال میں مقصود نہیں اس طرف نہایت نہ کیا جائے اور رک میں کی یا سستی کی جو ہے اور چھوڑا ہے سے پھر یہ حالت نہ ہے۔ اس سے اطمینان نہ ہے کہ یہ ماز میں بالکل غل نہیں۔ یہ دوبار دیکھتا ہوں کہ اس حرف جاس یوحنا التفات نہ کیا جو ہے قراءت و دکار کو مان سے اور کرے میں دودہ بر بھی حراقی یا کسی نہ ہوں باقی حالات الوداع و غیرہ کے ظہر سے اور ہمدی غرض کے وقت کا پیش آیا یہ سب دیکھ کر ناشیوں خوشخبریاں اور علامات میں اور جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ یہ سب بد میں جبکہ کوئی بھی ر مہ اور مقصود نہیں ہیں مقصود کی طرف متوجہ رہ رہاں میں گئے رہے۔ تاریخ شریعت کو کام لادار سمجھئے کہ اس میں کی ہوتے ہوئے سب حالات صفا ہیں مگر چہ کہیں میں لوارانی ہوں اور اس کے ہوتے ہوئے سب حالات ہورانی ہیں اگرچہ دیکھے میں ظلمانی ہوں۔ میں بھی دعا ہے کہ ہاںوں بد تعالیٰ افکار سے بھی حالت سے ماتی خیر یہ ہے۔

والسلام

حالت عرصہ ہوا کی مرتبہ اور آج کل بھی بہت کم کبھی مستور کے رنگ کی طرح چمک محسوس ہوتی ہے جو شاہ

ایک سینکڑے کے بعد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

تحقیق اکثر یہ حلاط (حسم کے چا، حطوں) کے انوار ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ملکوت (فرشتوں کے عالم) کے (بھی دے ہیں) سردیوں میں مقصور ہیں مگر فائدہ دہوں میں ہوتا ہے اور وہ فائدہ یکسوئی ہے۔ لیکن مریضوں میں جنگ اور حرارت بڑھ جائے تو پھر اتصال دے ہے اس سے کسی حبیب حاذق سے اس کی تشخیص ضرور کر لیجئے۔
حِثَال کس اگر نہ حالت میں ایک طرح نہ روشنی جو کس کی طرح ہوتی ہے نظر آتی ہے۔ دوسروں سے بھی اس روشنی کو غلام کے سوا کی حالت میں دیکھا ہے۔

تحقیق ظاہر یہ دکر کے طور ہیں جو اس صورت میں نظر آتے ہیں محسوس ہیں مگر مقصود و کمال نہیں ہیں۔
حِثَال رات کے وقت دکر میں یہ خیال آتا ہے کہ لیا ہو کہ یہ گراہی کی بیند میں رکاوٹ بنتا ہو اور وہ ادب کی وجہ سے نہ کہتی ہوں اس سے بارے میں حبیب ارشاد ہو چکا ہے۔

تحقیق یہ تکلفی کار شہ ہے پوچھ لیا جائے
حِثَال غلام میں پر عیب یہ ہے کہ بہت جلد قصہ سے مطلوب ہو جاتا ہے مگر آج کل اس عیب میں زیادتی ہے۔

تحقیق یہ زیادتی عریضی (بے دکر کے آثار کے ظہور سے آرازی بڑھ جاتی ہے) راوی سے قصہ بڑھ جاتا ہے مگر دکر کے آثار کے پکا ہونے سے جھکیں (بہیت بھراؤ کی کیفیت) حاصل ہو جائے گی۔

حِثَال جب مغرب کے بعد ذکر کیا تو دکر کے دوران ایک دریا نظر آیا اس پر پتھر کا پل تھا۔ دو شخص ایک بڑی جالی (جان سے وہ چیز مراد ہے جس میں بیوی کا بھروسہ مانعہ جاتا ہے) کو پکڑے ہوئے بنے جا رہے ہیں اور اس جالی میں ایک بد شکل آدمی بیٹھا تھا۔ اور اسی میں اینٹیں پتھر بھرے ہوئے تھے۔ ان دونوں بیویوں سے اس جالی میں بیٹھے ہوئے آدمی کو ہر سب سے پتھروں کو زبانی ڈھلایا۔

تحقیق دسویں و فطرت کا ذخیرہ تھا یہ اس کی صورت میں یہ بھی سمجھیں (دوسرے ڈالنے والے) کی صورت کے ساتھ تھی۔

حِثَال کل سے یہ حالت ہے کہ اگر کوئی جوتہ صوفی کی طرح کل کا جاس ہو تو اس کو کچھ درد سے نشت ہو جاتا ہے اسی طرح اگر عاتق معانی کے ساتھ پکا ہوا ہو تو اسے کھانا تو درکنار اس کو دیکھ کر ہیبت، شرم و متلاشے لگتی ہے۔ چنانچہ کل ایک صاحب سے میرے قریب بیٹھ کر کھانا کھایا جس سے ہیبت و رنجک بالمشرقی رہی کیونکہ اس میں معانی بھی ملے۔ بہت گوار تھی۔

تحقیق یہ ثقافت و لطافت ہے جو اگر کے سرایت کر جائے سے پیدا ہو جاتی ہے مگر اس میں اعتدال کا لحاظ رہے یعنی اس کے حاصل کرے میں بہت صراحت ہونے کی خاطر یہ پابندی تھیں ہو اور کسی کو ایذا نہ ہو۔

خُحال بہت وقت اور غور سے کوئی چاہتا ہے۔

تحقیق یہ طبابت ہے جو کہ درکار کا مطلوب اثر ہے۔

خُحال چنانچہ اس پر دو دن سے عرصہ نہ دیکھی آسانی سے ہو رہا ہے اور پہلے مشکل ہوتی تھی وہ اب نہیں ہے استقامت کی دعا کا طالب ہوں۔

تحقیق وہ دوا جس سے دعا کروں گا۔

خُحال یہ یہیل ہوتا ہے کہ جب ظاہری شیاؤں سے قلب پر ایسا برا اثر ہوتا ہے تو اگر خدا خواستہ مشتبہ مال (شک و شبہ وال مال) پیچھے آؤں گا کتنا سخت برا اثر ہوگا۔

تحقیق یہ بدعت ہے۔

خُحال ویسے تو اکثر ایسا اتفاق پیش آیا ہے کہ کبھی کبھی قلب سے اچانک دم دست جاری ہو گیا اور کبھی دو دن اور دو رات مسلسل قلب جاری رہا۔ کبھی دو دن اور ایک رات کبھی ایک دن ایک رات کبھی صرف ایک ہی دن۔ ایسا ہوتا تھا کہ اٹھتے بیٹھے حوالہ کسی کام میں معرودے ہو تب بھی اور نراعت ہو تب بھی برابر جاری رہتا تھا۔ گویا یہ کیفیت ہوتی تھی کہ ایک مشین ہے جس کو کسی سے چابی دے دی ہے اور وہ مسلسل اپنا کام کر رہی ہو اور روکنے سے رکتی ہو۔ یہاں تک کہ طبیعت پریشان ہو جاتی تھی اور تھک کر ٹھہرا حال ہو جاتا تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ دل اس نکلنا چاہتا ہے لیکن بہت دلوں سے یہ حالت ختم ہو گئی تھی۔ اسوں کے کہ شرمی قسمت (قسمت کے بر ہوئے کی وجہ سے ان میں سے کسی حالت سے بھی میں حضور کو مطلع نہ کر سکا۔

تحقیق اس کا سبب یا تو وہی ہے جو اوپر لکھا اور کبھی یہ دکر کے آثار اس صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

خُحال جب سے میں نے پہلا خط خدمتِ دلا میں بھیجا ہے تبھی ۳۳ مئی ۱۹۱۷ء سے طبیعت میں ایک قسم کا کشادہ رہتا ہے اور کچھ غیب طبع کی حالت رہتی ہے جس کے لئے مجھے قسموں کے کہ میرے پاس کوئی درجہ نہیں ہے کہ اس کا ناکہ حضور کے سامنے پیش نہ سکوں۔

تحقیق اسی طریقے سے پیش کر دیا کیجئے وہ نافع ہوتا ہے

خُحال کسی کی دوا ہی کبھی دل کی دوا ہی بری لگتی ہے اور اس کچھ ایسی حالت ہے کہ جس کو میں خود بھی کچھ نہیں سمجھ سکتا حالانکہ دکر میں وہ دوق اور شوق ہیں ہے جو کہ حضور کے پیار حاصل ہوئے سے پہلے جب میں کبھی نہ کر کرتا

تھا ہوتا تھا۔

تحقیق: اس کیفیت کو بقاء ہوتا ہی نہیں۔

حالات: جہاں تک مجھ سے ہو سکا، مجھے الفاظِ طے میں سے اپنی حالت تحریر کر دی لیکن انہوں اس کا ہوتا ہے نہ جب دوسروں کی حالت کو پہلے سے متاثر نہ رہا ہوں تو اپنی حالت کو باطل ردی پاتا ہوں اور اس محرومی پر کبھی خوب روئے کوئی چاہتا ہے۔

تحقیق: اس میں اللہ تعالیٰ سے آپ کا سر دوسروں سے بڑھا دے شکر کیجئے۔

حالات: حضورِ والہ کے رشاد کے مطابق و راسم وقت صبح کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اور ذکر لکھی سات عشاء کی نماز کے بعد تھوڑے سے کے بعد مجھے سو مرتبہ پابندی سے کرتا ہوں۔

تحقیق: کیا طبیعت کچھ مایوس کو برداشت کر سکتی ہے؟

حالات: ”وہا پارہ تلاوت بھی کرتا رہتا ہوں لیکن کچھ فائدہ محسوس نہیں ہوتا ہے۔

تحقیق: فائدہ کی تفسیر کیا ہے۔

حالات: غم و غیظ کا بہت عذاب پہنچا ہے لیکن اللہ کے فضل سے پہنچنے والی الامان ان کے صدمہ سے بچاتا رہتا ہوں۔

تحقیق: کو یہ محفوظ رہا یا کچھ فائدہ ہے۔

حالات: ”جو چیزیں امور خلافِ شریعت ہیں۔ اس کے مجھے علم سے اللہ کے فضل و کرم سے اور حضورِ دعا کی برکت سے اس کا مرکب نہیں ہوتا ہوں۔

تحقیق: ماشاء اللہ اس کو آپ فائدہ کیوں نہیں سمجھتے

حالات: لیکن پھر بھی ۔

یہ الفبہ جنس نہیں مفضل ہے ہور ﴿﴾ چاک کرتا ہوں میں جس دن سے گریباں سمجھ

تحقیق: یہ الفبہ کی مکمل (منسوخ) ہوگی تو الف (برار) سے بڑھ رہے۔

حالات: جناب کے حکم کے مطابق اپنی حالت لکھتے ہوں، طبیعت کچھ تنہا پسند ہے مگوں سے ہونے کو طبیعت اس وجہ سے نہیں چاہتی کہ شاید میری بات لوگوں کو تکلیف پہنچا ہے۔ مگر کوئی گمراہ نہ جاتا ہے تو توبہ وغیرہ بہت

کرتے تھے، پھر کسی نہیں ہوتی۔ مگر کوئی شرعی ہے اپنی خواہ غری ہو جاتی ہے تو اکثر کثرت کو خوب چلتا ہوں کہ جناب مجھے پکاراں ہو، ہے ہیں اور کبھی مارتے بھی ہیں یہ واقعات اکثر سونے جاگنے کی حالت میں پیش آتے

ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ ذکر کے وقت کے علاوہ غمی و رنج میں ہوتا کہ یہ کلام معلوم ہو لیکن پوری میدانیں

گنگوہ وجہیہ لکھنؤی سے مقیم فرمایا تھا۔ اس دورِ پاسِ احساس و مراقبہ میں انہوں نے لیکن دس برس تک صورتِ بالکل میں رہیں۔ ذکرِ جبر میں ماحصود ملک بھی ہوتا تھا یہاں علوم ہوتا تھا کہ عرش کے قریب میں ہوں اور یہاں حدود کی سے سرور ہوں اور اس کے وقت اپنا خیال نہیں رہتا تھا۔ اس کے ساتھ ہر دوسری بعض شیعہ اور بعض طائفہ بدعتیہ سخت اسوے سے رہا میں ہوا اس میں بعض کا علاج فرمائیں۔

تحقیقی رہا کرتا ہوں۔ ذکر کی قیود و بالکل چھوڑ کر صرف ربانی ذکر جتنا ہو سکے تب تک مصلیٰ مقدار سے روٹی طور پر کھتے تھا ماحصود ہوا۔ ہر روز پھر اچھوٹے کے بعد کھانے کو اعلان کیا

جتن ذکر ہو سکے کافی ہے

حالات اکثریں ماحصود کے علم کے مطابق ایک خیر مرتبہ صورت پڑھتا ہے دراستخار بھی لیکن ہر وقت پڑھنے کا موقع پڑھے میں مشغول رہنے کی وجہ سے کس نہا۔

تحقیقی کچھ حرج نہیں بتاتا سنی سے ہوجاے کافی ہے

ذکر خفی

حالات الحمد للہ صورت جو سمجھنے سے علم دیا تھا قوی پھون حالت میں کرتا تھا اس میں کبھی نہ ہاں اور کبھی نہ ہاں ہوتا ہے تو چھائی۔ اسے کی وجہ سے نام نہ ہونے اور ہم جیسے لوگ نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت اور سے قی اور شہر میں ہے چاہے چاہے رو یا کم یا در چھو۔ جاتا ہے ایسی صورت میں کچھ توجہ فرمادیتے۔

تحقیقی داخل کیجئے۔

سوال: ظہر سے بھی ذکر سے میں گھر میں بیٹے کے حائے اور روئے سے کام میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اگر یہی حالت میں کبھی کبھی بھی میں بالکل سہ میں پڑھوں تو لیسا۔

جواب: پسے وقت یہی مروی۔

حالات ماحصود کے حوالہ شائع فرمایا تھا۔ اس میں بارہ شیعہ دین میں چھ ہر بار سات شغل پاس احساس اس میں مشغول ہوں لیکن اس کی فراہمی کی وجہ سے دین میں رہتا ہوں۔

تحقیقی صرف کے حوالہ میں رہا چاہے اور اس سے بھی کچھ تکلیف ہو تو کچھ عرصہ بعد روٹنے دلائل سے بچا۔ درود شریف یا حدیث قرآن کافی ہے۔

سوال: درود کی خصوصیت کے ساتھ دلقیس کے مطابق میں ہفتوں میں اسم و ست کا شغل کر رہا ہوں۔ آواز سے

میراث میں وراثت کے دو حصے ہیں: ایک حصہ ہے جو کہ وراثت کے ایک حصہ ہے۔

حضور کے ہمیشہ رہنے کا طریقہ

خجالت حسرت و جفا سے۔ کبھی غمی و غم سے۔ اس کا جلوہ بھی صورت پر دلت سے صبر و صوف
 ہے۔ یہ دلت عابد و ناکے قرب کے رمال ہے۔ یہ دلت ہے۔ اس میں جس واقعہ جفا ہوئی ہے یہ
 بیگ قی ہے۔ گریوں پر ناکے۔ سو مجھ سے مل اور صبر قی "مطلب" (ش) وہ ہے جو کسی
 معصوم و دالہ و عیسیٰ ہے۔ اور یہ دلت ہے۔ اس میں طبع و شہادت ہے۔
 تحقیق جتنا طبع سے تو بہت ہے۔ جو میں نے اس کے سبب مقصد ہو چکا ہے۔ جو کہ اس
 دلت جو کہ اس میں نہ ناکے۔ کبھی کبھی دلت اس طبع اور کبھی کبھی طبع کا ہے۔ اس میں
 ہے۔ یہ کہ یہاں قی اس میں نہ ناکے۔

تھا جب اس کے حکم ہوا کہ اس کو چھوڑ دو اب ضرورت نہیں ہے اس دور سے شغل لھکارا چھوڑ دیا لیکن جو ایک شخص شغل لھکارا صرف ہوتا تھا اس کو بیکار رکھنا شاق ہوا لہذا امیر وادار معافی ہوں کہ حضور کی اجازت کے بغیر بارہ ہزار کے بجائے پونیس ہزار صرفہ کر ہی دور سے بڑھا دیا ہے جو وقت شغل لھکا میں صرف ہوتا تھا اس کو رک میں صرف کیا مگر اپنی اس خود راں سے دور کر عرض کر رہی ہوں کہ مگر حکم جو تو جس طرح کام کر رہے ہوں ایسا ہی کروں یا اس کی جگہ دیکھو اور جو ارشاد ہوا اس کے مطابق عمل کروں۔

جواب: بخیر خدا تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شغل کی جگہ ذکر مقرر فرمایا میرے طریق کے عین موافق ہے اللہ تعالیٰ بہ کسے فرمادیں

ایک مجلس میں ذکر کرنا زیادہ نافع ہے

سوال: حضور سے جس بار بار اسم دہن پڑھے کو فرمایا تھا جو پڑھتا ہوں لیکن نیت و مشقت کی وجہ سے تادم ہو رہا ہے پھر شروع کرے والوں یہ تعداد کر کی ہے یا صرف تسبیح پڑھی جائے۔

جواب: یہ دونوں ایک ہی بات ہوگی

سوال: کسی ایک خاص ہی وقت پڑھا جائے۔

جواب: ہاں زیادہ فائدہ ہی میں ہے

سوال: یا دن رات میں پورا کر دیا جائے

جواب: اس میں بھی طبع ہے مگر پہلی صورت میں زیادہ ہے۔

تھکن میں ذکر کی کمی

سوال: دعا کا طالب اپنا مقصود رہتا رہتا سوں۔ تبھی کے وقت مارو تسبیح اور فجر کے بعد چھ ہزار صرفہ اسم واد است اور ظہر کے بعد تیس ہزار صرفہ یا ماضی یا ماضی پڑھتا ہوں۔ ذکر کرے کے بعد تھکن محسوس ہوتی ہے اور کبھی ذکر میں تھکن محسوس ہوتی ہے۔

جواب: مگر تھکن محسوس ہو تو ذکر کم کر دیں اور تعویذ و دُعا کی قوت کے لئے کسی طریق کے مشورہ سے علاج

کرنا

تھکن

سوال: استوں ہر وقت کمزور آپ کا تصور بتا ہے اتنا اللہ میاں کا نہیں رہتا مجھ کو اس حالت کے برا بھلا سے

تو جندِ شیریں لہو کا شکر تیرا حق رہا ہے۔ ہر دلی دہائیوں کا درد ہماری کوتاہیوں جفا ہے۔“

پھر (دوسری بات) یہ کہ شیخ کے دے گرچہ شمار کے قابل ہیں مگر یہ (بات) ابھی تو نہیں ہے کہ شیخ پائی مرتہ پڑھیں جو شمار کے قابل۔ ہو وہ (کہ نہ گس گس) شمار کریں (وال) اسوسہ بھی نہیں رہا۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ شیخ جس کے دے تم۔ اوں گس بھی ہے۔ کا مجھ یہ نکلے کا کہ شیخ (ی) کو پھر دما جبے اور تجربہ ہے۔ بات معلوم دتی ہے کہ شیخ سے میرا رہنا تو اس کا تجربہ یہ ہو گا کہ (کہ گس جھوٹ چا گیا) دوسرے یہ کہ۔ تم ہو دے دے شکر و شکر کہے کی کوئی قطعی یقینی دلیل ہے یونکہ وہ بھی مستحقِ مدحت ہے۔

ذکر و شغل کے لئے جماع کا اہتمام نہیں ہونا چاہئے

سوال: ایک عازت ماتہ کی طرف سے۔ کہ ماں نوٹیں (تعلق) مریدین (اے جہاں) اور دوسری نکاح۔ جھک کا یہ باب۔ یہ جہد حسنہ میں اس جگہ حاضر۔ یہ تو نہیں رہا۔ شامل لوگ۔ ہفتہ میں ایک روز مثلاً شب جمعہ رحمت نکال کر سب ایک جگہ جمع ہو۔ ذکر و شغل ان میں مشغول رہیں تاکہ طولِ غفلت دور ہو اور سلام (خدا) شہد کی تلاوت کا بھی سب بے چناپہ نہ دے اس کو بہتر سمجھیں اس عرصہ میں دو تہی عتہ ای طرح قصد جمع کرے کچھ نصیحتیں سنائیں اور کثرت ذکر و شغل شروع کرے مگر چہ دار وہ عتہ نہ ہو پھر بھی اس اجتماعی صورت میں دوق و شوق و محبت کا اثر یکساں ہو گا اس لئے اس عرصہ میں ہمیشہ حاضر ہو کر عتہ دار ذکر و شغل کرے لئے اور ایک مسجد میں رہے عرصے کو تاکید کرے۔ مگر چہ اس میں وہ بدعت دینی نہیں حادی نہیں پھر بھی چونکہ حضرت کی طرف سے اس قسم کا ارشاد گہرائی صادر نہیں ہوا ہے اس لئے اس میں شک و شبہ ہوتا ہے نہیں سنت یہ (بدعت) کہو۔ ہو جائے۔

جواب: آئندہ اس (بدعت) کے برخلاف (کا حکم) ضرور ہے۔ جو ہو جائیں اور ذکر و شغل میں یہ بھی تو نہیں۔ اجتماع کا اہتمام نہ کرنا چاہئے۔

مرقبہ موت و مابعدہ لموت (موت اور موت کے بعد کا مراقبہ)

مخالف: حضور سے جب سے کہ عرق و لہاں ہے اور ہم۔ ست اللہ حرم سے اور یہ خلیفہ "ان بعدا میں تم پر ہر لمحہ لگایا ہے۔ بعدا مسلسل اور رہتا ہے اور حسب تک لایا رہتا ہے تو طبیعت پر درجہ مار رہا ہے

قلبی ذکر کے اقسام

سوال ۲۸ ہمدردی فقہہ صوفیوں کے یہاں ذکر قلبی کس چیز کا نام ہے کیونکہ ان کی اصطلاح میں ذکر کی اقسام معدوم ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم دس کی ہوشیاری اور بیداری کے ساتھ رہاں سے جبر ہے۔ (یعنی آواز سے ذکر کرے) جس کو ذکر خود بھی مستجاب ہے اور دوسرے بھی سنتے ہیں۔

ذکر کی دوسری قسم دس کی ہوشیاری اور رہاں سے آہستہ ذکر کرنا ہے جس کو ذکر مستجاب دوسرا نہیں مستجاب ہے۔

ذکر کی تیسری قسم رہاں کے بغیر صرف دس کی ہوشیاری کے ساتھ ذکر کرنا ہے۔ جس کو صوفیہ استغفار اور صرف

شہود سے تعبیر کرتے ہیں۔

جواب فرمایا: یہ صحیح ہے ذکر قلبی (شہود قلبی) دل کی حاضری اور زباں کے واسطے کے بغیر ذکر کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال ۲۹ ذکر قلبی سے ذکر سری تک اور ذکر سری سے دوسرے لطائف تک پہنچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب فرمایا: جب ذکر قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اس کو ذکر سری کہتے ہیں اور جب ذکر سری میں

کچھ اور لطافت پیدا ہوتی ہے تو ذکر خفی کہتے ہیں۔ اسی طرح (ذکر) خفی کو بھی سمجھ لو۔ یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری

استغراق جیسا ہے لیکن اشتغراق میں عبیت ہوتی ہے اور اس میں عبیت نہیں ہوتی ہے حضور رہتا ہے۔

خاتم حال یہ ہے کہ چند روز سے میری حالت یہ ہے کہ دل سے آواز آتی ہے اور طبیعت نہایت لذت اور مزہ

میں رہتی ہے۔ اکثر اوقات کے وقت یہ آواز صاف اللہ اللہ کی لگتی ہے۔ کبھی ایسا لگتا ہے جیسا کہ کوئی دوسرا شخص اللہ

اللہ کر رہا ہے۔ کبھی کبھی دن کو کبھی یکسوئی اور تنہائی کے وقت یہی آواز اللہ اللہ کی آتی ہے۔ اور قلب کی جگہ پر

حرکت اور لکھنا تو ہر وقت معلوم ہوتا ہے۔ اکثر یہ بھی چاہتا ہے کہ تنہائی میں حاضری بیٹھ کر اسی آواز کو یہی اللہ اللہ

کی آواز جو دس سے نکلنے معلوم ہوتی ہے سوں۔

میرے دلکائف وہی ہیں جو حضور نے ارشاد فرمائے تھے گرچہ یہ توفیق پہلے ہی سے پڑھا ہوں مگر حضور

نے بھی بیعت کرے کے بعد انہی کو ترسیم اور مصوغ کئے بغیر باقی رکھا۔ وہ یہ ہیں درود شریف ایک ہزار بار تہجد کی

نماز کے بعد بارہ تسبیح مغرب کی نماز کے بعد دو تسبیح یا تین یا قیوم کچھ روزانہ ہمیشہ نامہ کے قرآن شریف کی تلاوت

اب امیدوار ہوں کہ حضور ارشاد فرمائیں کہ میری یہ حالت کیسی ہے اور جو کچھ میں پڑھا ہوں وہی پڑھا ہوں یا

کچھ اور ترسیم و تسبیح ہوتی چاہئے۔

تحقیق ماشاء اللہ بہت اچھی حالت ہے یہ (قوت) تنہید میں ذکر کر کے رہا جاسے گا جو کہ ہاوجود مقصود نہ

ہوے کے یہ مقنود ہے حق تعالیٰ مبارک فرماتے اور مقنود تقویٰ ملک چہچاہے شکر کیجئے اور اس کو کمال پہ کیجئے
معمولات طے کی جاہت کمال و قیاسات صریح سے منقطع مرتے سے

مرتبہ و شہر

سیدنا ابیہ۔ مرقیہ توحید، روحیہ، انقلاب میں حضرت تھب العارفین مدرسہ اللہ سرہ مخفیہ ہے۔
مرمائی عمل میں ماسی جلد مرمانی ہے۔

جواب: ارشاد فرما، بہت چھٹاں میں، لیکن یہ صحنہ کہ اس قدر کے تصور اور تفکرات کے عرقیات
مستحق کے لئے ہیں کہ یہ وہاں استھانہ ہو۔ اس کو اور راستہ اختیار ہوتا ہے کہ پہلے تو ان تھالیوں
میں درخت ثابت سے اس کو ان تصورات میں مشغول ہو کے پانچ اہل سے، یہ شعر مشغول کا پانچ سے

دستِ دلی پر سید از ت شاہ ۛ؎ دے سی اندران دم شد گناہ

تشریف: جب مہاراجہ نے ہاتھ جوڑے کا موقع اہیب کو دیا تو یہ وقت میں یا کوئی پوچھ سے رہا

تمہا گناہ ہے، مطلب یہ ہے کہ جس سے تعاون لے رہیں اور اسے حاصل ہے تو چھ مہینے

تصویرت کے ذریعے حاصل کرے کی کوشش کرنا، حاصل ہوتے ہیں۔

یہ بھی ملاحظہ کیا کہ طعنہ کش اور بدانتہائی مختلف میں بعض یوں قسم کے صورت سے حسد میں نہیں (اللہ تعالیٰ کا اور خلق (مخلوق) کو یہ جگہ جمع کرنا ہے۔ انصاف نہیں ہے۔ تاکہ ان تمام جو اس کو لطف میں مجاہد انصاف سمجھیں اور اس کو انصاف ہے۔ جو اس کو لطف اور اللہ تعالیٰ سے احتضار اور عذر ہوگا۔

بھل فرما کہ بچھوکو خانانی سے مقابل میں پورتنہ نہ سن کر کے افقی اندر جلی و سر قسم کی تشبیہ اور صورت کے

ہاں کے بصر تکلین کو جمع ہے القاص ہوتا ہے اور تمہارے بھی حال غالباً یہی ہی معلوم ہوتی ہے کہ
مبالغہ کے معنی میں مطلقاً طرف احباب سے انتہا ہوتا ہے۔

پھر اس حقیرے عزم یا کہ ہر محنت قضی (یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی چیز سے ساتھ کچھ تشبیہ سے درجہ) کرنا
میں لوگوں کے لئے مناسب ہے؟ اور تادارماید جو بحر کا (اللہ تعالیٰ کا قصور بغیر ال تشبیہ اور مثال کے تصور سے مر
نکے۔ رشتہ دارماید۔ جو بحر کا تصور ہے کہ جسے جیسا کہ یہ مداح عربی بتاتا تھا کہ اس حق تعالیٰ سے ہاتھ نہیں اور
ہو شخص جس کو جس قسم کے تصورات سے (انہماں ہو یا نہ جس پر فضل کم ہو یا نہ اس کو) کا میں سمجھنے لگے، وہ بھی میں
میں میں ہے۔

مراقبت صرف علاج میں

سینورال یہ جوہر نہیں ہے مختلف اعضاء سے مراد تو حیدر محمود۔ دیشکاپ تھیں (بشریہ دین جانے والی صورتیں بتائیں) لیکن دیکھیں اس سے صرف اعضاء اور توجہ دلی اہم امور سے یا کچھ اور خصوصاً سے اس کا تعلق کیا گیا ہے کہ اس میں اس مراقبت تو حیدر محمود (سب کچھ دے) میری سہ اہلیہ تھی جن میں ۱۵ سالہ اور ۱۱ سالہ کا ثابت ہوا۔

چوتھا فرما۔ بیچ بے یہ سب حمل (ہاں) اور علاج میں۔ ہمارے اشغال سے غصہ صرف توجہ دلی ہے۔ جب جب توجہ دلی اہم حاصل ہو جائے تو ان اعضاء کی وجہ سے بھی نہیں رہتی ہے (چونکہ مجھ کا غصہ (یعنی صرف غصہ تھا) ان حالت کا قصور بھی نہیں تھا) اور صورت کے (بہر غصہ) سے اس کا تعلق اس لئے یہ بے طرفی نہیں ہوئے تھے ہیں۔

یاد کے وقت ذکر کرنا

خیال کو شش رہتا ہوں کہ ہر وقت وہاں سے مراد جانی رہے (مراد دے) کرتے پر جو بھی جاتا ہے۔ تحقیق یہ پھر جب یاد آئے کرتے کے (اس پاک سر ہے) (اور ذکر رکھ لیا اس) (تو تحقیق) وہ بے عمل ہوتا ہے تو پتہ نہیں چلا کر لیجئے۔

قلب کا جاری ہونا

خیال زبان گردہری باب میں مشغول ہے تو توجہ دلی کے غصہ سے دلی مسلسل جاتا ہے اور اہلیہ جوہر محسوس بھی ہوتی ہے۔

تحقیق۔ اس کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ کچھ غصہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ توجہ دلی ذکر میں ہوتا ہے پھر پھر ہوتا ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ وہ ذکر میں رہتا ہے۔

جو ذکر قلبی کرتا ہو اس کو زبان کی ذکر بھی کرنا چاہئے

خیال کسی وقت آگے نہ کر لیا ہوں تو قلب میں غصہ کی حرکت ہوتی ہے۔ تحقیق۔ غصہ دلی سے بھی کیا چاہئے۔

خیال۔ کبھی بدادہ (و لا آتی) ہے مگر وہ دینا ہوں کہ کسی دوسرے پر ظاہر ہو۔

تحقیق روکنے کی ضرورت نہیں۔

حُجَّان جب یہ حالت ہوتی ہے تو تنہا میں رہنے کو کہتا ہے

تحقیق اس پر مبنی ہے کہ کسی ضرورت کی کام کا نہ ہو۔

سلطان الازکار اور اکند میں نسبت

حُجَّان کنزین حکم کے مطابق سلطان الازکار مرنے سے حسماعلیٰ میں گونجی ہوتی ہے اور معلوم ہوتی ہے لیکن اکند

خلوت (تہا) حاصل ہوتی ہے۔ لوگوں کے کان میں نہ آتا ہے۔ قلم متوجہ نہیں ہوتا اس لئے اس شعل

میں ظلم بس واقع ہوتا ہے اور یہ بھی شہید ہوتا ہے کہ یہ صورت اکند میں ہے یا سلطان الازکار کی

تحقیق اس میں عام اور خاص کی نسبت ہے سلطان الازکار اس صورت کو بھی عام ہے۔

حُجَّان ان دونوں حالت بھی بہت فرق اور ہدایت الہیہ اور عقلی بہت ہی مدید اور مبغیہ پیدا ہوتی ہے لیکن پھر چند

روز کے بعد خود ہی ختم ہو جاتی ہے۔ آج کل قلم شہید ہے لیکن پھر اس پر اضافہ معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق کچھ فکر کیجئے مقصود کے ملحوظ رہتے ہوئے یہ بند بیاں ہے کار اور رزم ہیں۔

عذر کی وجہ سے مختلف اوقات میں ذکر کرنا نقصان دہ نہیں ہے

حُجَّان بدھ کا کام تعلیم کا ہے اس لئے وعدہ کے سے یک وقت متعین نہیں ہو سکتا ہے کبھی ظہر کے بعد کبھی

مغرب اور کبھی صبح کے بعد کر لیا کرتا ہوں مگر پریشانی دیتی ہے کہ شاید ٹھیک ہو یا نہ ہو؟

تحقیق عذر کی وجہ سے اوقات کا مختلف ہونا نقصان دہ نہیں ہے

مشغول سے جو ہو سکے غنیمت ہے

سید ذوالکرم کی مرضی کے بعد اشرق کی عمار کے لئے جگہ میسر آ رہا ضرور ہے، دوسری جگہ مت کر بیٹھا

اور جگہ بھر کر بیٹھا اور کلام مجید یا تسبیح وغیرہ اٹھا لے کے لئے جگہ جائے یا نہیں افضل اور اوی کیا ہے؟

جواب مشغول آدمی افضل کو کہاں، احوال سے جو ہو جائے غنیمت ہے۔

مراقبہ میں نہ کرنا یا نہ کرنا

حُجَّان اس طریق (سلوک والوں) سے اکثر کر شعل مراقبہ میں نہ لکھیں بلکہ کرے کو لکھا ہے (کیا) یہ صرف

بکوں کے لئے؟

خدا جس جو چاہیں مرے

جواب: حکم اللہ تعالیٰ

خدا: میرے مال کے سوا کچھ میرے ہاں ہے کہ اس وقت یہ طریقہ کار میں دیا جائے گا ضرور یہ فاسد

سبب میرے دس سے نکل جائیں گے اور تمہیں ہو جائے گی

تحقیق: خدا تمہیں اللہ تعالیٰ ایسا ہی کریں

سوال: لیکن حضور میرے ہاتھ سے اور حاکم طور سے دعا کرنا چاہتا ہوں۔

جواب: ہاں وہاں وہاں سے دعا کرتا ہوں۔

زبانی ذکر سے تھک جائے تو دل سے فکر رکھے

خدا: حضور ولایت سے ارشاد ہے مطالب بہت دنوں سے معصوم ہے کہ وہ اس زمانے سے کچھ نہ کچھ اور

چاروں اہل کربت تھا اور سچے سچے اللہ میں بہت خوش ہوتا تھا۔ دعا کیا جاتا تھا کہ اللہ پانی تیرا

دھواں ہے کہ تو نے تمام دس دنوں کو توکل عطا فرمایا۔ سب چند روز سے یہ بات ہے عصر کے وقت

مغرب کے وقت اکثر یہ بہت تھک جاتی ہے اور چلتی ہیں کہ اس سے دل کو بڑھانے اور پریشان ہوتی ہے

کہ تمام زبانوں سے دیکھیں یہ بہت حضور والا سے عرض ہے کہ جب یہ تھک جائے اس وقت اس کی

جگہ پر مناسب ہے؟

تحقیق: اس سے فکر اور اس سے بھی مال ہوتا ہے تمام روز

تھوڑی چیز پر بھیجی اختیار کرنا بھی مفید ہے

خدا: اب یہاں کے عہد کو کا سارا جو وہی عہد (مردوں پر ہے یہاں صاحب جو کچھ کام نہیں

کرتے بے کسی موجودہ حالت میں سوچو، حکم میں وہ عہدوں اور اس طریقے سے فکر ہو حضور ماضی تعلیم کا سلسلہ

چاروں حاکم میں اور اس سے) متری کا شروع پورا ہو

تحقیق: اگر صحت و فرصت میں کسی بے توقعہ کام کی شروع کیا جائے (یہ وہ) بھیجی کے ساتھ تھوڑی بھی

رکت والہ ہوتا ہے (اسی طرح) قصد و مسیل سے مناسب منظور العمل جو اپنی برواٹ کے قابل ہو شروع

کر کے حالات سے اطلاع رکھئے، میرے ملاحظہ و ملاحظہ و مسیل و تربیت الہاں سے پورے میں

صبر مطالعہ کرتے ہیں۔

تَحْقِیْق کوئی حرج نہیں ہے۔

حَال کیسے بھی شوقِ یاد ہوگا ہے وہ چاہتا ہے کہ مراسمِ دُستِ پے معمول سے زیادہ کروں بندہ کے لئے جو بہتر ہو اور شادمانی۔

تَحْقِیْق حرج نہیں ہوتا اچھا ہے

ذکر کی قضاء کے بجائے استغفار کافی ہے

سُئِلَ: میرا کر دو یوم کا قضا ہو گیا اس کی قضا ادا کروں۔

جواب: استغفار کافی ہے۔

بغیر وضو ذکر کرنا

سُئِلَ: ہوسکے بغیر ہر وقت اسمِ رات کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: کچھ حرج نہیں لیکن خیر افضل ہے۔

پاکخانہ اور جماع کے وقت زبانی ذکر منع ہے

سُئِلَ: میں پہلے جن صاحب سے سنت تھا وہ فرماتے تھے کہ اسمِ رات پاکخانہ میں اور جماع کے وقت بھی

کرنا چاہئے۔ اگر یہ کہ جائے گا تو جتنا وقت اس میں ضائع ہوگا اس کا حساب سما جائے گا۔ اس کا یہ فرمانا ٹھیک ہے

یا نہیں؟ میں نے بے ادبی کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔

جواب: میں نے عدل کہا آپ کا فعل ٹھیک ہے بل دل سے دعویٰ کر لیں۔

تہجد کا ذکر فجر کی نماز کے بعد کرنا

سُئِلَ: اگر اجازت ہو تو تہجد ہمیت (رسول) کے پیچھے مختصر اوراد کے عنوان کے نیچے جو اُوراد لکھے ہوئے

ہیں کر لیا کروں۔

جواب: بہتر ہے۔

سُئِلَ: کبھی کسی دن تہجد کے وقت کچھ نہیں کھلتی تو اس وقت چوٹی ثبات اور اسمِ رات وہ صریح پڑھنے کا

معمول ہے صبح نماز کے بعد اسمِ رات کی تسبیح تشریف کرے سے پہلے پڑھ لیتا ہوں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

جواب: کچھ حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ صبح کا معمول ہے وہ پہلے کر لیا جائے

ایک سانس میں کئی بار ذکر لینی و ثبات یا اسم ذات کرنا

سوال: ہم دلت کی طرح اگر لینی اثبات اور ہم دلت و صربی کئی مرتبہ ایک سانس میں کر رہا ہوں تو کچھ حرج تو نہیں ہوتا؟

جواب: کچھ حرج نہیں ہوتا ہے۔

ذکر میں ۳۰ تک بند کرنا

سوال: آٹھ بند کر کے اور پھر یاد رکھ کر ۳۰ پائیں یا نہیں؟

جواب: جس طرح زیادہ دوس لگے۔

ذکر کے وقت (کون سا) تصور

سوال: اور یاد رکھ کر کرنے میں ان کے معنوں کا خیال رکھوں یا یہ (خیال رکھوں) کہ خداوند کریم دیکھ رہے ہیں۔

جواب: دوسر خیال زیادہ مفید ہے۔

متعین مقدار ذکر پر اضافہ کرنا

سوال: جب ہزار ہم دلت و صربی کرتا ہوں، مگر مناسب خیال فرمائیں تو تعین سے کچھ زیادہ کر لوں یا قطعاً دلچسپی پر چھوڑا جائے۔

جواب: زیادتی کو متعین کر کے کی مصمت یہ ہے کہ (ذکر) اتنی مقدار تک (متعین کیا جائے) جس پر عقل کی امید غالب ہو۔

ذکر سے مناسبت کی علامت

خان: ذکر چھوڑ کر کسی دوسری چیز کو دل میں چاہتا کہ کروں۔

تحقیق: ذکر کے ساتھ مناسبت کی علامت سے مبارک ہو۔

خان: میں میں کفر و کفر خیر ذکر کی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ شیر وقت (دودھ اور چھلکا) کھتا ہوا ہے۔

تحقیق: زیادہ مناسبت کی علامت ہے۔ زیادہ مبارک ہو۔

قرآن پاک کی تلاوت کے وقت تصور

حَالِ حق تعالیٰ کے دیکھنے کا تصور کرتا قرآن پاک سے علاوہ دوسرے روزگار میں کوئی شے مگر قرآن شریف پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا کہ مجھ کو مدد توفیق دیتے ہیں اس میں طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ تحقیق اس وقت (مجھے مدد توفیق دیتے ہیں) یہ تصور نہ کریں بلکہ یہ خیال رکھیں کہ حق تعالیٰ میرے پڑھنے کو سن رہے ہیں۔

ذکر کے لئے ایک مجلس شرط (یعنی ضروری) نہیں

سوال۔ بدوایہ مجلس میں عہدہ سرمرتبہ ہدایت کا ذکر کر سکتا ہے اور مہمکن اگرے نے ایک مجلس شرط نہیں تو چوبیس ہر امر نہ ملے یہ ذکر دن رات میں کر سکتا ہے مگر متفرق (الگ الگ) اوقات میں۔ اس قدر ظاہر وقت اور اس قدر ظاہر وقت۔

جواب۔ ایک مجلس میں عہدہ سرمرتبہ ہدایت کا ذکر کر سکتا ہے اور مہمکن اگرے نے ایک مجلس شرط نہیں تو چوبیس ہر امر نہ ملے یہ ذکر دن رات میں کر سکتا ہے مگر متفرق (الگ الگ) اوقات میں۔ اس قدر ظاہر وقت اور اس قدر ظاہر وقت۔

تصور شیخ بوقت احتضار نام مبارک آنحضرت ﷺ

حَالِ اکثر اوقات حضور کی صورت مبارک کا خیال کرنا ہوتا ہے حتیٰ کہ جب درو شریف پڑھتا ہوں تو لفظ کلمہ (یا علی) پر حضور کا خیال آ جاتا ہے کہ میں دل ٹھہرا جاتا ہے اور تمام ہو جاتا ہوں جب دعا "اللہم اسی اسئلک حبیب وحب حبیب" آے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور آپ کے دوست کی محبت کا سوال کرتا ہوں (اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور آپ کے دوست کی محبت کا سوال کرتا ہوں) جابل آتا ہے۔

تحقیق صورت کا خیال آ جاتا ہے، اس میں جو کچھ ہے یہ ہایت مبارک حالت ہے گہرے کی کون بات نہیں ہے۔ اس کی حقیقت آپ کی افکار ہے ہیں (یعنی حضرت تھاکوکی رجبہ اللہ تعالیٰ جس کے یہ صاحب مرید و مقرب ہیں) وہ بہت ہی سست پڑھنے والے ہیں۔ اس بات کے ظاہر سے آپ کا اطمینان اور ہر کسی کے کیونکہ سوک کے راستے میں یہ (اطمینان آتی) صحن کی بڑی شرط ہے۔

رکھو۔

جواب میں (اس شعر سے وہ کتب دور اوراقِ کرام میں نبواۃ تعالیٰ سے پردہ دور نہ کرنا سبب ہوں۔

گنہ کا چھوڑنا ذکر و شغل سے افضل ہے

بخاری حضرت کے خط کے معنوں ہوئے اور حضرت مال کی دعا کی برکت سے حاکم بن حاتم پہلے کے مقابلے میں بڑھ رہے۔ اس حیثیت سے بھرتہ گناہوں میں کمی اور اطاعت و کرم میں زیادتی ہوئی۔ کثیر اوقات رک رک کر توبہ ہو جاتی ہے۔ ایک گناہ کہ جس میں ابتداء سب سے زیادہ نادم و بھرتہ چھوٹ گیا جس کو میں ہزاروں اذکار و اشغال سے یاد رکھتا ہوں اب اس میں متقلوں (مستقل مزاجی) اور باقی گناہوں کے بارے میں (ان کے) چھوڑنے کی تمت و توفیق (عطا ہوئے) کی دعا کا ذکر متکرر ہوں۔ حضور کے سوا عطا اور کیسی سعادت کو عطا نہیں رکھتا اس اور ملتی حال پیسے حبیب ہے۔

تحقیق آپ کے حالات سے خصوصاً نیک پائی معصیت کے چھوٹ جانے سے بہت ہی خوش ہوئی یہ بالکل عجیب ہے کہ مرادوں ذکر و شغل سے بھی افضل ہے۔ بد بخاری سارک کرے متعاقب و تبات کی دعا کرتا ہوں (مگر اس کے لئے) آپ بھی بہت شرم ہے۔

وہابیہ اتنا معصوم رکھے جس پر دوام (ہیشگی) ہو سکے

بخاری ذکر اسم و دست با کمر (آواز سے) فضل باری تعالیٰ بچھلی رات پانچ ہر مرتبہ وہ یہ اسی طرح کہ وہ ۵۰۰ مرتبہ پڑھایا اب بھی یہ دس چاہتا ہے کہ وہ اصابہ کروں۔

تحقیق معصوم، تباہی رکھا جائے جس پر دوام ہو سکے۔

بخاری (حضرت کے) ارشاد کے مطابق ہر وقت رات کر کر رہوں مگر غفلت ہوتی ہے۔

تحقیق تھوڑی (غفلت) میں کچھ خرچ نہیں ہے

بخاری دعا کے فضل سے اس وقت بدو کا بالکل آرام ہے اور یہ بھی ذبحاب کو معصوم ہے کہ میرے روضہ تقریباً وہمید سے زیادہ کی حد سے نہیں ہوئے۔ مگر وہ بدو چھوڑ دو اور مظاہر سے گاؤں رست تمام (وکر سے) اعلیٰ سے آ کتاب فرما میں کہ بدو نہ کن و توں میں روضہ کو شروع کرے۔ عملی طور پر تو معصوم کی نماز کے بعد چار ہر مرتبہ اور طلوع شمس کے بعد چار ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ یعنی آور بغیر صرب کے کرتا ہے۔ عرض یہ ہے کہ اس یام میں ذکر کی تخی مقدار ہو کہ پیسے (مانع) کی کمی پوری ہو جائے مگر آ کتاب (میرے معصوم

میں (مدلی کرنا میں تو تحریر فرما دیجئے اور یہ بھی فرما دیجئے۔ وہ سب باتوں میں بھیجنا اور بھیجنا صرف اس کوئی،
 ہی دستِ مصلحت کے ساتھ بھی کرنا۔ وہ سب باتوں میں بھیجنا۔ خدا فرما میں اس کی عمل کیے جانے۔
 تحقیق میں کا تو یہ نہیں کہ پسند نہیں کی جاتی ۲۰۰۰ ہے اور اس کی کوشش کرو پسندے برابر ہی ہو اس
 وقت طبیعت کا عمل (دستِ مصلحت) رہتا بھی بہت سے ہو جائے اتنا رکھو

شیخ کے نزدیک وہ کر ذکر کرنے کی شرط

خیال بھی بھی دل میں "تا" سے نہیں سے غلط سے پوچھے بغیر ذکر کا عمل شروع کرنا ہے اس لئے فائدہ نہیں
 مہر ہے اس لئے بد سے میں حضرت کہا رہنا فرما ہے ہیں۔

تحقیق کی پاک سے کی گواہی ہے۔

خیال میں ہمیشہ صاحبِ یک عرصہ ہو کہ دنیا کے سرحدوں کے طلعت میں داخل ہوتی ہیں اور ہمیشہ وہ جناب
 رہتوں کا مطالعہ کرتی رہتی ہیں۔ میں میں کوئی شک نہیں کہ اس کی حالت بہت کچھ رسم ہوگئی ہے اب ان کا
 اور وہ ہے کہ حضور والا ان حد میں حاصل ہو کر کچھ عرصہ قیام کرنا میں تاکہ حاصر ہوئے سے جو فائدہ حاصل
 ہوے والا ہو اس سے فائدہ دہی میں لہذا بہت سی ادب سے التماس کرتا ہیں کہ یہ حضور والا مجھ کو حاکم
 ہے ہیں میں حاصر خدمت میں ہے۔ مگر جناب نے خیال میں پڑواؤں کی خدمت کا چرخی خدمت دینی فوائد کے
 حاصل کرے اس عرصے میں خدمت میں حاصر ہوئے شرعی حیثیت سے جائے۔ تو تو حضور الی کھمروں اجازت دے یہ
 تادمہ حاصر خدمت ہو کر وہ حاصل کریں۔

چنانچہ رہنمائی کا جو رہا۔ (جواب الی باتوں نے جواب پر موقوف ہے مورد میں قابل
 و شہرہ ہیں اب ان پر مولف بے شرطیہ یہ فہم بھی ہے۔

۱ میں سے خود آپ ہی کو بھیجنا

۲ اس سے میں کی فائدہ سمجھتی ہیں "اس" نے بھیجنا حاصل میں ہو سکتا

۳ شہرہ والی ہیں تو یا شہرہ والی جا بہت حاصل کیا ہے؟

۴ حاکم میرے لئے قرض نہ بناؤں گا؟

۵ اس میں "خیال" سے قیام میں نہ کا کوئی کمرہ ہوگا؟

۶ لہذا ہم ہوئے؟

رہی کہیں سے آئی۔ کچھ یہ بعد معلوم ہوا کہ بدوائیؒ غم سے نکل رہی تھی۔ تمام مجروح بھی اس روشی میں حیدر تھا۔ یہ حالت دو دن پورن طرح ہی چل کر ہوئی لیکن اب بھی یہی حالت میں تھے۔ سیدی کا قتل ہوتا ہے۔ نیک دفعہ سلطان آباد کار کے بعد کچھ تھکان غالب ہوا اس حالت میں (ایک) آئی کی صورت سامنے نظر آئی بہت ہی خوبصورت چہرہ (وانا) کو جوان تھا و صحت بد نہ تھی۔

تحقیق بھی یہ تھی کہ (دماغ میں خیال پیدا کر کے اس قوت) کا تصرف (بھی پیدا کیا ہوا) ہوتا ہے۔ (کبھی) روج شاک مثلاً یہ (بھی) جس طرح کا تصور ہوتا ہو اس کی صورت بن کر (ظاہر ہوتی ہے)۔ (کچھ بھی ہو) وہی صورتوں میں مقصود کی چیز نہیں ہے اور اگر اس کی طرف توجہ کی جائے تو تفصیل دینے والی ہے۔ کبھی معیہ ہوتی ہے جبکہ یکسوئی اور تخیل کا رعبہ۔

ذکر کا معاش سے تعلق

مخالف آج کل ہر مرتبہ (اللہ کا ذکر) چار سو مرتبہ کرنا سوں اور سب وظائف پہلے کی طرح ہیں۔ خاص دُر کے وقت سوار محسوس ہوتے ہیں۔ دیاؤں ضرورت و غیرہ درج اور مانع بھی دیدی ضرورتوں میں لگنے کے وقت نظر نہیں آتے اور یہی رکاوٹ (ہیں) درجہ کبھی کر کے مشغولی کو جی چاہتا ہے کہ مراد وقت اس میں لگا کر جی رہا ہو کہ کر کے تو فیض پاتا ہوں سکون بھی زیادہ پاتا ہوں یہاں تک کہ کبھی ذکر کو چھوڑے پر اقباس ہوتا ہے جی یوں چاہتا ہے کہ ملازمت غیرہ کا مسئلہ توڑ کر ایک مجروح میں بیٹھ کر یا الہی میں مشغول ہو جاؤں اور ررق کے بارے میں کبھی شعر و سادہ جاتا ہے۔

جنود ملک ان سب لہر ررق ﴿﴾ و ہورق می غش و حبیب

تو کچھ؟ ررق کے لئے کوشش کرنا تیرا سوں سے حالانکہ کچھ مایں کے ہیٹ میں ررق یا جاتا ہے۔

اس وقت منہ و فکر کا نام ہے (افس و عیاں کے ساتھ) کیا ہوں۔ سب جی نہیں چاہتے یہاں سے کہیں جاؤں۔ یہاں سے قریب سنی حیر آباد ہے وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ (ان سے) ہاں ایک مدرسہ کی جگہ حاصل ہے اگر (مجھے) ضرورت مجبور کرے تو شاید میرے ہاں چار چار سیدیاں جائے کوئی نہیں چاہتا بلکہ خیر آبا یا کہیں جانا دل و ہمت نہیں رہی کہ جانا اور کمانا ہے۔ میرے معاملے میں جو مصیحت ہو مطلع فرما میں۔

تحقیق (آپ کے) حالات ماشاء اللہ سب جیسے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرما میں معاش کی گر کوئی سبیل

ہمیں اس کی۔ جو حیدر علی خاں کے لئے خلیفہ ماعقل مناسب ہے۔

ذکر میں سُرئی (ہونے) کی وجہ

خدا تعالیٰ میں حضور کی جلیب سے مطابق سلسلہ ہم سر رہا ہوں۔ کبھی کبھی کرتی دست میں بہت سی محسوس ہوتی ہے حتیٰ کہ میرے ہاڑوں سردی سے روانہ میں پتہ نہ جاتا ہے۔

تحقیق (پہ سُرئی) کبھی: اور کی قوت بھی مدد کا صعب اور کبھی تصور تصور بھی کچھ کچھ ہوں اس کا صاف ہے۔
مدد میں صعب ہے تو طبیعتوں یا طرف رجوع کرنا مردوں سے اور ان کا اثر سے مومناں کے۔

عورت جہر اور ضرب کے بغیر ذکر کرے

سوال: تجد کے بعد وہ (یعنی بیس) بھی بارہ تہجد کا تہجد تہجد بھی نہ رہے یہ ہیں؟

جواب: (سُر) بارہ تہجد سنا چاہیے، جہر اور ضرب کے بغیر کریں

معموموں (یعنی مقررہ) وقت میں تبدیلی اور مراقبہ موت

خدا تعالیٰ صبر سے بعد جو معمولات کا وقت عارضہ نہ ہو کی وجہ سے عصر سے بعد معمول (بنائے) کی اجازت دیتا ہوں۔

تحقیق: کچھ حرج نہیں۔

خدا تعالیٰ مراقبہ موت (کرے) کی بھی اجازت دیتا ہوں۔

تحقیق: اجازت ہے۔

سوال: اگر میرے لئے کچھ اور مناسب وقت بتایا جائے۔

جواب: فرصت اور وقت (تو) میں معمول میں اضافہ یا کٹاؤ میں تو ہوا دلا ہے۔
اور کچھ تامل نہ کرے گا۔

ذکر تہلیل

خدا تعالیٰ میں کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہوں لیکن حرمت کو مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا ہے اس کے بعد کچھ لکھیں پھر لیتا ہوں اور آپ سے عشاء کے بعد کی کچھ دعا طلب ہوں۔ مردوں میں دعا کیجئے

تحقیق: لا الہ الا اللہ صرب: ہم نے ہمیں چھ تہجد بہت بہتہ چھائیں۔ اور کبھی کبھی اس کے ساتھ

محمد رسول اللہ لیا کریں ہنسی پر مٹا دیا اور عمل میں دیکھیں اور کبھی کبھی سلامات سے اظہار دعا تاکہ قلم کا سلسلہ جاری رہے۔

ذکر میں ضروری بات کرنا جائز ہے

سوال اگر ذکر کے دوران کوئی شخص بات چیت کرے تو اس سے بات کرنا چاہئے یا نہیں؟
جواب اگر ضروری بات ہو۔ یہ بات اگر کوئی پریشان کرے گا اسکی حالت میں خوب دت کر تب کو کو سو کر لیا جائے اور (اے) ناراض ہوئے کے بعد (اسکی) سمجھایا جائے کہ یہ ضروری بات ایسے وقت میں نہیں کرنا چاہئے

ذکر میں مختلف رنگوں (کا) نظر آنا

سوال حضرت کے ارشاد کے مطابق تہجد کے بعد رات بوجھ مراقبہ کے ساتھ کرتا ہوں اور فجر کی صلا سے بعد تھوڑی دیر پر تہجد دوبارہ کرتا ہوں۔ ایک دن کر میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا دل مجھے دکھائی دیا سرخ تھا اور سر پر اشاعت لکھا معلوم ہوا اور ذکر کو بے یقینی سے پڑھتا ہوں۔ اسے پڑھنے سے سر تک خفیہ کی معلوم ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اسے بھی اوپر معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی درجہ معلوم ہوتا ہے۔ خدائے عام ہے یا اور کچھ ہے؟

جواب یہ ہے تو خدائے ممکن کثرت اور حیرت انگیز خیال نہیں ہے (بلکہ) حقیقی معانی بن برسر ان نظموں میں صوبہ میں ہو کر نظر آتے ہیں اس میں صلب کا دل زحمت ہے اور صبر و حیرت و حقیقت و حقیقت کے قول کے بیک معانی میں "صفت الخبال" میں ہے اطفال انصریفہ (کہ ان حیثیت سے طرقت سلوک کے پیچھے کی تربیت کی جاتی ہے) اس سے پہلے خیالات کا ہونا قسمت ہے جس پر شکر کرنا چاہئے

کمال اور قصور نہیں ہے قصور اور اوجہ استے اور اس کا تہجد جو اس قصور ہے وہ غلطی کی جگہ سے
تخلات (یہ) مراقبہ کرتا ہے کہ غرض میں سے میرے سینہ میں نور رہا ہے اسی حال میں میرے کان میں آیا اور آفاق تہجد سے میرے دل میں نور ہے میں نے خیال کیا تو ہونی کہے وہاں معلوم ہوا اور اس میں حیرت آ کر یہ وارفتی حضرت علی صاحبہ علیہ السلام کے حیرت کے حیرت کو دیکھو
 کہ یہیں ثواب کرنا ہوں اس کے لئے حیرت و شہاد

پتہ تحقیق اگرچہ ہم فیصلہ اعلان حیدر سے بھی بدستور است ہو سکتا ہے لیکن یہاں یہ بات ہے۔ یہاں بھی اوقات و احوال میں غالب وہی صورت سے جو پہلے بھی تھی اور کسی صورت اکثر کسی طریقہ سے ہوتی ہے

بعد کہ کبھی کبھی کسی ایک گناہ کے بارے سے خود کو مایوس کرتا ہے تو اسی حالت میں بعد میں یہ کچھ صریح باتھ مانگ لینی لگتا ہے یہ صرف بوجہ گناہ کرنے کی سرے طور سے چٹک ہو جاتا ہے۔ اب اس کی جیسے کچھ باتیں یہ طور پر دے کر خوراک و غیرہ میں کمی کی جاتی ہے اور اگر کوئی یا گناہ سرور ہو جاتا ہے تو بہت ہی شدید بدست و بیدار سے نفس سے بار بار میں عند اللہ تعالیٰ جان سے نکل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ واللہ اعلم یہ حالت نقصان ہے والی سے یا غیر مگر کوئی ضرور سے جھوٹا گناہ ایک بڑی بات معلوم ہوتا ہے مناسب مبادیات پر مبنی

تحقیق: سب حالات بہت پندیدہ ہیں اللہ تعالیٰ مدارک فرمائے اور ترقی بخشے۔ معصومیت پورے کر رہا کر رہا پھر جب ات بڑھے گی کچھ جائے گا اور سرور کی کمی آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ جرمات سے سے اعلیٰ کی قدر مقرر کر بیٹھے جس سے نفس کو مشقت ہو اور باقی سب سے تھک جاتا ہے۔

مثال: آج کل خاکسار کی حالت بہت خراب ہے۔ پہلے پہلے تو یہ حالت ہی کہ بعد میں تنگ دقت میں آگئے کھلتی رہی مگر صبح کی صبح سے پہلے بارہ صبح نہ کرنا رہا مگر اس کے بعد دن بدن صبح کے وقت تک دیر سے کھنے لگی اور بارہ صبح کی نصف صبح کی صبح تک یہ مشکل پڑ رہی تھی۔ اس کے بعد ہی حالت خراب ہوئی کہ کثرت سے نائے سوئے گا اور بہت ہی سے، خیال دل میں آگیا کہ یوں واقعی حالت ہوگی یہ تصور کو اعداد و ارقام کا ایک ہی حالت تو کیا ہوگا۔

کی خیال میں کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن یہ اس ملک سے حالہ میں مشغول تھا اس سے معصوم ہوا کہ جسکی بھی حالت ہو چکی یا مرنی شیخ کو ضرور اعداد و ارقام چاہئے اس کے بعد خود ہی دل میں یہ خیال آگیا کہ اگر یہی حالت نہ نکلیں تو معدنہ کس کی ہوگی۔ نیک بہایم مدامت سے حصول کی حدت میں غم نہ کرنا ہوں علاج اور دوا سے بیرونی ہیں۔ آج کل بھی مسلسل بارہ صبح نصیب دوسری سے مگر پہلے جب نصیبوں تھی تو پھر ہی وقت ادا نہیں ہو سکتی تھی لیکن آج طبیعت پر بہایم خبر سے صبح کی صبح کے بعد ہی جب تھی ہوئی۔ اپنی طرف سے تو میں جتنا ہوسکتا اس مرنی کوشش میں ہوں کہ عموماً صحت خاصہ ہوں۔ کبھی + جائیں تو جلدی داکروں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے لڑی ہے۔ اگر ضرورت ہو، میں تو وہ مالک کریم ضرور مجھے کامیابی عطا فرمائیں گے رات میں بھی جلدی ہو جاتا ہوں۔ اب میں بہایم حیران و پریشان ہوں اور اپنی حالت بہت نام ہوں اور قی کی جگہ طنز کا حال نکلتے ہوئے اور بھی شرم قی ہے۔

تحقیق: کسی کا دیکھنا بڑے بڑوں کو اس کے مرتبے کے مطابق پیش کرتی ہیں۔ پریشوں اور مایوس رہوں اگر

رست کے آخر حصے میں مشکل ہوتی ہے تو شروع رست میں عشاء کے بعد تہجد پڑھ لیا۔ یہی اور دوسرے معمولات کر لیں۔ اگر اس میں بھی مشکل ہو تو عشاء کے بعد تہجد پڑھ لیا کریں اور دوسرے معمولات مقرب کی قراڑ کے بعد کر لے جائیں یہی تبدیلیوں کو متزلزل نہیں کہتے ہیں میر تقی میری باتوں (کے تہ ہوئے) سے نقصان نہیں ہوتا ہے۔

قلب سے اللہ اللہ کی آواز کا سنائی دینا

حجۃ الہیہ میں حضور کی صلیبیت و توحید سے حضور کے بنائے ہوئے ذکر و شغل بہت ہی شوق و لذت سے ادا کرتے ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی میر تقی سے کہ باقی زندگی بھی اللہ کی یاد میں صرف ہو جائے۔ حضور کی دعائے میں اپنے کام میں حسب ضرورتی کر لیتا ہوں مگر ان نبوی کاموں کے زیادہ ہونے سے اور کاروبار معاش کے جھگڑوں سے صدوی کے اردو خانہ میں کچھ غفلت اور تغیر اور سہ دقتی پیدا نہیں ہوتی مگر کبھی کام میں تنگ بھی جاتا ہوں مگر یہ ممکن کچھ نہیں کہ ٹھک کو پریشان دے شوق کرے بلکہ کام بھدا کرتے ہوئے بھی اکثر اوقات اللہ اللہ کی حرکت قلب میں محسوس ہوتی جتنی ہے اور رست کے وقت اسی حرکت قلبی سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے۔ اس آواز کے علاوہ اور کسی قسم کی عمدہ عمدہ آوازیں آتی ہیں جس سے بہت ہی لذت اور دقت ہوتا ہے۔ یہ آوازیں اکثر رست کے وقت میں زیادہ آتی ہیں کبھی تو کسی سرٹلی اور بے نظیر آوازیں آتی ہیں کہ (مجھے) چوہا طرح اپنی طرف متوجہ کر رہی ہیں

عربیکہ ان دونوں میں مجھ کو خوب مزہ اور لذت آتی ہے۔ ایک ایسی اہم مبارک اللہ اللہ کی آواز جو دل سے نکلتی ہے اور ایک ایسی مختلف قسم کی آوازیں جو خود بخود آئے لگتی ہیں۔ بچے مزہ میں مجھ کو مست کر دیتی ہیں۔ یہ بھی گردش ہے کہ میرا دل اب و کربہ سے کچھ گھبرا رہا ہے اور ایسی اہم و اہم آواز کی آواز کو جو قلب سے نکلتی معلوم ہوتی ہے سے کوئی چاہتا ہے کہ تنہائی میں بیٹھا ہوا خصوصاً تہجد کے بعد سنا کروں اب حضور جیسے ارشاد فرمایا اور جو میرے حق میں معید ہوا انشاء اللہ اس پر بدیں و چال عمل کروں گا۔ یہ آواز کیسی ہے جو بہت ہی سرٹلی ہے اور اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ کچھ میرے لئے نقصان دہ تو نہیں ہے۔

حقیقت یہ بہت ہی پسندیدہ حالت ہے مبارک ہو۔ اس آواز کی حقیقت کبھی ملاقات کے وقت تمہاری کچھ کے مطابق باتوں کا ملاقات کے بغیر کچھ طالعہ نہیں ہو سکتا اس وقت اتنا کچھ نہیں کہ اس کو ملت مجھ کو شکر کریں اور کمال مجھ کو اتنا نہیں نہیں اور جہر چاہے بند کر دیں مگر ایسا نہ کریں کہ وکر بند کر کے اس آواز کے سننے میں لگ

جاکیں بلکہ اس طرف پس بوجہ رقبہ بھی۔ میں گوہر جو، ہر دو کاں میں آتی رہے اس طرف بوجہ کرنا نقصان وہ بوجہ اور حودہ دار کا پند ہونا اور محسوس ہونا نقصان نہیں۔ پھر بھی بلکہ ہمیشہ حالات سے غلام رہنے چاہیے۔

تعلیم اسمذات

سوال حضور کے لشارہ کے مطابق جب سے روئی رات جاگنا چھوڑ ہے تمام کاموں میں گزیر ہوگی یہاں تک کہ تھک جائے یعنی لیکن سب چاروں سے حد کا شکر ہے کہ تھک کر کے بعد وہ شمع پڑھ لینا ہوں اب سب مت چاہتا ہوں کہ اس وقت جتنا حضرت ارشاد فرما میں پڑھا کروں۔

جواب (اسمذات) چھوڑ دیا اور کثرت و مصلحت تو پورا رہے ہر روز کر لیا کریں۔

عادتوں کی اصلاح سے پہلے ذکر و شغل مفید نہیں ہے

خاتون نا کل میر اسموں یہ ہے۔ بروقت سانس کے ساتھ اللہ ہو اور شرب میں کم از کم ۱۰ گھنٹہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اللہ اللہ ہے۔ سانس روکنے کی ایسی عادت ہوئی ہے کہ وہ کسی طرح چھوٹی نہیں۔ تھک کر کے بعد اسمذات کی تعداد نہیں کہیں ہے جو میرے مناسب حال وہ حضرت والا تہذیبی یا متعرا نہیں۔

تجربہ میں عادتوں کی اصلاح کے بغیر ذکر و شغل کے درے میں کوئی حالت نہ ہوگی چاہتا ہوں شغل کو سہام

۴

شیخ کی اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ نہیں پڑھنا چاہئے

سوال میں سے بہت سی چیزیں پڑھا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی وظیفہ دیکھ دیکھ پڑھے تو اسے کچھ پڑے کہ پڑھے سے پہلے ہے میرے میں اجازت ہے۔ میں نے کوئی شخص سے پاس اٹھاس کا وظیفہ پڑھے کو ملتا ہے اور یہ بتا، ہے کہ ہر وقت پڑھنا چاہئے اور جب کیے پڑھیں تو پھر کے سامنے ہوئے کا حدس جی میں رکھنا چاہئے اور ایک درد شریف پڑھے کو بتایا ہے اور اس میں بھی میرے خیال کی حدت ہے یہ درد دوسرے وقت پڑھنا چاہئے۔ میں آپ سے دلوں و طائف کی اجازت چاہتی ہوں۔

جواب ہرگز نہ پڑھیں اور یہ تصور خیال نہیں جو کچھ پڑھنے کا شوق ہو اس سے بول نہیں پوچھتی اور

ناغہ نقصان دہ نہیں

خاتون میری حالت پہلے بھی ہے۔ اب کچھ عمر سے طبیعت کی حالت یہ ہے کہ اکثر تھک رہی ہوں یہ

حیال ہوتا ہے کہ یہ کام چھ دن اور عسوی حد تک چاہے اس عمر پر ملے اعمالیں طرف سے ان تاجوں کو یہ خیال ختم نہ جاتا ہے مگر کھڑے کھڑے یہ دور وقت نہ حاصل نہ ہے۔ تیرن ماہ اور طاقت جہالت سے اب اسے ٹھیک نہیں ہے مگر کسی کام کی میں ہے۔ یہاں معصوم مسلسل کرتا رہتا ہوں ماہ میں بھی یہ یادہ وقت (روئے کی حالت) ہوتی ہے اور پھر ختم ہو جاتی ہے۔

تحقیق ختم ہو جاتی ہے کہ کچھ حرج نہیں، کبھی کبھی ہونا بھی ممکن ہے۔ میری ساریں بچتے بنے۔ ہذا وقت (جہالت) ختم ہو جاتی ہے۔ اپنی سرورن معاش میں مشغول ہونا بھی عبادت ہے۔ گھر سے حیالات سے بڑھ کر ہے، ہوا جاتی ہے اس خط کے مضمون کے موجب ہے کہ گھر سے چلے جائے۔

سوال مرقبہ سے کیا دیکھ سکتا ہے مگر جو اس میں مبتلا حصار سے پر عام ہے کہ مرقبہ کی وہ تہیز تحریر ہے کہ اس طریقہ سے ہوا

جواب جی ہاں مرقبہ سے یہ بھی بہ موقع ہوگا تو چنانچہ

پاس اعمال

خیال حصار والے ارشاد سے ظاہر ہے کہ اس میں اصل حالت ہے مرقبہ سے چلے پھرنا میں ہاں اس کی وجہ سے مرقبہ سے قرآن پھرے گا جس سے اس کا غیر چاروں ہونا مدد ملے گا مگر یہ حد کی یا اور یہاں ضرور تھا ہے ہر اس نے اسے ضرور پاس دے گا مگر اس میں چاہے کہ طریقہ

تحقیق حقیقت میں رہا ہے پھر ناس سے بلا۔ اصل کا ہے کہ اس کا شعوبہ ہے اس لئے اس مشغول سے ساتھ۔ عمل جس میں رہ سکتا ہے اس کی کوشش ہے کہ وہ اس سے ایسے وقت میں رہاں جائے کہ

خیال پاس اعمال سے مرقبہ کے ایک چھ دن کی محول حالت طاق ہوا جاتی ہے کہ کچھ پاس کی مدد وقت رہے جو اس طرف بالکل خیال نہ رہتا اس میں یہ سب دیکھی معصوم ہوتی ہے اور حق تعالیٰ کے واسطے پر سال میں رہتا ہاں تک کہ کبھی اپنی حسیں بھی جتنی سمجھتا ہو کچھ سے کہ بیعت ہو اور رہے ہر میں عند ہوا ہوا ہے۔ اس مرقبہ کو ارشاد ہوا ۶۰ دن۔

تحقیق اس میں چھ دن ۶۰ دن ہوا ہے کی اس سے خوب خوش ہو جائے (۶۰ دن اور سب سے)

حِثَال۔ سارا قبضہ اللہ تعالیٰ کی طرف، اگر جبر سے زیادہ خیال بندہ جاتا ہے۔
تَحْقِیق۔ فکر میں خیال بند سے کوشش و سہارا (تفحقی) کم ہے اور دُر کے تار رتی کرتے بلکہ بڑھتے رہتے ہیں اس لئے اس و میاں کے لئے دُر کی کمی کی جائے

ذکر کے وقت تصور؟

حِثَال۔ حضرت مرشدی کے ارشاد کے مطابق ہمیں دُر میں دس سے ایک اور نکلتا ہوا تصور کرتا ہوں کہ وہ، سُر کے تمام جسم کو اور بڑھتے بڑھتے تمام عالم کو گھیر رہا ہے۔ اس تصور میں عکس اللہ کا میاں ہو چکا ہے۔

تَحْقِیق۔ اللہ

حِثَال۔ یہ حالت جو عرض کی صرف، کر کے وقت مائی رہتی ہے، کر کے حد علمی مشاغل میں مشغول ہوتا ہوں تو کچھ مائی نہیں رہتی۔

تَحْقِیق۔ کوئی حرج نہیں وہ غیو کی حالت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے غیو مدبے سے، بھی نہیں رہتی مگر خود باقی رہے گا۔

حِثَال۔ ہاں اکثر رہتی کرتا ہوں۔

تَحْقِیق۔ ہمیں اعتبار سے اس (ربانی، کر میں) اس (یکوئی) سے بھی زیادہ فائدہ ہے۔

حِثَال۔ میر (صاحبِ حال) سے ایک دوسرے صاحب کی معرفت، حضرت کی خدمت میں تقیم ہے اپنا حال حضرت کی خدمت میں پیش کیا ہے، کچھ عرصہ سے تہجد کی عمار کے بعد دُر و فکر کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اسی حال میں کچھ غلوک پیدا ہوئے ہیں کو دُر کر کے بہت سی تہجیریں میں لیکن کوئی کمی سے قائم نہیں ہو سکتا۔ یہاں وہی صاحبِ سر رہا ہیں جس کی وسعت سے حضرت کے معاملہ میں حال پہنچا گیا تھا (آپ کو تکلیف دی جاتی ہے اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو مولانا سے بھی اس معاملہ کو درج کیجئے گا۔ کر کے وقت لا رہے کئے وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ قلب اور جسم سے برائی اور تشائیں (گندگیوں) دور کی جائیں اور اللہ کے ساتھ رہنے کی جگہ برائی کی حیثیت اس میں داخل ہوں۔ کچھ عرصہ تک یہی سلسلہ جاری رہا اب صورت پیدا ہوئی ہے اور میں یہ خیال مضبوط ہو گیا ہے کہ اسان کا جسم پاک، روح اور ناپاکی جسم، گوشت کھال اور رگوں سے بھرا ہوا ہے۔ لہذا مٹی لالہ کئے وقت جسم میں سے ناپاکی دور کر کے خیال کے ساتھ (غلاوہ روح کے) تمام جسم کی ناپاکی کا خیال آتا ہے کیونکہ جسم مادہ اور ناپاک مڑے گئے وہ چیزیں ہیں اس لئے دل پر چڑتا ہے کہ لا اللہ

ہے مگر کسی وجہ سے کثرتِ ذکرِ جہرِ مادہ مفید ہوتا ہے مگر کسی میں زیادہ نہیں حاصل ہو سکتا اور اعتدال کرنا۔ جو زیادہ جان بوجھ کر نہ ہو وہ زیادہ نہیں ہے۔ شیخ کا تصور حال بوجھ کر نہ کرنا جس کے خلاف ہے اور بغیر ارادے کے ہو تو وہ محنت کی علامات میں سے ہے اور محبتِ موائی سمیت ہے۔

ذکر میں تمسب کو وزنِ پائل نقصان دہ نہیں ہے

محال۔ جلدوں وجہ سے پائل میں مسکنہ ال لمراتب پاتا ہوں اس وجہ سے میلہٴ عہدہ نہیں ہوتا ہے مگر اس کی وجہ سے کچھ حرج ہو تو نہ آدوں۔
تحقیق کچھ حرج نہیں ہے۔

ذکر میں تسبیح کے ذہنی موافقت ضروری نہیں ہے

محال۔ جب ۲۴ گھنٹہ در روز کا مقصود تھا اس وقت رہا نہ حرکت اور تسبیح کے ذہنی موافقت کا خیال رہتا تھا مگر سوا لاہ کے دور میں رات کی حرکت اور تسبیح کی موافقت کا خیال نہیں رہا اسے در خیال کے بھی دورِ سمرات کا خیال رہتا ہے جس مادہ میں جو اصطلاح لڑائی جو ہے اطلاع دہلی جاسے۔
تحقیق کسی مدار کی حاجت نہیں۔

ذکر کے انوار دیکھنے کی تمسب نقصان دہ ہے

محال۔ تصور کے شمار کے مطابق تین روز اس وقت پر جسے کامیوں ہے۔ کچھ ہی عرصے بعد اس سے ایسا پیدا ہوگئی کہ جب بھی شبہا ہوا ہوں تو بال سے سے تھا۔ البتہ اللہ حد کی ہوتا ہے۔
تحقیق الحمد للہ۔

محال۔ یہ صورتیں برت سے۔ چاہے میلہٴ غالب ہو جائے تیس ہر بار (تعداد) مسائل میں جاری رہتی ہے۔ رات میں ارادہ ہوئے کی صورت میں اس دن کسی بھی وقت چکر کر لیتا ہوں۔ یہ حالت عرصے بعد حاصل ہوتی ہے۔ الحمد للہ علیٰ کتب۔

تحقیق انکا اللہ تعالیٰ روزِ سہرت بڑھتی رہے گی۔

محال۔ کسی کمرِ مقداد پر ذکر کے انوار دیکھنے کی مسرنا (کیس ہے) میاں انوار کا مفید دار ہونا غلط ہے؟
تحقیق اس سے بہتر، مقداد پر بھی بہتر تقدیر وہ ہے اسے ہی (الوہ کا نغمہ) ضرور ہی بھی نہیں ہے ہی

پسہ بدہ کہتے ہیں۔ اگر میں کسی ہتھمدا... مشغولی کی وجہ سے کیسوں میں جامل جاتی ہوں تو صبح کے لیے ایک ہری شربت پیتا ہوں۔ ان کے حوالے پر ضروری ہو اور وہ ضرور ہے جس میں کلاٹ کا سبب نہ جائے تو اس کو میچور بنا ضروری ہے۔ ہر دن یا اس میں... یہ خاص مریض کو سنانا ہے۔ جس میں اس کو کٹکٹ سے نقصان ہوگا۔

مراقبہ

خَلِّصْ: مراحمہ لا بہت دل چاہتا ہے مگر یہ کا طریقہ معلوم نہیں ہے۔

تحقیق جب تمام ہوا خود بتا دیں گی حالت سے اظہار^۱ دیتے رہے۔

سوال: سگری کے پے برد و سلاخ اعتدال اور سلاخی کی کیفیت سے کیا اسب بھی ذکر کے بجائے درج شریب کی کثرت رکھی جائے مگر طلوع قدر چاند کے طلوع سے ۱۲ مرتبہ پانی حلی حلی

جنوبی ایشیائی ممالک کے ختم ہونے پر یہی معمول رہے عید کے بعد در در شریف کی جگہ و رک کی تقریر کر دیجئے اور وہ مرتبہ بھی بد کر دیجئے اس کی جگہ ہر ممبر کے لئے ۶۰ سے ۷۰ کے درجے کے ممبروں کے لئے ۱۱ سے ۱۵ کے درجے کے ممبروں کے لئے۔

سفر میں ذکر و خوض کے بغیر یا تہتم کے ساتھ بھی کافی ہے

خُجَّال سو میں رات کے آدھے میں غصے کی کوشش کی کہ اشعل اور ہوا میں پڑھ کر کہ کروں لیکن سو میں کڑوٹوں کے منے جلتے سے رات بہت گر جاتی تھی۔ میں نے بعض بن تو۔ لکھ نہ سکی اور کو کھلی تو برف یا طبع سرد ہوا کو کچھ کر مٹائی۔ صبح سو بھائی مسجد اور امامہ پر تھی میں لئے پڑا۔

پتھریق سے موقع پر ان کو نماز تھوڑا دیر رہا جو کہ جس سے نے طہارت شرط ہے تو حاکم و کراچی بد و صورت لیا جائے کہ ان کے لئے طہارت شرط نہیں لیکن اگر حاکم کر کے کہہ گا ہے تو یاد رہے کہ اس کا سبب سے اور کسی طالع کے سے طہارت کے سے نہیں ہے۔ مگر بھی ختم جا رہے۔

مبتدی کے لئے ذکر کی زیادتی تلذذت وغیرہ کی زیادتی سے زیادہ مفید ہے

حَالَتِ یہ حال کے بارے میں بتا دیا جائے کہ صحیح ہے یا غلط وہ یہ رمیر اخبارالہیہ کہ مبتدئ کے لئے شروع میں جتنی رکعیہ صوفیہ معنی کے فی طوائف یا درو شریف یا سفار کی ریاضی معین ہیں سے جب و سرور ہونی سے ایک طرح سے مناسبت حاصل ہو جائے تو اس مناسبت سے غداؤں وغیرہ میں بہت قوت حاصل ہونکتی ہے۔

ان چیزوں کا اثر طیف (نازک) ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ حصہ سے بھی یہ ہر کچھ ایسا ہی اور شاد و مراد تھا کہ
سہمی کے نئے دکنی ماہی تلاوت غیر کی رہتی کے مقابلے میں رسا و صید ہے

احقر کے حادہ صاحب سے بھی عرض کی تھا کہ کچھ کر کی تعداد بلا صواب کیوں وہ کہ بہت کم کرے ہیں
یادہ وقت تلاوت میں صرف کرتے ہیں۔ تلہ کر ہستور بھی رکھی جائے تب بھی دوسری اصناف کے سے کچھ
وقت اسکل ملتا ہے یہ میر خیال نہیں تھا اس وقت تلاوت و میر کی کسی دور میں نقص (کی کر) تو نہیں
ہے میرے خیال میں یہ چیزیں تمہیں کے بعد ممکن ہے بہت حاصل (چند) طبعیں اس اصول سے مستثنیٰ (الگ)
ہوں۔

تحقیق: بالکل صحیح خیال ہے اور یہ تلاوت کی کمی کرنا نہیں ہے بلکہ ذکر کی میت سے یا جائے کہ میں تلاوت
کے قائل ہو جاؤں کی ماز پر ہوس کو مقدم کرے سے مانی کی کرنا ہے۔

مرض کی وجہ سے وظائف کو چھوڑنے میں کچھ حرج نہیں اور

فکر ذکر کے قائم مقام (نائب) ہے

خیال: ہندوی و ہندو مت حضرت مولوی صاحب راہنہ و جد و اسلام عظیم مسول عاجز گنجگاری طرف سے عرض
سے کہ یہ ہندو مت کہہ کر بدکار روسیہ اور ہندو مت کی کے دور کا بھانگا ہوا خام سے اور بظاہر سر سے چیر تک مرتب ہے۔
پیشے کی طاقت بہ دور اور میں غلبہ کرے در مشقت انہی کی طاقت بلکہ معمولی مار بھی تکلیف سے اور ہوں
سے۔ بیماریوں کی وجہ سے کئی عموماً مال میں کہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف دس کی یہ حالت کہ ماز سے در وقت
سے ذکر کا شوق اگر یک دن تسبیح کو انہی تو میں میں ہوں پھر خیال بھی نہیں ہوتا اور گھر ماز سے کچھ رہتا ہوں تو
برادر۔ اسے تصور سے خیالات پر خیال رہتے ہیں تیسرے دلی مائش میں جلا ہوں اور تھوڑی سی تکلیف کی
بھی برداشت نہیں ہے بلکہ طبیعت میں اعتراض اور متاد شروع و جاتا ہے۔

اب حالات سے معلوم ہوتا ہے اس مدحت کی تقدیر میں کہ دست لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اب پہلے آپ
کی جہ میں یہ عرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے میرے حق میں دعا فرما میں کہ حد حائی حل شان اس امراض
ظاہری و باطنی و بزل (آرمائش) سے مجھے نجات نصیب فرمائے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ ایسا بدعت کی جس کو دماغ بھی شوق و در وقت اور شوق (مستقل مزاجی) نہیں اور
طبیعت کا حال ہے کہ دماغ گھٹ پیٹھ کی طاقت نہیں اور دماغ اس سے لگی رہا ہے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔

کس کے لئے مردود کے لئے رہنے پر تیار کیا ہے؟ کسی قسم کی پابندی یا کار اور تو مجھ سے جو نہیں تھی صیغہ سے پریشان رہا۔ وہ حد تعالیٰ کے لئے میری مدد مانیں۔

میں تو ناسید ہو چکا ہوں۔ جسم کے کھارے پہنچ گیا ہوں۔ اسلافی بیانی چاروں کی بھونڈی کے واسطے کوئی حد نہ تھی کہ اس مردوں سے بچوٹوں اور صیغہ، کیسوں، نصیب ہو کر کے عت۔ یہ قلمی رائے مردوں بھی تو ہونا نہیں رہا۔ دل لگے ہے۔ مہربان کرنا بھی پر تفصیل کے ساتھ جواب عنایت کرنا کہ حد تعالیٰ آپ کی حداب میں امت عنایت کرنا۔ میں اپنی بھونڈی کی داسہ کہیں تک آپ کو رہا ہوں اپنی بات اس روایہ میں ہے کہ دعوت سے ملت کرتا ہے اور عت سے محبت ہے لیکن عمل کچھ نہیں۔

تحقیق اسلام علیکم۔ یہ دعوت نہیں رہی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ولا عسی العریض حرج) کہ "میں بڑی حرج نہیں۔ پھر بڑے حرج میں ہاں اور اس قدرت سے ہونے کو دعوتی سمجھنا حد تعالیٰ کے کام میں شریک صیغہ ہے۔ آپ انکل سے ملنے کے لئے اس وقت دس دن سو کر دوسری طرف ہونے کے اور رتے رہیں وہ ہے۔ ناکارہ درجہ سمجھ کر نہا سے یاد سے نام میں اور نہ کر۔ دوسرے تو صرف لکھنا ہے لیکن یہ عزم نہیں کہ اگر حد تعالیٰ کمال عطا کرے گا تو کی منتی کی تعلیم سے طاعت میں رہا۔ مشوں اقتدار کر دیں گا۔ سلام

مجموعہ وظیفہ کی تعداد پوری ہوئی ضروری ہے خواہ، اہم اجزاء

میں کمی زیادہ ہوتی ہو جائے

حالیہ یہ بات بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ بدو و ثبات بحر (الحد) میں بیخبر دولت و بارہ معلوم ہوتی ہے اور اس سے لڑتے ہیں۔ کس زیادہ کرتا رہتا ہوں غالباً اس نتیجہ تک کہ موت پہنچ جاتی ہوگی بلکہ اس جہد سے کبھی شہمی عورت دوسری قدر میں کمی جہاں ہے

تحقیق کچھ حرج نہیں مجموعہ سب جہاد کا بارہ ملک تیرا سے مہم جو ٹریک میں کمی رہا ہے دوسری کی زیادتی تک تلب (یک مقام میں دوسرے) کی طرح ہے۔

ذکر و نماز میں تصویر کی کیفیت

مذہب میں تصویر جیسے کہ کر دیں جس سے راہ میں اور شیطان دوسرے کہ

چھوٹا ہوا ہے تو اہم حلی کا (تصویر کر کے) اگر یہ ہے تو جو الفاظ زبان سے دہا جاتے ہیں ان کا (تصور

میں (مگر کچھ بھی ہوا تو میں تو کچھ پروا نہ کر میں اس انداز سے دیکھ دوں جو چاہیں گے۔

سوال ۴۰ بعد جب امام کے پیچھے مٹی کی گڑ پڑھتا ہے جس میں امام قرآن پڑھتا ہے تو اس حالت میں یہ حقیر گریب سے اللہ اللہ کہہ رہا ہوں اور ہاں ہے۔ رہے نہ رہے صرف دس سے اللہ اللہ یہ کہتے تو یہ اس سے بڑھیں؟

جواب ۴۰ ہاں اس سے۔

سوال ۴۱ اگر کہتے ہوں لا الہ الا اللہ کے جہر کے ساتھ حقیر یا تصور اور حال کرے جس سے دیکھ

جواب ۴۱ جواب سریف کی طرح۔

سوال ۴۲ اگر سم دہن اللہ اللہ جہر کے ساتھ رہے کے وقت کیا تصور اور خیال رکھیں۔

جواب ۴۲ سریف کی طرح۔

سوال ۴۳ تلاوت کے وقت بھی کس طرح تصور کروں اور کس کا جس سے سبوت حاصل ہو اس کا طریقہ بھی تحریر فرما جاوے۔

جواب ۴۳ سریف کی طرح۔

ذکر میں سر کو جھکا دینا اور مخارج پر زور دینا ضروری نہیں

تحال کر مکی صرب جہر سے کیا جاتا ہے اور دوسرے ساتھ ہی دوسرا جھکا بھی رہا جاتا ہے۔ اس میں پوچھنے کی بات رہے کہ اگر سر جھکا دیا جائے تو صرف مخارج ہی پر زور دیا جائے تو کچھ طرح سے تحقیق۔ جھکنے کی ضرورت۔ مخارج پر زیادہ زور دیے کی ضرورت ہاں اگر طریقت کے حوش سے کوئی بات آ جائے تو اس کے لئے کچھ بھی ضرورت نہیں جب کہ عقداں کی حد سے زیادہ ہو۔

تحال الحمد للہ تعالیٰ اس بعد بہت کم آہ ہوا ہے کہ قلب میں وحشت یا بے چینی یا بے رونقی ہوئی ہو کثیر حاصل طور پر تلاوت قرآن شریف یا نہ کے وقت عجیب مزہ معلوم ہوتا ہے۔ والحمد للہ ولا حول ولا قوة الخ

تحقیق مبارک ہو۔

تحال بات سے سب سے بڑے کی وجہ سے بڑے کی وجہ سے یہ ہے کہ حضور اپنے کام و اظہار اور علام

جہاد کی جہد سے خدا سے دعا ہے کہ وہ اس کو قبول فرمائے۔

تحقیقِ جہاد ہے

ذکرِ جہاد میں ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے

حالاتِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

طرح نہیں مگر معمولی طریقہ سے کیا طرح ہوتا ہے۔

تحقیقِ جہاد کو عام طریقہ نہیں ہے۔

حالاتِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

تحقیقِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

طریقہ سے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ اس کا حوالہ بھی نہ دیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں اس

قاعدے سے استحصار کے بعد یہی تحریر ہے۔ والسلام

طائف کی قید کے بغیر

حالاتِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

میں ہوتا ہو تو یہ سب میں اس کی جہاد نہ تھی۔ اس طرح سب کا دل میں

تحقیقِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

کشف اور انوار وغیرہ توجہ کرنے کے قابل نہیں ہیں

حالاتِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

میں ہوتا ہو تو یہ سب میں اس کی جہاد نہ تھی۔ اس طرح سب کا دل میں

میں ہوتا ہو تو یہ سب میں اس کی جہاد نہ تھی۔ اس طرح سب کا دل میں

تحقیقِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

کے قابل نہیں ہیں۔

مرض کی مجبوری کی جہد سے ذکر میں کمی کرنے میں کچھ حرج نہیں

حالاتِ جہاد میں ہر کوئی جو باوجودِ قیامِ اسلام کے ہوشیار رہتا ہو۔ اس طرح سب کا دل میں

میں ہوتا ہو تو یہ سب میں اس کی جہاد نہ تھی۔ اس طرح سب کا دل میں

میں ہوتا ہو تو یہ سب میں اس کی جہاد نہ تھی۔ اس طرح سب کا دل میں

یہاں کامل نمک ہے۔

چنانچہ ہاں اس کی ضرورت ہے لیکن اس کے بعد ویشیڑ سے وہی کی کیفیت سے اطلاع دیے گئے۔
جلدت عارضی ہے

سوال: اگر چہرت ہے تو نماز میں بھی گرتے وقت ایسا تصور کر رہے یا صرف تلاوت میں (رہنا
چاہیے۔)

چنانچہ ابھی صرف تلاوت میں (رہیں)

ذکر و تدبیریں ایک ساتھ ہو سکتے ہیں

خدا تعالیٰ حضرت اقدس نے جو ذکر و فکر فرمایا تھا اس کو خادم اقدس نے ہی بار شروع کیا اور کچھ مدت تک کرتا
راہ بھی لازم کئے بغیر پھر کم پوچی بلکہ بے پوچی والا انداز کی ملازمت فی وجہ سے اس پر منتقل ہو گیا اور
اس سے ترک سے (بھی) چھٹکارا ملائی طریقہ کی بار شروع کرنا یا اور ہی طریقہ مقرر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حاکم کو تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مدد اس کی ضرورت کی صورت میں تدبیریں کے ساتھ
مشاغل اذکار، افکار کے مشاغل کا ہونا بہت ہی مشکل ہے لیکن اگر تدبیریں کا قافیہ صحیح ہو کر نہا کرنا چاہئے حق۔
یا چاہے تو آسان ہے ایسا کہ لوگ کرتے ہیں اس لئے تو مدد سے حیات کا پورا خوف ہے دوسرے دل کا ذکر
سے حذر ہونا مشکل ہے صرف دہائی، نگر یا عہد ہوگا کرے مقصود تک پہنچنا مشکل ہے۔ خلاصہ یہ کہ دوسروں
ساتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کہ دوسرا دستور) سے درمیان میں رہے یہ یہ نہیں ہو سکتے ہیں۔

اب سب باتوں کے باوجود (بعد) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت کے دینے سے امید رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اس سے کی مراد و ضرورت پورا فرمائے اس کے جنوں کی چاہت کو ضرورت پورا فرمائے گا۔ اس لئے پرانی عادت کے
مطابق پھر سو فکر کا مشغل شروع کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ انتہائی کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اس رستے میں تو گرنا
بڑا تکلیف دہ پھر چلنا ناخوش جانے سے فکر کر چلنا ہی اچھا لگتا ہے۔

اب اس حاکم کی موجودہ صورت میں حضرت جو بھی فرمایا میں سے بعد اس پر عمل کرے گا در اس کی
پہنچ کرے گا اس کے بعد حضرت کی دعا کی بھی بہت ضرورت ہے کہ رستے کے چھوٹوں کے واسطے اس
دور پر سے پہنچے دل والا اور پہنچے سبب میں ہے واللہ کما حاسے کیونکہ حضرت کے علاوہ کوئی راہ راہ میں ہے بلکہ
عجب نہیں کہ اس ویسی کھانا نہ کر سکا ہو لیکن اللہ تعالیٰ سرور کائنات ﷺ جیسا صحابہ ادویہ اور اقیانوس کی کچھ

اس بے حال سے مشاف اور جو پہ کی صبر کے ساتھ نہ تھے نہ مت سے کہ
 تحقیق معنوںات کھل گئی۔ موت نے رب دے دیں عاتقوں کے سمجھنے سے مدد حاصل نہیں کر سکتے
 واپس بات ہے کہ کہیں میں صعب و تکلیف سے نہ ہو چکا تھا۔ اظہار پرستے نہ، واپس
 برکتاں میں بدل میں تھے۔ عہد ہوا کے یہ عقیدے ہیں۔ یہ وہ
 معاملات میں اس وقت سے کہ دل نہاں و ظہور کی رگلات سے جان ہوتا ہے۔ یہاں طرف
 کھچا دیتا ہے اور راقبت نہ دیر قاتل بھی میرے قلب میں پیدا ہو گا یہ شیطان کا قہر اور
 اور چھڑا حاس سے اور جو میں ہوئی معنوںات کا بعد نظر ظاہر یہ ہی کا کہ نہ اور واپس نہ
 نے کہ کا سلسلہ م دتا ہے اس سے میرے خیال میں ضرور اس کی ضرورت ہے چاندوں میں مشعل کو چھو
 نا جانے صوبہ خود دوسرے شخص کا دار و مدار ہو جائیگا۔ لیکن شرک سے وہ بداد ہو بیٹھ کا واپس
 ناپائیدار ہے اور پھر دور و مشورہ کرنا پڑے اور میں مشعل کو چھوئے رہے۔ تو یہ حال ہے سے سے
 رہنماں میں سے یہ جانے مصلحت سے حد اور دیا ہے

خواب بہت اکی مارک سے اس وجہ سے پہلے جو صبر تھا یہ دوسرے جواب میں اس طبع کی صورت میں
 حقیقت ہے یہ بھی شہرہ کی طرف معنوںات جو میرے دل میں دوسرے میں مدد یہ کہ نہاں
 سے یہ صورت میں بھی ماں و اس مشعل کو چھوئے میں سے ہو گیا۔ میں نے یہ وال مصلحت
 ختم ہو سکتا ہے سے سے اسکا

(معمول کے) مانند ہونے میں بہت سے فوائد

الحال اندیشہ وقت بھی معنوںات کا بد ہوں میں میں موت عہد سے بعد میں ہوا ہوگی جسم کا یہ
 صدمہ نہ مانی چاہے مقامت کے لئے نہاں ہے۔

تحقیق بھی بھی ہے جو حاس راستے میں اس معمول کی تیر ہے بندہ نہ کار کا نور ہے
 یہ ہمیشہ کے وقت و کشور میں جس طرح مدد و مصلحت دلا رہا

ترجمہ: محبوب کی کھل میں تمہارا دیر و اور چلے جا رہا ہے۔ سے یہ عہد ہے۔

یہ اس سے علاوہ کہ میں خواہم میں میں ایک فائدہ ہے جس سے اندیشہ اور بے فکر کا صدمہ نا ہے
 کی میر یہ فائدہ عجب کا مان بھی ہے ایک فائدہ قبول کا یہ جانا بھی ہے ایک ہمد معنوں کے چھوئے پر

کا چہاں ہوں۔ جو یہ بنا جائے۔ در چہاں ہوں بہت مایوس رہیں گے۔ یہ کہ یہ مصلوہ سید اور قہر اس
(یعنی ایسے والدین کے حکم کے گمراہ تھکے ہوئے والدین کی کے جواب کے کہ) کاماری بنانا ہے
اس کا کہہ کے بیچے کو بھیج دیا جائے۔ تمام اہل اعراب و اعداء و اعدائے اللہ کے
اور ہر گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔

قال ۛ

تر رہوں رہاں شکر ۛ ہے مری سے مراد وہ بہت
نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
(یعنی) اس طرح ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
تہاں رہاں شکر ۛ ہے مری سے مراد وہ بہت مایوس رہیں گے۔ یہ کہ یہ مصلوہ سید اور قہر اس
جب محبوب کی طرف سے یہ تو یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے۔

قال ۛ

یہ رہوں رہاں شکر ۛ ہے مری سے مراد وہ بہت
نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
وہ اہل اعراب و اعداء و اعدائے اللہ کے

نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔
نیکو نہ ہوگا۔ نوکر ہوں سے۔ والدین کے گھر سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔ ہر ماں سے۔ ہر باپ سے۔

ۛ

والسلام

غٹو دگی میں ذکر کر کے کا حکم

پرسوال۔ رات کے کسی حصہ میں ذکر و غفلت میں کچھ غٹو دگی ہی رہی ہے اور یہ حالت میں ذکر کرتا ہوں کچھ

خرج نہ کریں؟

جواب: اگر عسکر کے معنی وادے میں رکاوٹ ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور نہ تو عسکر کا کوئی علاج کیا جائے یا کر کا جنت میں جائے

کثرت تلوات کو ذرا پر ترجیح

سوال: حضور نے غراب کے مطابق ذکر اللہ کرتا ہوں، غراب کی کثرت کی وجہ سے ذکر نہیں ہوتا بلکہ غریب کرنا ہوں مگر کرے مقابلے میں غراب سے شریف سے پرے میں ایک لغت و حرمت حاصل ہوتی ہے مگر حصر کرنا میں تو ذکر کے مقابلے میں کلام مجید زیادہ پڑھا کروں؟

جواب: اس حالت میں اللہ کی کثرت کیجئے

سوال: امری عرض ہے کہ بہت معذور ہوں کیونکہ مار پڑھانے میں پیشاب کے قطرہ (آے کا) خوف ہوتا ہے اور بچوں کے پڑھانے میں بھی معذور ہوں ہاں باغ لڑکے حور ہاں جتنے اولیٰ ٹیوٹک یہاں چند سائیں پڑھاتا مگر اب وہ بھی میں ہوتا ہے لہذا بد فکر ہوں پیشاب سے۔ چند کتابیں طب کی بھی پڑھی تھیں مگر مضرب کرنا میں تو ایک سال میں صرف کروں حدائق چھ کر دے۔

جواب: معاف نہ ہے، میں جو کچھ ہے اس کا شورہ بالی بن چیک ہو سکتا ہے بعد مصالحت کر مشورہ کیجئے

معمول شروع کرنے کی اجازت لینے میں حرج نہیں ہے

بخاری نقل ہے کہ مومنوں کے مطابق رتبہ دے کر الرقبہ علی مسودہ الطریق سے شروع کیا کر کے بعد رتبہ اللہ کو شروع کیا۔ ان باتوں کے بارے میں پابندی نہ ہوئے کی وجہ سے فیہت کو شرمندگی ہونے والی ہے اور اپنے نفس سے مار کو پھر شروع کرے اور پابندی سے ادا کرے کی ہمت کی۔ اس کے ساتھ اسم سے کاڑھ سے کاٹو بھی پید ہو چکا ہے چاہے مراعات سم و دست صبح و ظہر و مغرب و اعتدال و نمازوں میں پور کر رہا تھا اور پانچ سو بار لا حول و لا قوہ الا باللہ بھی عشرے بعد پڑھا تھا لیکن رتبہ اللہ کو دیکھتے دیکھتے مس وقت سر ۵۳ پہنچا تو ریکھا ک جارت کے بصر کو نہیں پڑھا چاہے (اس سے) حیثیت میں ایک طرف کا خوف پیدا ہوا اور ۱۳ شعبان کی شب سے معمول چھوڑ دیا گیا۔

تحقیق: مجوز نامناسب نہیں تھا پڑھتے تھے اور اطلاع دے کر اجازت لے لیتے۔ بہر حال اس اجازت دینا

ہے۔

اگر کسی کو جہا (یعنی بدلتا وارے) ذکر میں تکلیف ہو تو خفی (ہستہ وارے وکر) کیا جائے

حالات میں سے صورتوں میں سے جب سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک

پہنچنا۔ یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک

اگر کسی دوسرے ذکر کی توجہ سے آواز نہ ملے

میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک

وہابی مراقبہ

حالات میں سے صورتوں میں سے جب سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک
میں سے جہاں سے یہ سہولتیں ملتی ہیں اور ان سے ہم اس وقت تک

کی صورتوں کے زمیں میں عیاں عظیم کا وہ ہے اور اس کے درمیں جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے جو ہے۔
 کہ سے ہوئے ہیں یہاں، عظیم کے چھپے تھے، ہمیں یہ ہے اور جات کے مطابق جو ہے۔
 اس حالت میں یہ خیال ہوتا ہے جس طرح کسی پہاڑی پہ سے سفید اور شیریں پانی کی دلی سوں سے
 گری ہوئی طرح ایک خاص صورتی انتشار بہت ہی کشادہ عیاں عظیم کے سروں کے اوپر سے آتی ہوئی
 جلتی ہے۔

پہ کی حالت کی ہے کچھ حیاں میں نہیں آتا کہ کسی سے۔ یہ خوب و بشارت ہاں سے تری ہے (اس کے
 بارے میں اس وقت خیال آتا ہے کہ یہ وہی انتشار اللہ تعالیٰ شہ کا کلام بیہودہ ہے جس طرح اور یہ انتشار
 پان مختلف ہیوں جو اس میں تقسیم ہو کر بہت زیادہ ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام عیاں عظیم کے
 آرائی کلام اور دین میں تقسیم ہو کر یہاں تک کہ تمام مخلوق کی واہوں اور رمالوں میں عام ہو کر نکلے
 نکلتے ہو کر تقسیم ہوتا ہے۔

عرض صرف آوازوں کے اوپر مدد تالی کے کلام کی ایک خاص صورت خیال میں آتی ہے۔ جب وہ کلام
 ناز ۷۰ سے ۷۰ سے تہا عیاں عظیم اور خصوصاً ہمارے ہی 'مزمع' کی عجیب بے سوزی، دہلے شوق،
 محبت (مہم ہو جائے) اور استراق (آواز جاتی) عجیب حالت محسوس ہوتے ہے آپ (ﷺ) اس کو
 سے میں آئے ہو (مہم اور مستغرق) (ذو ہے ہوئے) ہیں کہ آپ (ﷺ) کو اس پاس کی کچھ خبر نہیں ہے۔ گھٹتے
 ہوئے، لگتا ہے دور سے وقت تو اب لگتا تھا کہ آپ (ﷺ) اور تہا عیاں عظیم کی حالت ایک سے ہوش
 شخص کی طرف سے چلے کر سے بھی زیادہ ہے۔ ہمارے مومنین اور خوب بھلے میں موج میں پر عجیب کیفیت
 اور سرور طاس ہے۔ خاموشی اور سکون کا۔ عالم ہے کہ جیسے یہاں کون سا اس لئے والا نہیں ہے۔

تعمیق دینی سر قمر سے حدیث میں ہے واقعہ اللہ مجددہ صحابہ "اللہ تعالیٰ کے حکم کی حفاظت
 کرتے رہو اللہ تعالیٰ کو آپ سے پانگے۔"

خطبہ اور اعظا کے وقت دل سے ذکر کرنا

سوال معززہ اور وقت کے سنے وقت سے ذکر کرتے مانا جاتے ہیں؟
 جواب مقصود طبعیت کا یکسو ہونا ہے اس لئے کہ دعا اور خطبہ کے سنے میں یہ یکسوئی حاصل ہے تو دل و زبان
 سے ذکر نہیں مانا جاتے اور اگر یہ یکسوئی حاصل نہ ہو تو ذکر کرتے رہنا چاہئے۔

اورادو جتنے ہو سکیں نعمت سمجھنے چاہئیں

مخالف اور ان کا پیٹنے کی طرح جو رہے ہیں ان کا شکر ہے۔ ہاں درمیان شریف میں کچھ سستی ہو جاتی ہے۔ عربی کے بعد تہجد میں ایک پارہ سے کم ہی ہوتا ہے اور محرم سے پہلے وقت تنگ اور مید کا غلبہ ہونا ہے دعا کا طلب ہوں۔

حقیقۃً جتنا ہو جائے اللہ ہے ہی کو کرتے رہے نہ کی بے قدری کر کے اس سے بھی محروم نہیں ہونا

ربانی و کرپس غفلت کا علاج

مخالف۔ ایک عیب پیدا ہو گیا ہے وہ یہ کہ (پہلے) میں کلمہ اوقات کچھ نہ کچھ پڑھا کرتا تھا اب اس سے کر کے الفاظ جاری رہتے تھے۔ اب کچھ (دوسرے) بات بھی ہے بلکہ اکثر اوقات دباں کا گوشہ رہتی ہے جس سے التماس اور تردد معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق اے عیب کا علاج ہے کہ ہاتھ میں تسبیح رکھ کر کہیں: "شاء اللہ تعالیٰ" پھر کمرے میں ہوگا۔

دکر کے درمیان اشعار کا پڑھنا

مختار کر کے درمیان بھی کچی کچھ شعر یاد جاتے ہیں اور اس وقت ان کے مصائب سے عاصم حلف حاصل ہوتا ہے مگر ان شعروں کا پڑھنا منع ہے، تو پڑھ گیا کروں تاکہ درج ہمارا کر دیں مثلاً تو قید کا حیل ہوتا ہے تو سودی رحمت اللہ تعالیٰ کے اشعار

ع سے ہر خیال

مستحق حقد، نہ اسے اللہ آپ قیاس و گماں و خیالی، و ہم سے رہا ہے۔
پاؤتے ہیں کھل، یہ بدن معافی نور دیکھ سکے کا تصور، و آتہ

یاد آتے ہیں کھل، سب ہیں معافی نورہ دیکھ سکے کا تصور، وہ آتے

ع : اے م اور یہ کام
سورجمنڈا "میں اس کو پاؤں پیسہ پاؤں اس کی جستجو کرنا ہو۔"

تشریح کے لیے اس کو پاؤں پر پاؤں اس کی جستجو کرتا ہوں۔“

خیال ہوتا ہے کہ اسی طرح مختلف اوقات بہت سے اشعار لکھتے ہیں۔

تحقیق: اگر حد سے زیادتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ہوگئی ہے کہ رُجھ جھمک کر سکتا ہو۔ یہی آواز ہے کہ جو کس میں جب خلاق ہوتا ہے کہہ رہی ہو، طبیعت کے درست ہونے کی حالت میں کچھ نہیں، بلکہ ذاتی حیرت سے اس حالت پہنچنے کی طرح ہے۔

چونکہ: محمد بن اسماعیل علیہ رحمۃ اللہ برحق ۵۰۰ سال سے "طریق الوصوۃ الی اللہ بعد انوار الحقائق" حسی حقیقی مخلوقات کے ساتھ ہیں اور تعالیٰ تعریف پہنچنے سے ہی تھے ہیں اور اصل تصور، صوفیاء اللہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے کہ بے بسی معصوم سب سے اخلاق خواہ کسی دین سے ہوں گے۔ اس طرح اور اور اولیٰ کی شریعت، اس کا عین راستہ ہے اسی طرح مرض و درمل (علم) اور انوار اور صوفی قلب و توحید، عبادت و توحید، دیکھا، بھی ایک راستہ بلند قرب (سب سے قربین) رہتا ہے۔ یہی نئے جو حالات پہلے سے نظر میں لکھی ہیں وہ گردن بھرا اور مسماں تہذیب اور مشقت سے لگن روحان کی وسیع سے بالکل افسوس ہے۔ جتنے اور کس طرح ہوئے، یہ کہنے اور نہ کہنے سے یا سمجھنے سے۔

طریقت پر پیش ہوا کہ "پیر میرا سنا" صوفیہ مستقیم سے دل سے مراد بیست
توحید و توحید، اہم مطلوب میں رہا، جو حال بھی خوش اس سے لے کر سے صوفیہ مستقیم میں کوئی شخص
تربیت نہیں ہوتا ہے۔

لیکن بات یہ ہے کہ (میں چاہتا ہوں) کھو کر روٹھنے کا مراد جلدی، اس میں مل جاتا ہے یہ دھائے عظیم
سے اس میں شریعت کیجئے، اصل وقت حیرت سے اس سے ہر نکتہ پڑا، یہ اس و مراد و توحید اللہ کے پر
سے اس میں اس سبب ہو گیا اور یہ کہ نکتہ سے داخل سے مہر میں رہتا رہے جگہ خود، کچھ میں سے نئی
سے کہ چھٹھ سے مگر بہت سب جامع اور خوب رہی ہے سے آپ شک نہ کیجئے، اسرار۔

فکر کے آثار

بیروانی: اسماعیل علیہ رحمۃ اللہ برحق ۵۰۰ سال سے "طریق الوصوۃ الی اللہ بعد انوار الحقائق" حسی حقیقی مخلوقات کے ساتھ ہیں اور تعالیٰ تعریف پہنچنے سے ہی تھے ہیں اور اصل تصور، صوفیاء اللہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے کہ بے بسی معصوم سب سے اخلاق خواہ کسی دین سے ہوں گے۔ اس طرح اور اور اولیٰ کی شریعت، اس کا عین راستہ ہے اسی طرح مرض و درمل (علم) اور انوار اور صوفی قلب و توحید، عبادت و توحید، دیکھا، بھی ایک راستہ بلند قرب (سب سے قربین) رہتا ہے۔ یہی نئے جو حالات پہلے سے نظر میں لکھی ہیں وہ گردن بھرا اور مسماں تہذیب اور مشقت سے لگن روحان کی وسیع سے بالکل افسوس ہے۔ جتنے اور کس طرح ہوئے، یہ کہنے اور نہ کہنے سے یا سمجھنے سے۔

طریقت پر پیش ہوا کہ "پیر میرا سنا" صوفیہ مستقیم سے دل سے مراد بیست
توحید و توحید، اہم مطلوب میں رہا، جو حال بھی خوش اس سے لے کر سے صوفیہ مستقیم میں کوئی شخص
تربیت نہیں ہوتا ہے۔

لیکن بات یہ ہے کہ (میں چاہتا ہوں) کھو کر روٹھنے کا مراد جلدی، اس میں مل جاتا ہے یہ دھائے عظیم
سے اس میں شریعت کیجئے، اصل وقت حیرت سے اس سے ہر نکتہ پڑا، یہ اس و مراد و توحید اللہ کے پر
سے اس میں اس سبب ہو گیا اور یہ کہ نکتہ سے داخل سے مہر میں رہتا رہے جگہ خود، کچھ میں سے نئی
سے کہ چھٹھ سے مگر بہت سب جامع اور خوب رہی ہے سے آپ شک نہ کیجئے، اسرار۔

تحقیق جس سے انھیں اس کا احساس ہو جائے

حالات ظہور حالت میں وہ انداز کی کا بھی چہ جس پر یہ گھر کسی قسم کی غلط میں تو نہیں گزرنی
تحقیق۔ مدت تو جدائی ماضی تو اس اور بے خودی و عت سے یہ دیکھا جائے۔ آیا اپنی ان کے
ظاہر اور (حالت میں بھی توجہ سے نہیں۔

حالات سارے دیکھو۔ (وہ ان تصور کروں کہ صرف اس وقت ہی کا تصور اس پر ہے۔

تحقیق دیکھو۔ حالانکہ یہ ہے۔

سوال کہ دوسری عادت کے وقت ماری تھان کا تصور میں نہایت سے کیا جائے؟ اگر صرف عطا اللہ یا اس
کی محنت کا بغیر نہایت و بہت کے تصور کیا جائے تو اس (عطا اللہ) کے عتوش بھی دیکھ میں لکھ سے جاتے ہیں تو
ہر وقت سب الوجہ کا احوال کس طرف سے جاری ہے۔ ہر صورت میں صرف عتوش واقعی میں جہاں لگتا
سے جو انداز چہرہ میں ان سے تو حقیقی و امت کا بھی نہیں ہے۔

جواب جس طرح سالانہ ہو۔ یہ قسم کی کمونی حاصل ہو جائے اسی طرح تصور کیا جائے اور راند اور
حقیقی فکر میں۔ یہ راند سے ہی حقیقت کی طرف رقی ہو جاتی ہے۔

سوال چند تصویب کی مشہور ماضی میں گھر سے رہا اور غلطی نہیں تاخیر سے جب کی ہی تحریر میں بھی
پہلے سے اس قسم و امت کے ذکر کے وقت سے پہلے لکھے اور بل پر امت حدود کی کے انداز کو بدش کی
فرمان ہو تو تصور سے سلسلہ میں یہ کہتا ہی ہوں جاتی ہے کہ مانت قلب پر مجھ کا سب میں وہ لکھا بلکہ
ت حدود کی کو اس وقت حاضر و ناظر پاتا ہے۔

جواب اصل میں ہے اور جو اس پر قادر ہو وہ بہا تصور کی کے ہے ہے۔

حالات نہیں طبیعت کٹر بھڑکے صاحب کا نام جھوٹے کوئی نہیں جانتا۔ اس سے دوسرا دے کے وقت
ہر میں یہ لگتا ہے کہ مدد غلطی جو ہے سے ہے ہیں۔ اس میں یہ ہر دیکھ سے یہی درجہ مست نئی اور
ہرین معذرت کر دی یا اتنا پریشان ہوئے نہیں دوسرے سے کچھ ہی تسلی نہیں ہوتی بد اس پر اور دونا آتا ہے اور
تہا ہوں کا نقشہ اس سے جاتا ہے تو سخت پریشان ہوتی ہے دیکھ جی چاہتا ہے کہ اقد صاحب اپنے پاس ہی بد
میں وہ بہ دور معہم نہ کہیں گناہوں کا سامنا ہو لیکس پھر نہ چہ کئی رہا ہے تو۔ سے تسلی ہو جاتی ہے کہ جو کچھ
کریں ہی معیہ ہے۔ کہ وہ باغ ہوے کے بعد صرف ہی دکائی میں سمجھتا ہوں کہ اس معذور پورن ہوگی
اس وقت ہی بلکہ جاری ہوے کے بعد کبھی یہ تک کہ انکلاف رماں سے جاری رہتا ہے اور کبھی نہ شکلفہ کر کو

پھیلاتا ہوں جس سے قلب میں مہارت علمیت درجہ بہت بڑھتی ہے۔

ایک بات چوتھے والی یہ ہے کہ ذکر سے وقت جب گزرا، اسے آج تاجے تو اللہ کہے کے وقت یہ معنی دل میں پیدا ہوتا ہے کہ "سے اللہ میں تجھ کو پکارتا ہوں تو میری فریاد سن سے اور اس عاصی سے گناہ کو معاف کر دے" جی غلامی میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کا خیال کر رہے توئی کی عظمت اور جلالت معلوم ہوتے ہیں مگر اس کی بات کا کچھ تصور نہیں تھا مگر یہ تکلف خیال جماتا ہوں و معاف اللہ شکل و صورت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ پیدا کیا کروں کہ اسے وقت یہ تصور ہوں

تحقیق تصور کر رہا ہوں جس سے کائنات میں کیا جائے جس میں ہر دور تصور پر یہ تکلف جماتا جس میں آجائے کافی ہے۔

حال جس کے قابل بات یہ ہے کہ حق و ر کے وقت سے ماری کا تصور پیدا ہوتا تھا اور اس سے حال ہو جہ کر رہا تھا کہ دن شاں چلائے تو پہلو دکھا تو ایک ہے۔ "اب مظلوم و غلام و عیبرہ دہ" (تو میرے مظلوم اور میرے مقصد سے عیبرہ ہوں) سے بہت سی وقت پیدا ہوتا تھا۔ لیکن اللہ کے مجھے سے معلوم ہوا کہ اصل یہ ہے کہ قلب پر نگاہ خیال رہے کہ عرش سے دل پر دور کا خیال ہے۔ اسے کہا ہو کہ کچھ کہنا ہے مگر ایسا ہی کیا اس سے خیال کا ہوا ضرور جس میں سے لیکن وہ وقت کس اور طبع سے بھی نہیں لگتی اور وہ اثر سے جو بات کی کے تصور میں تھا۔

تحقیق وہی کہنے جو پہلے تھے اور اللہ ماری میں جو لہجہ یہ ب کے لئے ہیں۔

سوال عیب بات پوچھنے کی یہ ہے کہ اللہ اللہ کرتے وقت کیا تصور کیا ہے؟ "التصوف مصحح الحیال" تصور خیال صحیح کرنا ہے جو برادر کا قور ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب اصل وہ ب سے بہتر تصور تو (اللہ تعالیٰ کی) بات پاک کا ہے کہ یہ نہ جھے تو بحر خود و کر کا بھی جو اللہ ظہران سے نکلتے ہیں ان کی طرف نظر رکھی جا ہے اور مگر اس میں بھی دیکھی ہے۔ ہو تو یہ تصور یا جاب ہے۔ قلب بھی نہیں دکر رہا ہے یہ قور "التصوف المصحح الحیال" پہلے کو کسی مستند برادر سے عبارت نہیں اور جس کا بھی قور ہو مراد تصوف کا ایک شعبہ ہے کہ جمود تصوف اور صحیح خیال کا تصوف کا شعبہ ہونا ظاہر ہے۔ اس سے مراد و فکر ہے۔

سوال اسم کا کر کرے وقت کس طرف توجہ رکھوں۔

جواب اصل تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف رہے تو جو "رہی صرف" رہے بھی نہ جھے تو قلب کی طرف

ہیں مگر اسے کہہ بھی انکار کر رہے۔

ذکر میں تمحید (قوت خیالیہ کا) تصرف

خُتَالُ: مجھے تو کراہم ذاتِ شریف کہ، تھا، رکی حالت میں یہ معلوم ہو کہ چند دُکھ موجود ہیں جو صرف تفرے پر سے پڑے ہوئے ہیں۔ ایک شخص انہیں میں سے چار پائی پٹے ہوئے ہیں، اے دیو چار مہر چاندی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں سب سے زیادہ بہت روکتا تھا انہیں طہارت دی میں خودا دیں سے اسلام ملے گا۔ اس نقطہ سے نکلنے ہی میں سے ہے آپ کو بہت حاسن اور انسو کی یاد ہے کہ میں اسلام کے بعد سب لوگ ناب و مجھے۔ کہہ دے یہ ہے یہ وقت مجھ کو کیا کر چاہئے اور یہ میری سبکی

ہوت ہے۔

پُتھقیق: کبھی تمحید (قوت خیالیہ) کا تصرف ہوتا ہے کبھی اور اس کا کثیف ہوتا ہے اور یہیں کرنا چاہئے اور میں مشغول رہنا چاہئے۔

انوار و ذکر

خُتَالُ: پھر آج سب میں دیں نے ۸ بیجے کے بعد ۹ کرک میں یاد دہانی کی حالت میں یہاں ہوں کہ آپ سے بہت سعید و مسرور ہوں۔ ایک ذکر سے میری میں زیادہ ہے میرے غریب کرنا سب لوگوں پر حضور اللہ پر راز تھا۔

پُتھقیق: انوار و ذکر

ذکر کے وقت جوش کو ضبط (برداشت) نہیں کرنا چاہئے

خُتَالُ: ایک رات تہجد رتبع کے بعد بعد نماز درہل میں غلطی ہوئی تھا اور خیال و دماغ میں بھی تھا۔ اس حالت میں اچانک بدنامی جوش یا دلدرداں ہوئی تو اس میں بالوں سے حادق تھا یا کیا جاتا تھا معلوم تھے ہوئی رہا تھا۔ کچھ بعد جب جوش یا دلدرداں سے گزرا تو حدائقِ حادق باقی و الیاس ہوئی مرہ شوق نا پائنا ہے جس ضبط یا دلدرداں میں بھی آتا ہے اور حرش کے ساتھ بعد میاں کا میں۔ اہم شریعت ہے، سے صط رتا ہوں لکن آج کل حرف کی قدر سے دو خیال و دماغ چھوڑنا۔ بالوں سے جوش و شر سے مطلع کرنا چاہئے

پُتھقیق: ضبط کی ضرورت نہیں ہے۔

مصر سے ملے ہوئے ہیں، ان کیلئے جمعے جانے ہیں وہ کثیف سے کثیف ہیں یہ ایک کا قصہ ہے جس کا قصہ ہم
 یہ قصہ ہے۔ حاکمین نے، اور دوسرے میں مشغول رہے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب لکھ کر عورتوں
 میں کی طرح کسی کو گستاخ کیا ہے۔ انہوں نے ہزاروں بڑے بڑے کثیف ہیں۔ یہ انہوں
 رنجوں اور غمگینوں سے متعلق ہے۔ انہوں نے کثیف سے کثیف (تسویف کے) میں یہ ہزاروں کے ساتھ
 معلوم ہوتا ہے، ہزاروں سے ہزاروں کے ساتھ کثیف ہیں۔ انہوں نے دوسری چیز ہیں؟

تحقیق ان کے لئے ہیں، ہزاروں میں ہزاروں ہیں۔

حَال صرف کے اس قول میں ہے۔ مصعبہ وہی المصعبہ وہی انصاف سے (کہ جس
 میں ہے) ہزاروں۔ اس قول کے میں یہ ہزاروں میں سے ہے (کہ اعتبار سے سب خلیوں کی حقیقت
 یہ ہے، ایک ایک ہے؟

تحقیق ان میں بھی ہزاروں ہیں۔

حَال ایک مرتبہ یہ پوچھے کہ ایک ایک ہے۔ ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں؟ ہزاروں میں سے ہزاروں
 یہ ایک ایک میں سب لطافت ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں اور سب میں ہزاروں
 رہتی ہیں۔ اور لطافت ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

تحقیق شاید یہ ایک یاد رکھیں۔

حَال انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

تحقیق تو یہ ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

حَال اہل بیت میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

تحقیق وہ ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں میں سے ہزاروں ہیں۔

وہ جس اللہ تعالیٰ سے رو کر کہتا جس کہ ”پہرے ماہب جس ماہی بھلا ہوں گی“ اُن توفیق اور سہادی پردہ یوں سے عیسے کی توفیق عطا فرمائیے اور مجھ کی پوہی، اہم، ج فرمائیے اور عیسیٰ محبت کو سب سے بختمیے۔

ہر وقت ہی دھن میں جاتے رہتا ہوں۔ کبھی جنگل جاتا ہوں اکثر ہاتھ پھینک پھینک کر دے لگتا ہوں اور غل کھا جاتا ہوں اکثر ایک بہت سے دل میں بڑی معافی معلوم ہوتی ہے اور نماز میں رونا بھی آ جاتا ہے۔ تکبیر شیعہ کرتے وقت جس کو آنے لگتا ہے اور چہرہ طرح طرح سے جتا ہے اور آواز کل یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے گنہگار کوئی نہیں۔

بے کسی طیب سے مشورہ کر کے مرطیت و تقویٰ و ترک کرے (رقوت دے) وہ (وہوں) کا اسلام الیٰ ضروری ہے

مخال: یہاں تک کہ حالات کثرت سے ہیں دوسرے سے کہتے ہیں: شرم معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب حقائق حضرت سے منقول کرے سے شاید الا ہو جائے اور بہت ہے تہہ عجیبیت چاہتی ہے کہ حضرت سے سارے حالات عرض میں مگر نہائی میں۔

تحقیق: مجھ کو کب اللہ بے طریقہ کرے گا معلوم نہ ہو تو مجھ سے بہن پوچھیں یا میں بتا دوں گا

بیماری کی وجہ سے ناع ہونے کا ہمیشگی کے خلاف نہ ہونا

مخالفت اب تو خسرو ہی خسرو نظر آتا ہے ایک عمر سے عموماً میں جو ناصح شروع ہوا تو بے شک اس کا
 مدد تو ہے چنانچہ اس تکلیف سے بچاؤ کر حضرت داؤد ست میں حاضر ہوا مگر یہ نہ تھی بھی میرے
 ساتھ ساتھ ہے (ممال پر) اعلیٰ نصیب نہیں ہے۔ اب حضرت داؤد میں سخت مگر میں اور تا کی میں مبتلا
 ہوں۔

حقیقی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی قدر کرنا چاہیے عطا ہے کہ مالک ہوں سے کبھی کبھی ہونا غیرت اور محنت ہے۔ اگر کسی کا شکر کیا جائے تو یہ عسی، دوام، یسب، ہونا اور ناشکری سے اس کے چھین جائے یہی پینے کی طرح ہے۔ کرنے کا حوالہ ہے اس سے جس طرح ہوتے جائے اللہ تبار تعالیٰ ۵

یوسف حکیم شمشاد ہار چید بکنداس م محوور ۱۱۱۱ ظہر الاخران شود رورے گلستان علم محوور

موسیٰ جسدِ "گمشدہ" پیدائش کے بعد واپس آجائے گا۔ عالمِ رُکروہِ نعموں کا گھر پاک واپس آجائے گا۔

خصوصاً جب بھنگی رہا ہے کہ جو صیغہ کی پائی اس سے وہ بڑی ارفع جی ثواب راہی
مشدد اور قوت کا حامل ہوتا اس کا اثر بہت بڑا ہوتا ہے اس کے معنی میں بھنگی کا ہونا سے ہی
نہیں۔

حَال جب حضور بھی تشریف لے گئے۔ کچھ وحش ہوئی۔ اور القوم اس طبیعت کا تک ہوا رہا مگر آپ
کے تشریف لے کے بعد خم ہو گئی کچھ مادی سے مراد میں چھوٹا ہوا۔ حانہ سے اس سے قطعاً بڑھ
جانا ہے۔ جب یہ خم ہو گیا صاحب کے علاج کے کی لاساق ہے۔ مغویات کا استعمال جب سے حاضر ہو
ہوا حانہ ہے میں وہ سے پانچا اور پانچا ہوں۔ پندوں سے حیر و گوریاں کا بھی استعمال سے مزید لکھ
مراہاں سے قطعاً ہر جہاں پہلا اور شہ سے مراد پھر بھی صعب کی کمر سے مراد بڑھ رہی ہے ایک
مست سے حیر شب میں اس اند صعب۔ حانہ وہ سے مراد ہوا۔

تحقیق حانہ کی دور کی حالت ہے وہ دور جس وقت کہتے ہیں کہ وہ سے قوت۔

۵۔

ذکر کا اثر تہ ہونے کا علاج

حَال پہلے حالت سے مراد تہ ہونا تھا۔ پانچ سے مراد پانچویں یا دسویں سال سے مراد
تہ ہونا تھا۔ جس سے مراد تہ ہونا تھا۔

تحقیق وہ اثر مقصود ہے جب قوت کے مقصود سے اس کی ضرورت ہے اس کے مقصود سے اس
سے اس کے عجم کی پانچویں یا دسویں سال سے مراد تہ ہونا تھا۔

حَال حالت پہلے حانہ سے مراد تہ ہونا تھا۔ پانچ سے مراد پانچویں یا دسویں سال سے مراد
تہ ہونا تھا۔ جس سے مراد تہ ہونا تھا۔

تحقیق حانہ سے مراد تہ ہونا تھا۔

ذکر میں اشعار پڑھنا

حَال انہی شوق میں در کے در سار اشعار پڑھے کوئی چاہتا ہے کہ وہ ہر شہنشاہ کو کہیں کہیں
ہوں۔

تَحْقِیْقٌ قَوْلُ سَدْرٍ (میں کوئی خرچ نہیں پہنچاؤ۔)

خَالٍ: نیرشب میں اگر کرے کے درمیان یہ طبیعت چاہتی ہے کہ بعض اشعار متاجات میں اور بعض مشنوں
تجدد الفشاق کے پڑھوں، اگر حضور اجازت مرحمت فرمائی تو پڑھ لیا کر دیں۔
تَحْقِیْقٌ کیا حریف ہے۔

ذکر قرآن میں ترجیح

خَالٍ: ایک بات پوچھنے کی یہ ہے کہ کبھی ماست چلنے میں ذکر کرتا رہتا ہوں تو وہم ہوتا ہے کہ قرآن شریف پڑھوں
اور کبھی قرآن شریف پڑھتا رہتا ہوں تو ذکر کا (وہم ہوتا ہے کہ ذکر کر کے) کبھی میں پر عمل بھی کر لیا جاتا ہے کیا اس کا
کچھ خیال کیا جائے یا نہیں؟

تَحْقِیْقٌ بالکل نہیں (خیال کیا جائے) جس کی پیاس ہر سب شربت ہیں۔

حق سبحانہ کی ذات کا تصور

خَالٍ: اگر کے وقت تصور ذات کا برابر خاطر رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ "سُبْحَانَ عِصْمِ الْجَهْلِ
وَالْاَمَاسِ وَعِیْوِ ذَالِك" (اللہ تعالیٰ کی ذات تمام جہات اور جگہوں سے پاک ہیں، نا ظاہر، نا باہر، نا
ہے مگر معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ آگے اور اوپری کا تصور ہوتا ہے یہ تجزیہ (اللہ تعالیٰ کو تمام جہتوں سے پاک سمجھنے)
کے خطاب تو نہیں ہے؟

تَحْقِیْقٌ یہ اظہار بات ہے اور حریفہ کے خلاف نہیں ہے

جس آدمی کسی چیز کا تصور کرتا ہے تو اس کی صورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) یا تو اس چیز کی حقیقت کا تصور کرتا
ہے (۲) یا ایسی چیز کا تصور کرتا ہے جو اس چیز کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے اسماں کی حقیقت حیوان باطن سے اور
ہماسک چیز ہے اسماں کے ساتھ خاص ہے کہ اسماں سے علاوہ دوسری کوئی چیز ہستی نہیں ہے۔
اب تصور کی چار قسمیں ہیں۔

● ایک تو یہ کہ حیوان باطن کا تصور کیا جائے اور اس کے ذریعے اسماں کا تصور کیا جائے۔

● دوسرے یہ کہ ہشنے والے کا تصور کیا اور اس کے ذریعے اسماں کا تصور کیا جائے۔

● تیسرے یہ کہ چیز کی حقیقت اور اس چیز کا لگ الگ تصور کیا جائے یک کے ذریعے سے دوسرے کا تصور
کیا جائے جیسے حیوان باطن کا تصور الگ کیا جائے اور اسکی کا تصور الگ کیا جائے اور ایک کے ذریعے سے

دوسرے کا تصور نہ کیا جائے۔

● چوتھے یہ کہ کسی چیز کے ساتھ جو بی حد حاصل ہے اس کا تصور ٹک یہ جائے کہ اس چیز کا تصور الگ کیا جائے ایک کے تصور کے ذریعے دوسرے کا تصور نہ کیا جائے جیسے ہٹ والے کا الگ تصور کیا جائے اور اس کا الگ تصور کیا جائے ایک کے تصور کے ذریعے دوسرے کا تصور نہ کیا جائے۔

سوال: (یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے مال بدور کو اللہ تعالیٰ کے تصور کی حق چار قسمیں ہیں سے کل ہی قسم حاصل ہوتی ہے۔

جواب: سب کو دو غیر ملکی قسم حاصل ہوتی ہے لیکن یہ تصور مختلف قسم کا ہے کسی پر اس کی حقیقت بھلتی ہے اور کسی پر اس کی خصوصیت بھلتی ہے۔

مثال: اکثر نے حضور کی خدمت میں یہ فرمایا تھا کہ حضرت مولاؑ دوسرا مال آبادی و قحط و فتنہ و بھارت کی مصیبت قوس قزح کی طرح سامنے دیتی ہے۔ تصور سے تحریر فرمادہ کہ یہ جاب ہے اس فرمان سے دو حالت تو جانی رہی مگر اب اس پر پتہ نہیں میں جگہ میں کہ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے گا کہ کوئی حد ہے نہ کوئی اس کا شمار ہے اس کے لئے کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہوگا کہ کس طرف ہے اگر جس کی طرف اپنا نہیں کیا جائے۔

حقیقت میں اس وجود حقیقی و تعین سے مگر اس تصور دوسری کوئی حد نہیں ہے جو مجھ میں آئے۔ حال اس طرح بھی رکھا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ متعین کے واسطے سے پاک ہیں۔

جلی و خفی ذکر کے معنی

سوال: ذکر جلی اور خفی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بعض کی اصطلاح میں جلی کو خفی اور جلی کہتے ہیں اور بعض کی اصطلاح میں جلی کے جبر کو جلی اور جبر کو خفی کہتے ہیں۔ دونوں کے طریقے سنو کی سنو میں لکھے ہوئے ہیں مگر شیخ کے متنب کے جبر کی طریقے کو اختیار کرنا بہت کے حاصل ہوئے میں مدد نہیں ہے۔

حد ذکر جلی

سوال: ذکر جلی کی حد کیا ہے؟

جواب: بعض کی اصطلاح میں جلی کو خفی اور جلی کہتے ہیں اور بعض کی اصطلاح میں جلی کے جبر کو جلی اور جبر کو خفی کہتے ہیں۔ دونوں کے طریقے سنو کی سنو میں لکھے ہوئے ہیں مگر شیخ کے متنب کے جبر کی طریقے کو اختیار کرنا بہت کے حاصل ہوئے میں مدد نہیں ہے۔

تَحْقِيقِ اِسکی چند بیامیاں، ملک کی لارمی اور معمول کی چیزیں ہیں ان سے مایوس نہ ہونا چاہئے جہاں نبی ہوئے گرو کوشش میں گئے رہے انشاء اللہ تعالیٰ نیک دراصل ہوئی جائے گا۔ سلطان الاکار کا شمل کچھے اللہ مہربانی مع بخشے تریہ اس ملک کو دراعور سے کھینچے عیب نافع کتاب ہے۔

ذکر میں روشنی نظر آتا

سُورَةُ التَّوْبَةِ میں ۳۷ آیتیں ہیں جو کہ میرے حجرہ میں ایک ہم روشی معلوم ہوئی جیسے بجلی کو نہ کرتی ہے۔
چَتَابِ کس دماغ سے اثر سے ہونے لگی، اگر نئے دور سے وہ ہر حال میں پسندیدہ ہے مگر توجہ سے قابل نہیں ہے۔ لیکن اگر کثرت سے یہ ہونڈیچہ کو بھر اطلاع پہنچے

حزبِ آخر پڑھنے پر دوسرے دطائف کو ترجیح

سُورَةُ التَّوْبَةِ حضرت کو معلوم ہو کہ مقررے حزبِ آخر پڑھنے کے لئے حضرت کے پاس پرچہ کچھ تھا۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ اس غزل سے پڑھو گے تو حضرت کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ مہربانی اور خوشبودی کی طرف سے پڑھنا چاہتا ہے۔

چَتَابِ رحمتِ مہربانی اور مشہور کے درجے تو دوسرے اس سے بھی زیادہ کامل ہیں۔
حُجَالِ حضرت کے پرچہ میں اہلِ فہمیت پڑھنے کی اجازت چاہتی تھی اس کے متعلق بکھوڑا نہیں تھا، مگر تَحْقِيقِ مآخذ اس کے بعض حصوں کے منقول ہوتے ہیں شیعہ اور غیر منقول سے منقول اہل ہے۔ اس سے میرے نزدیک مآلِ اشیاء پڑھنے سے بچاؤ بہتر ہے کہ جتنا اہل کی بڑی سے بڑی سرس میں گئے جس کا اندر دیکھنا، کچھ کر پڑھنے سے ہوسکتا ہے جسے بہت تک دور و شریف کا کوئی منقول صید پڑھ روئیں جائے کہ کتنی قدر ہوئی اتنی ہی قدر اور دور و شریف پڑھنا منقول بتا رہا ہے۔
(بقیہ منقول کا مطلب ہے جو بات حدیث میں آئے ہو وہ منقول کہاں ہے اور جو حدیث میں آئی ہو اس کو میر منقول کہتے ہیں)۔

کمزوری کی وجہ سے ناغہ ہوئے میں فوائد

حُجَالِ مجھ کی اہمیت سے انتقال سے مدد تو بہت تھا۔ ہاں تھا کہ ہر بار نہ ہوا ڈس۔ چاک و دند ماجد سے ہوا ہوئے کہ ایسی کے شمار شروع ہو گئے مگر خداوندِ مہربان سے صلہ فرمایا محنت کی مہر شروع ہوئی۔ داند ماجد کی

یاروں سے مل پیسے ضرور کیے مگر بھول گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس طرح عطا فرمائی اور خدا نے آپ کو غما غما
الحکم کا سسرہ عطا فرمایا۔

دہل سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿فَاَنْتَلِيْكُمْ غَمًا يَّغْمُ فَاَنْتَلِيْكُمْ غَمًا﴾ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک غم کے
پہلے میں اور دوسرا دہاتا کہ جو چیز تم سے فوت ہوگئی ہے (یعنی پہلی گئی) ہے تم اس کے (دوسرے) پر غم نہ کرو۔ جو
میت تمہیں پہنچے ہے تم اس (کے پہنچنے) پر غم نہ کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر اس غم کے بعد جس خط یا

یہاں اللہ تعالیٰ نے صرف ہیر

مطلب یہ ہے کہ ایک غم کے بعد دوسرے غم کے پہنچنے سے پہلے غم پلاڑ جاتا ہے اور پھر دوسرے غم پہنچتا
ماں بوجھا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام کے بعد لکھنا بھیج کر آپ کی رحمت کا سہارا کر دیا گیا۔

ماں بوجھا کے ساتھ سے بھی تمہیں پہنچتی رہی اور اس میں وحی و اہم کے بعد ان (اللہ تعالیٰ کی طرف
توبہ بھی رہی وہ سے طاعت عبادت میں تیار رہا کہ ہے اگرچہ کفر و کفر کی وجہ سے جو کچھ نہیں سکا۔

تَحْقِیْقُ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی عطا فرمایا۔ اوجہ سے اللہ تعالیٰ کو بھی رحمت کی صورت ہوئی۔ اس سے وہی وحی یہ
ہے کہ ان خصال کے کام کے دوسرے آپ کی کچھ میں آگئے "فَهَبْ لَكُمْ الْعَمَلِ وَالْعَمَلِ" آپ کو علم و عمل
سہارا ہو۔ کفر و کفر سے بچنے کی سہارا بھی ایک رحمت ہے۔ عزم کی وجہ سے جو کچھ سے اللہ تعالیٰ نے کر سکے ہیں وہ
عجب سے بھی حفاظت ہے۔ جب تک یہ نصیب ہے بھی رحمت خدا پر ہے گی۔ استقامت و برکت کی وہ رحمت
ہو۔ لفظ

محبت ذکر

خَاتِی۔ اس پر چاہتا ہے کہ سارا وقت ذکر اللہ کیا کریں۔ چنانچہ جب بھی رحمت اللہ کوئی وسیع و وسیع
دراست کرتے ہیں تو اللہ کو بھی کیا مشورہ دیتا ہے کہ ذکر اللہ سے بہتر کوئی وسیع نہیں ہے۔ حضرت مولانا
مرشد سے بات لے کر ذکر کریں کہ حضور کا ذکر بھی نہ عرض سے بہتر نہیں کہ حضور والا کی بات باہر گات
سے فائدہ پہنچتا ہے مگر یہاں رحمت مشورہ دیتا ہے کہ جب تک مال کو بھی حضور پر رحمت ہو۔
تَحْقِیْقُ ماں بوجھا کے ساتھ سے بھی رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

ذکر میں اعتدال

خَاتِی۔ ذکر کا شروع کر دیا ہے تمہاری نماز میں بھی ذکر کے ساتھ اور ذکر کی رحمت سے بدتر نہیں کہ یہ

بالکل خاموش ہو کر دل سے مراقبہ کرے اور اس تصور سے ساتھ کہ حضرت وال کے قلب سرگرم سے الہ اور الہیہ کے ایصال میرے قلب میں ہے۔ یہ حال کوئی صورت نفع کے وہی اختیار کی جا ہے۔
تحقیق: حیر کی صورت خاموشی سے وقت مگر چند سے دو پھر سست سے رہنے سے بعد کچھ عرصے میں جو بھی ہو نفسی دور کے علاوہ کہ نہ کچھ باقی نہیں رہتا صرف اس کا تو ہم رہ جاتا ہے اس نے رہا کر تصور قلب سے ساتھ کرنا چاہیے۔

رہائی ذکر

حالات: اس وقت کچھ وضو ٹھکانا ہے۔
تحقیق: تیار کر کے۔
حالات: اس وقت حالات بہت تھے ہیں یعنی اس سے تو اس میں دل دوسرے حیات میں گم ہو جاتا ہے۔

تحقیق: کوئی اتصال نہیں ہے۔
حالات: اس میں کچھ میل میں دیکھ کرے گا اتصال ہوتا ہے اس وقت یہ جیسا کہ ہے کہ کراہیہ: تائید لوگوں کی طبیعت پر جو ہے۔
تحقیق: "سہہ کیجئے۔ غلط۔"

حالات: قلب کی حالت یہ ہے۔ اس عرصے میں مگر چاہا، اس دیکھیں گی رہی مگر اس کو عظمت نہیں ہوتی محبت کا قلب ہوتا جاتا ہے۔

تحقیق: اس وقت اس میں حالت ہے جو حال میں سے دوسری بات ہے کہ یہ وہی حالت کر رہی محبت کا ہے اگر اس کا مذکر رک۔ یہاں سے تو یہ باقی میں رہے گا اور نہ رہا تو دوسری دھم ہوگا یوں اس کے نتیجے میں معیت کے طور حاصل نہیں ہوں گے اور جب میں اس سے بھی کم ہوں۔

حالات: اس سے اصلیت کا یہ دھم بھی نہیں دنا بلکہ کچھ بچے ہیں بچہ نظر رہتے ہیں۔
تحقیق: "حال بھی کی کمی سے گذر ہو جائے۔"

حالات: اس عرصے میں اس میں "مگر سہ قیادت میں بہت جی ملتا ہے" غایت کا مراقبہ تاجی اور اس سے قلب ہوا ہوگا تھا اس کو تائیں سے پھر اس میں تہذیب کا حال ہوتا ہے۔

پتھریق بھی یہ کیفیت خیال ہوتی ہیں اور اظہارِ حقائق کا ہوتا ہے۔

ذکر میں پیاس لگنے کا علاج

حالات: ذکر کے وقت اکثر پیاس لگتی ہے۔

پتھریق: پانی پلایا کیجئے۔

نماز میں تصور

حالات: نماز میں احرارِ حق کی طرف توجہ کیا کرتا تھا۔ لب و لسان کا حیرا کرتا ہے لیکن اس وقت کلام اللہ کے مضمون پر خیال نہ ہوئے۔ جی اداس معلوم ہوتا ہے۔ وہ اثر اور خشیت جو اس پر خیال کرنے سے ہوتا تھا اس وجہ سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طبیعت ہلکی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ذاتِ باہم خیال ہو اور کلام اللہ کے مضمون کا بھی خیال ہو۔

پتھریق: (دوبارہ کی طرف خیال دے) یہ کیس ہو سکتا ہے جس میں رجا ہو کیسوں حاصل ہو وہ کیجئے۔

ذکر میں تسبیح پاس رکھنا

حالات: احرارِ حق وقتِ تسبیح کے ذکر کرتا ہے اس وقت بہت سی غلط اور حرج معلوم ہوتا ہے۔ بالِ بال میں جان اور لذت معلوم ہوتی ہے کچھ غیب کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو زبان میں نہیں آ سکتی۔ تسبیح کے ساتھ ذکر کرے میں اس کیفیت میں کمی ہوتی اور بغیر تسبیح کے غفلت ہو جانا چاہتی ہے جیسا۔ رشا ہو۔

پتھریق: تسبیح ہاتھ میں رکھئے مگر اس پر غور نہ کیجئے اور ہر اظہارِ رنج سے۔ وقتی شائبہ ہے کہ دوسرے مصنفین محفوظ رہیں گی۔

ذکر کو نمازی کی رعایت کرنا

حالات: کیا لا کر کوست پڑھنے والے نماز کی رعایت کریں چاہئے جبکہ وہ پیسے سے ذکر کر رہا ہو یا نہیں کر لی چاہئے؟ پتھریق: اگر نماز پڑھئے والا مسجد میں افسر یا سمسٹر ہو کہ پڑھ رہا ہے تو ذکر کو اس کی رعایت کرنا ضروری ہے اور اگر وہ اہل پڑھ رہا ہے رعایت ضروری نہیں ہے۔

بی بی اور بچوں کے پاس ذکر کرنا

حالات: ایک اور گزارش یہ ہے کہ جس کمرہ میں رہتا ہوں وہاں میرے بچے اور بیوی بھی رہتے ہیں۔ اکثر ذکر

تجہ دقت لڑ کے سب معصوم یا عا۔ پیشاب و غیرہ کے لئے ٹھیکے مار دیتے ہیں تو خیال نہ جاتا ہے اور بہت
معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا بونٹ ٹمرہ جلی نہیں جس میں تھالی کے ساتھ پتھوں یہ چیاں ہوتا ہے کہ ٹوکوں کا ٹکل
کاٹا ہوا بونٹ حرا ہوا تو کسی سے ماہر کا ٹمرہ میر باطل تھالی کا ہے مگر گھر میں رہے اکیلے رہیں گے اس خیال
سے، ماہر کس کا ٹٹا کے مارے میں جیسے رشاد عاں ہو دلی، حال سے غلّ بول لگا۔

تحقیق: بچوں اور بچوں کی سے پاک رہے مگر بچہ طبیعت کو ناگوار ہو مگر ان سے حقوق کی رعایت سے رویہ مار لے
دگا۔

ذکر میں کوئی خاص کیفیت مقصود نہیں ہے

حالت کچھ دلوں سے وہ عشق و دروحدیہ کیفیت کم ہو گئی ہے اس وقت میں انظر اور کام اور پھر پیش سے بہت
تکلیف دہی مگر رب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ ہو۔ دو بہت کے آخر حصہ میں تجھ تک گئی یہاں نحر
کی مارے بعد معصوم و شیعہ و جہلی، لا الہ الا اللہ و شیعہ اسم اب دوسری ہو دوا کیا گیا۔ راج احمد اللہ اپنے
سب اوقات ٹھیک ہیں حضور ال، غرض میں اسم، ت ایب صرب والا مسلسل اور رہتا رہتا ہوں۔ چ چھ کی بات
یہ ہے کہ جو سے سہ تھ کرے میں اور تجاری میں بھی و کٹر حق تعالیٰ شاد سے ملاقات اور جمال سے مثال کی طرف
پاں رہتا ہے تو کام صلا اور بھی بھی دوا نہیں ہوتی سے اور دھمی میں یہ نقصان نہیں ہوتا مگر (دکر بھی میں) ن
جس میں درکش میں بہت ہی کمی ہوتی ہے سب جو مے کے سے حضور دھمی بھی جو دکر بھی جیسا کہ آج کل
ہو۔

تحقیق: محاسن و کمالات و کمالات و توجہ سے کچھ حسن طریقے میں یکسوئی، مشاغل ہو میں کچھ۔ کسی کیفیت
کا کوئی خاص رنگ مقصود نہیں جس کو بدر اتمام کے قابل ہو یہ سب محبت سے رنگ میں حوا بہ ۶ یا وہ ہوا داتی
حیر کی دعا کرنا ہوں

جاں بوجھ کر تصور شیعہ ناپسندیدہ ہے

حالت جاں بوجھ کر تصور کا تصور خیال کرے سے نحر ع نہیں ہوتا جلد ایک پہلے حاصل (۱۰) دجا سے اور
رے کے بغیر کٹر تصور ہے۔ یادہ صورت صاف نظر آتی ہے اور غیر رنگ باقی رہتی ہے لیکن جہاں راوہ ۱۰۱۰
غالب یہ یہ معصوم سے شاید حضور سے جائز نہیں دس ہے۔

تحقیق: سہ سے یہاں حال د جو کر شیعہ کا تصور کرنا۔ پسندیدہ ہے۔

تحقیق کر رہی ہے اس وقت کہ مقدمہ حاصل ہوا ہے تو مستعمل (مستعملہ) سے کر کے کی بصورت نکلیں۔

تلاوت قرآن مجید کے وقت تصور

تخلّات کا مجید پڑھنے وقت یہ خیال کرنا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سر سے ہیں اور کوئی کلمہ غلط پڑھا جاتا ہے اور دوبارہ صحیح ہو جاتا ہے تو خیال کرنا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ کلمہ صحیح ہو کر غلطی صحیح ہوتی ہے۔ (یہ خیال) مناسب ہے کوئی حرج تو نہیں ہے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کو ضرورت ہے کہ اس کو یاد ہے۔

تحقیق کوئی حرج نہیں جب کہ اس شخص کی طبیعت میں کسی وقت یہ بات پھر نہ ہو کہ غلطی بھی ادھر سے ہوں گے یہ تو صحیح ہو تو صحیح ہو جو بے کو اپنی بوجھ کی طرف سے سمجھنا بہتر ہے۔

عورت کو ذکر بلا ضرب و بد جہر

تخلّات تصور والہ مشیر و بھی اس کے درخو سب کرتی ہیں کہ حضرت مومن نامہ شہنا چارت قرآن میں تو ہم یہی کر جتنا ہو سکے کر یا کریں۔

تحقیق ضرب و بد جہر سے بھر (کرنا کریں)۔

گن کر اور بغیر گنے ذکر میں فرق

تخلّات میں مواظع اور تہیہ السالک مرور نہ دیکھنا ہوں اور خود بخود بہت پڑھ گیا مگر قرآن مجید کی تلاوت یاد نہیں رہنا دیکھنا، بیع بہت کوائف ہوں تہیہ کی مالا کے بعد کر میں مشغول ہو جاتا ہوں۔ فجر کے بعد پھر فجر کر شروع دیتا ہوں۔ گیارہ بارہ گنے تک کرتا ہوں۔ تعداد یاد ہے۔ بے سے کچھ حرج تو نہیں ہے دھائے حق جو مقصود ہے وہ تو ہم حال میں مل گئی جو وہ شمار سے ہر بغیر شمار کے ہو گئیں اور میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے جتنی دیر بغیر گئے پڑھتا ہوں اگر گن کر پڑھتا ہوں تو کچھ اور تہیہ بات ہوتی۔ چنانچہ پہلے گن کر پڑھتا تھا تو اس وقت اور ہی اثر معلوم ہوتا تھا اس کی کیا وجہ ہے یا تو یہی بات ہے کہ گن کر پڑھتا ہے یا بغیر گنے پڑھتا ہے۔

تحقیق شمار یاد رہے میں کوئی حرج نہیں۔ شہد میں بارہ دہائیہ شخص طبیعتوں کی خصوصیت سے اس سے کسی ہوتی ہے کہ ہم سے ناکام کرنا اور پریشانی لگتی ہوئی کہ مد جائے کچھ شے کے قابل مقدار تک ہو گیا یا نہیں اور پریشانی نہ ہو۔ اسے خاص شمار یاد دیتے ہیں اور بعض طبیعتوں شمار رہے سے عورت ہوتی ہے درخو کر کے سے خیال ادھر مشغول رہتا ہے۔ عرصہ یہ طبیعتوں کا اختلاف ہے جس کا کچھ حرج نہیں۔

مغرب کی مہار کے بعد در آگئی آخرت میں یا نہیں۔

تحقیق روحیت کے لئے آماں، ہونہ ہندی ہو یا آدھی ہو، رجل میں صرف اسی پر کف کیا جائے۔
وقت ہی کہ حادی رکھا جائے جس سے دلچسپی ہو اور اس وقت زیادہ آسان اور مفید ہے۔

ذکر کو مسجد میں سونے واسے کی رعایت رکھنا؟

بخاری جو محض مسجد میں اگر جہر (بندہ آواز سے) کرتا ہو اس کو مسجد میں سونے والے کی رعایت کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

تحقیق مسجد میں سونے والے کے لئے اگر مسجد میں سونا جائے تو ذکر کی رعایت ضروری ہے ورنہ نہیں۔

ذکر میں سانس لینا

بخاری صحیح کل ذکر کے وقت جب اللہ کی طرف دھیان دیتا ہے تو سانس بڑھانا گوارا کرتا ہے اور چاہتا ہے
ایک ہی دم میں غلیظہ خمر ہو جائے کبھی ارادہ کرتا ہوں کہ چند صوبے سے بعد سانس توڑ دوں مگر وہ میں بڑی پریشانی
ہوتی ہے۔ سانس آخر میں سے اختیار ہو جو جاتا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ کچھ میں نہیں آتا۔

تحقیق یہاں حاکم حریف نے اور خصوصی قدوس سے رعایت ہوتی ہے؟ اگر یہی وجہ ہے تو یہ خصوصی قدوس
کو چھوڑ دو جس طرح سموت اور چھٹی ہو کر راہ اور کھو ہوا اصرار دیا صرف وہ سے بھی یہ حالت ہوتی ہے۔

بخاری پہلے جو لکھا ہے کہ آج کل ذکر کے میں سانس توڑنے کو گوارا نہیں کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ یہ
حق مسلمہ سے قطعاً نہ ہو جبکہ اور دھیان میں سانس نہ توڑ جائے۔ یہ طبیعت ہر دور کے وقت ہوتی ہے جب
اس کی طرف خیال دھیان رکھوں۔ اگر یہ خیال و رروں تو یہ بات نہیں ہوتی ہے اور جب وہ خیال و دھیان
کے ساتھ کرتا ہوں ایک جسم کی لکھی مدت محسوس ہوتی ہے جس میں وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اگر خیال نہ
کھوں تو یہ کیفیت مدت ختم ہو جاتی ہے اور بہت مسائل سے ہیں اور بڑا اختیار کے بعد سانس بند ہونے پر
اور اس وقت سانس اختیار ہے۔ میرے پر کچھ تکلیف ہوتی ہے لیکن اس کے بعد وہ پر کوئی محسوس نہیں ہوتا ہے
بندوں شادان اور حال رہتا ہے۔ پیچھے کے حق میں آج کل سانس مقدور کچھ بڑھ گئی ہے کبھی ایک دم اس
وقت کا رتیر نہ ہے۔ بلکہ کہ بڑا صحیح غل، بڑھ ہو اور وہ سانس بڑھنا سوس تکلیف نہیں ہوتی ہے۔

تحقیق پہلے یہ پورن بات نہیں لکھی تھی اب جواب دینا ہوں کہ اس سے کچھ نقصان نہیں ہے اور میری رائے
میں اس میں وجہ پیچھے چڑھنے کی ضرورت سے کسی طبیعت سے متورہ ہو

ترکِ تصور کا پسندیدہ ہونا

خُطاب جنابِ مال کا تصور پورے ہوتا نہیں ہے یعنی چہرہ مبارک میرا ہے تصور میں دیکھو، یہاں تک جاتا کچھ
 ٹھکرتی ہے جیسی دوسری صورتیں یا رُوح کی دیال کرے سے پوری طرح ہو جاتی ہیں۔ کیا طریقہ آپ
 کی صورت تصور کرے سے پوری طرح نہیں ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کیا بات ہے؟
پتھریق تو اس میں حرج اتنی کیا ہے کہ اس تصور کی ضرورت ہی یا سے ممکن ہے کہ وہی نے پورا تصور نہ آج ہو
 کہ اس کو چھوڑنا پسندیدہ ہو

تصورِ شیخ

خُطاب تصور کا تصور دل میں بہت رہتا ہے۔

پتھریق چاہا بوجھ کر یہ اختیار۔

خُطاب ایک حال یہ ہوا کہ کر کے وقت کبھی تصور کا خیال وہ نہیں آتا ہے یا جو یکے میں باقیہاں دھیان
 اللہ تعالیٰ کی طرف مال کرنا چاہتا ہوں مگر تصور کو دھیان جب آتا ہے اس وقت ایک (قسم کی) آمدت معلوم ہوتی
 ہے جب اس دھیان کو روکنا چاہتا ہوں تب کچھ کشائش (کھینچا ہوا) ہوتا ہے۔ یہ بتاتا ہوں اس کے لئے
 کوشش کرتا ہوں کہ وہ صرف حدائی کے لئے آتا ہوں نہ وقت میرا خیال آتا ہے چہ مرشد ہی کا پور
 سمجھا ہوں اب فرض یہ ہے کہ میں خود کچھ کرتا ہوں یا چاہی کرتا ہوں، ہر کرتا ہوں مرشد، نہیں

پتھریق مرشد کا خیال آتا رہے لیکن خود لاٹاٹا پسندیدہ ہے۔ اس لئے اگر میرے ارادے کے آئے اور سے سے
 بعد میں جان بوجھ کر اس طرف توجہ نہ کی جائے بلکہ اس کی طرف توجہ ہے تو اس کا باقی ہونا نقصان دہ نہیں
 ہوتا ہے دور کر کے اس میں ضرورت نہیں۔

خُطاب اس وقت کتنی ہی کوشش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تصور کو نظر کے سامنے رکھوں مگر دل تصور کی جانب
 پادہ مال ہوتا ہے۔

پتھریق اگر میرے تصور میں میرے ارادے کے آجائے تو اس کو دور نہ کریں وہ تصور بھی کہ اللہ تعالیٰ کے تعلق کی وجہ
 سے اس کے گویا تصور حق ہی ہے کی طور کھا ہے

سراٹ تصور قدر کا خیال میرے دل میں ہر وقت رہتا ہے۔ یہ خیال ماما کے اندر نقصان دہ تو نہیں ہے؟

خُطاب ہر زمین مگر چاہا بوجھ کر چاہا ہے۔ یا ہے۔

ایک کام کے دو جگہ تعلق کا پریشانی کا سبب ہونا

حَال مشورہ عرض ہے کہ اگر کوئی نئے نئے صرف اصالت کافی ہوئے شکل جیسا ہے وہاں ہو اور اگر حکیم کرے
میں ہرے نئے بہت فائدہ ہوئے تعلیم چاہتا ہوں۔ اگر فرمائیں گے تو وہ پلاسٹک چھوڑ دوں گا۔ ورنہ نہیں۔

تحقیق ایک کام کا تعلق دو جگہ پریشانی کا سبب ہے کہ وہاں رکھئے اور وہاں رکھنا۔

حَال اصداغ الرسوم پر تو پیسے اس عاجز ہے بچے دھن میں عمل کیا ہے کہ بچی شادی میں کوئی رسم نہیں کرے
دی۔ یہ طریقہ ہمد آہمد پھیلنا جو نام ہے کہ دو شادی رسوم کے بھی ہوئی ہیں۔ بستی ریور و میر و مثل ادب القرآن
اور جمال القرآن کا عطا اور پڑھانا ہوں اگر پڑھنا کرے کے لائق نہیں ہوں لیکن معقولہ درمیرے چوں کہ
ماشاء اللہ ہوش و ہوش کہ جب کہیں کوئی آدمی نہیں ہوتا تو وہاں پڑھا ہوتا ہے (بسی جب کوئی عطا کرے والا یہاں نہیں
ہے تو مجھ جیسا جاہل میں اس کام کو کرتا ہے) اس پر عمل کر کے عطا ہوں شاء اللہ خدا بھی مطالعہ میں رکھوں گا
اور جزاک اللہ نہ کہ مجھے ہرے کاموں کے بارے میں بتایا کل یہ خدا جس میں ہے حالات و مشغل
وصد ہوں اور ایک شیخ اعظم سے پیسے دے کر کہ کھائے عرض چکا ہوں۔

تحقیق اس کا خوب بھی حاصل ہے پس اس کو پڑھنے پھر اس کو۔

نموز کے وقت تصور

حَال عازم میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر نماز پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے سانس لینا اٹھنا ہونا تصور یا تو جب
تک یہ میں اس وقت تک رکوع اور سجود کے علاوہ جو کچھ پڑھا اس کا کچھ خیال نہیں ہوتا اگر پڑھیں
طرف خیال کیا تو یہ خیال نہیں رہتا۔

تحقیق پہلا خیال مناسب ہے اگر اس میں دس۔ لگے تو پھر دوسرا خیال رکھئے۔

حَال عازم ہر وقت یہ خیال ہے کہ یہ وقت میں جمع نہیں رہے

تحقیق ٹھیک ہے۔

حَال اللہ ہر عامر۔ تصور اللہ کی توجہ سے بدہ معمولات کا پابند ہے

تحقیق اللہ تعالیٰ

سوال عرصہ سے ارادہ ہے کہ خدمت میں کچھ حالات پیش آئیں مگر اس خیال سے کہ کسی تحریر حضرت علی
طیب ہونا گوارہ ہوئی لئے جرات نہ ہوں۔

چوتھا: خدا پرستہ کہ کسی تحریر طبع پرنا گم ہو کہ

سوال: ما۔ بے بارے میں تصور کا اظہار ہے کہ حروف کی صرف اپنی توجہ رکھ کر اس کی جاب۔ اسی طرح لفظ کا معمول کے بارے میں تصور، بے مریا تھا کہ جو حروف زبان سے ادا ہوں وہ ہی زبان سے بڑھا کر پڑھنا چاہیے۔ پسند کی کو صراحتی کچھ کہ خیال رکھتا ہوں اور جب دوسرے خیال آ جاتا ہے تو اس کو پڑھنا چھوڑ کر اس طرف متوجہ کر دیتا ہوں۔ ائمہ کلام کہ اس کی برکت سے جو خیالات ناگوار فائدہ دہ کر کی حاس میں رس میں آتے تھے سب ختم ہو گئے۔ کبھی تو ایسی خیال آتا ہے جو خود کو دور اور جانا ہے یعنی "سے سے پیسے کی رک جاتا ہے۔ لیکن بعض بہت ہی عمدہ خیالات ماز و ذکر میں اچانک بغیر ارادے کے آ کر رونق شوق پڑھاتے ہیں اور پریک تک باقی رہتے ہیں۔ پھر خود ہی دوسرے خیال آتے ہیں کہ جس سے ہاں کہ حروف کی طرف متوجہ کر لینے کی وجہ سے جوتے رہتے ہیں۔

ان خیالات کے بارے میں اس وجہ سے کہ بعد یہ مستند کی حیثیت بھی نہیں رکھتا ہے تنگ میں ہے کہ کیا ان خیالات کو مزار اور ذکر میں جاں بوجھ کر بھی خیال میں جڑا سکتا ہے یا نہیں جیسے کبھی ماز میں ایسا لگتا کہ خیال حروف کی طرف سے خود بخود منتقل ہو کر، بجانب حضرت رب العزت بدست عظمت کی طرف متوجہ ہو گیا۔ یہ (عافہ یہ لا) کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں، خیال میں آ گیا۔ یہ (والی ریت و رعب) کہ ہے۔ کی صراحت ہو، آیت لا وینس قلبہ ببیلا (کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے شگفتہ) اور لا جائز آیت لا واللہ حق ان یحشوا (کہ اللہ تعالیٰ زیادہ لائق کہ تمہیں ستاؤ اور با احاطہ قرب) اللہ تعالیٰ کے قریب ہو (اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو) اللہ تعالیٰ کے علم کے علم سے منج ہے (اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آیت یہ وہ تین جن میں اللہ تعالیٰ کے رب ہوے کا ذکر ہے اور وہ تین جن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوئی اللہ تعالیٰ کے انصاف کا ذکر ہے جیسے بھروسے عمل ہے بہت زیادہ جاننا اور وہ تین جن میں موت، آخر حشر و نشر حساب و کتاب، عذاب و ثواب اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا تذکرہ ہے جہاں میں آ کر ہائی کیسوی کا سبب ہو اس بارے میں جو شاہ ہو عمل ہوں

چوتھا: یہ سب خیالات پسندیدہ ہیں اس سے دور کر کے کی ضرورت نہیں لیکن اگر خود درود و دعا میں تو زیادہ لگنے کی بھی ضرورت نہیں مقصود یہ ہے کہ جو خیال با پسندیدہ ہے وہ جہاں بوجھ کر نہ دیا جائے اور اس کو ہی دیا جائے۔ باقی پسندیدہ خیالات میں سے جو بھی آجائے یا لایا جائے یا باقی رکھا جائے یا ایک کی جگہ دوسرا آجائے وہ سب مطلوب ہیں۔

سوال: اللہ میں قرأت، تسبیح اور اصحاحات سے مغل کی طرف غور کرنا اچھا ہے یا بے یار و مددگار نہیں ہے کہ

چھوٹے رہے۔

جواب: اصل منسوبوں کی عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے تو یہ کیا جاسکے گا۔
طریقہ منقولہ حاصل ہو جائے وہی مناسب ہے۔

معمول متن ہونے چاہئے جتنا برداشت کیا جاسکے

حالات لغت و شہادت میں اس مبالغہ کے اس میں خلل بالکل نہیں ہے۔ اس وقت بعد اس وقت چھوڑ
پڑھنا اس سے زیادہ چھوڑ دینا ضروری ہے کہ وہ اس کے حالات میں پہلے سے اچھی ہے۔
اگر حضرت مناسب سمجھیں تو اصلاً یہ ایک

تحقیق: رتوانہ کی عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ جو تانا و تانا کر لیا۔ اس پر لفظ کر
میں اس کے معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔ عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔ عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔
اس میں جو تانا و تانا کر لیا۔ اس پر لفظ کر
جواب: حقیقی برداشت برواقہ عام ہو چکے ہیں۔ یہ وہی ضرورت کے لئے یہ مفید و پابدار کرنا نہیں چاہیے
یہ کہ کرنا یہ ہے۔

حالات: ۱۔ لا الہ الا اللہ کی حقیقی معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔ عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔
مگر بعینہ کے پڑھنا اس سے زیادہ چھوڑ دینا ضروری ہے کہ وہ اس کے حالات میں پہلے سے اچھی ہے۔
اس میں جو تانا و تانا کر لیا۔ اس پر لفظ کر
تحقیق: حقیقی برداشت برواقہ عام ہو چکے ہیں۔ یہ وہی ضرورت کے لئے یہ مفید و پابدار کرنا نہیں چاہیے
یہ کہ کرنا یہ ہے۔

سوال: لا الہ الا اللہ کی حقیقی معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔ عین معنی یہ مورد سے حاصل ہو جائے۔ میں ہو گا۔
جواب: حقیقی برداشت برواقہ عام ہو چکے ہیں۔ یہ وہی ضرورت کے لئے یہ مفید و پابدار کرنا نہیں چاہیے
یہ کہ کرنا یہ ہے۔

گھر میں ذکر کی پابندی کی ترغیب

ایک عالم صاحب مدرس کا خط

میں نے اس سے کہ اس چیز کو جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں کچھ تیب کچھ میں آتی ہے۔ اس میں کچھ میں آتی ہے۔

[illegible]

حاصل مقام ہے قیام سے زیادہ بیکر جس کو کیا مہر سے ایسی توکل ہوگی کہ اپنے تمام کام بھیجی طرح سے
 جانے میں وہ جموں مقام سے ہر ماہ بہت مالک الملک کا ہے اس لیے وہ بہت خیر الی ہوں
 تحقیق باتوں و نفیقت کا۔ جاننا حیرت کا ہے جس سے۔ پور نفیقت واضح رہی جسے اس سرور
 لا اکر سمجھیں

حکایت اس پر یہ زور دیا کہ مثل یہ ہے کہ ہمت بھی کم ہے اور کوشش کم زور ہے تحقیق کیا کرنا۔ اس کے بعد توفیق سے رہا، میں اپنے کلاں حریفوں سے خفا ہے۔

وہ دیکھو اور اس سے صعیف ﷺ سے حق پر فست یہ ہم

تو جھٹکتا "دوبارہ پرانہ میرے دادشیر" اور "شیر" جیسا۔ اسے بہت حق میری امت کی

دیکھ کر

تحقیق کی دہائی ہے کہ حقیقت پر غما کرنا صحیح طرزِ عمل یا جائزہ نہیں ہے کہ چکا ہوں۔
 خدائے اب گھر کے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحبہ جو نے بھائی میں سبکی آٹھ مہینے کے بعد یہ خیال سے
 کر اکر آئے تو میں حاضر ہو کر رہا کروں گا کرتے ہوئے خود دوبارہ حضرت سے پوچھوں گا۔

تحقیق حوالہ آئیں یاد آئیں میں نے نوپوچھنے سے پہلے ہی جو کام میرے نزدیک زیادہ صحیح تھا چکا ہوں۔
 یہ بھی غور کا بند ہے کہ گھر والوں کے آنے کا یہاں بتایا ہے کام کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے کام شروع رو دینا
 چاہئے کی بات کا انتظار کرنا چاہئے یہ فکر کی بندگی دوسری ہوئی اگر یہی حوالہ دیا تو وہ حالت ہو جائے گی کہ
 ہر شے کو کم کر دیا ترک ہو جائے گا ﴿۱﴾ بار چل فرما خود ضرور مامور نہ

تجزیہ کر "ہر بات بتاؤں کل یہ کام چھوڑوں گا پھر یہ کل آتا ہے تو کہا ہوں کل چھوڑوں گا"
 میں تو یہ بات کہتا ہوں کہ بعض حالات میں انتظام سے کام نہ ہو گا بلکہ بے انتظامی پھر بیکاری سے
 بھی ہے ۔

دست وارد دوست امی آشتی ﴿۲﴾ کوشش پیوستہ ہے اور فضی
 تجزیہ کر "محکم کو یہ پریشانی پسند کوشش اگر پہلے تجویز ہو گئی ہو تو کچھ سے بہتر
 ہے" (مطلب یہ ہے کوشش اگر چہ بے انتظامی سے ہو مگر مسلسل ہونی چاہئے کہ اچھا تجویز کی
 خدمات مکمل ہوں)۔ (تقریباً ۱۹۸۰ء)

مزدوری شغل ہوئی کھادیں گامی سے نہیں جادیں گامی سے۔ تو کیا یہ کوئی عقل کی بات ہے والد الہادی
 خدائے راسخ بات یہ ہے کہ چونکہ خانقاہ سے باہر رہنے کے واسطے میں ذکر کی پابندی نہیں ہوتی اس وجہ سے
 حضرت کو حالت کی اطلاع کرنے کی بہت تکلیف ہوتی ہے یہ خیال کرتا ہوں کہ اب پابندی کروں تو اطلاع کروں
 نہ اسی میں رو جاؤ ہوں ایسے وقت کیا مناسب ہے؟

تحقیق مناسب یا دلچسپ بھی ہے کیا اطلاع کی جائے۔ نہ کھواس وقت اطلاع کی بھی جو نہ ہارے اصول (کی
 مادی کروں تو بھلاؤں) مگر اس کی وجہ سے کتنے حقیقی علوم ظاہر ہوئے جن کو اگر نہ بتاؤ گا تو عمر بھر کا علاج ہے۔

ذکر کا وقت

خدائے صد اسبیل میں لکھا ہے کہ دعوتِ قرآن کے بعد صامِ وقت اور ایک منزل محتاجات منقول پڑھے تو کسی
 صبر و دل سے پڑھ لکھا ہے انہیں؟

تحقیق ہاں (دعا سکا ہے)۔

ضرورت، ذکر

خائن، مجھ کو دواتور سے بہت پریشانی ہے جتنی بات یہ کہ پسے میں سے کئی دفعہ "ربا" کہہ کر میری حالت خراب ہوئی مگر جہاں حضرت کے پاس دو چار روز بیٹھا اور طالبِ تسبیح مہل مہل سے دو گروہ کی ضرورت ہوتی تھی نہ کسی اور بات کی

تحقیق ذکر سے یہ پرہیز کا جین نظم ہے جو کعبیتِ صحبت سے ہوتی ہے اس کا ہائی رہنا اور مضبوط ہونا ذکر ہی پر موقوف ہے۔

معمومات میں اضافہ

خائن، معمولات میں اتنا اضافہ ہوا ہے کہ اگر شب میں دس بار رکعت تہجد کے بعد بارہ تسبیح جہرا ہم دست کم از کم تیس بار بار بار پڑھ دینا سے زیادہ چار گروہ تہجد جہرا تہجد کی مار کے بعد ایک بار کی جگہ ڈھائی تین بار کا کام مجید مطلق میں دوامتِ عیوب سے ۶ تربیت الہ لک حصہ ۱، الدوامتِ عیوب حصہ ۲، اب جو مناسب ہو تجویز فرمائیے۔

تحقیق سب ٹھیک ہے۔

ذکر اور خشکی کے آثار

خائن، قلب میں کثرتِ افات حرکت رہتی ہے جو اس سے پہلے نہیں تھی۔ کبھی کان میں آواز بھی آتی ہے یہ منظر نہیں ہوتا کہ یہ آواز ذکر کی آواز ہے یا کیا اور بھی گرجی "آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ تحقیق ذکر کے اثر اور خشکی کی ممانعت ہے خشکی کا علاج مناسب ہے۔

ذکر کا شوق

خائن، "راج بد" جب ذکر کرے گا تو صحبت میں رہتی اشوق پیدا ہو کر جوش "عجب حتی کہ آواز بلند ہو گئی اور کے ختم ہونے کے بعد بھی جوش رہی کہ پورا کیا جائے

تحقیق مبارک ہو گو یہ مقصود نہیں مگر محو ہے اور محو بھی مقصود کے لئے مددگار ہوئے گی وجہ سے ہے مبارک باد کے قائل اور شکر کرے کا سبب ہے۔

کسی چودہ : میں ہاتھ میں بھی شورسا لگتا ہے۔ حاس طور پر ہر مہر جس طرف دیکھتا ہے تو اس وقت بہت زیادتی ہو جاتی ہے۔

تحقیق : ذکر کا اثر ہے مبارک ہو مگر دل کو خوش رکھنے اور سر کرے اور وقت دے دلی (دلائل کا استعمال سرور کی ہے تاکہ خلالت نہ ہو جائے۔ اور مگر کسی صرب لگاے اور سانس روکنے کا معمول ہو تو کچھ دن کے لئے چھوڑ دیا۔

خائن : مگر وہ وقت دل و ذکر لگتا ہے اور وہاں تو تعریہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہتا ہے۔ دل کی حالت ہر بہت ایک بات ہے کہ جیسے توئی کسی کا بہت ہی خطر رہتا ہے۔



تحقیق : پسندیدہ آقا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بادہ لہر، یہ۔

خائن : ایک دن ذکر کرتے ہوئے اپنا قلب آگ کی طرح نظر آیا جس پر رقیق اور طیف (ہلکا سا باریک) سی رنگ آجایا معلوم ہوا۔ اس وقت قلب میں نایب غنڈک بھی محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ دیر تک قلب آگ کی طرح جلوم ہوتا رہا۔ پچھلے یہ دیکھتا ہے کہ شاید صرف حسیں ہو مگر اس حالت سے ختم ہونے کے بعد بہت تصور کرے سے بھی یہ بات پیدا ہوئی اور وہ غنڈک محسوس ہوئی۔

تحقیق : بلاشبہ وہ اور تھا جو تکیں اور دل سے مل کر رہتا تھا۔ ایک خود اور قلب جس پر (دوسرے) اور روح غالب ہو کر چھ گیا۔ یہ کاروان ہے، دور اور روح کا جو سید ہے اس پر اتیسرے اور غمی کا بلکا سا غلب ہو گیا اور اس کا رنگ بیلا ہے۔ اس (تور کے) مجموعہ کا مقام دل پر نظر نہایت حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے مرقے کے مطابق ہے کہ وہ طبع و قلب کو تہہ کے قتل اور سارے دوسرے طبعوں کا متبرک (کہ دوسرے طبع اس کے بچہ جیرو) کرتے تھے۔ کی طرح یہ حدیث کے ساتھ موافق ملے۔ ”ان من المجد مضحة ان صبحت صلیح الجسد کله الحدیث“ (من جو جسم میں ایک لقمہ ایسا ہے کہ وہ کچھ ہو جائے تو سارا جسم کچھ ہو جاتا ہے۔ یہ سارے آثار پدیدہ ہیں اور مالک سے لئے خوشی اور تسل کا سبب ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ سب ظف و صحت کی وجہ سے ہیں تکی کا رحمت ہوا جا رہے۔ لیکن مقصود نہیں ہیں جیسا کہ دوسری حسی خستیں جو صیحت کے امیدیں کا سبب ہیں وہ خستیں بھی شکر سے قائم ہیں اور نعمتوں کی طرف توجہ کرے گا ہر وجہ نہ پندیرہ اور جواب نہیں ہے بلکہ (نہی توجہ پندیرہ ہے) جب کہ وہ توجہ انعام کرے والا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کا آئینہ سامنے۔ دلی شکی کی توجہ چلے سے اس سے ہوا اور انعام کرے دے (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پر غائب نہ ہواں کو دور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔


حَال۔ پھر اس تصور کو طاق کی طرح کھجور، دیوار و ستون قرار دیا اور خود ایک کیفیت کے لئے جس میں سے اس کی تصویر بنائی

تحقیق حقیقت میں جان بوجھ کر کوا حیرت کرنا چاہتے تھے۔ اس میں بھی ضرورت نہیں ہے کہ اس دور میں کے بہت سے واقعات مرکب ہوئے غرض کہ اس کا اختصار کیا جائے اور نہ ہی اس کا انکار کیا جائے۔ بعضوں میں غیر خصوص کی طرف توجہ کرتے ہیں، مثلاً (نئے) کے لئے دوسرے میں دور کرنے (نئے) جیل نہ لائے (نئے) (میر کی طرف توجہ رہا) یہ ضروری غیر کی طرف توجہ کرنا حجاب ہے۔ یہ ایک بار ایک بار کہ بات سے سمجھنے کے لائق ہے۔ افسانہ۔

حَال ایک دن میں ہر روز کے مدد سے جس جا رہیں گے تو نہایت خوشی ہوئی۔ اس بار ایک کھجور کی بری ٹھنی اس شکل پر  اور کھجور کی سے اس میں یہ عجیب واقعہ ہے تو نہایت دور کے بعد وہ ٹھنی دوسروں سے اس طرح  پھٹ گئی اس کی شاخوں سے دل بہداشت کی طرح کے بہت قریب پڑے اور آواز پہنچتی جانب ہا گھنٹے کے قریب تم ہو گئی۔ اور جاؤ گے اور شاخوں سے بچنے کے لیے رہے۔

حقیقت اگر حرکت سے چلے گئے کی حالت کے بعد یہاں خوش آئی سے توصیف تھیں جو بیا جانے کا کرم صرف خوب سے تو بالکل بھی توجہ کے قابل نہیں ہے آخر میں جو کھٹا ہے بیدار کی ہو گئی سے دونوں باتیں خوب یا سے چلے گئے کی حالت اس کی ہیں۔

وضاحت کا حوالہ میر سے صحت یہ بات سونے والے کی دو مہینہ حالت میں پیش آئی تھی مگر میر سے یہ بات توجہ کے قابل نہیں تھی اس لئے ذکر میں کی گئی تھی۔

تحقیق قال اللہ تعالیٰ لا ضرب اللہ مثلاً کلمہ طیبہ کشحیرہ طیبہ اصحاب طیب و موعظا فی السماء تو حق ایک کل حین مادی و مہیا  اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کسی مثال یا مثال فرمائی ہے کہ (وہ) ایک پاکیزہ و درخت کی طرح ہے۔ جس کی بڑھ رہی ہے (خوب گزرتی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں اور پتیاں کی طرف جاری ہیں وہ خدا کے حکم سے ہر فعل میں چل رہا ہے۔ یہی اس کی شاخوں سے تھی جس سے موعظا و مصلح ہیں اور خصوصاً کہ ہے اس کی کھجور کی سی مثال عقل ہی سے نظر آئی کہ شجرہ طیبہ کی قشر کھجور کے درخت ہی سے کی گئی ہے۔ جو قلب میں کا نظر آتا ہے اس لئے ہے کہ اس میں کی اصل شاخ قلب ہی میں ہے اور اوپر کھینچا (ان شاخوں کا) تو جان میں دے کا محبت ہے اور وہ اس میں کی حقیقت ہے۔ یہاں کی طرف شاخ ہے کہ معمولی پھل و دودھ کی طرح ہے اور یہ منہول اس حد سے کہ وہ اس راہ سے عقل سے توجہ و

جز سے غور یا وہ کام میں لگیں۔

خُلائے گزشتہ احوال یہ ہے کہ آج صبح نماز فجر سے پہلے ذکر میں مشغول تھا کہ خود بخود مودودی کی ایک حالت در خدمت کے لئے طارن ہو گئی۔ اس وقت جناب والا کو دیکھا کہ آپ نے میرے دس میں خود کے دوستوں کا نام فرمائے اور یہ فرمایا کہ یہ ایک ستون مولانا شہد احمد صاحب گنگوہی کا ہے اور یہ ایک ستون مولانا محمد کام صاحب کا ہے۔ وہ دو ستون بہت بڑے ایک دوسرے سے چلتے ہوئے تھے۔ جب میرے قلب میں وہ کام کے لئے گئے تھے تب حالت ہوئی جس کا ب تک بہت اثر ہے۔

تحقیق وہی نبوت کی نسبت ہے دوسری ولایت کی سمت ہے مولانا گنگوہی پر پہلی غلبہ تھی مولانا مودودی پر دوسری کا عہد تھا مبارک ہو۔

خُلائے ایک دن میں تبصرہ کے بعد ذکر کر رہا تھا یہ معلوم ہوا کہ میرا جسم ایک دم سے بھول کی طرح ہٹا ہو گیا اور کچھ دیر نہیں رہا چند منٹ یہ حالت رہی ایسا معاملہ آج تک کبھی پیش نہیں آیا۔ ذکر کی حالت میں کچھ مرتبہ چائے کی حالت میں آنکھیں بند تھیں تو یہ معلوم ہوا کہ قرآن شریف کھڑا ہوا سامنے رکھا ہے اور تلاوت کرتے ہیں۔ کبھی ایک آیت یا دو آیت تک یہ بات باقی رہی۔

تحقیق پہلی کیفیت ملاحظہ فرماؤ کہ اثر ہے جس سے روح میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور روحانیت کے قلب سے اس طاقت کا اثر جسم پر پڑتا ہے پسندیدہ حالت ہے مگر خصوصاً یہ دوسری کیفیت ذکر کے سرایت کرنے کی علامت ہے یہ بھی پسندیدہ ہے۔

خُلائے اب قبیل ارشاد میں گزشتہ ہے کبھی ساڑ پڑنے میں دل میں وقت ہوتی ہے

تحقیق یہ ذکر کا اثر ہے۔

خُلائے ایک بات جو ذکر کی حالت میں پیش آتی ہے وہ تحریر خدمت ہے۔ وہ یہ کہ ایک دن ذکر کی حالت میں کسی شخص کی آواز سنانے والی میں نے تو اس آواز دینے والے کو پہچانا تھا۔ پتا نام سنا تھا کہ اس نے کبھی بھلا کر میں مشغول ہو گیا۔ دوبارہ پھر ایک آواز معلوم ہوئی پھر غور کیا تو کوئی معلوم نہیں ہوا پھر اپنے کام میں مشغول رہا۔ اسی طرح میں بارہوا اس کے بعد میں اپنے کام میں ہی مشغول رہا اور ذکر کرتا رہا اس کے بعد کئی روز وغیرہ معلوم نہیں ہوئی۔

تحقیق اس (آواز) کی طرف جتنی توجہ کی اتنی توجہ بھی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سب تجلیات (پوسے) ہیں۔

خُلائے آخر سے اس سے پہلے خط میں الوار کے بارے میں سوال کیا تھا ارشاد ہوا تھا میں تک کے غور و فکر دماغ

عرف و رسوم کی جو کچھ ہیں وہ نہیں مانی جاتے۔ قصور (مخالف کے انوار اور رواج کے تعصب) میں فرق کس صریح یا جانا ہے۔

تحقیق اس کی بھی ضرورت نہیں اس کی تحقیق بے کار ہے اور راستے سے ہٹا دینا چاہیے۔
حالات اس وقت میں ایک دن کی طرح ایک نو میرے سپرے نکل کر پھر گر چکا گیا اور بندو چراغ
 دیا گیا۔ ذکر کے درمیان خصوصاً عمری کے وقت کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سر کے اوپر آسمان ہے اور اس
 میں ستارے ہیں اور سارے جہاں سور (روشنی) ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا کہ میں کہہ رہا ہوں حالانکہ میں مسجد
 حرمہ میں ہوں ہوتا ہوں یہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں زمین پر ہوں۔ مگر جہاں بالکل فوری اور معلوم ہوتا ہے اور سر
 کے اوپر آسمان اور ستارے یہ وقت ہوتا ہے یہ سالہ اور کچھ کچھ بھی آسمان پر چاند بھی نظر آتا ہے۔

تحقیق ان کا وہی جو ب ہے جو پیسے پر چمک رہا ہو، میرا یہ کہنا بولوں احتمال میں حرکت
حالات پیسے کی چیز اس و میرا کی طرف توجہ جلب تھی اور طبیعت میں اس سے غرت تھی۔ اس وقت طبیعت
 و معرفت کی ضرب متوجہ ہونا ہوں اس سے اتنی غرت نہیں رہی تھی پیسے تھے یہ معلوم میری کیا حالت ہو رہی ہے
 نہیں دیکھیں۔

تحقیق یہ صاحب پیسے سے بد ہے اگر اشیاء کی طرف توجہ نہ ہو مگر اس ہنسی حالت میں دھوکہ بہت ہوتا ہے
 کہ اسے معرفت کی حیثیت سے بھی اس کی طرف توجہ حالانکہ وہ جھوٹ کر رہی ہے

حالات گزارش ہے کہ بدو و فصد قربان اعتنا سے ہے وہ مخالف پر پابند ہے کہ کچھ بھی اس گھر میں
 ہے مگر ہر مصلحت میں ہونا چاہیے۔ ایک دن اس وقت پڑھنے پڑھنے ایک صورت اس میں نظر آئی تھی جو مسلسل
 بری تھی صریح سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اور اس پر پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صورت مٹا کر ہے

تحقیق یہ جہاں حیرانک ہے لہذا یہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اپنی روح کی صورت مثالیہ سے نہ صداقتوں سے نفس
 دیے و عشق دینا ہے (اس کا مطلب یہ ہے) کہ رکنا روح تک پہنچنے یا اسے قوی کی علامت ہے۔

حالات جس کا اس نے کہا ہے اس پر پڑا ہے اگر اس کی طرف سے یہ معاملہ ہو تو ہم ہرگز حد بولنا کہ اس کو جیسا
 کہ اس نے کہا تھا محبوب ہو کر طرح ہے اب میں اس و دوسری چیزوں میں اللہ تعالیٰ کا ہونا مان کا۔ ہونا و کا
 معلوم ہوتا ہے کہ اسے اسی سے ظاہر ہونے کی جگہ معلوم ہوتی ہے جس طرح سورج کے آگے شیشہ (کہ شیشہ
 میں سورج کا نقش ہوتا ہے) اسے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا نقش ہے۔

تحقیق مگر یہ کہہ سکتا ہے کہ ظاہر ہونے کی بالکل اس کی حالت ہے یہ عمارت سمجھا ہے کہ ہے کہ

— (مقدمہ و تہذیب و تمدن اسلامی) —

دو تار رہنے کے۔

حَالِ نئی طرفوں پر مشغول کر؟ جو کے غیرت جھوٹائی۔ ہمیں کیا چاہی ہوں اگر آپ نے کام پر نظر پڑا ہے تو اس کی برائی کا شکر معلوم ہوتا ہے اس وقت پر مزاحہ اور لذت آتی ہے۔ یہ عمل عام ہر سہوہ ہو۔ دعویٰ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ گھبرا کر غرض برآں ہیں۔

تحقیق۔ یہ پتہ عدہ سے مراد ہے۔

حَالِ بھی کچھ ذرا سے وقت پر چر، بہت خوبصورت معلوم ہو۔

تحقیق۔ خود ذکر کا بھی اثر ہے۔

حَالِ تہذیب تو بھی کچھ قند ہو جاتی ہے اور کوئی ایسا باب وغیرہ نکل نہیں آتا جس سے جا بٹھیں مگر لغوی غم کے سے کرتے غم ہوئی ہے تو اس قسم سے سوایہ نکلتا ہوں کہ جماعت تیار ہے اور میں ہوا وغیرہ میں مشغول ہوں میں صبر و پاکافتہ ہوں مگر کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سوئے میں کسی سے نکلا (میںوں صاحب) پس جا بٹھ ایسا مرتبہ کیا ہے۔ عطا سے پکار رہا ہوں واقعہ میں صاحب اس جا بٹھ تو اللہ تعالیٰ سے ستر میں نے دعا کی۔ یا اللہ تعالیٰ میری غم کو بھی اس کا شکر نہیں ہے۔ اس طرح بددعا کیے جانے اور نفس کی حالت درست سے ہر جہ سے کوئی اثر نہیں آتی مگر یہ سچ چھوڑا ہے کہ۔ داروینا کے مہنہ میں یا کوئی اثر نہیں۔

تحقیق۔ غالباً سکول (ارشوں کے عام سے) ہے لکھا ہے غیبیہ سے بہت و پوریت کی جاتی ہے اور یہ گھر چہ بند ہے۔ مگر خصوصاً نہیں اس کا ہوا مال ہے۔ ہونا نقصان دہ ہے۔

حَالِ میری حالت میں وقت تہذیب پڑے کے ذکر کر کے سکھ ہوں تو خود میرے بعد مجھے سوایہ اور سوایہ کے بعد کا وقت آیا تو حضرت مجھے تو دوتا تو یہ کہ مجھے کر کے کی بہت کچھ ہوں۔ جب بھی کر شروع کرتا رہتا ہوں تاہی حالت میں سکھ سے دا پڑا آیا حضرت بدھ کی رات جب کہ شروع یا تو میں ونبہ اللہ تعالیٰ کی تک میں جس خیر ہو نہیں تو میں نے ہر ہوئی میں سکھ میں یا میں نے خیر مجھے یہ تھی ہو۔ یکساں ہوں کہ میں ایک مت جو سے مدد ان میں بھی گیا اور۔ یکساں ہوں۔ یہ طرف بہت چاروں کے ہے ایسا خوبصورت مکان بھی نہیں نکلا اور اس مکان کے سامنے، یہ بھی گا ہر سے دل میں واٹھ ہوئی کو اندر کر دیکھیں پھر مدد جانے کی درست شکل ملی ہوئی آگیا ہو رہا ہوں۔ مکان ہے۔ کچھ حق اللہ العاکلہ کرتے ہیں اس لیے آپ کو پڑا۔

تحقیق۔ اس باتوں کی طرف توجہ۔

حَالِ حضرت سکھ کی رات میں دت عکس پڑا۔ و تہذیب شراب میں خود میرے بعد نکلتا ہوں کہ مادی

یہی حدیث میں آئے کہ دوسرے انکار میں لا الہ الا اللہ اللہ کیسوی سے فائدہ کے لئے توحید ہو۔
 چم۔

ناغہ کا نقصان دہ ہونا

مخلان: تین ماہ سے بارہ سوچ چھوٹ گئی ہجرت السنوں کرتا ہوں آہستہ گئی جس ہونکتی ظاہر میں تو خوب مکتا جاز
 میں مگر دماغ بہت ہی کمزور ہے۔
 پتھریق: کوئی تصورات نہیں ہو۔

شغلِ انحد میں سنائی دینے والی آواز کا مخلوق ہونا

مخلان: شغلِ انحد اس شغل کا طریقہ یہ ہے۔ سراسر ایک کرۂ پھیس بند کر میں ہر کاموں میں کھڑی ہوتی ہوں
 ذہنی کردار و فکر سے مدد رہی اس سے کانوں میں ایک آواز پیدا ہوتی ہے اس سے اس آواز کی طرف دھیں
 رکھے ہوئے اس پر دل سے "اللہ اللہ" کہتا رہتا ہے۔

سوال: تو بارہ ماہ صحت جو چلے نہ آئے۔ رگ میں کے دریا میں سے کہ ہے

شور: یہ کام نا منطوق ﴿﴾ اور حد و شہادت نا پور و غور

اولیٰ و آخر چوں ہے حد شد ﴿﴾ وہاں سب نام نا حد شد

تو یہ کہہ کر: "تو یہ نا ختم ہونے والا کام" خود بخود اوجھل ہے چند دن سے اس کی وجہ و احتیاجی

کیونکہ کوئی حد نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام انحد ہے۔

مخلان: اس پر رگ کا قول کوئی دلیل نہیں ہے اور۔ اس شغلِ انحد کے انحد نام ہوئے کی یہ وجہ ہے بلکہ ہر
 وقت میں نادکی سے معنی قدامت میں ہو رہا اس کا وقت ہم سمجھنے کا اعتقاد جو ہمیں کا ہے کہ وہ اس آواز کو قدام
 سمجھتے ہیں ہر یہ اعتقاد مسلمانوں میں بھی مشہور ہو گیا۔ اس کی نقلی صورت کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال: میرا القلوب میں ہے کہ اس حد کی آواز کا مقابلہ دنیاوی شہر میں کر سکتا ہے بلکہ (پ) سروں
 آواز سب پر غالب رہتی ہے۔

مخلان: رحم مع نہیں ہے کیونکہ سروں کا معنی نا ختم ہونا ہے اور مخلوق کے لئے مدت ہمیشہ مافی رہتا) جس
 ہے اور مخلوق کے لئے ہمیشہ سے جتنا ممکن ہیں ہے اور یہ علم کلی (میں ممکن ہے) ہے اس سے اس کے فنی
 ہونے کا اعتقاد جائز نہیں ہے اسی طرح اس آواز سے ختم سے ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ یہ شہادت کلی کی

تحقیق: یہ خیال بھی جس درجہ سب سے زیادہ قرب و صمیمیت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے ساتھ ہے آپ عوام کے بدلے جانے کے لیے مستحق تھے اور طبیعت میں ان کا ہر کار و محور (موجہ وے) کی حالت میں (بھی) محبت (موجہ وے) کے عنوان سے ہے جو آریا ہے مثلاً: اے حکام کے وہ ہر دس طرح کہا جاتا ہے کہ ہر کار کے ساتھ میری کوئی پناہ نہیں اس عادت کے چلنے آنے کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ قرب وے کی حالت میں قرب کی حالت میں بھی وہ اللہ اور اہم امور اور اہم ہیں اس لیے ایک طرح قرب ہیں اور ایک طرح اللہ ہیں اس سے بھی لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے ہر بھی لا الہ الا اللہ

ذکر میں بیوی کی جدائی کے درد کا پیش آنا

سوال: اس سے یہ ہے کہ پیسے بھی بھلا کو مصروف ادا کرتے وقت رونا یا شہادہ بھی تکلف مگر میرے گھر میں (بیوی کے) انتقال کے بعد سے یہ تکلف یا اختیار ذکر کے وقت رونا بہت آتا ہے۔ خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (اس میں) کچھ بیوی کے جدائی کے درد کی علامت بھی ہے یا کہ وہ ان کی علامت کو کس طرح دور کروں۔ تنہائی میں بیٹھنے ہی ہوں کہ باتیں یوں آتی ہیں اور دل گھبرا جاتا ہے، اب عرض یہ ہے کہ حضور ﷺ کا کچھ مذہب و تقویٰ کے واسطے، مثلاً فراموشی کر، کرم و کے ساتھ یہ دیا کہ: "بی بی، شکستہ نہ ہو۔"

جواب: اسلام علیکم (بیوی کی جدائی کے درد کی) یہ علامت میرا تجربہ ہے اس سے تمہارا ہو سکتا ہے اس لیے اس کے (دور کرنے کے) بہانہ کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ نتیجے سے قبل اسے کہ یہ نوٹا مضمون کے لئے حوالوں سے اس لئے مفید ہے کچھ فکر نہ کیجئے۔

ذکر میں دل لگ جانا شغل کی طرح ہے

سوال: کسی دن فرصت کے وقت اہم وقت ہے، ذکر میں بھی لگا ہے اور اس روز شغل نامہ ہو جاتا ہے کیا کرنا چاہئے؟ چند منٹ شغل کر کے پھر ذکر میں مشغول ہونا چاہئے جو میرے لئے مناسب ہو اور غار نہیں۔

تحقیق: مگر ذکر میں دل لگ جائے تو اس سے شغل کی غرض حاصل ہوتی

ذکر میں رینہ کا علاج

سوال: چاند سے بھلا کے دس میں ایک تہہ ہے یا ہے کہ اگر کسی مات و شغل میں رہا جاتی ہے تو اس وقت گریہ از رکعت لیا کر کے بارہ تسبیح لیا کرنا چاہئے یا بارہ تسبیح چھوڑ کر چاہئے؟ تسبیح چھوڑنے کو دل بھی نہیں

تلاوت کی زیادتی کو ذکر کی زیادتی پر ترجیح

ایک مجازہ صاحب کا حال

حَالِ اِسْلَامِ عَلَیْکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی کی ۱۷ سے ۱۱ اور ماسورہ پر ہادسہ (بیٹھتی) ہے اور باقی اوقات میں کھم بھیرتی
 تلاوت کی دیوتا رہتی ہے کوئی نئی حالت نہیں ہے جو حدیث و احادیث میں نہ ملے لیکن ایک نئی بات یہ محسوس کرتا
 ہے کہ تلاوت سے جتنا شغف ہے اتنا تو کار سے نہیں ہے حالانکہ شروع میں تلاوت میں شغف تھا مگر کسی دوسری
 بھڑکی کی وجہ سے تلاوت سے ہٹ کر آگئی ہے یا کم ہوتی ہے تو قلب پر ایک لم کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے اس حالت
 کے آراہنے کا دوسرا ہوتا ہے۔

تحقیق اہل مقصود بھی حالت ہے کہ ذکر سے زیادہ شغف تلاوت سے ہو اور جہاد میں اس کا اہل ہونا اور
 ماضی کے سبب طرف اہل تامل۔

زبانی ذکر

سوال پہلے غصے بیٹھے مڑو کر کرتا تھا اب بہت بھول جاتا ہوں کچھ علاج چاہاں فرمائیں۔
 جواب جب یاد آجائے شروع کر۔ یہ۔ خود ذکر و سنت ادا سمیت) کہ اپنے رب کو یاد کیجئے جب بھول جائیں۔
 حَال (اسی طرح) مختلف قسم کی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ سب بھر باطل کو رہ (نہیں) ہوتا۔ سب حالتیں مت گنیں
 دین بھر مشاغلطان ملاؤ کار کرتا اہل کچھ قلع کل اٹھتا ہے طبیعت بہت گھبراتی ہے

تحقیق سلطان ملاؤ کار روزانہ کیجئے۔ ایک روز یہ اور ایک روز صرف زبانی تم وقت کا ذکر کریں۔
 سوال اگر وہاں ذکر خود کو سنائے پھر ہو ذکر سمجھا جائے گا یا نہیں۔ کبھی اس طرح بھی کرتا ہوں فقہ (کی
 کتابوں) میں تو کم سے کم آہستہ پر ہنسی کے اندر خود کو سنا لکھا ہے اس صورت میں تو یہ۔ سہی بے حد چھری۔ یہ
 صورت یہ دور تیرہ کے وقت پیش آتی ہے کہ اگر کچھ دھڑکے ساتھ کرتا ہوں تو میری شکل بھٹی ہے اور بالکل
 رہتا کہ اس کے کو بھی دل نہیں چاہتا کہ یہ صورت اختیار کرنا ہوں۔

جواب فقہاء نے جو (خود کو سنائے پھر کا) اختیار نہیں کیا اس کے سنی یہ ہیں کہ نئی حکام اس کے بغیر (کہ
 خود کو سنائے پھر) معتبر نہیں ہیں۔ یہ کہ اب بھی نہیں ہوتا۔ آپ بے تکلف ہیں رستے رہیں۔

حَال زبانی کر پہلے سے کم ہوا تھا پہلے سے بہت یاد ہوتا رہا ہے۔ ذکر کسی اکثر اوقات آسمان سے جاری

ہوتا ہے۔ مشغول کے ساتھ بھی جاری رہتا ہے لیکن اکثر دماغی مصروفیت کے وقت بند ہو جاتا ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ ایسے وقت بھی بے تکلف جاری رہ سکے۔

تحقیق: کہیں روئسلاک کیلئے ایک وقت میں دو طرف توجہ نہیں ہوتی لیکن اس جاری نہ رہنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ باقی ذکر قلبی کے بارے میں یہ ہے کہ اگر اس وقت، باقی ذکر مشکل ہو تو قلبی ذکر پر اکتفا کرے میں کوئی حرج نہیں اور صرف قلبی ذکر پر اکتفا نہ کیا جائے اگر کے ساتھ رہائی ذکر بھی ضروری ہے خواہ قلبی ذکر میں اس سے کچھ کمی ہو جائے۔

حالات: کبھی معمولات اور اوجھڑا خارج و مزاحم (یعنی آڑ) معلوم ہونے لگتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ذکر و فطرت ہی جاری رہے۔

تحقیق: یہ دل چاہتا ہی ہے کہ ہر وقت ذکر و فطرت ہی۔

سوئے میں ذکر قلبی

حالات: حضورؐ جو عظیم فرید ہے سبب اہم اللہ ہر سے اور خوشی کا ہمار جاری ہے۔ تعداد میں ہزار مرتبہ ہے۔ میں سوہا کرتے ہوں۔ ڈیڑھ سال کے قریب ہو گیا ہے جس کی اطلاع بھی حضورؐ کو دیتا رہا ہے اور جواب ثنائی سے ضرور بھی کرتا رہا پر کرم فرماتے رہے ہیں۔ چند دنوں سے یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ بدو جب عشا کی نماز کے بعد سوتا ہے تو سوئے کی حالت میں یہ ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ بعد کو کچھ نیک معلوم ہوتا لیکن پاس کے سوئے سے بیدار ہو جاتے ہیں اور جب مجھ کو اٹھاتے ہیں تو قلب میں آگ اور بھڑکائی معلوم ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ سوئے میں جب ذکر جاری ہوا تو چنی آواز سے خود مانگ گیا پاس کے بعد بھی قلب اور رہیں سے ذکر مسلسل جاری تھا معلوم نہیں کہ یہ دس کی گزروی ہے یا صد ہندی علیہ ہے امید کہ قصور اصلاح فرمائیں گے۔

تحقیق: اگر دوسرے آثار بھی ضعف قلب کے ہوں مثلاً جلدی غصہ مانا تھاپی میں خوب معلوم ہونا بدگالی کے علامات رہیہ آنا بھی کبھی خنکاج کا عذاب تو اس میں دل کی گزروی کی ملاوٹ ہے اس صورت میں مناسب سے علاج کرنا ضروری ہے اور اگر یہ آثار نہیں ہیں تو مبارک ہو اور کبھی (دل کی گزروی دانی) صورت میں بھی محنت سے حل ہو سکتا ہے۔

درو میں مانعہ نہیں ہونا چاہئے

حالات: (بدو) راکل الخیرات اور مناجات مقبول ایک سزا دور اندہ پڑھ دینا ہے مگر عقل کی برائی ہی وجہ سے کبھی

ہوئے پر اور مجھ کو مکان سے نکال دیئے ہاں لکل تیار ہو گیا ہے۔

تحقیق: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ بچے علاوہ کے تعلقات کو اس طرح دس سے نکال لینے ہیں۔

سوال: مولانا میرے حق میں دعا کیجئے یا اللہ میری توبہ قبول کر خدا جائے مجھ سے ہوں کر یا جاں بوجھ کر کیا تصور ہو ہے۔

جواب: ہاں ہاں دعا کرتا ہوں مگر یہ یقین نہ ہوں۔

سوال: میں نے ابھی قریب ہی میں امیر لوگوں کی تاسید (وعدہ) سے لی لٹال ایک مدرسہ قائم کیا ہے اس میں مذہبی شریعت کی ہے۔ دعا کیجئے اللہ علم شریعت کی ترقی کر دے۔

جواب: آمین۔

مراقبہ میں انوارِ لہائف نظر آنا

حالات: رات کے مراقبہ میں اکثر دو تین رات سے یہ ہے کہ دیکھنے کی طرح تصور ہوتا ہے کہ تمام جسم کو ایک روشنی سے گھیرا ہے کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل تمام روشنی ہے مگر چہ کہ جسم نہیں ہے وہ کبھی رات کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک سفید روشنی سے سارے وجود کو گھیر لیا ہے کہ تمام جسم تصور میں آتا ہے اور کبھی چاروں طرف روشنی درمیان میں کچھ سیاہی نظر آتی ہے

تحقیق: یہ لہائف کے انوار ہیں جو کہ نمود ہیں مگر چہ مقصود نہیں ہیں۔

حالات: دوسری کیفیت یہ ہے کہ شب کو گویا تھوڑے سے پردہ کی آڑ میں بہت سی آگ سرخ رنگ ایک جگہ جمع معلوم ہوتی ہے لکس جلدی سے غائب ہو جاتی ہے۔

تحقیق: اس میں دو احتمال ہیں اگر مزاج میں حرارت دیہست (گرمی اور خشکی) غالب ہے تب غلاط کا ہونا ہے اور یہ بہت ہی مشق کی مثل شکل ہے جو اپنے علاوہ کو جلانے کی خصوصیت میں آگ کی طرح ہے۔ اس لئے بعض اوقات یہ صورتوں کو مست چیمبر سے تعبیر کیا ہے کہ اس بہت پر مشق غالب ہوتا ہے۔

حالات: دن کے وقت ذکر کی حالت میں خوب کی طرح ہو کر اداں کی طرح بہت دور سے اللہ کبر ایک مرتبہ بنا گیا جب دوسری مرتبہ کے واسطے وہاں متحد ہوا خوب کی طرح حالت ختم ہو گئی۔

تحقیق: کبھی (توقہ) تنقید کا تصور ہوتا ہے اور کبھی انکشاف (فروختوں کے ہام کا انکشاف) ہے کہ عالم نفس سے دولت الہی ہوتی ہے "واللہ و اجع من حلکم ہوا الانسانی" آپ کی حالت کے اعتبار سے

موجود و افراد نمی کہ جس مرض سے یہ سان ہوتا ہے وہ دور ہو جائے۔

تجذیبی۔ اس حالت میں استغفار حاصل ہر کی وقت معذور ہا جیسے جی کہ اگر ہر وقت صحت ہو سکے تو کفن نہ ہو۔

ذکر قبس

تخال۔ سناہیں کہ کثرت ذکر سے دل بولے لگ ہے تو کیا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی صراحتی صحت لے اور کچھ لے کہ اس کا دل ہوتا ہے۔

تجذیبی۔ باطل بے اصل (بات) ہے۔

تخال۔ صرف دل سے ذکر کرنا بھی کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نہیں

تجذیبی۔ مانع ہے جب ارادے سے نہ کر قلب اور مانع کو جمع کرنا باوجود مانع ہے۔

تخال۔ کثرت ذکر سے خاموشی کی حالت میں جو سی کر حرکت کیا کرتا ہے تو کیا یہ حرکت اس کی کج کار آمد ہوتا ہے۔

تجذیبی۔ بغیر ارادے سے شیخ معذور عمل نہیں ہوتا

سبب۔ یہ دو حالتیں جو شیخ کھلی جاری ہیں ایک ہی چیز ہیں اور فرق اعتباری ہے یا حقیقی ہے۔

① بھی یا داشت اس طرح معصوم ہوتی ہے کہ اس میں صرف یہ واقعہ محسوس ہوتا ہے کہ خود کو ذکر نہیں پاتا ہوں خصوصاً یہ شیخ ہر دم ذات جبرائے بعد ایسا ہوتا ہے۔

② اگر خیال کر میں ذکر میں مشغول ہوں تو خود و دال پاتا ہوں۔

دوسری صورت میں موقوف حاشیں برابر ہیں یا کہ ہیں خود کو کس حالت پر رکھیں۔

تجذیبی۔ (خود کو دوسری حالت پر رکھیں کہ وہی ذکر (کی حالت) ہے کچھ حالت ذکر نہیں ہے بلکہ کر کا اثر ہے اور ذکر کا صرف یہ اثر کوئی قابل شمار نہیں ہے اور یہی اس میں کوئی مشغول ہے۔

سبب۔ میرے حضرت اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت کی دعا اس کی حرکت سے ملکہ یہ داشت اس میں نہ لے کر رہا ہے لیکن محض اس میں فائدہ محسوس نہیں ہوتا ہے صرف پل میں گئی پاتا ہوں۔

تجذیبی۔ کمزوریں اب اس کی ضرورت میں رہی ہے اس کا مقصد ملکہ یہ داشت ہے۔

زبانی ذکر اور نوافل میں زیادہ جی لگنے میں راز

تخال۔ ذکر فی وہایت ۱۰۰ اور ہم دست شریف ایک ہزار لگی وہایت میں دل بہت لگا ہے تو دوسرے میں

میں حضرتؐ کی پاک دعا اور جلی توجہ کا۔ وقت نکلتا ہوں۔ ایک بات دو کہ بہت دوس سے چٹن۔ ہی ہے یہ ہے کہ حرمِ مبارک کے مقابلے میں حرمِ باطنی کی گناہے خصوصاً توجہ کے سے حواصل پڑھے جاتے ہیں یہ کسی حالت میں اور دعا فرمادیا۔

تحقیق واقعی مجھ سے یہ ذکر طہیثوں کے بہت زیادہ موافق ہے اور کر لئے بہت زیادہ معینہ بھی ہے بعد تعالیٰ اور انہوں نے کلمات عطا فرمائے۔ حساب کے سے دیا کر بار بتا ہوں۔ لی گنا طہیثی احوال کی وجہ سے ہے کہ یہ وقت قاری احوال کی وجہ سے ہے۔ اس لئے حواصل میں فرض کے مقابلے میں زیادہ ہی گنا نقصان دہ نہیں بلکہ معینہ ہے کیونکہ فرض کو تو محض اعتقاد کی وجہ سے ادا کر ہی جایا گئے حواصل میں اگر دل زیادہ نہ گئے تو کوئی کا احتمال تھا۔ باقی اس کا یہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ غصے کو یہ سرور ہوتا ہے کہ میرے دماغ سے جو ہے کے باوجود میں نے یہ کام کیا۔ لہذا فی سئلہ بڑی توفیق دی۔ کمال کے زیادہ ہوئے کے وقت یہ حال اعتقاد کے تابع ہو جائے گا مگر اس وقت بھی وہ معینہ ہے

تعلیم مراقبہ

تحال اور مرقبہ سے مراد ہے جو چند روز سے کاظم ہو سے اس کو حال یہ ہے۔
اس سے پہلے بالکل طہیثی قلب۔ تو اس اثناء میں ہے اس وقت تو اس کر رہا ہے کدو حیدر

تحقیق صاحبِ درالامیان زیادہ اوجھے مراقبہ شروع فرمادیا جائے لیکن شرط یہ ہے۔ دس میں اس کی خوب پیادہ اور خوب شوق خود پیدا اور نہ صرف ذکر بھی کافی ہے۔
تحال مراقبہ دینا کدو مغرب کی نماز کے بعد جتا ہے مگر کسی دس بائیں حالت ہوتی ہے کہ کتب اندر سے عند کر بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض دن مرقبہ ظاہر ہوتی ہے۔
تحقیق یوں حالتیں فائدے سے بھر پور ہوتی ہیں۔

تحال ایک دفعہ ذکر کے بعد مرقبہ تھا۔ یہ دیکھا گیا، خانقاہ تھا۔ جنوں میں جو بڑا صاحب اور چند صاحب حضرتؐ قدس سے کی کتاب کا سبق پڑھ رہے ہیں، (اب معلوم ہوا کہ وہ حدیثیں پڑھ رہے ہیں جو ظاہر مشرقی میں جا کدو ہوں ہیں۔ حدیث کے حوا میں اس میں ہیں۔ کا میں نہیں ہو گا) حضرتؐ کی گویا سے حاضر ہوا اور دس میں شریہ ہوئی۔ توجہ صاحب سے مجھ سے فرمایا کہ کم بند سے شریک۔ نو سکے میں

سوال: ہاں، سچے وقت اس شخص پر خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: بہتر تو مکرر تصور ہے، یعنی حق تعالیٰ کا لیکن اگر یہ خیال رہے تو پھر ذکر کا کسی طرح سے تصور کرنا چاہئے تاکہ یہ قلب سے دھواورہے۔

سوال: اہم دامت کا وظیفہ کرتے وقت خدا کا تصور کس طرح کیا کریں تاکہ اہم اور حیرت انگیز حالت منتظر نہ ہو کریں۔ یعنی وظیفہ کے وقت کیا خیال کیا کریں؟

جواب: تصور میں صرف اللہ ہی، تبارک و تعالیٰ میں خود الفاظ ذکر کی طرف توجہ دانی ہے۔

تفصیل: حضرت جی اموات کے وقت خود کرتے ہیں اور اس وقت کہاں تو کثرت خیال نفس کی طرف رہتا ہے کہ اسے جس چیز کی غیبت ہو اس میں رہے، حضرت جی، ذکر کے وقت یہ خیال متعلق دو تو نہیں ہے۔

تجلیاتی: اگر مختلف رہا ہے تو کوئی حرج نہیں بلکہ مطلوب ہے۔

ایک اجازت یافتہ کا خطبہ مع جواب

تفصیل: ایک دوسرے یہ بیان کیا کہ کرنی، مشغول اور حلاوت قرآن مجید، غبرو میں میر خیال و تصور حق تعالیٰ کی جانب مائل تھا، آسمان کی جانب مائل تھا۔ میں نے اس کے کہنا پر کہ ارادے سے اس تعداد سے نیچے صرف اور ہی صرف توجہ رکھے، مگر پھر بھی یہ حالت تو کچھ حرج نہیں۔ تب آپ جو تجویز فرمائی اس میں اس کردار جانے اپنی تجویز پر تشبیہ و تمثیل نہیں ہے۔

تفصیل: ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ جب میں ذکر کرتے بیٹھتا ہوں تو میرے قلب کا منہ شہود ہو جاتا ہے۔ یعنی کس جاتا ہے اور گدگدیں مچھ رہتی ہیں لیکن میں بہت صبر کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں یہ کہ یہ حال صبر مطلوب ہوتی ہے مگر صبر نہ ہو سکے تو صبر سے کی ضرورت نہیں ہے۔ خوب دل کھول کر اس کو۔

آپ جو تجویز فرمائی۔

تفصیل: اہم و بلا تکلف اگر کسی نے بھی اتنا حق سے کوئی دلچسپ مضمون سنا جات یا غبر و غیرہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ و اور کسی صاحب حال کا ظاہر غلام مجید کی قریب و غیرہ سے سنا یا تو بلا تکلف ہوجاتی کی توجہ و دلچسپی حاصل ہوتی ہے۔ کتنا ہی چاہوں ہوں کہ صبر سے کام لوں مگر معذور ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں خدا کی کرم و رحمت سے اہم ہوتا ہے بعد میں مجھے شرمندگی محسوس ہوتی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے جو بات تجویز فرمائی محسوس کریں۔

تحقیق (۱) آپ نے ٹھیک جواب دیا تصور کہ دیا جائے کہ اگر یہ تصور ہے تو اس کو دور کرنے کا قصد بالکل نہ کریں یہ تصور فطری ہے دماغ نہیں ہوسکتا اور کوئی اس سے حال نہیں۔

تحقیق (۲) یہ بھی ٹھیک جواب دیا تھا اور کہہ دیا جائے کہ نماز میں صبط و محسوس اگر نہیں ہوتا تو ہوتا۔

تحقیق (۳) یہی معمول ہو گئے کہ جہاں پر جو فرض کیا جائے صبط نہ ہو تو مستحکم ہے۔

تحال مجھے ذکر میں پہلے تصور معیت (اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا تصور) رہتا تھا اب تصور وحدت (صرف اللہ تعالیٰ کا تصور) خود بخود ہونے لگا ہے۔ لا الہ کیجئے ہوئے خود بخود قائم و دائم نہیں ہے معلوم ہوتا ہے اور اس وقت کے ذکر میں صرف ایک وجود کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ یہ حالت حضرت کے دکان کے سفر کے وقت سے شروع ہوئی اور اب آج کی تقریر سے اس میں بھر اللہ تبارک ہے۔ حلقی صاحب **الْحَقُّ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ** نے اور خود حضرت نے مرتبہ وحدت الوجود سے متاثر فرمایا ہے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔ وہ بار و عمر ہے کہ یہ حالت ذکر میں ہوتی ہے۔ ذکر کے بعد و شوا کا یہ ہوا معلوم نہیں ہوتا لیکن اس کے عین سے برہنہ نہ ہونے کی طرف لگتی ہے۔

تحقیق (۴) (لوگوں) کو بے حس و علم یا محبت میں کی ہو تم و مین معلوم ہو (لو)۔

تحال کبھی کبھی ذکر کی حالت میں دو صورتیں پیش آتی ہیں۔ ایک الفاظ کا ذکر کرنا دوسرے مدد کے مجھے کا لفظ ذکر اس صورت میں کیا کر رہا ہوں۔

تحقیق (۵) دوسرا حالتیں کو چھوڑ کر جب تک لفظ ذکر کرتا رہتا ہے صرف ذکر پر اکتفا کریں۔

تحال میں ذکر کرتے ہوئے جب سچ میں رہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ حاضر ہوتا ہے جس میں کہہ سکتا ہوں کہ اب وحدت کے علیہ کی جیسے ہی اللہ کا کو طبیعت گاہ (بھاری) سمجھتی ہے کیونکہ فی اللہ اب تصور اپنی معیت بھی تصور میں ہوتی ہے کوئی اور الفاظ جو حضرت کے نزدیک مناسب ہوں اور شوا فرمائیں تو کہہ سکتا ہوں یا اگر کبھی مناسب ہوں یہی کہتا ہوں۔

تحقیق (۶) اس کی ضرورت ہے کہ کسی دوسرے الفاظ کی ضرورت ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت تصور اور نظریہ کا علاج

تحال بعد پر تفصیل حضور کے ارشاد اعلیٰ کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں مگر کلام اللہ جس طرح پڑھنے کا طریقہ ہے اس طرح سے نہ پڑھنے سے طبیعت میں رونق و طلال رہتا ہے۔ لہذا بعد تصور کی خدمت علی میں

یہ طریقہ ہے کہ عت کی نماز کے بعد مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھ کر بالکل منہ آواز سے درجہ کرتے ہیں۔ ملاقات کے وقت عثمانی نماز کے بعد ان صاحبوں نے حسب معمول اپنا ذکر شروع کر دیا۔ اس وقت مجھ کو یہ خیال آیا کہ ابھی ذکر نہ ہوئی ہے چنانچہ دعا پڑھنے میں بھی بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو گیا۔ لیکن میں نے ذکر کم جہر کے ساتھ کیا۔ کام چمکا کر مانتیں کیا۔

چچا بچا: اگر ان کا یہ کرپلورزم نہ ہو تو آپ کی شرکت بھی عیب کی بات تھی۔
 خٹاں: جناب صاحب! حضرت بیت ہیں۔ اس کے یہاں رسالہ الاذکار بھی آتا ہے۔ وہ عرصہ سے امرتسر میں ہیں کہ میرے پاس آکر ساتھ مل کر ذکر کیا جاوے اور تھوڑی دیر میں پڑھیں تو اچھا ہے۔ میرا اور ان کامنات بالکل قریب ہے اور ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ دو خط ہیں اور مسجد کے پیش امام ہیں۔ میں بھی نماز پڑھتا ہوں۔ پانچ نمازیں۔ ان کے پیچھے ادا کی جاتی ہیں۔ اسکی حالت میں کرسیاں مل کر اور ایک جگہ مسجد میں بیٹھ کر کر رہا ہوں تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

چچا بچا: ان کے ساتھ مل کر ذکر کرے میں کوئی حرج نہیں مگر تیرا شخص نہ شریک ہونے پڑے۔ وہ یہ بھی ایک رسم ہو جائے گی۔

خٹاں: اور یہ عیوب حاجت مفوض کے بدستور ہیں۔ ہے میں۔ نماز میں واقعی طرح سے غلطی آتی ہے۔ موت ہر وقت یاد رہتی ہے کسی سے بچنے والی نہیں چاہتا ہے کہ شاید گناہ ہو جائے۔ کسی کی جا سب سے کوئی حرج وغیرہ نہیں ہے اپنی زندگی کو بچاؤ تصور کرتا ہوں۔ تھوڑے وقت پر شیخ برہنہ کرتا ہوں۔ یہ ضعیف صورت کی دعا کا محتاج ہے۔ امید ہے کہ حضور کی دعا سے میری بہتری کا درستہ نکل جائے گا۔ ہوتی ہے یہ چاہتا ہے کہ خوب شور اور فضاں بجاوے۔ غصہ کو دلائل و دہارے قرآن کی حالت رہتی ہے۔ کبھی کبھی سوچتا ہے یہاں تو اپنے گناہوں پر نظر ہے کسی کے سرخ کی خبر سننے سے دل میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور کسی کو خوشی حاصل ہونے سے دل بہلے بھی مجھے خوشی نہیں ہوتی ہے لیکن مرے سے بے چینی اتنی ہوتی ہے کہ بڑی مشکل سے ختم ہوتی ہے۔ ہر گز ان کے دعا تیرا عیوب کام دیتی ہے۔ مجھے خراب ہے کہ دعا میں بہت اثر ہے۔ اس لوگوں میں سے سب سے حقیر کو صرف دعا اور اس کے بعد اصلاح کی ضرورت ہے۔ مگر حضور اجازت دیجیے تو چار بار اور حافظہ جو حصہ سے بیت ہیں ساتھ کر دیکھ کر لیا کریں یا تکریم جو رے عالی ہووی کیا جائے۔

چچا بچا: مبارک ہو بہت اچھے حالات ہیں۔ محتاج کے ساتھ ذکر کرنا اگر اترتو ہم اور اعلان کے بعد ہونا کوئی حرج نہیں ہے اور حافظہ صاحب کے علاوہ اور کوئی تیسرا بھی نہ ہو۔

مراقبہ میں قیود خاص کا خاص رکھنا

سوال۔ مرحوم کے وقت بہار، اکتوبر و دسمبر میں شش آگے میں مدد کرنا ضروری ہے۔ وقت سے پہلے نہ کرے۔
 آگے میں مدد کرنے سے میراں بہت گھبراتا ہے۔ ”کھینچ کھینچ کرے“ سے لڑ پڑی عادت کے مطابق بھینے سے
 یکسو ہوتی ہے اور سر جھکے سے بھی دل گھبراتا ہے۔ طاعن راہوں پر تو یہ قیود حیات اور اسواں کو اور کرے
 کے لئے ہیں جب وہ دوسرے طریقے سے بھی حاصل ہو سکیں تو ضروری نہیں کہیں ان میں یہ تردد ہوتا ہے کہ
 میرا حال تو بہت کمزور ہے مجھے تو اور بھی زیادہ قیود ضرورت سے چھان قیود سے بھی گھبرا جائے۔

جواب۔ ان باتوں میں طبیعتیں پیدائشی طور پر مختلف ہوتی ہیں۔ علم معارف یا سوداوی (صنعتیوں) کو قیود سے
 رشتہ ہوتا ہے۔ خصوصاً چنگاں (قیود) کے ساتھ نہ دوسرے بھی ہو جاتے۔ کمزوری زیادہ لگو کو تکیں پانچ سے
 لگدہ تو خود کی گواہی ہے۔ قیود سے جو حاصل مقصود ہے۔ تاثرات ضروری ہیں۔ ضرورتی سے

سوال۔ کثیر مرتبہ ارے سے قیود اور خصل سے وہ بات یہ کہ قیود میں تو جیور سے اور کار میں لگے رہے
 سے بہت رعایت خود بخود حاصل ہوجاتی ہے۔ اس کی وجہ کچھ نہیں ہے۔ تو یہ سچ ہے کہ تہاں میں ارے سے
 سے قیود ارے کی صورت میں مشغول ہوا۔ مگر چہرہ معلوم ہو۔ ن کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن معلوم ہو
 یا نہ سے افسانہ ہوتا ہے

جواب۔ اس کا سبب وہی قیود سے رشتہ ہوتا ہے۔ جب طبیعت پر قیود و خصل سے ہو جاتا ہے تو پریشان
 ہو۔ یہ جو کیفیت یکسو ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے وہ بد نہیں ہوتی۔ اس کے سبب سر پر قیود پر کھائے
 رہے۔

سوال۔ میرے لئے روادار خصل میں لگانا بہتر ہے یا لوالہ اوقات۔ تہاں مجید میں لگانا بہتر ہے۔
جواب۔ خصل میں زیادہ وقت لگانا بہتر ہے اور لوالہ اوقات میں قیود کا عادت میں لگانا بہتر ہے بلکہ آپ
 کے حال میں آپ کے لئے زیادہ مناسب ان کثرت ہے۔ مگر پھر خصل کے ہو

وظیفہ میں آنکھ بند کرنا

خال۔ وظائف خود ہوتی ہیں۔ سب بند میں آنکھ بند کر کے بیٹھنا چاہیے۔ علوم و ادب اور آنکھ
 بند کرنا چاہیہ مصمم ہوتا ہے۔ لکھ کھانے میں کچھ چھائیے معلوم۔ اس سے رُخ آنکھ کھل گئی و نور
 بند کر دیتا ہے۔ اس میں جو نقصان ہو ضرور اس سے ہارے ہیں نہ تکیں۔

تحقیق کون ضروری نہیں۔ اس کی کوئی وجہ نہ ہو۔ یہاں تک۔

وطنیت میں ضروری بات کرنا

سوال: درود شریف پڑھتے پڑھتے جو کوہ مستحضر پڑھتے پڑھتے وہیں میں بات پیت کرتا ہوں اس میں جو حرج ہو اس سے حضور تعالیٰ فرمیں۔
جواب: ضرر اس میں کچھ نہ ہوگا۔

لیٹ کر درود شریف پڑھنا

سوال: درود شریف میں میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں لیکن میں عشاء کے بعد سوئے وقت لیٹ کر درود شریف پڑھتا ہوں یہ کون سا عیب ہے؟ اس میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟
جواب: لیٹ کر پڑھنا میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔
جواب: لیٹ کر پڑھنا میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔

حق سچ نہ کہ تصویر

سوال: حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: جس عام تصویر میں کسی شخص کی تصویر ہو، جس طرح کہ تصویر بنانا جائز ہے۔
حق سچ نہ کہ تصویر

تحقیق (بزرگ حضرت) بلکہ ملامت و ملامت سے شریک بات میں ہے جس کا تعلق نہ ہو۔
وہاں کی ملامت و ملامت سے شریک بات میں ہے جس کا تعلق نہ ہو۔

لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ وغیرہ مخصوص

عہدوں قید کے ساتھ ملانا

سوال: لا الہ الا اللہ۔ بعد محمد رسول اللہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

تھاں سے

خداں یہ دوسرے تھے۔

تحقیق: اس کا خیال کہیں یونگہ یہ دارمذہبیت سے ملتا ہے۔

خداں حضور کیا تھے؟ اس میں شیطان بھی اپنی طرف سے بے حد مدد کرتا ہے؟

تحقیق: ہاں جگہ دو (دار) شریعت سے نکال دیا

خداں: کتب کے امیہ سے نئے ہے جو بھوکا اپنی قلبی حالت پر اطمینان نہیں ہے جب تک حضور نہ رہا جس کیونکہ میری عقل بہت لرز ہے بھی مگر یہ یہاں ہوتا ہے کہ "یہ جو اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو یہ کا ہزار ہا شکر" مگر "خدا کے سے یہ معلوم کیا کیا" یہ سب ہوا اور یہ معلوم کس میں رہا جو وہاں میں پختہ بھوکہ رہا۔ تاہم کہ "و ما اذکرتی ما یصلح لی" (کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا)۔

تحقیق: یہ خوف میں اللہ سے

ذکر کے وقت روشنی نظر آنا

خداں: ذکر کے وقت ایک معدہ اور دم ٹھکرا روشنی نظر آتی مگر بھی کی طرح بہت جلد سے ہوتی، تاہم طرف بھی میں بھی اس روشنی میں بہت فرق تھا وہ کی چیز تھی

تحقیق: ریاض عالمی فرشتوں کے کام کا اور ہر ذرا ہو سکتے ہیں دونوں کی پسندیدہ ہیں

خداں: اسی دوران میں سے سوائے کی طرح مختلف جسموں میں مختلف رنگوں میں جو معلوم ہوا کہ کسی انگوٹھی سے تلمے ہیں مگر انگوٹھی دھرتی میں آئی اور ایک میں مختلف رنگ راج نہ دیکھتے یہاں سے کے شے تھے یا کچھ اور دیکھ گئے۔

تحقیق: تو مر (بیلے کہہ چکا ہوں)۔

ذکر میں غنودگی آنا

خداں: سوائے روز سے گزرتی صبح کو جس وقت ہم سے رہا وہی تھا تو غنودگی ہی معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ تسبیح پڑھتے کر حلق سے یہی قلمیہ مدد ہے یا ضعف و دماغی اطلاع سے غلطيں ہوتی ہیں۔ لیکن ضعف و دماغ کچھ نہیں ہوتا ہے۔ "راج" صبح بھی غنودگی آتی تو معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں سے مدد ہے جس میں کوئی ماحول کی طرف سے حمایت نہ رہا۔ "دشاد" یا کہ کوئی یہ مقولہ چرچم کو "تھے میں غنودگی چھوٹ گئی پھر ہم وہاں سے شروع

کیے تمام تک بصلوات کی حضور کی مہربان سے پھر غوروں کی رائے۔
پتھریق: (یہ) غوروں پر یاد کر کے اسے صحت دوں، دیکھتے ہیں اور اسے ہاتھ کے بعد خواب کی طرح سے
 نیند نہ آئے بعد میں بجلی بات کی چیز کا جب ہے۔ واسطہ

ذال ان کے وقت ذکر

سوال: "اگر سوئے ہوئے ذکر سے رک جا چاہے یا نہ"

جواب: رک جا، بھتر ہے

کسی نمازی کے پاس ذکر جبر کرنا

سوال: کسی نماز چھنے والے کے پاس ذکر جبر کیا ہے، مگر اس سے کیا جائے۔
جواب: اتنا جبر نہ کرے کہ نماز چھنے والے کو ہیشی ہو، اس میں جگہ دہرا جائے

ذکر کے وقت کلام کرنا

سوال: ذکر کرنے والے کو اگر کوئی شخص ملے تو اس کے ساتھ کلام کرے یا نہیں؟

جواب: (کلام کرنا) جائز ہے

سوال: اگر کوئی مہمان آجائے تو ذکر کے میں مہمان نمازی کرے یا نہیں۔

جواب: جس طرح مناسب سمجھے

شیخ کی مجلس میں ذکر

سوال: علم کے بعد مضامین کے پاس بیٹھنا چاہے یا نہ، مت پڑھنا چاہیے

جواب: کیا یہ دونوں کام ایک ساتھ نہیں ہو سکتے کہ پاس بیٹھے بیٹھے ہم وہاں سے مشغول ہو سکیں، اس وقت
 میں کوئی بات کہوں، اس وقت ماموش ہو کر سن لو، کما قال اللہ تعالیٰ ﴿لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاسْمَعُوا
 لَهُ وَانصتوا، قال وفقی حکمہ کل مو عطف﴾ (جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "جب قرآن پڑھا جاے
 اور ماموش رہو اور قرآن سنو" یہی حکم برا عطف ہے)

باوضو ذکر کرنا

سوال: اگر اللہ تعالیٰ مرتبہ پڑھ کر کہ "اے اللہ! ہاں صاف و عکاف عظمت معلوم ہو" کرنا

بائیں معلوم ہوا۔ یہ سوچی گئی کہ چنانچہ یہ ہوسو کر آجوں سے دل کی شادی اور خوشی ہوئی۔
تحقیق کہ کامی ہو جا ا مظہر حالت ہے۔

تکثیر ذکر

حال حضرت اب نور صاحب ہے یہ رہ رہ کر شادی و عہد ہوتا ہے۔
تحقیق سہرا ہے۔

حال وہی ہے جیسا ہے۔ سہرا میں یہ رہتا ہے۔ عہد ہوتا ہے۔ دل کی شادی ہے کہ
 تار و لہر بھولا گیا۔ مال نہ رہتا ہے نہ پڑھتا ہے نہ سمجھتا ہے۔ دل کی شادی ہے کہ
تحقیق وہ شہرہ کی دوسری ہے۔ ہونے کا عہد میں رہتا ہے۔ یہ رہتا ہے۔ دل کی شادی ہے کہ
 سہرا کے عہد میں رہتا ہے۔ ہونے کا عہد میں رہتا ہے۔ دل کی شادی ہے کہ

مدحیۃ الہٰذکار کے آثار

حال رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 سہرا میں رہتا ہے۔ اس کے عہد میں رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے

نہ رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 نہ رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 نہ رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے
 نہ رہتا ہے۔ وقت کی مرتبہ ملک میں مسابہت علم ہونے لگی۔ ہر ایک معلوم ہوتا ہے کہ رہا ہے

تحقیق سہرا ہے۔ یہ مدح الہٰذکار ہے۔ یہ مدح الہٰذکار ہے۔ یہ مدح الہٰذکار ہے۔

وقت کی پابندی

حال حضرت کی مدح ہے۔ وقت کی پابندی ہے۔ کسب الہٰذکار ہے۔ یہ مدح الہٰذکار ہے۔

ہے اور ایک نور سے معلوم ہوتا ہے۔ اگر خدا ہو جاتا ہے اور پھر لوگوں میں پور کیا جائے تو یہ بات نہیں معلوم ہوتی۔
تحقیق: وہ حرکت و حرکت کی ہے جو خاص ہے وقت کے ساتھ باقی، کی حرکت دو ایوں وقت میں برابری ہے۔

وقتی معمول کا قصا پر مقدم ہونا

مثال: حضرت علیؓ، اللہ کے دلت کی تعلیم اگر تھا ہو جائے اور فجر کی مارے بعد اس کو پورا کیا جائے تو پیرے
 شب کی تعلیم پوری کی جائے۔ صبح کی جیسے اور شاہد ہو قیام کی جائے۔
تحقیق: پہلے صبح کی پھر شب کی۔

ذکر میں اشعار پڑھنا

مثال: کبھی دلیہ کے دریاں، کبھی دلیہ کے بعد یہ دو شعر قیام پر جاری ہو جاتے ہیں۔
 اہی دیہے دو دریاں کا اثر نہ رہے ﴿ سوائے تیرے کسی غیر پر نظر نہ رہے ﴾
 پلا وہ ہے کہ محبت میں تیرا ہے ملنا ﴿ یوں مست ایب کہ مجھ کو مری غیر نہ رہے ﴾
 کیا اس کو پڑھنا شروع کروں۔

تحقیق: کبھی کبھی (پڑھنا شروع کریں)۔

تعلیم سلطان اللہ ذکر

مثال: اللہ تعالیٰ کی حالت کیا لکھوں ہے دماغ کی کردار کی وجہ سے اور وہ اس شکل میں ہوتا ہے اور اگرچہ شکل
 برحق ہے اور لوگوں کو تجھے ترشک دہتا ہے صرف اللہ برحق مختلف مرتبہ میں کر ہو جاتا ہے۔ اسی کو حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہوں۔ اس دماغ کی طرف۔ لکل توجہ نہیں کرتے ہوں۔ اور حالات و کیفیات کی ترس ہے۔
 صرف حق تعالیٰ کی دراصل مقصود ہے بلکہ اگر مناسب سمجھا جائے تو اس شکل بدل دیا جائے جس سے کبھی اور باری
 تعالیٰ کی محبت دیدار ہو۔

تحقیق: اگرچہ اس کی مسلسل تو ضرورت نہیں لیکن اگر مل جائے تو سلطان اللہ کا ذکر کر لیا کرے کسی وقت
 درخواست کرنے پر نہ ہائی تیاروں گا۔

سانس روک کر مراقبہ اللہ سمیع غ

مثال: حضرت مولانا رحمہ اللہ شانی نے کسریہ کو (اللہ سمیع غ) کا مراقبہ جو جس دم (سانس روک کر)۔

تعلیم فرما دیا اس سے بہت نفع ہوا اور اس سے پہلے ان تالو میں کچھ قسم کا نقص (تعلیم فرمایا) اس سے بھی بہت نفع ہوا۔

حقیقت نفع تو تسلیم ہے مگر بڑی تہذیب سے یہ نفع عام خود مختار ہے ہر کسی دوسرے کی وجہ سے قطعاً ہے تمام حالت کا یہ نفع اس حقیقت سے ہے

مثلاً اس کے بعد یہ تعلیم فرمادیا کہ رہاں تالو میں کچھ قسم کو جو سب دے کر یہ تصور کر کہ تمام قسم اور تمام درجہ کر ہیں۔ اس تصور سے ایک دولی حالت تو یہ پیدا ہوں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت حق کے حضور میں جلوہ باندھے ہوئے تمام عالمہ و مٹا کر رہے مگر دوسری (حالت) جو پیدا ہوں وہ بہایت خطرناک ہے (مستعدا) سے عالمی راہ وہ یہ کہ اس خیال تم گیا کہ ہر چیز رحمت و پھر باتات میں انہیں (اللہ تعالیٰ ہی) کا ظہور اور ہر کام تدبیر الہی کا کام (لگاؤ) یہ معلوم ہوا کہ ہر چیز رکھ رکھی ہے۔ پھر اس پر مواجہہ (وہد کی کیسیات و حالات) پیدا ہوتے تھے بہت۔ کہ کہیں کتنی کچھ ہو جائے اور بے ادب ہو جائے یہاں تک جوش کچھ میں (ری) کرے میں یہ معلوم ہو کہ "واللہ اعلم" ہے کہ جہاں طواف کیا اور بوسہ دیا وہ بھی ہماری اسی شان تھی اور یہ بھی قابلِ شان ہے کہ کیا میر کو میر و نقش میرا اگر ہمارے طالب ہو تو وہاں شہر میں اختیار کرے۔ یہی (کرتہ جاتا تھا) اور رازدار رہتا جاتا تھا اور انہماں چور چور ہوئی حالت تھیں۔ وہی نے جو بھی تقریباً اب گنہگار کی حالت رہتی تھی۔ مسلسل تین دور تک حتیٰ کہ قرآن شریف کی تلاوت میں خود ہی شکم جو ہی مخاطب معبود باللہ حال شیطانی سے مرافعت ہے اور مردودیت وہاں بھی۔ مگر چند دور میں (حالات) امتحانی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ جوش کم ہو گیا اور اس پر مواجہہ بھی جاتے رہے مگر خیال حالت وہی سے

حقیقت اس سب میں وہی نفع دہری ہوگا۔

مثلاً اور یہ (بھی) تعلیم فرمادیا کہ چاروں خاصہ رکھے۔ دو کا تصور کہ بہت تھوڑی دیر گزرے گی مگر وہی دیر سے جسک ہوگا۔ جب پہلی مرتبہ حضور کی قدم پوی سے مشرف ہو تو یہ بھی عرض کیا۔ حضور سے فرمایا کہ سب اس کی ضرورت نہیں ہے مگر جی چاہتا ہوں تو صرف وہی نہ دیکھ دو کہ کتنی سے کیا اس سے بھی کچھ پر بہت راز پر نہ تھا اور آٹھ بہت سی ضرورت ہے جب سے جب ہوگی ہے بعد اس کہ بھی چھوڑ دیں۔

حقیقت حقیقت (پہلے) جہاں کیا۔

مثلاً مگر چند ہی دنوں میں ایک نئی سی تہذیب سے لگی تھی۔ اب یہاں ایک دفعہ سے شب و بھر کایں سے کے ہوئے اور بغیر تصور کے اور خیال کے اس آواز حال دیے گئے اور میں اس سے تو بہت راز کی آواز سے ت

مرد متقی ہے اور دن کو بھی کس وقت غمیں ہوتی ہے مگر بھی ایک متریہ اس کی صرف صاحب کس ہوا ہے کام میں لگا رہتا ہے۔

تحقیق کر چہ آیا، بھی کھوتی، (میں نے کام سے) وہ ہے غریب بہت کم دتا ہے آخر ناسن (وہ) کے کام سے) سنی سے نہ کا جب، مانگنی فنگل، (وقت متحد ہے) خال، حضرت مولانا رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ پہلے آواز سے کی پھر اس میں صاف پڑا ہوا ہے

تحقیق (یہ کہہ کر) کلیہ میں بھی ایسا ہوتا ہے مگر کم ہوا ہے اس کا اٹھ کر کر۔
خال، اور بھی آواز جب سے ہو جاتی ہے تو تھوڑا قدر (دل کا مرنے) ہوتا نکلتا ہے۔
تحقیق اس کی وجہ اس آواز کے مقصد سے کہ کام ہے یا اس سے کہی ہوئے مقصد ہوئے کا دیکھ کر یہ دیکھ کر ہوا ہے۔

ذکر کی محبت

خال، ذکر سے کب ہے جو باتوں ہے خوب و صبر و حلاوت ثمرات کی طرف بالکل اب میں صرف ذکر ہی مقصود ہے، مگر بھی ایک مدد (یعنی مدد خالی) حاصل ہو۔

تحقیق مذکور حاصل ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ کام کرنے کے بعد بھی خود کو مدد خالی تک پہنچا ہوا ہے۔

خال، میں یہ ہے کہ بھی دل میں آتا ہے کہ اگر خدا حقیقی عطا فرمائیں تو جان، تھوڑا قدر یہ کر رہا تھا اور کسی سے بدست نہ کرے گا اور اگر اس میں پر پورا ہو عمل کرے گی کو شش، اس کا کام کے لئے یہ دیکھ کر، دے ہیں یا قصاص دے شیطانی دوسرے ہے یا اللہ کی طرف سے ہے۔
تحقیق باطل سے ملے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

استغراق سے ذکر و فکر کا افضل ہونا

سوال، کہ ضرور استغراق میں ہی دولت اور نفعی ہو سکتا ہے۔
تحقیق، ذکر و فکر میں استغراق سے وہ افضل میں، استغراق میں ہی مرقی ہیں اور میں مرقی ہے۔

بزرگوں کے حزار کے پاس مرتبہ

خیال نگاہ میں حضرت مولانا قدس سرہ کے حزار پر ایک بات موصوفہ ہوئی مگر پہلے تو میں نے اس کو خیال سمجھ کر نا مگر چند لمحوں سے نہ کر رہا چوتھوں ایک تو یہ کہ میرے قلب پر اس کا قصا ہوتا ہے کہ حضرت سے مل کر کرنا چاہئے۔

تحقیق یہ تھا کہ مجھے۔

خیال دوسرے جب میں حضرت کے حزار پر نہ کر رہا تھا اس وقت وہاں مولوی صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہو کر اس وقت حضرت سے ملنا چاہتا تھا تو وہ میرے اوپر تھے

تحقیق یہ تھا کہ مولانا قدس سرہ کے حزار پر نہ کر رہا تھا اس وقت وہاں مولوی صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہو کر اس وقت حضرت سے ملنا چاہتا تھا تو وہ میرے اوپر تھے

حالی اس وقت سے اس امر کی تائید ہو رہی تھی کہ مولانا قدس سرہ کے حزار پر نہ کر رہا تھا اس وقت وہاں مولوی صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہو کر اس وقت حضرت سے ملنا چاہتا تھا تو وہ میرے اوپر تھے

تحقیق یہاں سے واقعات ہوتے ہیں مولانا قدس سرہ کے حزار پر نہ کر رہا تھا اس وقت وہاں مولوی صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہو کر اس وقت حضرت سے ملنا چاہتا تھا تو وہ میرے اوپر تھے

ٹھہرتے ہوئے ذکر کرنا

حَال اگر کسی حالت میں (جس میں غلبہ میں نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حرج تو نہیں ہے۔
تحقیقی، کچھ حرج نہیں لیکن جب یہ قسم ہو جائے مریض چاہتا ہے۔

تعیین وظائف

حَال: سب غمناکوں سے دیکھ کر کی فکر میں رہا کرتے ہیں کہ جو یہ چاہتا ہے کہ حرج نہ ہو۔
وظائف پر چھوٹے چاہتے ہیں کہ یہ کی کرنا چاہیے ہوں مگر حرج کوئی مستحق نہیں اپنی ہے کسی تھکے سے کبھی کبھی کچھ چھوٹا
ہو۔

تحقیقی، قصداً سبیل سے چھوٹے کر لیجئے۔

مراقبہ موت و مابعد الموت

حَال: حضرت سے جو مراقبہ موت و مابعد الموت (موت اور موت کے بعد مراقبہ) کا ذکر ملا، یہاں سے یوں تو
اکثر اوقات موت کا دھیان رہتا ہے مگر جب کبھی غور بہت چاہتا ہوں تو ہر وقت ہی اپنی موت کا دھیان رہتا
ہے اور یہ خیال کر کے بہت پریشان ہوتا ہوں کہ اگر اس سرسبز تیرہ وقت کیا تو کیا ہوگا اسے نقص: تو نے تو کوئی
بھی بھلا کام دنیا میں نہیں کیا اور ہمیشہ نامرانی کی لاد طاعت سے مرہوز اور کامرانی سے خالی تو دور رخ سے
کس طرح وہاں پائے گئے۔ حضرت! یہ خیال ہر وقت قلب میں جا رہا ہے اور ایک غفلت (دل کا تیرہ و حرج)
اور بدخواہی اور غفلت قلب سا ہو جاتا ہے اور دنیا کی کسی طرح کی موت دیکھنے کھلے پینے کوئی نہیں پارتا اور
حال میں پریشان رہتا ہوں کہ پائے گئے تو نے کچھ نہیں کیا اور اب تیرہ وقت آگیا اب کیا کر سکتا ہے مابعد آخرت
سے کس طرح نجات پائے گا۔ یہ ایک حیرت انگیز خیال ہوتا ہے کہ جتنی طور پر پائے گئے ہیں ہوتا ہے کہ وہاں تو نے کچھ نہیں
کیا اور تیرہ وقت آگیا اور جس وقت اپنی عیادت و میر و کاہنم بھی نہیں کرتے صرف اس کی رحمت کے بعد رہ رہتی
جاتا ہوں یہ حالت بری تو نہیں ہے۔

تحقیقی: میں مطلوب ہے لیکن اگر اس کو چاہن جو وہ روزگاہ میں لائے سے کسی بیماری مرض کے ہونے کا
خوف، تو تو روزگاہ کریں کبھی کبھی جب غفلت محسوس ہو لیجئے۔

حَال: جب مراقبہ موت و مابعد الموت (موت اور موت کے بعد کے مراقبہ) میں بیٹھتا ہوں اور ہر روز

عموم (مبارک) کی مجلس سے منعکس ہونے پر یہاں سے دو مرتبہ پڑا ہوا ہے۔ مطالبہ (دور) پر پڑا کر کے پھر جارت چاہے بگڑ کر عموں سے پوچھا جائے۔ مایہ (دور) میرے حال کے سب سے اچھے ہیں۔ دورے (دور) ہیں جن کا تعلق ملک سے نہ صرف آخرت میں ثواب حاصل کر کے کئے گئے ہیں بلکہ اس میں ایمازت کی ضرورت تھی۔ ہاں صرف اتنی بات ہے کہ ایمازت دینے والے کی خدمت میں خوش آمد سے قصور وراوی کی جگہ ہے (کہ یہ بھی میں یہ نہیں) اور ایمازت لینے کے لئے چلی نہیں رہے

ذکر سے آرام لینا

سوال کیا کیا ہوتا ہے کہ کثرتِ ذکر و تلاوت سے مارغیر زبان و دماغ میں تھکن پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کیا عمل کرنا چاہئے؟ سبب و اثر و معلل یا جاب

جواب (کہا جائے) کیونکہ مسئلہ دوسرے مسئلے کا ٹکڑا بھی جس تھکن کا سبب ہوگا اور یہ ام اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت ہے مگر چونکہ اس سے قصور وراوی رہی ہے اس لئے یہ کثرت سے تلاوت سے عالم کی خدمت وادائی دہ سے کہا گیا ہے۔

مرتبہ میں تصور قہر

خاتل اس مرتبہ کی حالت میں سب کو کا تصور کر رہا ہے تو تصور میں معلوم ہوتا ہے کہ میرے کے اندر بہت سے جوتے ہیں جو نے رحمت الخیرات میں اور میرے میں عقیدہ قبول لئے میں یہ کیا معاملہ تھا۔

تحقیق ممکن ہے۔ یہ بالکلیہ صرف ہوا ہو کہ غالب کی صورت میں یہ

حیض کے زمانے میں تلاوت قہری کرنا

سوال گھر میں سے (میں امیر) حقیقہ وار سے بیعت ہیں۔ انکس علی صوم۔ والا کی نور سے عازر ہوں پابندی قرآن شریف کی تلاوت بھی کر رہی ہیں اور دعا پڑھ رہی ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا اہ الا اللہ واللہ۔ سور کی تسبیح بھی پڑھتی ہیں۔ ہشتی رہ رہی پڑھتی ہیں۔ کچھ صورتیں دیکھ رہی ہیں جس زمانہ میں یہ مصروف ہے (میں میں کامیاب) اس وقت مجھ سے پوچھا کہ کیا ہم کو جو حفظ ہے اسے پڑھا لیا ہے۔ میں نے صحیح رہا تو اس زمانہ میں دوسری چیزیں بھی پڑھا رہی ہیں۔ ہر دو بار ہر عبت سے پڑھتی ہیں۔ مجھ سے کہا کہ حضرت کی خدمت میں اس کی طرف سے کچھ دوسرا دیکھا ہوگا قبول کی ہے یا نہیں

جواب: ال سے کہے وعدہ، سا و ہلا سے بھیے سا کہ ال سو، توں ہلا ہلا سا ۔

سب در او کائنات ہوتا

میرزاں: رعاست ہے کہ وہ مال جاے گرا دھکا سے ہوتا اور کچھ پڑھوں! ایسی یاد پھر۔

جنگل : کچھ حصے کو تیار کردہ گاڑی ایسی بٹا یہ دھڑا تو میں نہیں کہہ سکتی ہیں سے مہنگی
کہ حالت بہت کم ہے۔ یہ سب سے زیادہ مہنگی ہے۔

ذریعہ برے میں دل کی رغبت کا لحاظ رکھو

خُلا۔ بیچ کے لئے رکھی ہوئی کھاد تیرے گھر پر اور بھی ہے، تو تیرے واسطے مفید اس طرف دیکھا۔
ریت ہوتی جس سے مارے میں اور شہداء کی قبریں پڑ جاتیں۔ یہ سنا تھا کہ؟

تخلیق شرمناک کیا، کچھ پر مہر کی نسبت دیا، دوسے کو اسی عرصہ میں نکاح کی مہلت پورا ہو رہی۔

مبشر کی نور سے ملنے کے سہماں کا مفید ہونا

میں سوال: مشہور ہے اور جھڑب میں بھی ہے۔ فجر نماز کے بعد پچھلی جاہ کی جگہ پر فتنے لکھے ہیں۔
میسار بنانے والے وغیرہ کا نقل اور وہ عشتاوب سے قندھار پہنچا دی گئی ہے۔ تھوڑے ٹاپ سے
تینال میں آکر - سحر ہے

جواب: میں یہ عرض مستحب ہے۔ مگر اے جس دل پر یہ لکھنے کا سہ ۱۰۰ سرور ہے

دکری میں ان کا جواب دیتا

حاصلِ کبھی کر میں ہجر کی اوں موعاں۔ و طبیعتِ مریدؒ ہے کوئیں چاہی لیک یہ بھی حیاںؒ تا ہے۔
ان کے حوے میں مصیبت ہے اس لئے ہے دل کپاؒ ناچاہےؒ

تجلیق (مذاہب کا) جواب دہی ہے اور ان کے ارشاد کاٹہ سمجھا جائے مسلمان کی ہرمت ہے رکا
معدوم ۲۰۱۷ء کہ آسمان پر ہوتا ہے تو اس سے وہ پیش کیا جاوے گا کہ ہرمت ہے

جو معمول منتقل ہو جو منتقل نہ ہو پر چند روزہ کی ترشح کی حکمت

اُٹھان یک سحر در آفتاب حضرت مرشد مولانا حبیب الرحمن رحمہ اللہ سے فرمایا کہ بھال حضرت

تحقیق: اللہ کی حقیقت کے پیچھے ست بار کہ بے ضرورت ہے بلکہ نقصان دہ ہے احکام شریعہ پر عمل کرو۔ وہ علم یہ ہے کہ جس مال کا ایک معلوم ہو عرب آدمی کو اس کا خرچ کر لینا حار ہے تم خرچ کرو اور کس سے اس سے مراد اور کیونکہ لفظ (کس) بڑی بڑی ہائی چیر) جس حد تعالیٰ کی رحمت سے اب سے اس کا شکر کرو اور دعا ہمیشہ کرتے رہو۔

زندہ محدود تک کے سب معمول میں اضافہ کرنا پیشگی کے خلاف نہیں ہے
خَال: رمضان شریف میں ہفتیوں کی وجہ سے فرصت ہوئی اس لئے خیال ہے کہ ہم اس کی تسبیح پڑھا کر یہاں

تحقیق: بہت دلچسپ ہے
خَال: لیکن بعد میں پیشگی کی امید تک محدود جیسا مناسب ہو پشامند کریں۔
تحقیق: کچھ حد تک یہ پیشگی کے خلاف نہیں کیونکہ شریعت سے پیشگی کا ارادہ نہیں ہے جیسا حد تک میں
 وارہ سے یہ محدود ہونے کی وجہ سے اعمال میں زیادہ ہو جائے تھے۔

تکثیر تلاوت

خَال: آج کل ہمارا حساب وہی معمول ہے چھ کی نماز اس کے بعد تسبیح رجز کے بعد احوال سے متعلق ہمارا
 مرتبہ تو ان شریف کی ایک بار تلاوت منزل تمامات عطا ہوئی اور اس کے بعد دُشجرہ طیبہ کے ساتھ مغرب کی نماز
 کے بعد درود قائم، سات تہن ہر مرتبہ و مرتبہ موت مابعد احوال عشا کی نماز کے بعد موعودہ استعصر اللہ علیہ اور درود
 مرتبہ درود شریف اور ہر پانچ ماہوں کے بعد تسبیح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد معمول مگر اب بھی ہے مگر
 یہاں (جسکی عطا ہوئی) ہر صرف تلاوت کلام اللہ شریف میں چار بار تک کر دینا ہے اور ماہ کی بہت نہیں ہے۔

دل میں چند امور قائم رہنا چاہئے۔ عطا ہو جائے کیا بات ہے کہ مجھے دکر سے بہت ہی کم مناسبت
 ہے اور تلاوت کلام اللہ سے بہت رخصت ہے اور بہت اس لئے ہے۔ جی ہاں چاہتا ہے کہ اور اذکار کو کم کر کے
 تلاوت کلام اللہ شریف جس قدر ہو سکے کیا کہیں چونکہ صعب بلکہ ہوں اس لئے یہ خیال ہے کہ ایک مرتبہ
 مارا ہے جو حیا کرے تو عیبت سے گرا جائے اور تو بہ کرے دیکھو بیٹا یہ حضرت ولہابی دعا دی ہر سے پیشگی
 حاصل ہو جائے اور یہی ضروری ہو گئی تھی تو امید نہیں۔

ساتواں باب خواب و کشف کے بیان میں

حَال میں سے خواب میں، دیکھا کہ آپ ایک تالاب میں دھو کر رہے ہیں اور میں ایک مسجد میں بیٹھ کر آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور یہ بعد میں سے بھی اس تالاب میں جا کر دھویں۔

تحقیق اتنا صحت میں اتباع حاصل ہوگا۔

حَال میں سے خواب میں، دیکھا کہ مجھ کو لوگ منگ کر رہے ہیں کہ تم راستہ سے ست حواص میں شیر میٹھا ہے جس میں مجھے خوف معلوم ہوا جلدی سے ایب درخت پر چڑھ گیا۔

تحقیق نفس دشمنان سے حفاظت رہے گی

حَال جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء کی برہنہ کادر ۱۰۰ ہے جس پر ایک صورت فرمایا ہوئے جس پر ایک صفیہ پڑاں وہ سے بچا ہے (اس کو میں بچا کر نکلتا ہوں) حضور سے سوال کیا میں خدائے او کما قال صاحب رسول اللہ "خلفاء بعد عمر و عثمان و علی (پہلے آپ کے خلفاء) میں سے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: عمر و عثمان اور علی کے بعد میرے خلفاء میں سے میں محبوب اچھی طرح یہ عادت محفوظ ہے۔ ہاں کہ میں شبہ ہے کہ پہلے عثمان فرمایا پہلے علی فرمایا اور پھر عثمان فرمایا۔ ان دو طرح کے ناموں کے پہلے اور بعد میں شبہ ہے۔ باقی عادت جو مضمون کا حاصل ہے خود ذکر کیا ہے مذکور ہوا خواب یاد ہے اس خواب اور بات کے صحیح کئے میں کوں حراں تو نہیں اور میرے لئے کسی قسم کی خیر و نصیبی ہو تو ارشاد فرمائیے۔

تحقیق آپ کو شاید اس سے شبہ ہوا ہوگا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام مبارک نہیں آیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر محبوب میں خوب فیاض ہے وہ ہر سے محبوب کے ساتھ ہوتا اور اس کے مقابلے میں غالب ہے جیسا کہ اہل حقانی کے رشتہ خیران اللہ معانہ سے سمجھ میں آتا ہے اور یہی حال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ اگر میرے بعد کوئی بی ہوتا تو وہ مر جاتا ہے آپ سے یہ سب فرمایا کہ ابو بکر ہوتے۔ میں سے ہے اپنے استاد مولانا محمد یعقوب صاحب قندہار مدد سے اسی طرح سنا ہے۔

حکایت حضور اسی کامرہ نے کئے عامرہ نے۔ دم چہ ہوا اور زوئی سماں میں عایت حاصل ہے۔ میں مانگر
 کھا ہوں تیکوہ اصل ہے کہ کوئی لیت نہ دینا ہوں۔ بہت سب سے حضور کی تلوکی عیب ہوئی یہ قسم کی دل کہ
 خوشی دیتی ہے۔ حبیب جس شب کو حضور کی صورت حق سے طبعیت نہ زن فرحت ہوئی ہے چنانچہ یہ سوں ز
 شب دیکھا کہ حضور اس صورت سے دور (عامرہ) سے کچھ ارشاد فرما ہے میں ایک شخص نے خدا بری احسان سے
 مارے گئے تھے کہ یہاں کا ظلم ہے مائیں میں دیکھیں ہے۔ راز کا وقت ہے چہ رخ میں رہا تھا لیکن نہ ہم بود
 تقدیر حضور نے کسی دوسرے صاحب نے فرمایا کہ چراغ روشن کر میں نے اٹھا رو دیکھ تو میں گم تھا جی نہیں
 تھم۔ چراغ کے نیچے ایک کپڑا لٹائی جانے کے قائل تھے میں کیا میں نے حق بٹائی یہ غولی ہائیک کہ چراغ
 میں حق دلاؤ میں۔ اس کی تعمیر کیا ہے اس کے علاوہ بار پہلے بھی جواب دیا ہے۔

پتہ چٹوٹی۔۔۔ سب تھیں ملے۔ میں گھر میں کوئی نہیں سمجھا پوچھنے میں۔ میں نعمت ہے شہر بخیر۔

سوال: میں نے وقت ذکر کی حالت میں حب کی طرح ہرگز دیکھا ہوں کہ میں اور میرے ساتھ ایک اور شخص
 ہوں گا زنی میں سود ہو کر ایک شخص پر اترے۔ میرے ساتھ بھی گا، اکل کٹ نہیں عاں کٹت ہو (گنت چکر)
 نے گرفتہ کیا اور میرا کٹ چلا گیا تھا اس سے ایسا شخص زیادہ بچاؤ۔ میں جب اس کو کٹ بٹا تو پہلے ہی
 میں سے سارے جڑیاں کٹ گئے۔ میں نے خوش ہو کر منہ دل اور کہا یہی پورے کٹ جانے سے ہی ایسی
 ہے اس کی تعمیر ہے ارشاد فرمائیے

جواب: کلام کی حل کے غیری وہ سے شریعت کے ظاہر ہو کر ہے جس میں معدودہ قرآن ہے اور میں
 بیت کی حد سے نکلنے سے حاصل کیا ساتھ یہ خود کوئی کمال نہیں ہے (اس لئے) آخر حد حلیہ واجب ہے۔

سوال: چاروں جانب کے میرے خوب میں رات کے گھر رہے ایک مفید ازجی، مفید ہاں بزرگ ایک
 مانگی لے ساتھ جو کمال صادر پر پاؤں ملے۔ میں مفید ہرے پتے ہوئے سے اور اس کی عمر جیڑھی تشریف
 لائے ساتھ یہ اور تھیں پڑھی۔ سید ازجی والے بزرگ نے اپنے ساتھ سے پوچھو تم سے کہ تھیں کہی کہ تھیں
 میں اور اس میں قتل ہوئے کئی پڑھا۔ میں نے عرض کیا کہ رات پانچ قتل ہوئے کے ساتھ پڑھی۔
 انہی نے میں سے پوچھا آپ سے کئی رنگ میں کئی قتل ہوئے کے ساتھ پڑھے کے لئے فرماتے ہیں (اس
 بزرگ نے) کہ میرا تھیں ہرگز۔ میں نے (میں نے) پوچھا تو (میں نے) عرض کیا آکھ رکھتے میں قتل
 ہوئے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ میں نے (میں نے) رکھتے پانچ قتل ہوئے کے ساتھ پڑھا اور تھیں کوہ چھوٹا کر ہون
 رکت دانہ فرمے۔ میں نے (میں نے) رکھتے پانچ قتل ہوئے کے ساتھ پڑھا۔ میں اب عرض کرتے

تھ۔ آپ سے حکمرانوں کا کہ جس مورخوں اس صدق نے ہر جانب ہمارے لیے تھے اور کی طرف یہ لفظ بالکل
 اس طرح تھا اور شرقی طرف میں بناب نام تھا۔ "تخصرت قوتہ" ہے آپ سے نام اس طرف شکر کیا اور
 مجھے فرما کہ اس نام کو "بگو آتھمتر" صدق کے شمل کی طرف تھے، اور سعید بن مسیب
 "تخصرت قوتہ" جنور کی طرف تھے یہ حد میں ہے۔ بدہ بھی غالب علموں کا حد مت گ سے بدہ بت کی غریب
 ہے۔ مال کی حیثیت اور سبب وغیرہ سے۔ اگر بدہ حد مت شریف میں حاضر ہو جائے تو سبب بدہ کو کچھ نظر
 صرف فرما چہ گا اور تفصیل میں نہیں لکھی

تحقیق: حسب بہت مہارک ہے اور ظاہر میں اس سے معنی یہ ہیں کہ اٹا۔ بعد تعالیٰ آپ کو اس انحراف سے چھ
 یہ طبع ہوگا۔ اگر پیش اس قابل ہیں لیکن اٹا عدد طور حد میں ہے۔ "کہ میں نے، اس کے کمان کے
 باہر اس کی جہ سے آپ کے گناہ کی گنت ہے۔ یہ ہوگا۔ آپ اپنا معمولی حالت لکھتے تو مشورہ دوں کہ آپ
 ہارٹس نہیں اور یا یا سب تک چھنے کا راہ ہے۔ میرے مشورہ کے بغیر ہی کام میں جلدی نہ فرما۔ پتے

والسلام

خال: کچھ جواب علم کرتا ہوں قصیر سے سر فراز میں۔ (قیلیدہ کے امت اسماءات کے، کے بعد
 سوا جلتے ہوں کہ میں ہی سہاں جا ہوں۔ یہ جگہ بچہ کا لکھا کہ "یہ شکل ایک شکل کو دور ہے جوئے
 اس کے لئے چار ہا ہے اور اب معلوم ہوا کہ میری سہاں کے بدل ہیں۔ اور دوسرا طالب میں گر گئے اور جو
 آگے بھاگا۔ ہاتھ دے رہے ہیں اپنی ہونگی اور جو مارے کے ساتھ تھا اور ڈوب لگا دو ٹھیں اس کے نکالے
 کے لئے کہ۔ یہ گھر مرد ہو کہ نکلا۔ اسے اولیٰ نکل دیکھو۔ اور سعید تھا اور لکھنے والا بالکل سعید تھا۔

تحقیق: یہ خوب کچھ میں میں فرما رہے

خال: ایک شب کو ایک۔ میں چند لوگوں میں میاں ہوں۔ حضرت میرے پیچھے تشریف لائے اور ایک
 علمدار سے سر پر پہنچے ہوں سے باوجود۔ میں بھی اسے حاصر میں بھی اور حضرت خود بھی بہت خوش ہو رہے ہیں۔
 اور اسے ہیں کہ دیکھو دوسرے ماند سے کی جہر علمدار کے اچھا۔ بندھ گئے ہوئے کے مارا جو سہاں الذکیا

اچھا معلوم ہو رہا ہے

تحقیق: مسووع ہونے کی طرف تشریف

خال: ایک دفعہ دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے اور میں وجہ نہ رہا ہوں۔

تحقیق: پہلے ہی مرج۔

صاحب میں سوال: صاحب کی پادشہی ہوئی۔ وانا سعید ہوسا ہے ہوئے خوش و قوم معلوم ہونے تھے میں نے پوچھا کہ حضرت کس طرح گزری ہو آپ کس حال میں ہیں، ان وقت میں خوب سمجھا تھا کہ سوال کا سوال ہو چکا ہے میری خبر (میرا حال) خراب کہ تو خوب و نسا ہے کہ خوب کا راسا ملک بھی بہت ہوتا ہے، میرے اوپر بودا کی بات کا بھی بہت اثر ہوتا ہے اور سب طرح حیرت ہے کہ لوگوں کے پاس میں سوال ہو رہا ہے، اس کے بعد بھگت باصفت آوا سے یہ الفاظ سنائی دے انہوں نے محبت کیوں کی تھی (میں غصہ میں اس کو کلام انہی سمجھ رہا تھا۔ غیب کی عیت تھی۔ پھر یہ الفاظ سے) آخر اس کا بدلہ ہوا یا نہی میں نے چکے تھے کہ انہیں چلنی تھی۔

اس کے بعد میں نے سوال سے عرض کیا کہ اب تو رات ہو گئی۔ تم یہاں بہ راحت ہوئی اور کھانے پینے کی چیزیں تو یہ سب عجیب آئی ہیں۔ یہاں بہت حد ہے۔ پھر پھر فصاحت کے بعد سے یہ الفاظ فرمائے کہ صوفی کی بھی نہ سمجھ جاتا کہ ان کی تقریر کیا کرو۔ میں و قدر میں غلط رہا ہے حق خلائق کے یہ انہیں ہے۔ جو فارماں میں اور دوائے میں اس کا لہر لہو اور قلب کا خیال رکھو کہ غلط نہ ہو۔ اتنی مولانا مرحوم نے جہاد کا ارادہ کے درو کو فرمایا ہے تو مولانا حسن بھیس کے بہت پابند تھے۔ شاید یہ اس طرف اشارہ ہو اگر اعانت ہو تو میں بھی اس کا دور کروں؟

تحقیق: خواب سراپا ہوتے ہیں نظر نیچے رکھنے کی تا یہ ظاہر ہے۔ در شائع کی اشاعت کا مستحسن ہونا بھی ظاہر ہے کہ ساتھ غفلت نہ ہوگی شہر سے گزرتے ہیں فصاحت بہت بہتر ہے۔ اگر چاندی ہو سکے تو ضرور کہ یہ خلائق آج شب ان کو ایک طویل خواب رہے جو عرض خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ میرا ہاتھ ہاتھ چڑھا رہے ہیں۔ جماعت میں یہ فقر بھی شریک ہے اور بھال صاحب مرحوم بھی شریک ہیں۔ انہوں نے جماعت میں ایک ذکر کو دیکھا کہ ہاتھ ہوتے ہیں پیچھے ہٹ گئے لہذا کے بعد انہوں نے جناب بھال صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ حق خلائق جہالت کا رہے ہیں داکر فقہ میں بہت مقدار میں کہ حق فقہ کو درست سمجھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حق لوگ ایک وقت میں بہت پیچھے تھے اور داکر فقہ سے مجروح تھے۔ میں نے عرض کیا کہ شاید یہ کوئی حالت و کیفیت ہوگی۔ فرمایا شاید۔

تحقیق: اس میں میرے خیال کی خبر سے جہالت سے انکار نہ کرے کی طرف اشارہ خلائق میں سے لکھا کہ حضرت کی حالت میں ہر طرف مشغولی پڑ رہے ہیں۔ برہم سوانی شہر میں صاحب قلم شغلی رہتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ایک شعر کے مطالب کی تقریر مابقی شیخ علی صاحب نے کی کہ

ہے جس کی حقیقت کبھی سوچ ہو تو رہائی سمجھائی جائے گی۔ مرنے والے وقت نہیں ہوتی بلکہ سورہ مدکار کا یہ ہونا کوئی فکری بات نہیں کیونکہ غیر اختیار ہے۔

خطاب: آج صبح میں مولانا شبیر احمد صاحب (جو بدی کو دیکھا کہ (دو) حضرت والا کے سامنے پیلا ہوا میں لے (جیسا کہ جلسہ کھانا لانے کے لئے جاتے ہیں) حاضر ہوئے۔ میں اس وقت ان کے قلب کی طرف دھاؤں لگاؤ اور قلب کی اچھی حالت معلوم ہوئی۔ مولوی صاحب موصول کہنے لگے کہ میں سمجھ گیا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ میں نے اس پر عرض کیا کہ ماشاء اللہ تو آپ صاحب کلمت ہو گئے۔ اس کے بعد ہم دونوں میں انبیاء علیہ السلام کے مقامات کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ گویا وہ فرماتے تھے کہ انبیاء علیہ السلام کے مقامات کی کسی کو ہوا بھی نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا کہ انبیاء علیہ السلام کے مقامات میں رسولؐ تو میری کنجیں ہو سکتا لیکن صرف ان مقامات کی میر کرنا اور ان کو جان لینا ممکن ہے اور اللہ میں ہے مقامات انبیاء علیہ السلام کی میر کی ہے۔ پر چڑھنا تو بہت مشکل تھا مگر نیچے اترنے کے وقت مشکل معلوم ہوتی تھی اس گفتگو کے بعد میں نے آپ کو ایک عالی شان عمارت پر چڑھتے دیکھا اور میں یہ بات آئی تھی کہ میں انبیاء علیہ السلام کے مقامات کی میر کر رہا ہوں مقام بہت ہی بلند تھا اور حقیقت (پر) چڑھنا تو بہت آسان تھا نیچے اترتے وقت مشکل معلوم ہوتی تھی۔ راجہ صاحب کی تائید سے شرف فرمایا جا۔

تحقیق: مولوی شبیر احمد کی کامیابی کی یہی خوشخبری ہے خدا تعالیٰ نصیب کرے۔ مقامات انبیاء علیہ السلام کے مقامات کے بارے میں عجیب تحقیق معلوم کر لی گئی جو دوسروں کے محوئے سے ثابت ہوں۔ یعنی حصولِ مدی (یعنی خود) تک پہنچا اور ان کو پاؤں (میں) مقامات (تک) آئی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص پہنچ سکتا ہے مگر میر نظر ہی ہو سکتی ہے۔ (یعنی اس مقامات کو دیکھا جاسکتا ہے، دوسرا قول جمع ہو گئے۔

خطاب: حضورؐ انکی اس ہونے کے بعد روادار کے ہوا کرے میں رہ رہو گئی تھی اور میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب اس کے بعد صبح کو سوئے۔ کچھ کھانے کی باتیں کہ جس کی وجہ سے صبح کی عازر سے پہلے طلوع سے صبح ہو جائے۔ اس خیال میں جب سو گیا تو ایک دھڑکن پڑی اس دہر کے بعد کچھ کل مٹی لٹھ کر ٹخن میں جو دیکھ تو معلوم ہوا کہ سامنے ہوئے درجے ہوتی پھر سو یا تو ایک ایسا خوب دیکھا جس کا درجہ مٹی سے صرف تباہ ہے کہ کچھ ذکر خیر ہو رہا تھا مگر اخیراً عجیب پریشان کن تھا کہ بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ یہ کہ جواب ہی میں میں نے یہ دیکھا کہ کوئی شخص آکر میرے، کہیں مٹھڑے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلاتا ہے اور میں اس سے ہمراہ ہوں کہ "انھو اللہ (اللہ سے ڈرو) مگر کہیں رکا نہیں سکتا کہ جب میں سے رو رہے چلا کر کہا تو فوراً بھاگ ہو گیا اور

اس کے ساتھ ہی اپنی تہذیبی۔ یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص ایسی زبان سے بہت گھبرایا ہے کہ جب اس نے اسے دیکھا تو بولی نہ تھا۔ اس پریشانی میں یہ خیال ہوا کہ شاید اب سونے کے بعد صبح سے پہلے دیکھ چکا ہے کہ وقت آگے بڑھے یا نہ بڑھے۔ اس وقت چاند کے اٹھنا سے سونا چاہئے۔ چنانچہ اسی وقت پر صاف شرع کیا اور وقت پا کر اٹھنا سے سونا تو صبح کے وقت نماز کے وقت آگے بڑھی اٹھنا سے روک دی گئی مگر رات کے واقعہ سے حیرت آئی اور اب بھی ہے۔

تحقیق: قرآن سے شیطان معلوم ہوتا ہے کہ اسے اکثر پیش آ جاتے ہیں کوئی پریشانی کی بات نہیں کہ جس سے اسے اطلاع ملی۔ اس لیے وہ بھی رخصت ہو کر شیطان کا ایمان والوں کو دھوکا دینا شروع کر دیتا ہے۔

خیال: ایک بار اور بھی ایسا ہی واقعہ ہوا اس مرتبہ یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آکر سر پر ہاتھ لگا کر دھوکا دیا تو اس نے دھوکا دینے والے کو دیکھا کہ کوئی نظر نہیں آیا تو پھر سو گیا مگر بعد میں کچھ پریشانی نہیں ہوئی۔

تحقیق: قرآن سے یہ کوئی بات۔ روح معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی حد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

خیال: اس میں یہ خیال ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھر پر نہ آ سکتے تھے۔ انہیں صرف ایک خیال کا شہ ہوا۔ اس وجہ سے رک گیا۔ جس سے کسی بار یہ دیکھا کہ جب کوئی دن مات ہوتی ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا لکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منسلک ہے تو کچھ دنوں بعد پھر وہی خیال آیا جیسے واقعہ ہو کر گویا مجھے بھیج کر آیا ہے کہ حضور سے پوچھوں پھر چل کر حضور کے یہاں تحریر لکھوں اس کا جواب ہے۔

تحقیق: یہ قصہ کے نقلی رحمت ہے "وہ روح علیہ السلام" پر عمل لایا جاتا ہے۔

خیال: مجھے کوثر معلوم ہوتی ہے کہ میری وجہ سے حضور کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ حضور کو اب تک ضعف کی شکایت ہوتی ہے اور جب خدا جائے گا تو حضور کو جواب دہ ہونے میں ضرور تکلیف محسوس ہوتی ہوگی۔

تحقیق: کچھ تکلیف نہیں ہوا اور نہ تھکنا۔

خیال: ایک بار سونے جاگنے کی درمیانی حالت میں دیکھا کہ حضرت دلا کا پور کی جامع مسجد میں نماز فجر چلا رہے ہیں۔ حضرت بھی نماز میں شریک ہے۔ مسجد میں دیکھا کہ وہ دو درمیان میں آ رہے ہیں۔ آفتاب طلوع ہو گیا۔

تحقیق: اگر صرف (تو) معصوم کا تصرف نہیں ہے تو "قدہ ماندو" کے طور پر صورت ہے جس کی صورت کا "آفتاب طلوع ہوا۔"

حال یہ ہے کہ میں نے جواب میں جو نہ ہو چکا ہے، اور عظیم معنی صاحب حضرت والا کے ہے
 کان کے حیران مرو میں بیٹھے ہوئے دست سوال پر جیسے چاؤں جا رہے ہیں، دفتر بھی حاضر ہوا۔ میں نے ان
 مدحان سے فرمایا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ یہ سب دے رہے ہیں، میں نے پہلے سے سمجھا یہ کہہ کر میں بھی
 قیہ رکاب پر بیٹھ گیا، جس میں سے حضرت والا نے دیکھا تھا کہ آپ کچھ حصہ بچا رہے تھے۔ جو صاحب اس کر
 رہے اور کیا چاہتے ہوئے تھے تو حضرت شیخ کے سامنے ڈھانکھائی۔

پتہ چھوٹا، دراصل کی طرف اشارہ ہے۔

حال: ایک دن جواب میں لکھا کہ حضرت والا نے ایک مکتوب الحق کے خواہ رہا، جس میں یہ سمجھا کہ یہ
 میرے خواہ کے جوابات ہیں اور کسی حال میں حق کے سامنے صاحب کا تذکرہ کیا تھا تو میں کا جواب
 حضرت والا نے یہ تحریر فرمایا جو تقریباً نصف دو روپا دلائی صاحب میرے قوت مار دیا، میرے سر میں
 میں یہ بتاؤں کہ وہ دوست طلحی سے کام لیا ہو گا، میرا نہیں ہے، نہ تو وہ جواب دہت، جس میں مرو میں حق
 توں شہر اور مہسوں کہ حضرت والا نے کہا ہے مطابق ہیں، اس حاکم سے ملتا، میں نے اسے اللہ تعالیٰ سے
 حضرت والا کی قی تو سب سے قوی مدد ہے کہ وہ عزم کیا رہیں گے۔

پتہ چھوٹا، اللہ تعالیٰ ایسا ہی کریں

حال: یہ صاحب گھر پر میرے پانچوں کے قاش میں، صرف اس اطمینان سے ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ
 ہر دو مہسوں قلعہ طریق سے ملے، میں مشقوں میں بائیں استفادہ، مسائل دربار مہسوں، شوشل
 تو رہا نہ کر رہے، اور ان میں، جی قوت رہا نہ کر رہی قتل سے تو کیا حضرت والا نے شرح مہسوں کا کام
 ان سے پر ہی کے رہا، سے نہ کہ کے ہی کے طریق سے بخت، کی مشق سے تو کیا حضرت والا نے
 شرس مشق کا کام ان سے پر ہی کے رہا، سے نہ کہ کے ہی کے طریق سے بخت، کی مشق سے تو کیا حضرت والا نے
 پتہ چھوٹا، یہاں تو سبھی تھا کہ ان میں سے اس ناہمی یہ ہے، اتنی اس سوال کے بھل ۷ کا کچھ جواب
 نہیں ہے، رہتے ہیں وہاں بھی دے چکا ہے۔

حال: سچ عین دست فہم کی، اسے بعد لیس گیا تھا، سب سے حال جس کی در بیان حالت تھی۔ یہ عید سب بھی رہ
 بالکل مانگ، ہر عود بھا کر مستحضر صاحب بدر، حضرت والا کی شکایت کرنے میں کہ، اس پر کا سے
 حضرت سے شہد ہے، یہاں کی مسرت قبول، لگی سے حال نہ کا، ادوں، برقی، یہ میں تھے

پتہ چھوٹا، میرے خیال میں تو کچھ دے نہ لگی میں حواست تھی یہ کسی صورت میں یہ ہے، یہ وہی کے

انتہاء سے دونوں کا سول میں فرق ہے

حَال پھر دیکھ کہ حضرت دلا مجھے کھڑا شریعہ سے بہت حیرت فرما رہے ہیں کہ جو ان کو اخراج برص سے توبہ
قائدہ اور کام ہی کہ ہے۔ وہ اگر تم کو اس حدیث سے شہد ہوا جس میں ہے کہ ایک راہ ایسا آئے گا اس میں ہر
مسلمان کو گھڑا پائے گا پائے۔ وہ راہ ہے جو بھی گھر حدیث میں ملے دعوت (مہر لوگ) مراد ہیں۔
تحقیق یہ بالکل صحیح دیکھا جائے تو واقعی یہی ہے کہ بہت شریعت (شریعت میں جائز ہونے کی وجہ) اسے صحیح
فہم کیا۔

حَال پھر دیکھا کہ حضرت دلا کے کسی خادم نے خیانت کی ہے۔ حضرت نے ان کو کہا کہ یہ ارشاد فرمایا
کہ یہ "خوف" دعوت ہے۔ اب جو کوئی ایک دن "مے" میں بیٹھ کر گمراہی کو دعوت کرنے کی
اجازت ہے۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں سب خانے میں آکر کھانا کھا کر یہاں اس وقت اکثر فساد کے چرچہ و غم
کے آثار تھے جو صحت کے "۲" بھاری تھے "الا قرتضم عی" اس لامہ قلم محمدیہ ہونا
لہذا بہن و ہونا، نلمستو شہر و قتلک الموضع والبرکات مہیضہ امین ویرحم اللہ
عبد دانی امین "پہنچائیں گے، پھر میں کہ اور "بھائی" اب کہہ دوں گے کہ میں نے گمراہی کی گمراہی کے
سر پر پیش پائی دین اور ان میں سے روایات سے نہیں پہنچاتے رہیں "امین" اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو
آمین کہے

تحقیق دل غفلت ہو چکا ہے کہ اس وقت کو تیسرے سمجھیں آخر ایک اس وقت کو ختم ہونا ہے پانی کی کی کوئی حد
نہیں نام عروج کو کم کیا گیا ہے۔

حَال دیگر کے ہفت بی بی عادتیں اور نئے نئے آدمی نظر آتے ہیں، کبھی اپنے متعارف موجود ہیں کبھی بعض تعلق
وہ جو دیکھو وغیرہ تو نظر آتے ہیں اس کے بارے میں یاد رکھو ہے

تحقیق ایک قسم کا انکشاف ہے توجہ کی جائے

حَال صوفی صاحب کو دیکھ کہ مطلوب احوال پرانے کی طرح "نئے" ہوئے کہ کیا کہ مصافحہ روہ میں
سے ہاتھ برص سے نوروں میں پہلے یک پھر دوسری میرے ہاتھ میں دیکھ گیا کہ مصافحہ مصوفی میں یہ لو اور رکھا کہ
چل دیئے۔ مجھے غریب میں غریب کی اس حالت پر بڑی حیرت رہی

تحقیق اس سے اس کی کامیابی ان امیدوں پر مبنی ہے اور غالباً اس کامیابی میں یہ وعدہ کار حلق کو فتح پہنچانا ہے
حَال پھر دیکھ کہ جو کی غماز حضرت دلا نے پر حائل ہو گیا ہے۔ پہلے چند عزم سے جن میں اور خیر

صاحب کا نام سے راضی ہوئے بھی حضرت والا نے یہ فرما تھا کہ بعد سے بعد دوسرے واپس واپس نہ جا کر
پڑھیں گے۔ یہ بچہ ہمارے بعد اٹھا دیا۔ آؤ واپس چھٹی طرف چلیں چنانچہ واپس سے اور احقر
راہ میں یہ سے اور چند فاصلے بھی گئے مگر وقت خیر سے صاحب اس قدر مایوس ہو کر رہ گئے تھے۔

تحقیق یہ عین حال میں طے ہو گیا تھا کہ یہ صاحب سے

بخال پھر حضرت ایک کاتب کی ریاست میں حیدر آباد میں رہتے تھے۔ ان کی طالب دینی تعلیم کی تعلیم
میں ان کے ساتھ یہ مصروف تھا۔ ان صاحب میں یہ مصروف تھا کہ ہمارے بعد سے بعد سے بعد سے
نئے کتب خانہ میں سے کہ یہ بعد سے بعد سے یہ میل میں سے اور دوسرے افراد میں سے ان کا ساتھ مناسب
سے تاکہ ہمارے ساتھ یہ مصروف ہو جائے اور ہمارے حیرت میں سے اور دوسرے افراد میں سے ان کا ساتھ مناسب
ہو جی کہ ہمارے ساتھ یہ مصروف ہو جائے اور ہمارے حیرت میں سے اور دوسرے افراد میں سے ان کا ساتھ مناسب

تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ بعد سے بعد سے یہ مصروف ہو جائے اور ہمارے حیرت میں سے اور دوسرے افراد میں سے ان کا ساتھ مناسب
ہو جائے۔

حال چند سال قبل اس وقت درجہ اول میں تھے۔ حضرت والا کا یہ صاحب تھا۔
مگر پھر صاحب والا نے ان کی کالی مل اور ان کے ساتھ سے یہ صاحب تھا۔
ان صاحب والا نے ان کی کالی مل اور ان کے ساتھ سے یہ صاحب تھا۔

حال پہلے ان میں صاحب یا صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔
ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔
ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔

یہ صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔

تحقیق یہ صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔

بخال صاحب کو بعد میں ہمارے حیدر آباد میں رہتے تھے۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔
ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔
ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔

یہ صاحب سے یہ صاحب تھا۔ ان صاحب سے یہ صاحب تھا۔

وقت و میں نے مگر اس عام سے حصول سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ میں نے یہ عیب کی ہیں اس نے یہ سے کہی کہ وہ "پتھری" اس وقت سے کہیں اس شخصوں میں سے سے بلاترہا تھا کہ وہ

تحقیق و حصر: متعلیٰ علیہ السلام ۱۰ سال سے ماضی شروقیہ کا کلیہ نام (کراچی) میں ہے۔
پیشہ: تھے میری کوشش میں طرہ: عیب سے لیا: بدل۔

[illegible]

تحقیقی، تمہارے پاس ہے۔

ایک شہمی صوبہ کا حال

حالی مشکلات سے جب میں دلچسپا حضرت والے اسٹو کہ چند موقر رح۔ جرمے میں حصہ میں
مہارت سے ہے۔ ماسکی وہی شخص بلکہ موقر رح لڑماں میں لفظی وارث بھی ہوں شخص سب
میں حقوق العہ کی تاکید تھی۔ یہ مضمون ماگل کے کی فکری سواک بلا حازت متعال ہیں کر
چھائے کی سواک والے ہو جائے کی ۲۲ رب ۱۲۷۲ ہجری متعال کے سے رہے۔

تجربہ "جمع بی عموء سرریہ والد ایہ دبیں انعمل بیہما ن" مکی اہل لائی علم کے لئے ہے۔
 اور انہی میں خوشی ہے۔

حائلِ مشکل جو یہ ہو رہا تھا، ممکنہ سب سے بڑی کوشش کی۔ صاحبِ دواؤں کا قلمبر کا وصال ہو گیا۔ ان کی حق تعالیٰ
 فرمائے نصرتِ مراد سے۔ ان سے بعد میں کہا گیا اور جو مجھے کی حالت میں رکھ کرے تو اسے سے صرف و
 اکی طرف سے رحمہ و رحمہ راجعاً۔ کئی بار خوشی والا ہے۔ سچا ہے۔ وقتِ نسب میں لا الہ الا اللہ
 حق تعالیٰ کا تہجد ہے۔

مختار بن عبد اللہؓ کو جواب دیکھا کہ "عمور نے جو حج مسجد بہار پور میں دھڑا کر لیا، وہ مجھ اور عبد کے
 بہنوئی مراد بھی دھڑا کر لیا ہے۔ وہ عطل کے بعد آغوشہ۔ عبد کا بہنوئی مسجد میں شریف سے گئے۔ عبد
 باہر، عبد کو آغوشہ سے "داروں کر شہر ایم آ جاؤ گناہ۔ عبد وہ ضرورت ہو آغوشہ کے "کے شہر میں نہ
 گئے ہوئے پھل رکھے تھے۔ وہ پھل "عمور کے ساتھ عبد گنہگار نے اور عبد گنہگار کے بہنوئی مراد نے
 خوب لگا کر کھائے۔ اسی حالت میں خوب سے جاگ گیا۔ آغوشہ مطلق مراد میں کہ یہ تمام یہ کیفیت تھی
 چنگ عبد کو یہ علم پیش کر کے پھل سے اور نہ ماحشر۔

تحقیق: یہی تعبیر معصوم ہونا تو مشکل ہے خیال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر سے پھر پھل۔ حد و غرضت
 پیش ہے۔ (اس میں) اشارہ ہے کہ اس رستہ میں شہر اور رات "وہوں جن کی جمع ہیں اور اس کی حد و غرضت کا
 موافقت ہے جس کے لئے راتوں (شہر اور حد) تیسے ضروری ہیں۔ جامع مسجد میں دھڑا کر لیا اس مع کے عام
 ہوئے کی طرف اشارہ ہے اور مسجد کے سہارہ پوری دھڑا کر لیا ہوئے میں اشارہ ہے کہ "کے لئے لوگ انتقال کی
 طرف لوٹنے لگے۔

مختار بن عبد نے بدھ کی رات۔ رات ۱۲ جمادی الاول کو خوب لگا کر جناب رس اگر مہر لگا کر چنے حجرہ
 شریف میں تشریف فرما ہیں اور حضرت حمزہؓ کے سامنے آ کر چلی گئیں اور آپ کے
 کپڑے کی خوشبو دھوئی کی ناک میں اس قدر چھنک کر جس کی حد نہیں اور حضور ﷺ نے بھی تشریف فرما ہیں اور
 آپ کے سب کپڑے سارے کئے گئے تھے۔

پھر دن ہوئے بدھ کے ایک دوست نے بدھ کے بارے میں ایک خوب دیکھا جس میں اختر کو چنگ
 مراد ہے وہ یہ ہے کہ بدھوں کے ایک سات سال کی عمر کا لڑکا ہے "کو بدھ کی دین مراد ہے اور بدھ کی کاہ مراد ہے
 کہ اسی تک شادی بھی نہیں کی اور بدھ کی ایک جماعت میں نماز پڑھ رہا ہے مگر بدھ کی میں بہت طوالت کے
 ساتھ کیا جا رہا ہے۔

تحقیق: نہایت سادہ خوب ہے حضرت حمزہؓ حضرت فاروقؓ کی بی بی ہیں یہ
 اشارہ ہے۔ یہ شخص کی باطنی سب کی طرف اشارہ ہے جس کو حضرت عمر فاروقؓ سے منسوب ہے۔
 اسی سب سے آپ کو پیش ہوا ہے اور ہوئے ال ہے۔

اسی طرح حضرت حمزہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے سب باطنی
 بھی حضور ﷺ سے حاصل کی ہوئی ہے۔ ان کے لباس میں حوالات و کلمات دیکھی وہ طوالت اور کثرت

دل سے پیدا ہونے کی وجہ سے موثر (اثر کرے والا) اور اس کا اثر باقی رہے والا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا اصل یہی طریقہ تھا (قل لہم فی انفسہم قولا بیضا) تو جیسے کہ ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں چر جائیں۔ اس سلسلہ میں تصرف و عفت سے کام نہیں لیا جاتا اگرچہ کم توہ میں کیا جاسکتا ہے کہ یہ طریقہ دل تصرف میں حکام (جائا پیکتا) ہونے کے باوجود صاحبِ عفت (یعنی نبی کریم ﷺ) سے منقول تہ سے کی وجہ سے مرجع اہل مفسول ہے۔ اسی طرح اس میں گھر بھی بہت چھپی ہوئی خریاں ہیں جس آنگھ کے چار سے یہی تصرف مرفوع ہے اس وجہ سے کہ اس میں کبھی آنگھ سے بھی کام لیا جاتا ہے گھر یہاں کے چارو سے مرو مسنون نعیم کی تاثیر ہے۔

پس مولانا کا مشرب (طریقہ) اس مصدر سے ظاہر کرنا منظور تھا عجب نہیں ہے کہ آپ کو اس لئے دکھایا گیا ہو کہ آپ کو اس طریقہ غیر منظور کی کبھی تمنا ہوئی ہو۔

تخلال دوسرے کاموں میں بھی مصروف ہونے کے وقت فیض اللہ کی صرف نگاہ رہتا ہے۔ عادت و ذکر گزار میں اور حضور ﷺ کے پاس بیٹھنے سے اسی طرح دوسرے ملاقات میں بھی اکثر طی قیام جسم کے ساتھ سانس کی طرف رو کر ساتھ کھینچتا ہے خصوصاً یہ کشش نماز میں بہت شدت کے ساتھ اوپر چھپاتیں، اس آگے پیچھے ہ طرف ہوتی ہے قلب کی کشش کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جبکہ میں شروع میں یہاں حاضر ہوا تھا تو خواب میں دیکھا تھا کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور خوب چھلایا جس سے بے حد لطف حاصل ہوا۔ سینہ سے لگائے سے پہلے یہ بھی دیکھا تھا کہ مجھے حضور ﷺ نے زمین پر اٹھا کر دے پٹا۔ خواب میں ہر اکثر دیکھا رہا ہوں ان میں سے چند عرض کرتا ہوں

① دیکھا کہ میں حضرت کے اسرار میں صبح کا وقت ہے اور صبح نکلنے کے قریب ہے۔ حضور ﷺ میں گئے اور میں نے آپ کی اللہ کی۔

② خوب خبر لیا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ خواب دیکھا تھا کہ میں حضور ﷺ کی کمر دہا ہوں اور حضور ﷺ مجھ کو ہمارے جیسے یہاں دہا۔

③ ایک دن احمد کو دہا ہر کے وقت کچھ لیت کر غواہی آگئی دیکھا کہ ایک مسجد نہیں اورانی سفید چمکی ہوئی آسمان اور میں کہہ رہا ہوں جاری ہے۔ میری لہر کے سامنے سے غائب نہیں ہونے پانی تھی کہ آکھ کھ گئی۔

④ چار یا پانچ دن ہوئے اور گئے کہ تجھ سے پہلے خواب دیکھ کہ حضور ﷺ ایک کسی پر تشریف فرما ہیں اور سامنے میرا ہاتھ کچھ اونچی چیز کھی ہوئی ہے۔ دلوں کا جمع ہے مگر وہ جمع نظر میں آتا ہے۔ لوگ نکلیں گے کہ ہیں

ر چاہتا رہا کہ حق تعالیٰ سے تمام صبر و ایثار کی مانگوں اور اس عاقل کی جامع مناجات منبوں سے ایک مرد جوانہ میں بھی حضور والا کی جانب سے اس کے پڑھنے کا شاہد ہو چکا ہے۔ اور حضور والا کا بد و شریف منکومہ یہ ہے۔ طلب و فنی رحمت ہوتی رہی کہ اس کا پس گزرتا تھا۔ خدا کی رات ہمیشہ نصیب کرے۔ پیچھے کے وقت کی سزا قدر اور محبت معلوم ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ اس کو تمام رکھیں۔

تحقیق سوم

خٹاں، نجد سے پہلے ایک حورہ دیکھا کہ میر مکان حضور والا کے مکان سے بالکل غائب ہے۔ مکان کے قریب دلی مسجد ہے۔ اس میں حضور والا کی مزار پر ہمارے ہیں۔ میں مکان پر ہوں اور مزار میں شریک نہ ہوسکا آقا بے غل نہ ہو، لہذا ہو گئی حضور والا سے میرے مکان پر تشریف لا رہے ہیں میرے تاج راہ بھائی مولوی سید صاحب و پوچھا فرمایا کہ وہ مزار میں شریک نہیں ہوئے اور پھر مجھے پوچھا فرمایا کہ کہاں ہے مزار میں شریک نہیں ہوا۔ ہم دونوں بھائی حضرت کے خوف سے چارہ میں چھپے ہوئے تھے۔ جب گھر و سہ ہمارے میں حاضر ہوئے تو حضرت سے فرمایا کہ انہیں کا فائدہ تھا اگر نہ ہوتا تو صلاح ہو جاتی۔ اس کے بعد میں تو نکل آیا، حضرت کے سامنے نہ کر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت مجھے چھپنے کی ضرورت نہیں۔ میرا مزار ہمارا ہو گئی ہے کہ اس سے پہلے میرا مزار وہاں نہیں تھا۔ میں چھپاؤں۔ اس سے بعد جہد کے لئے آگے نکل گئی۔ اس رقص سے شرف ہو چکا ہے۔

تحقیق چوتھی لڑائی سے تدارک کی طرف اشارہ کرکھی واقع ہو چاہے

خٹاں، پھر سب نجد سے فارغ ہو کر پہنا کو طبیعت بہت خوش تھی اور آگے لگ گئی جواب میں دیکھتا ہوں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں اور ہمارا حساب کا کوئی کام حضرت مجھ سے نہ رہتا ہے۔ اسے میں ایک باران عورت نے کر بیٹھ گئی میں نے اس میں ہمارا بھیج دیا حضرت نے اس سے ملنے سے حالت درست ہوئے۔ اس کے بعد وہ باران عورت میری بڑی کی شکل بن گئی میں نے اسے ہاتھ سے پھونکا تو خوش ہو کر کہیں پھر مجھ سے ملنے نہ دیا۔ پھر میری غلطی ہو گئی۔ اس نے نصیر سے بھی حضرت والے شرف دیا۔

تحقیق پنجم آپ کا لیس تھا میں نے اس کی مدد اس سے کرتا ہوا اور آپ سے تابع ہو گیا

خٹاں۔ سب تجھ سے بعد خواب نہیں کہ حضرت والا، مہرے کو پڑھا ہے میں میں جماعت میں شریک ہوں اور جسم میں تمام میرے کے بعد کچھ کہہ کر اور نکل کر حورہ چھل گیا ہے۔

(خوشخبریں) سے زیادہ تکیہ اور خوشخبروں کا خلاصہ صرف کسی بتا دے کی یک بات ہے جو (اللہ تعالیٰ کے) قرب میں خواہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی سے متعود و محال میں جس کو قرب (کے حاصل ہوئے) میں تاخیر حاصل ہے۔ اس لئے جواب وہ (املاں) کے مطابق ہے میں کچھ نہ ہو کی طرح۔

کسی حقیقی کے اس کو بہت سی لطیف عنوان سے آگیا ہے ۔

”شہم نہ شب پر تم کہ حدیث جواب گویم“ چو غلام ”فلا کہ ہر راقب گویم“

”نورِ حیدر“ میں رات میں ہیں۔ رات پرست ہیں جو خوب کی، میں کروں بلکہ میں تو سورج کا غلام ہوں اس سے میں سورج کی، میں کہوں گا۔“

ایک مثنوی صاحب کا خوب جو خدمت حدیث میں مشغول ہیں

حقیر نے آج قیلولہ کے وقت خوب میں دیکھا کہ دنیا میں حق تعالیٰ سے میری کوشش کے بغیر میرے لئے ایک مکان تیار کرانے کا سامان کیا ہے۔ خرد بخور میں ہے یہاں کہا کہ اس مکان کو تو فرشتے تیار کرتے۔ اچانک کہا لکھا ہوں کہ حضرت رب العزت (اسماں کی صہبت میں) اور پھر جناب رسول اللہ ﷺ اور پھر حضرت پیر کسل ﷺ اور پھر ایک اور فرشتے جس کا نام جائے کے بعد یاد ہیں رہا ایک نظار میں میری طرف پشت کے ہوئے اور مکان کی ایک بیرونی طرف سے لکے ہوئے کھڑے ہیں۔ یقیناً مکان تیار کرے کے لئے تشریف لائے ہیں اور عقرب بٹا جاتا ہے ہیں۔ چہرہ کسی کا نظم میں یاد وقار ایک کو جو ذکر کی اسی سے بچاواں میں سب کے قدم و قامت تقریباً برابر تھے۔ اور سب کے کپڑے بھی معید تھے۔ حضورِ اعز و عظیم کے بغیر کچھ بھی تعبیر نہ صاف تحریر فرمائیں۔ اور میرے لئے حصولِ اہل علم و عمل اور عایت و ادراں اور کھل لقاء درضائے لئے فانی طور پر براہِ شفقت دعا فرمادیا کریں۔

حقیر نے یہ کتب کی نشان ہے کہ اس کو ملنا کہ سے بنایا تھا اور حق تعالیٰ کا اس کے لئے بانی حقیقی ہونا ظاہر ہے۔ کتب کی شان یہ ہے۔ (لواد جعلنا الیبت مثاہ للناس و صا) اور یہی شان ہے دین کی اور اہل دین کے لئے کہ وہ اپنے فکر و مالوں کے ساتھ لوگوں کے درجوع ہونے کی جگہ بھی ہیں اور تمام آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کا سبب بھی ہیں۔ دجال کے کتب کے جواب و ان حدیث کی شرح میں شراح نے کتب کی تعبیر کیا اور ان غلابا ہے وثناء اللہ تعالیٰ یہ اشارہ ہے کہ جواب دیکھنے والے کے لئے دین کے باب میں مخلوق کے درجوع ہوئے اور صحیح تعبیر (دینے) کی جہت سے مخلوق کے لئے دھروں سے نکات سے کی اولیت نصیب ہوگی اور چونکہ یہ دین

تجویز، آپ سے تہذیب باطل تھک میں جس چاہتا ہوں نہ کر چلا جاتا ہوں اس لئے مجھ کو انکی تکلیف نہیں ہوتی۔ جن لوگوں سے کچھ تکلف ہوتا ہے ان سے گرائی ہوتی ہے۔ (آپ) ماکمل ہے۔

فحالیٰ خود عرصہ ہوا جب میں نے یہ خوب دیکھا تھا کہ گویا میں ایک رستہ پر جا رہا ہوں جو کہ تھا۔ بھونک گیا۔ لیکن میں ایک ایسے راستہ سے جا رہا ہوں جو مکالموں کے پیچھے اور ٹھنڈے میں سے گیا۔ میرے آگے کے کھیر پیچے والے ایک شخص کچھ فاصلہ سے جا رہا ہے۔ اس شخص کے کندھے پر ایک چکی سی دھنکی ہوئی دی ہے۔ جس کے دونوں سرے لٹک رہے ہیں۔ ہر ایک سرے کی منڈیاں مچھلیوں میں بھیر ہے۔ میرے اس میں بار بار آتا ہے کہ اس سے کھیر نہ کر کھاؤں۔ لیکن نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ شام ہوئے وقت قریب آ گیا۔ اب میں ایک مقام پر جا رہا ہوں وہ کچھ پیچھے چلا بھی گیا۔ اب میں نے ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر اس کی دی سے میرے لئے آئے۔ وہ آئی تو وہاں سے آیا لیکن معلوم نہ ہو کہ اس کی پاں نہیں دیں۔ اب ایسا معلوم ہو کہ کچھ بادشاہ ہوئی اور بڑی بڑی ہمدردی پر کچھ لٹی سی میسر ہو گئی۔ اور میں کہیں ڈیوں میں پانی بھر گیا اور وقت وہی خام ہے۔

اب مجھے خیال ہو کہ کھیر تو ملی کہیں روزہ اس چیز سے افکار کروں گا۔ کچھ پریشانی ہوئی کہ ایک مجھ کو سنا چاہو پانچ ہر صوبوں کا چکر مار چوٹی رہا۔ جس کی ادھیڑائی ڈیڑھ یا دو گز ہوئی نظریہ میں جلدی جلدی اس مسئلہ پر چڑھ گیا۔ جب اس کے ذہن پہنچ گیا تو معلوم ہوا کہ یہ دیو سے پیشکش ہے اور۔ گاڑی بتاؤں کے لئے چلنے والی ہے۔ میں بھی جلدی سے لپک کر گاڑی والی گاڑی میں گاڑ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جس نے بہت خاطر سے نکھایا۔

اب اچانک اب معلوم ہوا کہ میں تھا۔ بھونک گیا اور ایک بلند صوف میں ماز پڑھ رہا ہوں۔ بہت سے لوگ وہاں موجود ہیں۔ کچھ لوگ مسجد کی منڈیاں پر بیٹھے ہوئے ہیں کچھ لوگ مسجد کے فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن سب لوگ میرے انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں ماز سے فارغ ہوا تو مسجد کے اندر وہی جگہ سے باہر آیا۔ یہاں سب لوگ میرے انتظار کر رہے تھے۔ میں سوچا کہ میں نے کچھ دنوں کا انتظار کیا تھا تو میری حرکت میں کیا کیا ہو گا۔ لیکن کچھ سوچا یہ روزہ رکھنا ہے اور اب معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ چلتے میں حاضر صاحب جمہور کے یہاں میں ہیں انہوں نے کہا کہ کھیر تو میری کے لئے رہے وہ یہ تھا۔ سب جودیکھا ہوں تو بہت سے ان میں بھی طاق (تھل) میں خوب گرا، مگر پانچویں تک بھر جاتا ہے اور اس میں بڑی سی بوٹیاں ہیں۔ یہ لہذا صوف کے گھر سے آیا ہے۔ اور سب لوگ میرے انتظار میں ہی طاق (تھل) کے گرد کھانے کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ کوئی آجائے دو تو انہوں نے کہا کہ وہ مولانا کے گھر پہنچے ہیں۔

میں اس سے پہلے کہ اور لوگ بھاڑ شروع کریں یہ خیال کر کے کہ مجھ سے یہ طاعنہ نظر اور وہ اب میں بھی کھانوں جلدی جلدی کہنا شروع رہا اور خوب کھایا۔ میں آنکھ کلجی۔

تحقیق: کچھ عورتوں کی ملاوت، راضی ہے اور پھر وہ عورتوں کی دوست (انکس سے) کو بھی خسیب ہیں گی۔
خائن: گذشتہ ہفتہ کی رات خوب دیر کا کہ جسے حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔ حضور کے ہاتھ میں ایک کافہ ہے جسے بعد سے پانچواں حضرت گنگوٹی نے حضرت گنگوٹی سے لے لیا۔ انتقال کا کتنا عرصہ بعد یہ سن کر بعد کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضور نہایت کچھ ہوئے ہیں (کہ روت) حضرت گنگوٹی دجینہ اللہ تعالیٰ سے رحمت سے عرض کرنے کا ارادہ کیا کہ حضرت بدر نے تو حضرت گنگوٹی دجینہ اللہ تعالیٰ کی راضی بھی نہیں ہے۔ مگر خاموش ہو گیا پھر جواب عرض کیا کہ تقریباً وہی سال کا عرصہ ہو گا۔ حالانکہ میری مثال تھی۔ حضرت نے اس کا کافہ پر حضور معلوم نہیں کہ ہے حضرت گنگوٹی نے حضرت گنگوٹی کے دستخط کر کے بعد ازاں رحمت فرمادیا۔

تحقیق: اس کی تعمیر یہ ہے کہ آپ کو میری اس نیت سے نہیں ہوگا جو میرے درویشان کی بہت کے مشابہ ہے۔ یہ کہہ کر کئی ہاتھوں میں سے بھس کی وہ میں ملان ہوتی ہے۔

خائن: بعد کے کل یہ عجیب خوب دیکھا ہے جس سے ایک قسم کی حیرت ہے اس وجہ سے میں یہ دور نہیں کی طرف زیادہ التفات نہیں کرتا میں اور نہ سب کو سمجھ سکتا ہوں۔ میں نے یہ دیکھا کہ جناب نے بے ہوش ہیں اور میں جناب کے ہاتھ کی قربت میں کے پاس بیٹھا ہوا بہت ہی بے تعلقی سے جیسے دوست یا نیک کرتے ہیں کر رہا ہوں۔ کچھ اور تو یاد نہیں رہا صرف اتنا ہے کہ میں جناب سے عرض کر رہا ہوں کہ لوگ جناب کو یہیں کہتے ہیں حالانکہ آپ کا نفس و دل صحت کے مطابق ہوتا ہے۔ حضور نے کچھ خوب نہیں دیا حالانکہ آپ مسکرا دے کچھ اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ اب سہل یہ ہے کہ میں جناب سے اسے ہاتھ بات چیت نہیں کر سکتا ہوں۔ تو کافہ کے قدر سے جو اب بھی لکھی ہوئی چٹائی پر پڑے تھے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ مجھ سے کوئی گفتگو تو نہیں ہوں گی کو ظاہر کیا گیا ہو۔

تحقیق: نہیں۔ خوب میں صورت پر سوائی غالب ہوتے ہیں اتماء (دلوں میں یکسانیت کا ہونا) اور قریب یہ اس صورت میں ظاہر ہوا۔

خائن: رات بھر حضور ہی کو دیکھا رہا۔ معمول سے بھی زیادہ سو گیا ۳ بجے آنکھ کھلی تو طبیعت نہایت خوش تھی۔
تحقیق: سہلک ہو۔

خائن: آقا ذکر کرتے وقت سبے جاننے کی ہر میانی حالت میں یہ بھی کہ آخیر میں اس مسجد میں تحریف

والس کو تے ہر اور گرسے رہے

چونکہ یہاں کوٹ کے کس کے حق عام ہیں آپ اللہ تعالیٰ دعا فرمائی کہ کوٹ میں گرسے سے بچا رہیں

یہاں کے لوگ نہ کے بعد اسے کر کے بند کر دیں اور اس میں نہ لیں کہ کسی بھی جہ میں اس پر بچا رہے
 محال کے ساتھ لکھی ہے اس میں کہنا جو اللہ کے ہر ایک طرف سے ہر دورہ کے قریب پہنچا تو کچھ
 استادی سوئی مدد سے صاحب دہم ظہر یونیورسٹی ہے (میں) لکھا کہ اس کے
 قریب پہنچے گا سوئی صاحب نے بڑی خوشی سے منور کیا اور فرمایا کہ تمہاری ملاقات کا بہت دنوں سے شوق
 تھا۔ تمہارے معارف سے طبیعت میں ایک خاص ترسٹیم ہے۔ پھر وہ جس طرف چارے سے پلے گئے اور بدو بھی
 دروازہ سے نکل کر پچے مکان پہنچ گیا۔ وہ اپنے بھروسہ کے محمدی ایک لکھت جس کا نام تھا اور خالص
 میں تھا کہ کوٹ میں وہ میں نور کے قریب وہ ایک کھیتی پر رہا تھا اس کے دینے
 سے پہلے پوچھا حضرت علی الدین ابویہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے تمہاری ملاقات کیسے ہوگی گواہی کا مطلب ہے
 تھا۔ وہ اس کے پاس سید امیر حسین صاحب جو سے تھے نظام الدین بن الیاء تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا۔
 اس کے بعد وہ اب کوٹ کے ساتھ رہے۔

مجھے وہ شب بولے ایک کہ اس حدیث سے اس کے تعلیمی نتیجے کو دیکھنے کے لیے کوٹ میں رہا ہے۔
 اسے بڑے گور میں آتی تھیں چیز کافی میں نے کہا کہ میں تو نہیں لکھا کہ اسے کوٹ میں خیل سے کوٹ
 سے نکلیا (ایک لکھت کہ کوٹ میں جو تھیں صرف کوٹ کی طرف سے صاحب ال کر کے اسے اور بہت تیز ہوتا ہے)
 تھائی ہے اس لیے مزید اسے کے سے لیں۔ جس میں اسے حالہ تو بہت ہی حریفہ پر تھی۔ گویا
 وہ تھی۔ پھر اسے لکھت تھی۔ اس خواب کو مجھے سے اب نہ سمجھ سکتا ایک عجیب طرح کا تجربہ غور یا کچھ
 میں نہیں آیا کہ واقعی خواب ہے تو اس طرح کا دیکھا؟

چونکہ یہاں کوٹ میں مسرت سے ہے جو سلسلہ شیعہ کا ایک خاص اثر ہے جس سے پریشان ہوتی ہے اس حدیث
 سے لئے نسب۔ سنوں کی مراد ہے جس میں حالات ہر ہے۔ اب سے یہ مراد ہے کہ پریشانی مسرت پر
 غالب ہوتی ہے۔ اس میں شک ہے۔ غالب ہونے سے اس میں شک ہے۔ بعد ہر ایک کی بظاہر بھی ہے۔ ہر ایک
 میں بھی۔ نتیجہ دے دے کہ بات میں اس کا پناہ ہے بھی اسی ہے۔ جو دوسرے حالات کے لئے مراد
 نہیں۔ جس میں اسے یہ حدیث کا اہتمام ایک اجتہاد ہے اس لئے کہ اسے حکم کرنا ہے۔

خال (بندہ) بچے معمولات کو بغیر تعاقب اور جناب کی دعا سے اچھی طرح احسن سے رہا ہے اور حال بھی حد کے فضل سے اور حضور کی دعا سے بہت چھٹی ہے حضور کے حکم کے مطابق یہ کتابیں بھی مطالعہ میں رہتی ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مواظبت میں سے لے کر کبر حصہ لیں و دوم موسم اور نہایت فخر - جامع شش ہوا غلط مع غلطیات۔

حضور ایک در مار تھ کے بعد منور کی سی ہوئی تو ایک روز گئے جس کو بدو سے بالکل پہچانا نہیں۔ اسوں سے مجھ کو کھوجی میں سے کر بھیجا۔ تو حضور ان کے پیچھے سے بہت راحت ہوئی اور ایسا معلوم ہوا کہ طلب بالکل روشن ہو گیا۔ حضرت والا یہ زیارت بھی

سی طرح حضور ہم رت کے رے کے وقت چھوٹی عمر کے بچے بہت نظر آتے ہیں۔ حضرت ولی دگر کے وقت منور کی میں دینی طرف سے کبھی کوئی ہاتھ میں روپیہ سے ریش کرنا ہے اور کبھی دوپٹوں و چوٹی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کرتا ہے۔ حضور یہ کیا بات ہے۔ مگر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ حضور اس وقت بدو سے کہ ۱۰۹ بجے ۴ ہزار دھڑ رتا ہے۔ سب چونکہ اس وقت اور کچھ نام یاد کرے گا تو اس کے لئے دوسرے وقت میں ارشاد عارفی ہو تو بہت عنایت ہو۔

تحقیقاً حالات معلوم کر کے رہا خوش ہو اللہ تعالیٰ حریز رتی عطا فرمائے۔ اگر یہ کو یہی واقعات کثرت ہوئے آتے ہیں۔ جس کا اکثر حصہ (قوت) تحمید کا تصرف ہوتا ہے اور بعض واقعات سلطان خاصہ کی صورت مثالیہ ہوتے ہیں۔ کسی وجہ کے مشابہ شکل ہوتی ہے مثلاً پانا کسی روح کی برکات کا حصہ ہے اور چھوٹی عمر کے بچوں کا وجود غالباً قوت تحمید کا تصرف ہے۔ اور روپیہ وغیرہ پیش کرنا رقی کی نشانی اور معاش کے اطمینان کی تسلی کے لئے ہے۔ وقت بدو سے کی اجازت ہے۔

خال تین چار دن سوئے کر میں سے یہ جواب دیکھا تھا کہ ہمارے بچوں یا اور کہیں ایک اونچی سی مسجد ہے۔ اس کے گھر میں کھڑا ہوا ہوں۔ مگر بچے بہت بڑا ہے۔ یہ مسجد اور باغ حضور عثمان ملک ہے۔ جمال میں کھڑا ہوا تھا وہاں سے پار کے قریب فالہ کا ایک بڑا گھناور درخت لگا ہوا ہے۔ پھر پڑا ہے۔ ورنہ میں ۲ چلتا اور عام وہاں طرح کے پھل لگے ہوئے ہیں۔ لیکن جو پھل درخت کے پچھے چلتے ہوئے کی جگہ سے کثرت کے ساتھ چلے کر پڑے ہوئے ہیں وہ پختہ تو ہیں لیکن چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میرے ہی میں آہا کہ ان گھرے ہوئے پھل میں سے کچھ پھل چن لوں۔ لیکن ساتھ یہ حال تھا کہ ایک کی اجازت کے بغیر ان کا لینا ناجائز ہے اس لئے میں سے فراہم نہ کر دیا۔ پھر دل میں جمال کا مسجد اور باغ تو حضور سے وقف کر دیا ہے۔ کیونکہ وہی

ہاتے ہیں جو اشیاء مجھے مرحمت فرمائی گئیں ہیں وہ درخت کی شاخوں کی طرح ہیں ایک شاخ عطا فرماتے ہوئے اور شاخ ہارایا کہ یہ ولایت کے علوم ہیں۔ ایک شاخ مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ سلطنت کے مقامات ہیں۔ پھر کچھ مضمون ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شاہ برکت عطا فرمائیں۔ اوتکا کال انھی

کمال شہب جعفرت کو جواب میں اذیکھا کہ اخترے ایک کتاب حضرت والہ کے سامنے ہے مطالعہ کے لئے فہلی۔ نکھیں کر دیکھا تو وہ حضرت والہ کی بام (بوت) مک انھی۔ اس میں ایک جگہ کو نکھیں کر دیکھا تو اس میں عرب ہمارت میں پسند ہوئی تھی۔ پھر با بعد کے بعد اختر کے لئے کچھ مہیا لکھی ہوئی تھیں۔ مضمون یاد رہا اورے صی پر پھر تو اہی تھی۔ اور نیت (من ہا علیک الدین اسروا عی انکمہم لا تندرہوا من حمہ اللہ) لکھی ہوئی تھیں۔ اس آیت کے بعد حضرت والہ نے ایک قصہ لکھی انبیان لکھا تھا۔ جو حضرت پر حق تعالیٰ شامی طرف سے فائز ہوں پھر اسی آیت کے مضمون کے بارے میں اختر کے لئے مہیت تھی۔

میرے شرف فرمایا جاے

تحقیق: تعبیر ناک یا پوچھا میں شکل کے لئے تعبیری ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو عہد کے علوم و اعمال و اسواہ کی گنجینہ ہیں مہیا کر ہو۔

خائن: کچھ دن ہائے میں سے خوب میں ایک بڑی بکری نکھی کہ میں اس کو پسے پر وہ دار لوگوں کی حلی میں سے جا رہا ہوں جب میں حویلی کے دروازے کے قریب پہنچا تو اچانک بکری سے مجھ پر حملہ کیا اور میرے ہاتھ کو زدنک میں سے لگی۔ میں نے ہاتھ چھڑا کر بہت کوشش کیا مگر میں نا کام عاجز اور ماؤں ہو گیا۔ وہ رو کر وہ محرم میرے اس حویلی میں آئیں اور بکری کو گریا اور اس کے گلے پر چھریں چلا دی۔ یہ ہاتھ گلے تک ست ہو گیا ست کا ہاتھ بکری کے گلے سے ٹٹا اور میرا کام بھی تمام کر دیا۔ اس کی تعبیر یہ مل فرمائی۔

تحقیق: خواب انفل ہی توجہ کے قابل نہیں ہے۔

خائن: ایک دن سرد آفات زمین آسمان پید کرے والے کے محبوب بہت اعلیٰ درجہ اور کامل درجہ کا سلام ہو کر غریب اور آپ کی بارگاہ کے شوق میں وہ تین خود بخالی ہوئی عربیوں کی کتاب میں لکھ رہا تھا عرب کے مصلح کے آفر کا مطلب یہ تھا۔

میں عرب کا آخر یہ تھا کہ "عالم میں عربیاں اور آدمی ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو جائے۔ یہ لکھنے کے بعد میں سو گیا خواب میں دیکھا ہوں کہ میں ایک مہاجر صاحب حسن سے مجھے شام کی کست مائل ہے ان کے ساتھ ایک بیٹا ہے میں جو مسجد کی طرح ہے ہوں۔ وہاں طاق میں

چند کلام مجید دیکھ کر ہم نے اس کو چوم لیا۔ دورانِ دیکھا یہ بیت اللہ ہے رادھ اللہ شرفاً و تعظیماً اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنے ساتھی سے کہا: "جئے حجر اسود کو بوسہ دے" میں یہ بوسہ کر کے بعد تو گھس ریا دیں چمکے سے وفات میں چلے گئے۔ مگر مولوی صاحب قرآن مجید کے طاق کو دیکھنے میں مشغول تھے اور کھائے کر رہے تھے کہ قرآن مجید لاکھی سونٹی جاے تاکہ ہم اس کو چومنے کا شرف حاصل کریں۔ فقیر بہت شکرگزار اور اس سے ہر بات کہتا رہتا تھا کہ یہاں بوسہ دے قائم۔ جب کی وجہ سے مولوی صاحب سے پہلے جانا نہیں پوارہا تھا اسی حالت میں جو۔ کاسلہ ختم ہو گیا وہ گھڑی میرے قصہ میں اس طرح آئی کہ حجر اسود کعبہ میں مغرب کی جانب واقع رہا ہے ہوا کی حقیقت میں ایسے نکلے جے تعبیر شادمانہ۔

تحقیق چکا۔

خداوند رات میں سے دو خواب دیکھے پہلے یہ کہ میرے حق پر ہے کی جانب ہلا کو اطلاع ہوئی ہے وہ آپ نے خواب صاحب کے ذریعہ مجھ سے پوچھا کہ میں اس کو ضرورت کے لئے پناہ ہوں غلبہ کے طور پر اور کچھ اور باتیں بھی بتائیں جن کی تفصیل مجھے یوں نہیں۔ حاصل اس واقعہ کا جناب دھوا کی قہار ناخوشی سے یہی خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ مجھ سے ناخوش ہیں۔

دوسرا خواب یہ کہ میں سے دیکھا کہ میں اپنے مکان پر ہوں وقت کا وقت سے چاند رات ہے اس حالت میں ہمارے گھر میں ایک بھڑا گھس آ رہا ہے ہم سب ڈر کر کھڑے ہو گئے ہیں کہ میرے گھر سے دوسرے قریب کے مکان میں آ کر کھلی میں چلا آیا وہ کھلی میں اپنے ہوا دار کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ دوسرے لوگ بھی آ گئے۔ جب وہ سب مار کھانے لگے اسے دبا کر اس کی موتی جس سے آؤلی ہوا درختوں کو ٹوٹی لیا کرتا ہے کات ڈالی اس کی موتی کھر پے کی طرح تھی۔ رنگت ملی شریقی تھی اور قریب قریب شفاف تھی اس وقت سے مجھ پر ایک خاص وزن ہوا۔ ہوسہ ماہ دوسرے واقعہ سے مجھے خیال ہے کہ شاید مجھے میری ضرورت دیکھائی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو حق ہے۔ سے میرے لئے دعا فرمائی کہ مجھ پر رحم فرمائے۔ میرے حق پر ہے کی یہ کیفیت ہے کہ میں تباہ کا ہوا ہوں غولیاں کے ساتھ مل جائے باغ میں یا سگریٹ میں۔ خاص طور پر اس خیال میں سے کسی کا کا اس نہیں ہوا۔ مگر استمال خیال طریقوں کا کر لیتا ہوں۔ خدا کو پالی دونوں صورتوں میں سے طبعاً ترجیح دیتا ہوں۔ سگریٹ کا استعمال صرف سہولت کے لئے کرتا ہوں۔ یہاں کے قیام میں سگریٹ کا استعمال میں کر۔ خدا بھی ل چاتا ہے تو لی لیتا ہوں یہاں غالب استعمال میں کرنا کو کا ہوا ہے۔

تحقیق بتا رہی کی شکل ظہور کی ہے ہر بھی ضرورت سے سب میں بات (یا ز کاہ جس کے۔ کرنے میں

نوب اور نہ کرے جس گناہ اور بلاصورت سب میں بہت مگر گوارش (مجھڑ جلی) پر نظر کر کے پان تہہ بہتر ہے کیونکہ پہل علم کے طریقے کے خلاف نہیں ہے مگر اور اس سے زیادہ سگریٹ بد معاشرے یا کامرانی کی اصل عادت ہے۔ اگر صورت کا رجبہ ہو تو پان بھی مجھڑ دیکھئے۔ گرچہ آہستہ آہستہ وہ صورت ہو تو وہ (دو عدد اور سگریٹ) مجھڑ دیکھئے۔ یہ ناخوشی کا کھانا جس کی حقیقت حق قبول کی ناخوشی ہے یہ میں صرف معمولی صورت ہے البتہ صورت نہ ہونے کی وجہ سے ہے یا خفاقی کے طریقے کو اختیار کرے کی وجہ سے ہے۔ خوب میں وہ صورت آپ کی نہ بھی ورنہ آپ کو اس سے عداوت (معلق و قربت) ہوئی۔ نہ کہ دوسری۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین کے دشمنوں کے شر کے دور ہونے کی صورت دیکھی۔

حکایت: ایک بات اور قابل گزارش ہے وہ یہ کہ ایک ہفتہ سے کچھ بار وہ ہوا کہ خواب میں حضور کی رسالت مصیبت ہوئی۔ اس طرف کے حاصل ہونے کے جنت حضور سے فریاد کہ قرآن مجید میں لفظ صبا یا صوب یا جنس مگر جن غالب ہے کہ صبا یا صوب تھا کہ سزا دیکھ ہے۔ امیدواروں کو کئی اہانت کے وکر کی ترکیب بتائی جائے تحقیق کوئی خاص ترکیب نہیں چھپے میں بہت کاٹا اور کرکس کچھ خوب چیر کا نیل رہے۔ اس حکایت اور لفظ صبا سے راز سے بھی مطلع مہیا جائے۔

تحقیق: اور تو سمجھئے سے معلوم کہ غالب یہ تجویز کی صورت کی طرف اشارہ ہو یعنی صبا یا صوب میں عذ کی رعایت ہوئی ہے۔ صرف شہید پر کفایت نہ کی جائے صرف ایک مثال بہ تجویز کی رعایت کی اور مرد عجم ہے۔ (چر) نیز کی رعایت کرنی چاہئے) واللہ اعلم

حکایت: ایک روز حسن امواض کے حصص یہ مطالعہ تھے رات کو حدیث "لا ینحدوا قبوری عبد" (کہ میری قبر کو عید یعنی خوش نہ چاہئے بنا دینا) کہ یہ مہر مبارک ہے۔ عذ کی عجیب حالت تھی اور مہریت پر لطف تھا۔ لیکن وہیں دوسرے بڑی کی کوئی شان نہیں معلوم ہوتی۔ ایک ٹوٹی بھوٹی چار ہزاری کے عند چند پرانی قبریں ہی ہوئی ہیں۔

تحقیق: یہ مضمون "لا ینحدوا قبوری عبد" کی تائید تھی کیونکہ عید بنائے کے لئے بیت عادت کے مطابق صورتوں میں ہے۔

حکایت: یہاں کے تقریباً سال قریب قسم ہوئے کی وجہ سے اختلاف اور مقررہ مجموعہ کے اندر نے کا جب بہت قریب گیا ہے۔ کام گنت اور دیات داری سے سر رہا ہیں۔ متعلقہ امر بھی تہمت میراں ور کام سے خوش ہیں۔ لیکن اس کے خلاف رت کو خوب میں پہاڑ وغیرہ پیش پر چڑھ کر ہستی کی طرف جانا معلوم ہوتا ہوں۔ حد۔

تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ نفع کمال کی شہادت ہے

بخالی ان دوسو سو کی جانب سے توجہ بالکل نہیں ہے۔ مگر اتفاقاً ایک جواب دیکھا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ بچے قسم لواتے ہیں کہ میرا والدی رو کر اللہ پاک کے عہدہ کوئی حوس و خواہش نہ رہے۔ حتیٰ کہ میرا تمام جسم اس وقت وہی ہو گا جس کو زمان بتائیں سکتی ہے۔ اس کے بعد تک اور سا چاروں پر معلوم ہوا۔ اس کے بعد جاگ گیا۔ دس دن کے بعد مجھے ہر طرف سے صدائے گری کہ تم کو مصروفی پوری تکمیل کر چکے۔ دو مہینہ اس تک یہی کیفیت رہ کر بد ہو گئی۔ میرے حق میں دعا ہے ہر فراموشی۔ خاکسار بچے مہمانوں سے شب و روز نام نہ رہتا ہے

تحقیق مرادک حالت ہے حق تعالیٰ سچا کر رہا۔

بخالی بعد سے منگل کی رات کو ایف سو اب دیکھا ہے اس کی خبر چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ بد سے دیکھا۔ میں سو سو کر رہا ہوں۔ مسواک اور نماز ایک بار است ہوگی۔ یہاں تک مسواک کر لی کہ مجھے تھکتے تھکتے قرین۔ ایک منشی جی رخصتی میرا کچھ کھل گئی

تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ صحت پر استقامت نصیب ہوگی۔

بخالی اس درمیان میں عجیب عجیب امور خوب دیکھے۔ میں سے ایک خوب یہ ہے کہ صبح نماز سے پہلے یہ دیکھا کہ ایک بہت خوب صورت میدان اور عالیشان عمارت بنی ہوئی ہیں۔ اس عمارت کی احاطہ سیر کرنا ایک مقام پر پہنچا۔ وہاں ایک خوبصورت عمارت نکلا۔ دو تہائی زمینیں سے پوچھا کہ یہ کیا عمارت ہے۔ وہاں پوچھوں گے کہ یہ کس کی ہے۔ مجھے یہ سن کر کہ دیکھے کہ یہ تو وہی ہے جس سے ان سے کہا کہ اس کے اندر جا سکتے ہیں۔ اس میں سے کہا کہ اس کے اندر وہاں ملتا ہے جو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ کہ وہ ایک اہل علم کا پتہ کرے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ جی سے یہ کہتا ہے تو وہ بھی حال کے کہا کہ وہ حضرت کی جہاز تہذیب پر جا ملتا ہے۔ میں نے کہا کہ ان سے اجازت تو انشاء اللہ میں نے دی ہے۔ اس میں سے کہا کہ وہاں بہت سے لوگ ہیں۔ وہ بڑے مشکل میں ہیں۔ نہ سن کر جناب کے پاس صحت کی اجازت کے لیے آیا ہوں۔ راستہ میں حضرت خواجہ غریب صاحب سے ملے۔ کہتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے کہ وہ چلا کر آئے۔ وہ کرتے تو اب چلے۔ جاتے پوچھے کی مادی تھی۔ فی۔ پھر حسبِ مصلحت کے پاس آیا ہوں وہ دیکھا۔ وہ خوبصورت لڑکے کی تھوڑی سی داڑھی لگی ہے۔ وہ جناب کے اس پیشے ہوئے پٹھان تھیں۔ وہ ہیں اور اب میں کر رہے ہیں۔ وہ خود مر جائے۔ میں نے جناب سے فرمایا ہے کہ کوئی پٹھان جیسے ۱۹۰۰ء میں نے اس میں سوچا کہ

”حکاموں معمولی سے نہ پائیں فرما۔ یہ ہیں بھروسے سے۔ تیار اس وقت کی ہوئی متحیر ہیں
 اُس میں ہے جوہر یا اختر حاضر ہے۔ اے چھوٹی۔ اسی سے میں بچکی نکلتے جاؤں اور
 وہاں سے نکلتے ہیں۔ جسے میں جانتا ہوں۔“

بنابِ حال ہے جس دن شہزادہ کو چاہئے کہ جس دن سے عرصہ نکلا۔ شہزادہ کے لئے چلنے والے گھوڑے اور اونٹینوں کا تحفہ اور ہے۔ اس سے بھی مجھے خبر ہے۔ اور حضرت کے گھر کو پہنچنے کی چار دیواری پہنچ کر میں ہمارے لئے ایک فصل کے مکان پر حضانہ اور جناب میرے کام پر کھڑا کرتا ہے۔ سب سے اچھی کہ میرے پاس بھی مجھے سنت دیر پہنچے اور میں اسے آپ دوست پرانہ ملاؤں۔ میں اس وقت بھی مہمان بننے چلے جاتا ہوں۔ اور میری دعا ہے کہ اب وہی حضرت شہزادہ سے مل جائیں۔ اور میں ان کے محل میں تعینات طالبِ فن ہوں۔

تحقیق خواب سب سے عجیب ہے۔ اس کا تعلق حیاتِ عجب کی اہرام کے صریح کی بھی نہیں
 دئی ہے۔ قیوسی سے سہا پائے جیب سے لے کر اس میں مشات پاقی علی، حانی سے سہ لے
 حیات کی ہے۔

حَالِ انتظار میں وہ مدت کے ساتھ کامیابی میں تو اس وقت میں اب طرے آئے ایک ہے کہ مجھے یہ
 بس نئے راستے میں دھرم نہیں یہ تو کھلے وعدے شریفہ دیکھتے ہیں ۱۱ قرعے بھی کی تہ سے چلتا شریہ
 ۱۲ ہر اسی طرف برو و بعد نبوی کی محبت جہان پر ہوا Lila ۱۳ حالت میں فوراً جام مکہ

[illegible]

اگر آپ بچپن سے غصہ مند رہے، اس کے بعد بڑھ کر مبالغہ آلودہ ہو کر پہنچتے ہیں "خفا" کی حالت میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک شدید دھڑکی، بے طرف نظر آتی ہے جس کے ذریعے دوبارہ طرح کی توجہ طلب ہوگی۔

سے سوتی ہے بھر بھی سوتلی (فرشتوں کا گھر ہے) اللہ دوسرا المٹا ہوا بیچے کے ٹروڈ کی طرف سے
رانا تھانہ دے
مخالفت میں ہے یہ غریب حسرت، سو۔ دیکھ جس جس جس جس سے بہت افسوس ہے کہ ہے یہ

خیال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے اور انتہام کیا ہوگا۔ مگر چاند تعان کی سرس کی پر رومی ہوئی ہو، میں بہتر ہے۔ مگر اپنی سمت تکلیف کا خیال کرے رواج اور چمکی پیر نونی ہے حضور میرے لئے حاصل طہ سے دعا کرتا ہوں۔

۲ ب یہ ہے کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ میں خاتونہ میں یا کسی ایک جگہ پر ہوں کہ وہاں سارے دیگر بن عور حضور بھی موجود ہیں۔ ہر شخص اپنی اپنی حاجت سرور میں لگا ہوا ہے۔ میں اپنے گھر پر پینے کی تیاری میں ہوں۔ اسے میں کی سے جڑی کہ سب لوگوں کی ایک شخص کے ہاں دہوت ہے اور سب لوگ چلے گئے تم کب مابین کر رہے ہوں۔ یہ کہ میں سے کپڑے اور جوئے پہنے کا حال کیا اس کے پہنے میں کچھ اور لگی اور وہ اس سے بہرہ ہوا۔ اس میں جلدوں میں لگے ہوئے سر اور لگے دن نہ یک نامی دن پر نہ تھا۔ کل کر لیں ایہ راتہ میں ایک شخص کا جو کچھ کھلا ہے اور ہاتھ اس سے میری طرف توجہ سے دیکھا اور کہا کہ لوگ تمہارے منتظر بیٹھے ہیں۔ میں ساتھ ہوا۔ جب دعوت کی جگہ پر پہنچا تو وہ شخص کہنے لگا کہ حضرت اور ان کے ساتھی اب کھا رہے ہیں۔ سب نے ٹھہر جاؤ اور لوگ بیٹھے ہیں ان کے ساتھ کھانا۔ ایک گھنٹہ کا عرصہ ہے۔ میں اس حالت میں جا رہا تھا مجھ کو داہمی شرم میں معلوم ہوتی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ٹوٹ یہ خیال کرتے ہیں کہ کیسے یہ ننگا چلا جا رہا ہے اور شرمناک نہیں لیکن مجھ کو پتا ہو کہ جب اس شخص سے ایک گھنٹہ کا عرصہ کی سر کیا تو میں نے کہا کہ نہ چھ میں پھر آج کل کا اور یہ جہاں ہوا کہ کہیں مولا بلاں حالت میں دیکھ کر ناخوش رہوں میں جلدوں سے ہلکا کا اور قیام گاہ پر آ کر پانچواں پہننے لگا کہ جسے میں آکھ کل تھی

حضرت یادہ پریشان کن مات یہ ہے کہ میں نے صبح کے مجمع میں شریک ہو کر کھانے میں شرکت نہیں کی۔ جس سے عجیب وحشت میں مسخائے دہمید ہوتے ہیں اور یہ بات یہ کہ ایک قسم کی سب سے میری ہوگی کہ جس سے میریت کا حاصل بھی ممکن ہوتا تھا۔ حالانکہ اس حالت میں یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ اس کو سب سے میری جیسے ہیں مگر یہ پال کا اثر میں پیدا ہوا اس سے ناخوش کیا ہے حضور حاضر طہ پر توجہ فرمائی۔ حضور کی ہمیں بہت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکچھ امید ہے۔

اولیٰ ما بہت قدرت از سر ۞ تیر جنت بار آورڈی

ترجمہ: "اولیٰ، کو اللہ کی طرف سے اس قدر قدرت حاصل ہے ان کی طرف پھیکا ہی تیر تیر بھی رستے میں رک جاتا ہے۔"

سپہ دت اندر کے سایہ میں، اللہ تعالیٰ ان کی حاضری دھوکوں سے محفوظ رکھیں۔

دور میں سفر میں گردش میں پلاسے ﴿۱﴾ میکوں کے سر۔ یارب پر بخار ہو ہے

تحقیق: السلام علیکم لا اظلم الا عند کس ویم میں ملتا ہو گئے۔ پہلے تو اپنے کو کسی وجہ سے کانوں سمجھا جائے، خواب خواب حریف ہے۔ پھر اگر حریف بھی ہو تو غیر اختیاری ہے غیر اختیار سے کیا تلقین اور تلقین اس سبب سے ہے کہ یہ کیا رہی حالت کی عداوت ہے وہ اس کا علاج یہ تو نہیں ہے کہ خیر معلوم کرے کہ کوئی کشتن کی جائے۔ کیونکہ اس سے تو جو بھی تھا اور گمان کے مطابق ہو کر کشتن و عداوت کا۔ بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ دعا کیجئے کہ اے اللہ میرا ہتھ توڑاؤ! وہ سے جس کھل ہے۔ اور یہ تو بلا ہے اگر بدوں خواب دیکھے کوئی فتنہ پیش آ جاتا ہے تو اس وقت اس کی بددعا کی جاتی ہے (جو کہ جانی ہوئی اب کیجئے۔ پریشان سے لیا فائدہ۔

پہلے سے بڑی تعلقات سے کافی ہونے کی طرف اشارہ اور کھانے میں شریک نہ ہونا وہ میں پیچھے ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اب فرمایے مگر احتیاطاً پھر بھی دعا و پناہ، نگاہ مناسب ہے۔ کیا وہ حدیث آپ رسول میرے کہ پریشان خواب دیکھ کر کیا عمل کی جائے جس سے اس کا قصہ بند ہو جائے

بخاری: اسی میں میں۔ (یعنی حادیث کی حریت کے تردد میں) تھا کہ ایک روز حضرت علی صاحب (خواب میں یکساں فرما، کہ یہ قسمیں مجھے بھی پیش آتی تھیں۔ لفظ کی تعلیم کے بارے میں میں نے پوچھا۔ فرمایا کہ ہاں جی ہاں یہ سب صاحب ہے۔ پھر میں نے کتب کے بارے میں کچھ پوچھا۔ اس کا جواب یاد نہیں رہا۔ میری بات ختم نہیں ہوئے پانی تھی کہ ایک دوسرے صاحب نے کہ حضرت کو اپنی طرف مخاطب کر یہ میں خاموش ہو گیا اس کے سوال و جواب کے ختم ہونے کے بعد جو مجھے یاد نہیں رہا میں نے حضرت سے کہا کہ حضرت اگر مولانا صاحب ہوتے اور اس طور سے اور زبان میں کون بات کرنے لگتے تو سولہ صاحب اس کی چہرہ خیر لیتے۔ اس بات کے کہنے سے میرے حضرت بہت غصے اس کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ رہے پھر میری آنکھ کھلی گئی۔ اس کی تعبیر سے مراد مشرف فرمایا کہ

تحقیق: حضرت کی خواب میں زیارت اور خواب میں شادی اور تحقیق ملی، تصدیق حالی جو اس کا کا کے بارے میں ہوئی آپ کے لئے یہ سب ہدایت برکات و درمکات ہیں اور سب واضح ہیں۔

بخاری: محمد سے خواب میں بارہوی ایک شہر دیکھا جس میں ایک مکان بہت ہی عمدہ میں کر یا رہا ہے۔ فقار بھون شہر کا نام ہے اور میں حکیم الامت اشرف علی صاحب خانوی کا ہے۔ میں نے صبح اٹھ کر غور کیا کہ اتنا عداوت و عداوت محمد جو (خدا سے محبت کرنے) والوں کی نسبت میں نے ہیں ان کا احتساب بھی ہے ہے کہ (خدا سے محبت کرنے) والوں کی عداوت میں بددعا اس طرح سے فعل کی چیز میں کہ لانا اچھی طرح سے اور محمد صحت میں

کہ سلام کریں اور کسی سر و قریح کے پیرا سے لے جائیں جیسا کہ جناب کے بعض خادموں نے یہاں تھے۔
 یہ وقت بہت ہی خوشی سے یہ کہا ہے کہ مجھے حکیم الامت قادیانی نے لے آئے ہیں۔
 تحقیق یہ سزا جھٹکا کہ کچھ وہ بھی شخص ہوتا ہے اس کو تو جبری نہیں ہوتی۔ بلکہ کوئی شخص مدوح یا کوئی فریضہ
 اس صورت میں اس کے کانہ دہی سے ہوتا ہے۔

حکالہ: یہ کہ کہ عالم ہذا کو تشریف لے گئی چنانچہ ان ہی افراد میں سے حضرت سوانا سائیں نظام الدین مدنی
 ہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب گنگوہہ سہارنپور کے تاجر کتب کے بھائی ہیں۔ خادمہ ہی طرح فکر کرتا ہوا کسی اور دین
 ہو گیا۔ تب یہ ہی حضرت نے کہ وہ مرحوم جناب میں تشریف لائے اور میرے خیال کی تائید کی۔ لیکن وہی طرح سے
 ہو کر خاص موسمی نہیں کے ساتھ جو اشرف علی صاحب قادیانی سرمد اللہ خانی کے ساتھ ہوگا۔ یعنی اس کو یہ خبر نہیں
 دی جائے گی۔ کہ دنیا سے تشریف لے آئے۔

تحقیق: یہ تشبیہ ہے کہ اس طرح چلے آویں گے جیسے گویا جبری نہیں۔
 حکالہ: بلکہ اسی موجود حالات میں حق کا انصاف کر کے عالم آخرت میں برزخ کے تقاضوں میں مقیم کیا جائے
 گا۔ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے واسطی ہوگا اور آپ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ حضرت یہ خواب کی
 باتیں ہیں۔ اس لئے میں ان پر نظر نہیں کرتا۔ لیکن آپ کی نظر کتابوں پر بہت گزرتی ہے۔ اس لئے حضرت
 میرے خیال کی تائید کر رہے یا اصداغ کر رہے۔

تحقیق: بلکہ گنگوہہ صاحب۔
 حکالہ: میں نے ایک خواب دیکھا جس کا معنی یہ ہے کہ میں نے پیشاب کیا۔ اور پیشاب کر کے تیل سے
 استنجا کیا۔ انا سے ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیضا تیل تھا۔ پھر اسی تیل سے میں نہلیا ہوں۔ میں اپنے سر کے اوپر
 پٹھے (ہال) دیکھتا ہوں حالانکہ میں پٹھے نہیں دیکھتا۔ مگر اس وقت خوب میں پٹھے ہی دیکھتا ہوں۔ حضرت اجواب کا
 منتظر ہوں۔

تحقیق: معلوم ہوتا ہے بعض اچھے افعال میں کچھ بدعات مل جاتی ہیں کہ وہ ظہیر باطن پاک کے لئے نہیں ہیں
 اور اس کو نیک کچھ کر دیا جاتا ہے اور بعض اچھے افعال بدو کی رعایت سے کئے جاتے ہیں لیکن اس خوب میں (دو)
 اچھے اعمال جن میں بدعات ملی ہوئی ہیں ان پر (بھی) بدو (اچھے اعمال جن میں بدو کی رعایت ہے ان پر)
 قیل و دہل جی۔

حکالہ: دوسرے خواب یہ دیکھا کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا جنازہ آ رہا ہے اور مجمع بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر

(چونکہ سلاطین کی لٹری میں سب سے پہلے یہ ہے کہ تم کو دعا ہے تمہیں "اللہ تعالیٰ" سے میں اور پھر اس پر پڑے ہوئے میں بالکل حضور سے مشابہ ہیں یہی صحتِ تصورِ عیسیٰ کے لئے جانتے ہیں۔ اسی شکل معلوم ہو۔ جب حار و قریب تھا، میں حارہ کے قریب تھا اور چلا بہ خلیق ہاں بہ حق سے اس کی جہتِ تصور بھی کہ ہے سے حضور سے عبادتِ قائمہ "ابا" کم کردہ ہے۔ یہ وہ بھی کہ جو یاد بھی جو تصور کی طرف تہذیب ہو کر ہے۔ اے مجھے۔ حارہ کی طرف بٹنگ پر حضور اقدس کے ساتھ ۶ ہر دو تھا اور اس جہتِ تصور سے پہلے ہوئے حارہ کی استعمال میں سے نکھڑا ہے میں

تحقیقِ اشد ہے کہ میرا دلق (۲۷) حضرت عمر سے مناسب ہے اور ان کا چارہ دیکھا اشد ہے کہ۔ دلق ۲۷ دیکھا تھا خدا تھا ہے اس کا، کے پانچوں کی کو (دوبارہ ۲۷) دیکھا تھا۔ اس پر کہ کہ چلا تھا اٹھے اس پر اس کے بعد کی تھی ہے اس میں آپ سے دلق بھیج کے کہ ہو جانے سے حاضر ہو کی طرف اشد ہے حیرت کا حل یہ ہے کہ میں ۶ سن سے کا۔ یہاں پہنچے۔ مجھے دے لے اور جس ۶ بھایا گیا ہے وہاں سے دے دیکھ کر دیکھو

حلال ۱۷۱۔ یہاں لکھا ہے کہ حضور جواب دہ نہ پاتا ہوں کہ کہ وہ وہ تو تھا کہ وہ دیکھ لے ہاں

تحقیقِ جو جواب دہاں ہم معلوم ہاں ملو دیکھنے کی اپنی یاں کے فتنہ تو وہاں ہاں میں میں نہیں

حضور ۱۷۱۔ یہاں دیکھ کہ غلط (جو میں) اہل کمال ہاں تک کہ جس کے تجارت میں احتیاط رہا

تحقیقِ بھی دیکھ کہ میرا دلق ۱۷۱ میں کی صورت ۶ حارہ تھا ۶ چڑھ جاتے ہیں) کا اثر تھا ہے اور

سوال ۱۷۱ میں ۶ اہل کی طرف وہ نہیں کرتا ہوں۔ یہاں کچھ احتیاط ۶ یہاں میرا یہ خوب خدمت اقدس میں تعمیر کے لئے عزم ہے

خوب ایب وہ کیا لکھا ہوں کہ حضور والا ۶ بیچ دلوں میں اس مقام کے ساتھ ۶ ہے میں اور اس کا

۱۷۱ ۶ ہے میں۔ اس میدان کے بالکل درمیان میں یہ خوفناک ہے کہ میں اس طرف تہذیب

۱۷۱ ۶ اس دیکھ لے۔ میں طرف ۶ دیکھ لے۔ اس کے سامنے طرف ۶ ہاں ۶ "اللہ تعالیٰ" کی شکل

ہے۔ اس میں اس طرح سے چھ عہدہ دے جاوے۔ مومن ہیں اس کے دائیں طرف۔ یہ بھی کہیں ہے۔ اس طرح مرکز سے حضور والی طرف سے شخص خیراں و بدیشاں چلا آ رہا ہے۔ چپ و غریب آیا تو حضور سے رہتے ہوئے انہوں میں کیسے لگا۔ حضرت بن عباسؓ جلدیے حضور والے میں حرف شاد و یا کہ تم "ارادہ و جلد ملے۔" میں سے "اعمال کی کہ حضور یہاں پر نمودار نظر ہے سے مجرا و باہر سمت ہیر کے جسے کہیں ملے کریں۔ یہ کہ حضور والا نے نو آریات کتاب مجھ و عنایت کی "دروہ کتاب قصد اسمیں گی

عہدہ بہت یاد ہوا۔ اہم قیام عازم گھڑا سواری وں۔ بدوے "نکاح" یا اس سے کیا گورہ میں باقی حربہ اردو سے ملے مگر کسی سے نقصان نہیں پہنچا۔ "سار" سے بھی عکس کے خیر و چکا تو غلام کو حضور کا حال۔ "حالی" سے آتے ہیں بدوے پئی سواروں پھیرن و ایک لمحہ میں حضور کے پاس آموچا۔ "و" سے بنی حضور والی سے سوال فرمایا کہ تم سے واسطہ پڑا۔ "م" سے بہت دن اب سے عمل لیا۔ "ک" حضور میں سے بہت ہی سال واسطہ پڑا۔ اس کے بعد حضور سے قصد اسمیں غلام سے آئی ہے۔ اس جواب میں یہ پیشان کن مریہ ہے کہ حضور سے قصد اسمیں و اس کی کیوں ہے۔

چنانچہ بائیں والد مبارک جو ہے۔ "ن" میں "سور" کہتا ہے "ج" سے "ن" ثابت ہے قصد اسمیں کے رہنے کے صحیح ہوئے نا اشارہ ہے۔ قصد اسمیں ہوا وہی مقام تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔ کسی سے حضرت صید و جمعہ بنی خالق سے پوچھا "سہا یہ (نہ) و تکمیل یا ہے؟" اسمیں سے فرمایا "العود الی الید" (آئندہ) کی طرف سوٹ "۱۴" اس کا ایک خزانہ بھی ہے کہ سال کے بعد بند کی مجاہدہ کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ بقول مولانا محمد بن خالق خلوت و چلہ و دلا دلا دلا دلا۔ مولانا سے فقہوں چلہ و خلوت اس پر "م" میں ہے۔

حالِ رعدہ سے ایک خوب بھلا کہ یہ بڑی مسکھ میں حضرت وال ہیں اور احقر اور عودہ صاحب اور بھان محہ اہلک صاحب و عمرہ بہت سے خدمت میں۔ ساری کی عارضی ہیں۔ ایک مسکھ لکھ کر اس کی عقلیں احقر سے اور بعد، حادہ سے کرائی گئی ہیں اور غانا بھان صاحب سے بھی مل کر رہتی تھی ہے۔ وہ عقلیں ہوتی تھیں۔ فرمایا اس وقت تک قال ہیں۔ سے ان حائیں اسی مکمل پر چلی آ رہا لکھ۔ "جائیں"۔ کوئی ضرورت شدید ہے حضور ہوا کہ یہ ان میں سے مجھ کو بھی ملنے والی ہے۔ اور یہ بھان صاحب کو بھی ملنے والی ہے۔۔۔ بھان صاحب سے جلد سے پٹی ملے سائی۔ ملنے سے رہا ہند لکھ کر حضرت سے اس سے رکھ دی ہیں حیوان سے جلد کی یہ عود لیا طاب اللہ ہے۔ مگر حضرت کی رہا ہوئی حادہ سے دیر سے عود و غانا پر چلی۔ بل صاحب کی

سے میں بھلا کہ حضرت اس مسجد میں حائیں طرف بہت کر بیٹھ گئے۔ "چند حادہ" و "الو مولد" سر

جھگڑے ہوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت امک کا بہت ہی دانا چکر لہر چہرہ سے ہاتھ پہنے ہوئے ہیں کہ بہت ہی اچھا معصوم ہے اور حجاب اسحاق کی دس ہے جس نے چہاں کہ اس مجمع میں شریک ہو چکا اور بے یار حضرت کے کان میں طرف متصل پہنچا تو حضرت نے میری طرف نظر اٹھائی اور بہت ہی شفقت سے بنواید و بے صغیر صادق کے اندر دیکھ ب۔

تحقیق: خواب بخاری مبارک ہے۔ مسدیں تحفہ کی ہیں۔ اس میں اس سند دالوں کی تحفہ کی شکرت ہے سند دالوں کے احوال کے مختلف ہونے کے ساتھ کہ کسی میں بے اختیار ہے مگر کسی میں بروہا کی سیلہ رنگ کا جب کار کی صورت ہے۔ اور اس کا پور (سر سے بھیج) ہونا فاقے ابھی یا آئندہ کامل کی طرف اشارہ ہے۔ رزقا اللہ تعالیٰ و اہلکم ہفتہ تیسرا میرے عطا فرمائیں۔

حال: حضور ﷺ بہت دینی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں خطا معنی سے عزم بہ اس سے پہلے اصرارے خواب میں دیکھا کہ حضرت مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ تمہیں سلسلہ (ہیت) میں اعلیٰ ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اور تم نے جو مجھے خطا لکھے ہیں اس کی معذرت کتنی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مسد میں داخل ہوئے دس سال ہوئے مگر حضور کا دست جو میں نے آپ کو بھیجے ہیں دیکھا تو بہت تھوڑے خط ہیں۔ اس وجہ سے حضرت سب بندہ پر رحمت کی صحت میں شکوت فرمائی۔ اس سے بدوئے یحییٰ طور پر یہ کچھ لیا کہ اس خانہ کاں سے خط و تحریر سے نہیں درمکات حاصل ہوں گے۔

تحقیق: ابراہی ہے۔

حال: حضرت کے ساتھ تو جسد حاتی حکوم کو بہت ہی اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھ مگر وہ خواب میں ہے۔ یہاں ان ہوئے نیچے کہ جس سے کہ (اعتقاد) صحیہ ہو گیا۔ وہ خواب بھی خدمت میں عرض کرتا ہوں تاکہ حضرت کی نہیں بتائے۔ ان سے تعبیر کن کہ اور اس کو خوشی اور اعتقاد میں بھی پڑ چکی ہو جائے۔

پہلا خواب۔ یہ ہے کہ یہ دن عید کو وقت ہوں میں بیٹھے بیٹھے سو رہا تھا اور زبان پر یہاں اللہ اور اللہ تعالیٰ جانی تھا کہ دیکھا ایک شخص جہاں تک گمان تھا ہے وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام تھا (آئے اور) حضرت کی طرف اشارہ کر کے (کہا) یہاں کی وجہ اور ذریعہ سے تمہارا جہاں دالوں کی حضرت ہوگی۔

دوسرا خواب۔ ایک روز مسافر خانہ خانہ کاں میں سو رہا تھا ایک شخص کوئی رزق آئے اور فرمایا کہ یہ (میں حضرت) کی وجہ سے گارہ رہتے ہیں۔

تحقیق: اس حدیث کی رحمت سے سب امید ہے۔ وہ کچھ کو جو حالت میں معصوم ہے اس پر نظر کر کے تو ہے

ہو گیا۔

نیکان نے یہ کہہ کر اس میں سے ایک شخص کو بلایا اور اس کے پاس سے ایک خط لیا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ:

”میں نے یہ خط لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔“

نیکان نے اس خط کو دیکھا اور اس میں لکھا تھا کہ:

”میں نے یہ خط لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔“

نیکان نے اس خط کو دیکھا اور اس میں لکھا تھا کہ:

”میں نے یہ خط لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔“

سے پہنچ گئے تھے۔ خاکسار بھی ان میں گمراہ ہوا ہے آج کل ایسا تک تشریف لرا ہے۔ آج کل کے سر پر ایک دم بدھوا ہوا ہے ہرزور و رنگ کا چھپا ہوا ہے جس نے آج تک اپنی عمر میں یہ خوبصورت کپڑے نہیں پہنے۔ اس کی چمک و رنگ اس تمام عمر میں تھی جو کہ میرے بیان سے باہر ہے ودا آج کل کے سر پر اس طریقہ بدھوا ہو ہے جیسا کہ عربی بازار کا کرتے ہیں۔ اس حالت میں وہ جناب کو دیکھ کر تمام خضم خوش ہو گئے۔

اتنے میں ایک آدمی آجاکر بظاہر مسلمان معلوم ہوتا تھا اس آدمی سے آج کل سے کچھ، تم کو، میں آج کل ان ناموں میں کہ اس سختی نے آج کل کی شکل میں ایک گستاخانہ کلر لیا گیا جو کہ خاکسار اپنی زبان سے کہنا پسند نہیں کرتا ہے اس کا کوئی کر تمام خدام کو بہت خوش ہوا لیکن آج کل کی وجہ سے اس کا کچھ نہ ہو سکتا۔ آج کل سے کہ "کی تو زبان سے کہ کیا اور زانو سے تکلیف دی وہ آدمی وہاں سے چلا گیا۔" جناب بھی وہاں سے تشریف لے گئے۔ تمام خدام آج کل کے ہیں کھڑے ہوئے۔ خاکسار کو تو کچھ دیکھ کر آس آئی ہو یہاں کر پکڑا ہوا کہ اس نے اپنے وقت میں سے جوت نکال کر پانچ جوت بہت دور سے لایا اور اس کو پکڑ کر سامہ دم کے سامنے لایا۔ اس کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے اس خوب و بچہ کو میری "تم کل لگی اور طبیعت میں جی لینی ہی معلوم ہوئی۔"

تحقیق یہ حراپنے جناب کے ساتھ تھی پر ہے اس کی بدھت ہے جو شخص بظاہر مسلمان معلوم ہوتا تھا وراجہ میں کار تھا اس سے اس لوگوں کی طرف اشارہ ہو مسلمان ہو کر کافروں میں کام کرتے ہیں جیسا کہ کل اس کی بہت کثرت ہے۔ اس کا چٹا ایسے لوگوں کے مطلوب و مطلوب (ڈاکٹر) ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

عزم بہت اچھا جواب ہے۔

حال رات میں نے حسب و طین خواب دیکھا ہے جس کے بعد سے طبیعت بہت پریشان ہے۔ امیدوار ہوں کہ جواب کی تعمیر تھی جائے گی۔

۲۔ بلکہ سارے جس میں طوائفیں رہتی ہیں۔ میں بہت دن کے بعد مکان پر پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں دور (دورن ٹورٹن ہیں) میں وہیں میری المیہ دور دورہ کی بمشیر و بھی ہیں۔ مہران کا بھی وہ (طوائف وال) طریقہ ہے۔ علیحدہ علیحدہ مکان ہے سارے کچھ بات میں نے نہ لائیں۔

تحقیق یہ فیہار جو قصیر دین میں آئی دکھتا ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ عالم آپ کی نگاہ میں اچھی نامحرم پر پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر فرمایا کہ اگر کسی کی بی بی یا رشتہ دار اس وضع کی ہو کہ خدا سے بہت ہے وہ اصالی کی بات ہے کہ "دوسرے شخص کی بی بی یا رشتہ دار عورت کے لئے اس کو پتہ نہ کیا جائے۔" جیسا یہ عقلی دلیل سے ذہن

بہر صحت اعتقاد کی ضرورت ہے۔

خیال۔ یہ وہی ایسا کوئی شخص اختر نہایت دینا چاہتا ہے اور کچھ ایسا کہتا ہے کہ صالح۔ کہنا اس پر مدعا ہے حقیقت میں ہے وہم جو ہے اور سامنے کا مسئلہ شروع کر دیں اور ”کچھ کھل گئی۔“

تحقیق سہارک جواب ہے۔ اسی اسباب سے حقوق کی ضمانت کے ادا کرنے کی جو دہ انتہائی ہوئی ہے (اس کے ادا کی) تو میں ملنے کی ضرورت ہے اور حقائق کا مسئلہ شروع کر دینا حقیقت نہیں تھا بطریق ملت کی دلیل ہے کہ جواب میں بھی دین کے ملے جسے کی وجہ سے بھی مناسب اس کا خیال رہا اور اس سے ساتھ ہی یہ پتہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس معنی انسان کے حقوق سے ڈر لگا اور یہی روشتہ و قوت کو لائے والے ہے جیسا حدیث میں ہے کہ اگر تھ پر وہی مجبور کیا جائے تو اس کی عیب سے ضمانت ملتی ہے

خیال۔ اس کے قریب چند میں مدعا کی جو آٹھ کھلی پھر بھی پیشانی ہوا تھا۔ اچانک سو سے جائے کی دوسری حالت میں مدیحا کہ میں سفر میں ہوں اور ایک اسٹیشن پر ریل سے اترا اور وہی جا سے کاروبار ہے اور چونکہ وہاں سے من تعزیر میرے اس لئے اسباب خود حمل میں نے کر پید مل رہا ہے۔ آگے کیا دیکھا ہوں کہ شائق ”دی“ مرحوم کو روئے کھڑے ہیں اور جا نہیں دیتے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کا حکم کیا گیا ہے مگر ان کے شہنی اسے کی لون علامت معلوم نہیں ہوتی۔ جو کہ کی وجہ انہوں سے خیال کی مگر اور مدعی۔ اس واقعہ سے صحت پیش ہوا۔ اسی پریشان حالی میں دیکھا کہ اس رسم سے نہ کیا رہا میں بھی اس کا راستہ سے دائیں طرف سے پہلے لوگوں کا قریب ہے۔ اس لئے، میں جانب کے راستہ و ایک آدمی کے اصرار پر چھوڑ چلی کر دیکھا یہ راستہ صحت و حشمت نام ہے اور دوسروں کا اندیشہ بھی ہے۔ یہاں تک دریا بھی اس کے کنارہ کو بہہ کر گزرتا ہے۔ یہاں کی وحشت اور خوف سے گریزوں کو بھر معروض مزب کا راستہ یہ اسے ملے آٹھ کھل گئی۔ اسی وقت صدم ہوا کہ کوئی شخص کہتا ہے مولوی صاحب ملک الموت آئے ہیں۔ آپ کے دائیں جانب بیٹھے ہیں اور ادھر دیکھا تو کچھ نظر آیا لیکن اس وقت حاجت مسلم تھا۔ اور قلب پر خوف کا شہر بھی تھا۔ سو سے جائے کی دھمکی سے فکر ہے کہ دیکھئے سلوک رکاوٹیں غم کوں کی یا نہیں۔ حضور بھی بہت اور دعا سے بھگوری مدعا لایا۔ بالکل بدھوں کی حاجت میں ملک الموت کے آئے کی خبر یہ ہے کہ مر رہا ہے اور مقدر اس سے کہ جلا سید کہ جو اب باصواب سے تمکین خاطر علام ہوگی۔

تحقیق میں ایسے حوالوں، حیانات اور شہادت کے قابل نہیں سمجھتا اور یہی واسطے بھی دہا رہا ہوں کہ وہ کی طرف التفات نہ کیا جائے اس لئے تعمیر کی فکر میں بھی ہیں پر تا سیکل مگر خود کوئی تعمیر یا توجید ان میں آجانی

تھا کہ آئندہ نہ اس روح پرست تصور کی ۔ نہ سے اس لوگوں سے بہت قوی ہے۔ ان لوگوں کے بھی اس کا اثر نہ کیا ۔ اس جوئی محمود علیہ السلام کے ساتھ بہت تعلیم سے پیش ہے

اس کے بعد آپ نے اسے ملے میں بھی ساتھ لیا ۔ پھر میں نے یہ چیل کیا کہ اس بڑے جیوں کو جوان کا مردہ کے واپس اس چاہے میں لانا ۔ اس کو ملاہل بیٹھیں ۔ اس سے وعدہ کیا ۔ میں سلام لاکر نکلا ۔ پھر میں حضور (ﷺ) سے جا ملا اور وہ ہوئی بھی کہ اس وقت حضور (ﷺ) سے وہ بیٹھ رہے تھے کہ تم لا جا رہے ہو اور انور رحیل وغیرہ اس سب سے حال سے دور سے بڑی ہیں ہیں اس پر اس ہوئی سے مجھے بہا ۔ میں محمود (ﷺ) پہنچا کھتا ہوں اور میرے اس میں آپ کی عظمت کے مگر ایمان لاؤ ، اور شہر داتا ہے وہی نوم سے ڈرا ہوں ۔ اس وقت جو میں سے حضور (ﷺ) کو دیکھا تو پہلی صورت یہ تھی ۔ بلکہ اس وقت کتاب الہی کی صورت میں صفا کہ دیکھا اور آپ سے مجھ پر ہونا کہ یہ ہوئی ہوگی ۔ وہ بھی کہتے ہیں اور وہ یہ کو بھی اور اس کے متاثر سے بھی ہیں ۔ پھر بعد از وہ ۔ اور قلب میں ایک ماحول اثر راجع نکلا ہے ۔ پھر سے شرف فرمایا

طے

تحقیق بعض مرقی تو ہی منیر مصمم دلی سے جا سحر ہے ۔ پھر بھی کہ یہ یہ پڑھتے اور مندوز سے کچھ کرتے دے لوگوں کی صورت ہے ۔ اس رعمو امہم مسموع (اگرچہ وہ جو کو مسلمان سمجھے ہیں کیا اس سے قریب ہو ۔ یعنی وہ وہ جو مسلمانوں کی مخالفت کا نام لہے ہیں مگر حقیقت میں مہمان ہیں ۔ ہر حال میں انہوں نے اسکی جدت کی حقیقت دکھ کی اور بعد از وہ انہیں جبر و انہیں جبر سے کہ انہیں غالی سے مستحکم کر دیا کہ خوب دیکھنے والے کی حالت دے کہ پر ہیں ۔ اس اللہ (ﷻ) کے مال و دولت میں اور یہ بھی دکھا دے کہ یہ حق حاسب کا اثر حق حاسب پر ہے گا اور وہ یہ بھی دیا کہ حضور (ﷺ) کہ "یہی ہم کحب اللہ" وہ ان سے یہی محبت ہے ۔ جی جی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں)

حالی اسرار و کبر کی حالت میں ایک بزرگ بڑے عظیم الشان ستارے میں نظر آیا ۔ اس کے ال کا نام بھی بتاؤ ۔ یہ وہاں سے حضور کا نام ملوگ کے کہ کہ وہ صاحب جم (مجھدار ہیں) ۔ دوسرے صاحب کا نام (جوں گیا) اسے کہ کہ کہ وہ صاحب وصف یا صفت ہیں بلکہ کہ کہ اس نے تعمیر سے بعد کو مطلع فرمایا

جائے

تحقیق (بات کی بات ہے ۔ جس شخص سے آپ کا اصلاحی نقش ہے وہ اس کا ۔ غلط سمجھے خال) چونکہ بعض جواب بشر منہ (وٹن جرن ۱۱ سے اور در ۱۱ سے) ہوتے ہیں اور ۱۱ سے ۱۱ سے

چشم کا خطہ ہیں۔

● میں اور ایک صاحب دہنوں کی پیشکش پر اور سبھی حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے استقبال کے لئے گئے ہیں۔ جس چٹائی سے مصروف کی آمد تھی جب وہ آئی تو ہم دونوں دوڑے۔ گاڑی بھی رکی تھی۔ یعنی کے آگے سا جی صاحب سے نکلے کا دروازہ کیا۔ تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ جب گاڑی بالکل رک گئی تو دونوں کے چہرے اور وہ سے جا ہے تھے کہ ان کے قریب ہاتھ جو گاڑی یعنی کروڑی تھی اس میں پائی چھ چھ بیٹھے تھے۔ جس میں سے ایک صاحب کی صورت میں وہ نین داسے بڑے پیو گئے تھے اور چہرہ پر شاشت تھی۔ چونکہ میں نے ان سے ان میں پہچانا تھا اس لئے سلام کیا اور دونوں صاحبوں نے ان میں آگے بڑھا۔ (چند قدم چلا تھا پھر وہ لگی صوفی والے صاحب نے مجھے بلایا۔ جب میں اس کی کراچی کے قریب آیا تو گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ: "میرا خوش نصیب ہے کیونکہ میں نے حضرت مولانا (یعنی صوفی) کی خدمت میں کسی دعا کے لئے لکھا تھا۔ لیکن حضرت مولانا نے فرمایا کہ: "گو سے ظاہر بات کے لئے دعا کے لئے قضا ہے لیکن میں اس کے لئے وہ دعا کیوں۔" یہی جو کہ دنیا میں کام آئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اسے دنیا میں ایمان کے ساتھ رکھے پھر ایمان سے اللہ نے اور صوفی پیسے ہوئے صاحب کا قوس تم (گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگ) جانتے ہو کہ حضرت مولانا کی دعا قوس بھی ضرور ہوگی۔ میں نے اس سے کہا کہ: "ہاں ہری بہتر ہے کہ حضرت مولانا نے فرمایا اور تمہاری دعا تک ان کی طرف پھر پھر کر رہی جملہ کہتا چلا گیا کہ وہی بہتر ہے جو حضرت مولانا نے فرمایا۔

پیشکش سبک دہائی بشر (خوشخبری دانا) خواب ہے۔

مثلاً، غلام غفلت میں تھا کہ چانک آپ کے مکان پر پہنچا۔ جہاں صرف ایک آپ اور ایک اور صاحب تھے آپ مجھ سے سواں فرماتے ہیں کہ تم کیا علم پڑھتے ہو؟ غلام نے کہا کہ اور۔ آپ نے اسی وقت کہا کہ وہو کے کیا معنی (جس سے) میں نے کہا کہ اور۔ معنی لنگر پڑھ لنگر میں طرح طرح کے باشندے ہوتے ہیں میں میں اتنا ہی کہنے پیا تھا کہ آپ نے کہیں شریف ہائی کہ درست اور اسی وقت آپ نے فرمایا کہ تم نے وہ کیا ہوگی پڑھے تو میں نے اسی وقت کہا کہ کیا وہ پیشی دید کے ہے تو آپ چپ سے رہ گئے۔ میں ان کی شریف کرنے لگا کہ بہت اچھے دے لکھے ہیں۔ اور آپ کو دل میں غائب کہہ رہی تھی کہ ان کے ہر لئے کہ مولانا اشرف علی صاحب نے بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اشرف علی صاحب کا ایک حصہ جانا مشکل ہے۔ آپ نے بھی کہا ہوں۔

پھر میں نے آپ کی بہت سی نصیحت کا نام لیا اور کتابوں کا نام لیتے بیٹے سب کے بعد اعلیٰ عرض کا نام لیا (اس سے) معلوم ہوا کہ مجھ کو اس بات سے شوق ہے کہ آپ سے اس کتاب کا نام سننے ہی مجھے لپکے وں بلایا اور کہا کہ تمہیں ان باتوں کا نام و شوق ہے تو تم سے کہا ہاں کی۔ آپ نے کہا دیکھو یہی حکایت تمہارے کسی کے سامنے نہیں آئی کہ وہ اور آپ کو معلوم ہو کہ میں رسول اللہ کی محنت کی باتیں سب سے بتا رہا کرتا ہوں کسی سے نہ بتا ہوں کہ اس افتخار کا ہم کیا سمجھ کر ہے۔ جس کے آگے میں یہ دیوانہ ویاں نہیں کرتے ہوں۔ تو وہ مجھے لوگوں میں روا کر دیتے ہیں۔ اس کے آپ سے جواب میں فرمایا کہ تم کسی ایسی بات میں سب کے منہ پر نہ لگا کر رہو۔

عرض پھر آپ مجھ کو ایک لٹ بٹ مانے لگے تو مجھ کو کچھ کم سنائی یا اور سنائی بھی نہ تھی کہ میں تو پھر آپ سے مجھ کو بالکل قریب بلایا۔ آپ میرے پاس سے مل گیا کہ ایک ٹل ہٹا لے لے اور تو پھر بائیں طرف یہ یاد ہے کہ اس میں حد سے سول جواب تھے۔ آپ نے کہا یہی جب تم یہ ٹل کر لے تو تمہارے پاس کوئی چیز آئے گی وہ یوں کہے گی تم یوں جواب دینا۔ عرض پھر میں آپ کو کہنے لگا کہ پھر تم نے کیا کیا تو آپ نے گزشتہ شریف حرم میں کہ جلائی لطف سے ہاں کہ میں جیسے فقیر لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ بچہ سولہ طرح آپ سے کہا اور میری گورنر میں ہاتھ دے کر میرے پاس سے ایک کتاب میں ایچ جاکہ میں بھی یہ حرم میں آیا جیسے کہ اللہ کے نام میں لایں رکھ لیکن احد میں تو پھر میں وہاں سے چلا آیا اور بہت خوش ہوا ہوا چلا گیا کہ میں کی رعایت ہو گئی ہو اور آپ کے سر یہ حال کے ٹھکانے کا راستہ یا کہ میں سے کہیں کا کہنا مولانا شریف علی سے میں بھی بیعت ہو گیا

اس خوشی میں جا بٹھا۔ میرے پاس ایک کپڑا تھا تو میں نے اس کو معلوم نہیں کہاں والا اور کسی چیز کا ہوش نہ رہا صرف آپ کا اٹھایا ہوا دور جو رہا تھا کہ آپ بولے کہ تیرا کپڑا دو، بے اٹھالوں میں کپڑا لٹا لیا۔ تھوڑی دیر ہی چلا تھا کہ آگ لگ گئی اور حضرت سے کہا کہ میرے سر لیے رو سے چلا چلا

یہ بات دور وہی مسرت آپ سے یہ نہ چاہتا کہ میں سے مہینا کہ مجھ میں کوئی کمر نہیں تھا جو مولانا میر یہ نہ جوتے اس لئے کچھ سوچ کر میرے (لب) کے کہانی میں سے لگاں۔ ابھی یہاں سے آپ سے چوہا تھا میں سے وہ جگہ رواں سے چلا

تحقیق گریہ جو ہے تو وہاں کے لئے (بیشی طبع کے حاصل ہونے کی بشارت ہے)۔
 خصال آیت مرثیہ لکھنے کی مدت میں حاضر ہوئے گا وہ کہی تھیں کے بعد مدت میں دیکھا ہوں کہ

حضرت یک خوبصورت باغ خانہ میں تشریف لے رہے ہیں وہاں پر چند ملاہ کو پرہار ہے ہیں۔ احقر جا کر جب حرم
 میں حضرت سے ملے گا تو فرمایا تم کب آئے ہو۔ جب بدہ نے حضرت کے چہرہ مبارک کی طرف جب نظر کیا تو
 بھلا کہ حضرت کا چہرہ ایسا ہادی تھا اور خوبصورت ہے کہ ایسا خوبصورت چہرہ دلائی کو دیکھ کر دیکھ کر
 جائزگی کی حالت میں حضرت کے چہرہ کی جو خوبی ہے کہ (خواب والی صورت کا ایک حصہ نہیں جو کہ خواب میں
 دیکھا

پتہ تحقیق حدیثی سے مانے ہے کہ صورت سے زیادہ بھی سیرت ہو
 میر تقی میرؒ نے فرمایا کہ جس نے اس عمر کی تھلا کے بعد میں سو باغ خانہ خواب میں حضرت سے ملے
 سوئے ان میں سے صاحبِ حسن و جمالؒ کی زیارت ہوئے۔ جس نے عرض کیا کہ حضرت اس موجودہ ترک سوائے
 کو پریشان نہ رہا۔ اس میں حضورؐ کی کیا بات ہے۔ فرمایا کہ تم خدا کو کہ بات میں کسی سے نہیں کہیں گاتے
 تہذیب میں ہے عرض کیا کہ یا حضرت۔ ہر چند وہ کہیں گے۔ لیکن میں آپ سے نہ کہیں گا۔ کیونکہ
 میں حضرت خدا کو سہلے گا میرے ہاں کی بات ہے۔ اس میں خدا کو فرمایا کہ اگر تم ان کے سر پر ہوتو تم پر ان کی عقید
 ضروری بلکہ واجب ہے۔ پھر یہ کہ گیل الفاظ اسے کہے تو تم کو میں نے آئے۔ اس کی باتیں کرتے کرتے
 ہشدار چھینے کے بعد ہوسنے لگے۔ کوئی شہر تھا اس کی گلی میں کوئی تہ کوئی تہ کوئی تہ کوئی تہ کوئی تہ کوئی تہ
 رہا۔ وہیں خانہ نما پریشانی پھر میں پیدا ہو گیا۔ اس کی تعبیر فرمائی۔

پتہ تحقیق تعبیر ظاہر ہے جس کے لئے وہ ہے۔ حضرت قدس سرہ کی بات اس میں یہ تھی اس وقت عام طور
 پر جس پر گئے اور اسے۔ کیونکہ یہ وہ مشہور و جلی پھر اپنے ہم تھا کیونکہ یہ اسے تو بہ مشہور ہو چکی ہے تو چھپا
 کے انتہام کے کیا مٹی (کا) حضرت کی رائے ہو۔ میرے (جسمانی) جسم کی حرام ملک ہوئے کا استعمال دیکھتے ہے۔
 جس حرام سے (ارپائی) کرنے والے اس میں ہیں۔ (حضرت قدس سرہ کے) عروج پر زیادہ اثر
 حال کا یہ جس میں حرام کی صورت ہوتی ہے۔ جس سے اہل علم و فضل نے ہیں۔

خاتونِ طہ کے دنوں میں جیسے دن کے وقت رات عید کا وہ نعم جس کا اسے اختلاف طہاسی کے
 اخیر کے اشعار و شہکی کی وجہ سے ملاحظہ فرمادے۔

کل ہوں کی طرح سے ترجیح دیتی تھی مجھے ﴿﴾ حوب ملک رہی ہے اور سر میں طوق ہے
 گر ہمسر ہو تو کیا حضرت سے بچنے رہی ﴿﴾ اس طرف آوارہ میں وعر صوائے کوں ہے
 غرضیکہ دو چار سطر اور ڈانڈے چھانے گا کہ آئندہ بد ہوگی۔ اس درمیان میں کوئی شخص یا مجھے لگے کہ یہاں ایچ کوں

ہے ہرچھوڑنے والے صاحبِ صورت کو اس کا مائیں سے پوچھا جیہ خدمت میں وہ قائم الحال کے جسم سے
بچے جسے نہ آئے کھل کر

صرف معمول کے خلاف جسمِ اقدس سے سرخ ناک میں نظر آتے سے جی لپی ہے نہ مظهرِ یاروے
تجربہ تک پہنچاؤں میں سے مگر عداوت پر ممدور ہوں میداد سے نہ اس جواب کی تعمیر سے کسی طرف نہ ہے۔
تحقیقِ مبارک جواب ہے۔ آپ و مطہر کیا گیا ہے کہ آپ کا رہبر حق ہے اور سرِ امانِ محبوبیت کی
مربطہ رہا ہے۔ ولہذا

سوال پر چند حور جو کون گل اور اس سے پہلے رہاں حضرت سے عرض کے ہیں ان کو کھنڈ کر مٹا دیتا
ہوں اس نے درجہ تحریر پیش کرنا ہوں۔ حضرت مال اپنی خیر بھی قلم بردار نہیں تو محفوظ ہو جائیں گے اس
تکلیف دہی کی صفی چاہتا ہوں۔

۱ ایک وار میں سے جواب میں دیکھا میں مولوی ابراہیم صاحب رحمدیں کے والد کے چاہ میٹھا ہوں۔ ان
کی صورت کو جس پیکار سے تھا۔ مگر کو ب میں ہی قلب پرور ہوا ہے۔ وہاں از عہد صاحبِ ہدیہ نے بد
ترتیب انہوں نے ایک صاحبِ دکان اور کچھ سے دیکھا کہ ان میں کوہِ سارِ عطا میں لکھی ہیں وہ جس سب
بازاروں کو میں سے تھا۔ ان میں سے تین دکانیں ہیں۔ صحیحہ میں شش ہفتی کے خرید و فروش کے
مستند اور صوبہ بدایاں۔ ہر امور سے رو کر یہاں کو میں سے ان سب غلاموں حضرت مولانا محمد
مشرقی صاحب میں حضور پیو۔ اس وقت محمد میں

۲ ایک دفعہ سے حضور (علیہ السلام) کی زیارت ان طرح کی کہ ایک حضور کا خالق است بہ حق جس سے
بدانِ جبر ہے اور وہ حضور و تکلیف پہنچے کے پیچھے پڑا ہوا ہے جس۔ خلقِ عظیم نے ساتھ پہ مستند
جاسوسی ہے جو پہلی دولت سے ساتھ ہے جب ہی کہ۔ ہر جگہ احمد مددِ حضور کے ساتھ ہے۔ آپ اس
جماعت کو تھوڑے دیر پہلے چھوڑے یہ مقام میں بنا گئے ہیں جس میں میں رہیں۔ اس قدر عرض
یا کہ یہاں میں بعد از عرض کا مجمع کی مکان کے در کھیں آیا تو عرصہ کو بلاک رہے گا۔ مناسب یہ معلوم
ہوگا کہ چہ مجمع کے میں جسے کیے جائیں ہر واہہ چونکہ عرصہ ہے اور درازہ پر ہے بنی میں کو اس کے
تاک۔ در۔ سے حضور سے اس کے کو پسند فرمایا اور مجمع کے میں سے فرما ہے۔ پناہ و اقلین میں سے
۱۲۱۱ھ میں پانچ شہنشاہِ مدافع کی اور ہوں۔ آئے۔ چاروں انجمن کا مجمع مشہور ہو گیا

۳ زیارت کو جواب میں دیکھا کہ گویا جس کو علی لا جگہ سے میں ہوں۔ جمہور دال سے دال گویا مولوی

صاحب بھی آئے ہو ہیں۔ حلی نماز کے لئے میں نے اس کو گئے جہاں۔ دھڑلے کرتے ہوئے تھے مگر یکے بعد دیگرے اس نے پاس سے صدمہ نہیں لیا اور غصہ نہیں پڑا جیسا مجھے یوں لگا تھا کہ یہ چند کلمہ رسول پر جتا ہے۔ سب فکر دلی چھوڑنا تو میں نے اس سے کہا کہ نہ کجبت وہاں سے اتنا کہہ دے۔ میں سہماں دلا۔ اس نے کہا میں اسے بھی کہنا ہوں۔ نہیں اب دور کے مسئلوں کے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان ہے تو اس نے جہانگیر نہیں پھر وہ مہر علی کے لئے کڑا دوا تو میں نے طلبہ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور سے کمر سے انار ہوو خطبہ چا۔ سنا نہیں رہا بہت مقدار بھی سب میرے اس فعل سے حوش ہو گئے۔

● آج امت کو دوسرا خطاب۔ کچھ کہہ دینا۔ رسول اللہ ﷺ دیکھو پورا ہوئے ہیں۔ جواب میں حضور نے بدلتا صیغہ بھی دیا۔ آپ ﷺ نے ان کے بعد دوسرے کچل کی طرف نہیں جی بٹکے۔ آپ کا دل مبارک ایسا ہے جیسے کہ پانی چھریں سے بچکا ہوتا ہے آپ کا چہرہ مبارک ۱۰۰ وجہ سے تشکیل ہے۔ ثناء مبارک پر میری بہت بھی نکلی اور مبارک پر یہ جواب دیا کہ ہمارا کلام کیا۔ جس میں دلی خط سے یہ طریق روٹ کر نکلا ہوا ہے۔ آپ ایک شخص کو گواہی دیں اور وہ اسے گواہی دے کہ میں سب کو جو چیز سے جو آپ کو مل رہا ہے۔ سب سے زیادہ سنی اور خواہش میں یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی مکان میں ہیں جس میں آج کل میری دعا ہوں۔ لکھی کے کالج میں اللہ اعلم

چند باتیں

پہلا خواب واضح ہے وہاں ایک عسی فائدہ معزیر۔ اور شفاست معذور یعنی صدمہ سے اور دوسرا صدمہ میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوئے۔ لیکن یہ جو تو اس کے لئے چاروں مشابہ جس کو ہے اس عنوان سے تعبیر کیا گیا۔ دوسرا خواب اشارہ ہے کہ حیرانہ رویوں کے بعد کٹر رویوں میں خاص طور پر سنت کے حاملوں کی کثرت۔ سنت پر چمکے والوں کی کمی اکثر رہی ہے کہ انہیں کے ساتھ علی حاد کی حد یہ بھی دہی ہے۔

تیسرا خواب میں اس زمانہ کی حالت صاف صاف دکھائی تھی۔ ہم صحیحین نے شریعت کو نبی اور میں متبعہ (پیشوا) بنالیا ہے مگر اللہ اللہ (انجام کا نامینی نہیں کے سے ہے) کی بھی بدست رہی گی ہے۔

چوتھا خواب کے سنی میں سے مراد یہ ہیں کہ جو وہاں رہے کے باطن کے غلبہ کے کفر ہوئے کے بعد شرکی حکام کو مدد کرنے کا ارادہ شدیداً قائم کرتا ہے۔ گا کہ کہ وہ وہاں پیدا ہوئے ہیں۔ اس میں کفر ہے واللہ

۱۔ اے اللہ کے رسول! وہ شہداء

حالِ خیر احسان ہے۔ آپ کی اہلِ کائنات، یہ اہلِ دنیا کا حال ہے جس میں جب الہیہ حاکم کو ان کے مصلحتوں کی اطلاع میں حضور والا پر موقوف ہے نظر کرتے ہیں۔ حضور والا نے ان کے خطاب سے فرمایا، ہم یہ ہے پھر یہ ہے کہ ان کے شمس کو یہ ہوگا، تو ان کو حضور والا نے غلط فہم سے ان میں عجیب و غریب مفہوم ہو گا۔ ان کی خبریٰ شمس کے مدار سے چھوٹی ہے یس؟ حال میں ہے جس کے حال میں ایک گھر پر چھوٹا ہے کسی عجیب اور گھر سے لے کر ان کی بیعت میں ہے۔

محقق فکر کا قلب ہے جس میں وہ کو حکام کا نظام نہیں ہے مانتا ہے اس میں اس کے دانش
 سے اس طرح سے

[illegible]

تحقیقِ عمرِ رطابہ کی موضوعات کے نام جو مٹی میں لٹکی ہو اس سے ظاہر ہے کہ وہاں پر شب بیک ٹی ہے
 مختار چیدوں کو۔ یہ محکوں کے نام پر دیے گئے ہیں۔ کتب میں خصوصاً ۱۰ امتداد سے ملے۔ اس وقت عام سے
 شہرے ایک مضمون ہے۔ اس سے کہی گئی کہ اس کی جو کہ طرف سے ہے۔ جو اسی میں۔ اس کے بعد میرے دل میں
 میں نے اس میں۔ مضمون پر وہی شکل صورت کا وہ ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔

بدوے یاں میں ہاں تعمیر حضور ﷺ نے اسے کہ حضرت تربیت فی سب پر بیٹھے ہوئے ہیں اور حق تعلیم یہاں اور جیسے طریقے سے رہے ہیں، چھٹی ہی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جواب اور جواب بدوے میں یا رشا سے بدوے میں بھی راجح سے بدوے میں رہیں؟

تجربہ حاصل ہے۔

خُتَابِ مَہرِیوں اور سوال یا جواب میں جس سے کہی ہوئی شرف علی صاحبہ اس پر ہتھ نہ لائے اور وہ ایک شخص وہاں پر کھڑا تھا اس سے میری طرف تیرا نگاہ نہ کیجئے غلطی پر جو درگزر کے لئے بیٹھتے ہیں۔ میں نے خود غرض یہ کہ ہولناکی شرف علی صاحبہ سے تعلیم ہے۔ حضرت حاجی احمد والدہ صاحبہ کا مرید ہیں۔ یہ اب صحیح سمجھا گیا

تحقیق: اس میں سے نہ بھگت یا تے میں پر حاکم و مستتر ہے۔ کیونکہ آپ کی بیعت ہی طرح ہوں ہے۔ علی تعالیٰ ناسکوت دہلی سے رہا اب کی طرف مست رہا بھی اصل کی طرف مست رہے کی طرح ہے۔ مگر پھر بھی حقیقی و علمی میں فرق ہے۔

خُتَابِ جس کی میں نے حضرت حاجی صاحبہ کا نام یا اس شخص سے جو کمر میں ہوا کہ نہ راتھ تو سونو ہیں۔ ہیں کیا اس کہ حضرت حاجی صاحبہ علی تعالیٰ کے دلی غائب بہت مسنت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سے حاجی صاحبہ کی طرف جھک کر وہ بہت محبت سے اس کی ارشاد فرمایا۔ مددوں مددوں مددوں تحقیق: قصص کے لئے مشابہت ہے کہ ہم وہاں میں رہے۔

خُتَابِ مَہرِیوں طرف خطاب کے کرنا کہ تو مدار یا چاہتا ہے تو لہ ہو چاہتا ہے۔ تو مدار ہو چاہتا ہے۔ تحقیق: اس میں اس کے لئے جو شجریہ سے میرے ریب میں کی بہت محبت و معرفت اور چہ وہاں اب ساتھ ہوں۔ اور یہ کہم ہوتا ہے

خُتَابِ میرے ہاں سے میں نے ہاں میں شکہ نہیں کہ اس میں غلام مسنت ہے۔ وہ مسنت مجھ کو یا نہیں رہی۔ تحقیق: اس و محسوس، میں غیب سے حفاظت ہے

خُتَابِ اس کے بعد دوسرے ایک شخص بہت ہی کرمی اور خدا کو ہاتھ پھیلا میں سے جیسو چھے۔ اہل ہاتھ ہوسے روئے پہنچ آئے۔ سے میں کہ جس سے میرے چہ نہ لگی اور وہاں ہاں ہر دوئی رہا میں نے اس لکھ میں چیسوں۔ میں سے میں ہاتھ سے بیچ بکڑ کر خدا تعالیٰ کی رکت خدا تعالیٰ کی رکت کہنا تروا کہ یہ میں سے اس سے کیا ملاں کہ نام کے اثر سے تکلیف نہ ہو۔ چناچہ میں ہوں۔ پھر وہی سے میرے ہیں پر لگائی۔

تحقیق: مراد سلوک کا راستہ میں چروں سے مرکب ہے۔ یہ عہدیت و علم اس طرف لکھ کے شمار ہے۔ اس مال سے وہ اس طرف شمار سے تیس میں کھٹال کر غیر وہاں سے اس طرف شمار ہے۔ وہ ۷ کی بیچ ہوا۔ اس طرف شمار ہے الشاہدہ تعالیٰ اس سب حرام میں مجاہدہ کی توفیق ہوگی اور مجاہدہ سال ہوتا۔

خُشَن، ادا کر رہا کہ خیرات سے ہوتی نہ کہ جس آنکھ نکل گئی۔ اس خوب کے بارے میں میرے دل میں ہمیشہ کی کیفیت تھی ہے بلکہ میرے دل میں یہ خیال ہے کہ اس میں کچھ خیال کا اثر نہیں ہے۔ نہ علم تحقیق، نہ فکر کے گھبراہٹیں، بلکہ گرجوں میں ہے تو اچھے سے۔

خُشَن، جس سے کے بارے میں دوبارہ یہ پرکھنی پڑی ہوئی ہے اور اس وقت سے حیرت منہ صبر کا اور شروع کر دیا۔ آج اس شروع کئے ہوئے چھ دن ہوئے ہیں۔ رات عشاء کے بعد جو میں نے صبح صبح چھ دن سو رہا تو عجیب خواب دکھا کہ کوئی طاقتور آدمی ہے حضرت اندر مولاؑ کی جہالت بھی ہے اور ہم حد نہ تھی ہیں۔ حضرت کی برکت میں سے بعض لوگوں نے ہم خدام و خدمت کی نظر سے دیکھا اور شاید کچھ اعتراض بھی کیا اس پر مجھے جوش بیاہور میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ ادا فرما دیں سے عرض کرو کہ ہم خدام کو خوش کاپانی پیسے پنا دیں (۱۰) پتہ یہ تھی کہ دوسروں پر ناکہ دہانی خفایت واضح ہو جائے۔ چنانچہ صوفیہ تصور سے چاروں کی امانت حضور ﷺ کے در حوض کا بہت کھل دیا اس وقت ایسا معلوم ہوا۔ خوش کے لوہے کی پت چڑا ہو تو جس سے وہ دھکا دے گا حضور ﷺ کے ہمراہ تمام حیات ان کو تر پھیرے رہے یہ ہو جائے۔

چنانچہ ہم سب خدام میں پناوت پڑے۔ حیرت منہ میں ہندو مال دیو خوب پناہ اس پانی کی لطافت دہریہ (منہاس) غرض نہیں اس کتاب تک مزہ آ رہا ہے اس وقت کچھ اور سی سماعت کے ٹک بھی دوسری پر آئے تو حضور ﷺ نے صاب دلائی صرف ادا فرما۔ مجھ کو کیا ہے کہ آپ حضور ﷺ کے ساتھ خوش پہ کھڑے ہوئے تھے ارشاد فرمایا کہ پیسے مولاؑ شرف ہی مدد سب کی برکت میں رہا ہے ہمارے ہمارے دوسروں کو ملے گا۔ اس پر ہم خدام کو بے حد مسرت ہوئی۔ پھر آنکھ نکل گئی تو صبح صبح تھی۔ والسلام

میرا دل چاہتا ہے کہ اس غلبہ و تعویب پر حضرت داؤد علیہ السلام مبارک پاؤں۔ اھل اللہ بقائکم و معنا بائنا سبکم الفدایہ آمین

تحقیق: شاہ الحدیث جلال الدین محمد خوب ہے کہ بشارت و غیب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے نسل سے اس سماعت کے حق ہوئے گویا کیا ہے ہرگز دوسری سماعت دیکھ کر ت (منور بن) سے حضور ہوں انا کو بھی خواب ملے گا۔ مگر جس کا ہوتا ہے اور جس کا ہوتا ہے سماعت سے پہلے ہونا ہی کر دیا جس کو دیکھا ہے اور جس سے دیکھا ہے وہاں وہاں ہوگا۔

خُشَن، آج رات میں نے یہ خوب دیکھا جس سے میری طبیعت بہت پریشان رہی۔ یہ ہے کہ میری ذاتی

آگ میں ایک اسود دھواں ہے۔ اس سے ہر کانٹے سے بچنے والے میں بہت دیر تک تکلیف ہوتی ہے۔

تجلیق یا پسیدہ اور باور مہر۔ کیسے اور کسے میں تے میں جس سے تھک جاتی ہے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہر آدمی کسی بھی کی طرف اشارہ نہیں چننا چاہیے، ہمیں پائیدار و ناجائز باتوں کے بارے میں گہرا کرتے ہیں کہ کانٹوں کے بیڑے بھرنے ہیں۔

خالد۔ بھر کر تکلیف کا حساب میں کسی بھی طرف میں پہنچا جس میں یہ فقیر بدو اور اس سے دور اپنے وہی۔ چٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ اسود کا علاج مرد

تجلیق یہ شخص اس وقت کا حاضر نہیں ہے جو اس وقت میں ہے جس کے دو چیلے شہر میں اور کئی کوفروں ان لوگوں کی طرف حیلہ غارت کے لئے کی طرف اشارہ ہے اس کو ان طرف تعمیر فرمائی گیا ہے۔ (۱۴۴۴) اس سلسلہ علی سے جغرافیہ دار کا کہہ کہ اس سے لپٹ کر اس کی جگہ پر لگی۔

خالد۔ اس سے محض آج تک کا نام نہ کہ وہ پہلے جو لایا۔ تھے جس سے اس کا نام نہ لگتا۔

تجلیق اس پر سے اس والی شکر سے کہ یہ عامیہ رستہ ہے۔ یہ عام تو تھا، اس میں اس کا سے اور غصہ موافقت ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔

خالد۔ تو میں وہاں سے جبریدہ اور سیر، میں دور مقام میں پہنچا وہاں پہ جب اور ایک شخص شریف رکھتے تھے۔ انہیں پڑھنے کا کچھ نہ کر کے تھے۔

تجلیق شہادت سے اس کی خدمت کی تو میں نے اور وہ شخص مجھ کو کہ صاحب امتیاز تھے اور وہاں اس میں دور تھا۔

خالد۔ میں نے کہا کہ عامیہ میں تو جناب سے سلام علیک کا جواب دینے سے محض لاپرواہی سے تھا۔ میرے سر پر ہر۔ پر اور باتوں پر چھ۔ جس سے میرے منہ کا دھڑکنا اس سے ایک ہی بات عمدہ خوشبو کے لگی اس خوشبو کی سحر سے میرے منہ کا دھڑکا۔

تجلیق۔ یہ لڑکھاؤ نہیں دیکھا ہے اس کا قلب ہو جو جس عہد کا حامل ہے اس کا لہجہ متغیر نہ آئے اور پھر نا شعور سے لہجہ چننا نہ اور روشنی میں نہ ہونا اور اس کا تار سے لیکر اس کے شکوک و دواہوں کا دور ہو گا۔

یہ ہے یہ عہد کے قریب اس کا عہد جس کی طرف سے اس کا ہونا ہو گا۔

خالد۔ بھر میں خوش ہوتا ہوا ہر چلا گیا۔ رہتا ہوں۔ کی طرف ایک حال ہے کہ پرچہ ہنگامہ ہے۔ میں سے آئے۔ یہ وہی تو ایک ہمدردی کا جواب ہے جس کی وہی اور اس کا حکم ہے کہ بارے میں کیا بیان کر

پہلا حصہ

حضرت والا کی بابت کے لئے قند بھون کے سر کا ارادہ کیا اور دوسرے ایک ٹکڑے میں کر با
ہوں ایک بے سر کے بعد یہ دیکھا کہ ایک سر درست قلعہ ہے اور اس قلعہ کے دروازہ پر ایک ٹھیکر مسجد
کے پے سے ہوئے اور ایک ٹکڑے قلعہ میں لٹے ہوئے سر سے رہا ہے اور قلعہ کے دروازے پر پتھر قلعہ
کے قند داخل ہوئے گا اور وہ کہا وہی پاساں قلعہ سے مل جائے سے گاوت بنا مگر ایک صاحب بزرگ
مورت قلعہ کے اندر سے تشریف لائے اور قلعہ کے پاسان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کے لئے قلعہ میں
نے کی اجازت ہے آئے ہو۔

حضرت والا کی اجازت سے قلعہ میں داخل ہوا اور دھڑکا تو دھڑکا کہ قند بھون کے سر کا ارادہ کیا اور دوسرے ایک ٹکڑے میں کر با
ہوں ایک بے سر کے بعد یہ دیکھا کہ ایک سر درست قلعہ ہے اور اس قلعہ کے دروازہ پر ایک ٹھیکر مسجد
کے پے سے ہوئے اور ایک ٹکڑے قلعہ میں لٹے ہوئے سر سے رہا ہے اور قلعہ کے دروازے پر پتھر قلعہ
کے قند داخل ہوئے گا اور وہ کہا وہی پاساں قلعہ سے مل جائے سے گاوت بنا مگر ایک صاحب بزرگ
مورت قلعہ کے اندر سے تشریف لائے اور قلعہ کے پاسان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کے لئے قلعہ میں
نے کی اجازت ہے آئے ہو۔

دوسرا حصہ

حضرت والا کی اجازت چاہی اور کہہ تو قلعہ میں آئے مگر وہ قلعہ کے سر کا ارادہ کیا اور دوسرے ایک ٹکڑے میں کر با
ہوں ایک بے سر کے بعد یہ دیکھا کہ ایک سر درست قلعہ ہے اور اس قلعہ کے دروازہ پر ایک ٹھیکر مسجد
کے پے سے ہوئے اور ایک ٹکڑے قلعہ میں لٹے ہوئے سر سے رہا ہے اور قلعہ کے دروازے پر پتھر قلعہ
کے قند داخل ہوئے گا اور وہ کہا وہی پاساں قلعہ سے مل جائے سے گاوت بنا مگر ایک صاحب بزرگ
مورت قلعہ کے اندر سے تشریف لائے اور قلعہ کے پاسان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کے لئے قلعہ میں
نے کی اجازت ہے آئے ہو۔

تیسرا حصہ

حضرت والا کی اجازت چاہی اور کہہ تو قلعہ میں آئے مگر وہ قلعہ کے سر کا ارادہ کیا اور دوسرے ایک ٹکڑے میں کر با
ہوں ایک بے سر کے بعد یہ دیکھا کہ ایک سر درست قلعہ ہے اور اس قلعہ کے دروازہ پر ایک ٹھیکر مسجد
کے پے سے ہوئے اور ایک ٹکڑے قلعہ میں لٹے ہوئے سر سے رہا ہے اور قلعہ کے دروازے پر پتھر قلعہ
کے قند داخل ہوئے گا اور وہ کہا وہی پاساں قلعہ سے مل جائے سے گاوت بنا مگر ایک صاحب بزرگ
مورت قلعہ کے اندر سے تشریف لائے اور قلعہ کے پاسان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کے لئے قلعہ میں
نے کی اجازت ہے آئے ہو۔

حضرت مولانا کی حفاظت کے لئے حکم ہوا ہے۔ رات سے نہیں بلکہ اس وقت سے کہ جس وقت سے دیہاتیں یہ قصد شروع ہوا ہے۔ ہم ہمارے حفاظت کر رہے ہیں آخرے عرض کیا کہ میں تو حضرت مولانا صاحب کے خاص ملاکوں سے ہوں۔ مجھ کو تو اجازت ہوئی چاہے وہ لڑاے لگے کہ اس طرف سے تو کوئی پانی نہیں سلکے تم کو اجازت ضرور ہے مگر اس طرف سے لیکن تم مغرب کی جانب چلے جاؤ۔ اس طرف کسپ کا خطر ہے۔ وہاں سے اجازت سے کر جانا ہوگا۔

پانچ محل حصہ

آخرے عرض کیا کہ مجھ کو تنہا جانے خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہم کو تشریف لے چلیں۔ لڑاے لگے کہ میری دوسرائی اس طرف کی ہے اس وقت اس طرف ہرگز نہیں جا سکا ہم ہرگز خوف مت کریم کو ہرگز کوئی دیکھہ کیجے گا۔ آخروں کو اسلام علیکم کر کے مغرب کی جانب چلے گا۔

نیک مہاجر کرنے کے بعد آخری کسپ کے مغرب کی جانب یا نکلتا ہے کہ ایک بہت دیر دست دروازہ ہے اور اس دروازہ میں ایک بہت بڑا کمرہ ہے۔ اس کمرہ میں بہت کثیر تعداد میں کرسیاں بھیجی ہوئی ہیں اور بیچ میں ایک میز ہے۔ اس میز پر بہت سے کاعدت رکھے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے لمبے قد کے لنگ جن کے چہرے چور ہیں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہیں کچھ ہارسے ہیں اور کچھ بیسے ہیں یہ بھی دیکھا کہ اس دروازہ کے باہر بڑے دہلیزے موقوف ہیں صوب ہیں۔ آخر جس وقت دروازہ کے قریب پہنچا تو ایک صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ صرف حضرت مولانا کی رہائش چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ دروازہ سے جو سیدی منزل گئی ہے اس سے چلے جاؤ۔ ادھر ادھر خیموں میں مت ٹھسنا۔ آخر اسی منزل سے چل دیا۔ گئے چل کر دیکھا کہ ایک صاحب خیموں کے قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اشدود سے آخر کو اپنی طرف بلار فرمایا کہ ہم کو تم سے پچانا کہ ہم وہاں ہیں؟ آخرے عرض کیا کہ ایک صاحب کے کمرے سے جو کہ صوب کی طرف خیموں پر پہرہ دے رہے ہیں معلوم ہوا کہ آپ سب فرشتے ہیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے حضرت مولانا کی حفاظت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ یا آخرے سے کہ فرمائیے لگے یہ بالکل سچ ہے جو تم کو معلوم ہوا آخر اسلام علیکم کر کے وہاں سے چلے گا۔

چھٹا حصہ

تھوڑی سی دور چلا تھا کہ ساتھ کار دروازہ نظر آیا۔ دروازے کے آگے چھتہ چوڑا بڑا کمرہ ہے۔ اس پر نیک آرام کرسی بھیجی ہوئی ہے۔ آنحضرت والا اس پر آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت والا کا سر نکلا ہوا ہے اور سیاہ جبہ پہنے

نہایت محنت و کوشش سے اسے چاندی میں بدل دیا ہے۔ اور حضرت علیؑ کی یہ نسبت، جو
 محمدؐ کی نسبت سے زیادہ بڑھ چکی ہے، اس طرح اس کی عظمت اور شرف کو ظاہر کرتی ہے۔

۱۔ حق تعالیٰ نے حکایت فرمائی کہ: "اور پھر اس کے جس سے وہی ہو گا۔
 فرما کر یہ کہ: "تو اس میں کوئی شک نہ ہو گا۔" اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 رکھ کر اس کے حق تعالیٰ کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اور اس کے بعد اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اپنے مال میں سے اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 بخیر اور اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک

اور اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک

اور اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک

اور اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک
 اس کے یہ بھی کہ: "اور اس کے بعد اس کے اپنے کھانے کو اس کے منسلک

تو تنگ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد بالکل ظاہر ہے کہ سن کی چیز کو اللہ تعالیٰ ہدیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاجت کو اس میں مشغول پایا۔ ﴿فَعَلَمَا قَارِبُوا دُونَكَ بِجَعَلَهَا رِبِي﴾ حقائق یہ آپ کے خواب کی تعبیر میرے حسب اس کوچ کردی۔

نشان آج جمعہ کے دن ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ کو اتر صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا تھا۔ ایک خواب دیکھا جو ذیل میں صریح کرتا ہے۔

خواب: احقر حاکم! میں صبح قرآن شریف میں جمعہ ساری کر رہا ہے۔ حضور تعریف کا (یعنی آپ) لرایہ یہاں آتا۔ میں گیا۔ فرمایا حضور! یہ ایک کام ہے وہ کر دینا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ لرایہ کہ ۳ مرتبہ سمندر شریف اللہ ۳ مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر فریق حق کے خیالی سے قلب کا صریح کر کے گریہ و راری سے ان غلاموں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا اور یہ کہ اللہ یہ نیک و صالحہ دفع کرے۔ احقر بندہ حق میں سمجھا کہ لفظ حق سے اشارہ کی طرف ہے۔ لہذا ان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا یہ اپنے لئے ہے۔ کچھ حضور کا چیرہ مبارک منظر سامعہ معلوم ہوا۔ بعد میں فرمایا کہ میں ان غلاموں کے لئے کچھ کرتا ہوں مگر مجبور ہو گیا۔ جملہ کرتا ہوں ہے۔ احقر سمجھا کہ مدد و مراد سے اور یہ یقیناً یہ ہے کہ ضرورت نہیں کو کچھ نکلتا ہوئی۔

پھر گاؤں کے دو شخص، رخصت ہونے کے لئے حضور سے مصافحہ کرے۔ لگے حضور! احقر حاکم ہو گئے۔ جب وہ رخصت ہوئے۔ لگے تو ان کے ساتھ ایک ہماری (کبھی عورت) مصدوم ہوئی۔ حضور نے پوچھا یہ کون ہے۔ اس نے جواب دیا: یہ ایک نیک شخص ہے۔ احقر کو بدگمانی یہ ہوئی کہ اس سے ناہم نہ تعلق ہے۔ حضور نے یہ کہہ نہیں فرمایا۔ جب وہ چلے گئے پھر حضور نے احقر کو کہا کہ اس غلاموں کے شر سے حفاظت نہ دے گا۔ میں حضرت مولانا صاحب کو بھی مثال کر دینا۔ احقر کو جواب دیا کہ وہ تو اس ہارٹی کے موافق ہیں۔ پھر یہ لوگ ان کے کیوں مخالف ہیں جو اس دعا کی ضرورت ہوئی۔ شاید پھر حضور نے فرمایا خود وہ کو گمان تھا کہ نہیں اس سوال نا بھی مخالف ہو گئے کیونکہ برائے میں ان پر حقیقت مشکوک ہو گئی۔

احقر وہاں سے لوٹ کر یہ خیال کر کے کہ دفعہ رسالت میں جب طبیعت حاضر ہو گئی پر حرم کا کام میں لگ گیا تو جب کبھی لگا ہوا قرآن شریف جلد کے لئے آتا ہے اس کو کھولا تو اتنا بیدار معلوم ہوا کہ بالکل کھنکھایا اور کہا ایسا ہو گیا جیسے ذیل روٹی ہوتی ہے۔ اس میں سورج سے دو جاتے ہیں حرف تھوڑے بہت اچھے ہیں حیرت افزا خیال کیا کہ آپ سے پاس سے پارے لگاؤں گا اللہ اعظم بالصواب۔

خبر: بالکل ظاہر خواب ہے۔ وہاں کا جو طریقہ طیب سے ارشاد دیا ہے اس پر عمل کرنا رکت کا جب ہوگا۔

[illegible]

تَحْقِیْقُ یہ تکل و تہید ہے۔

محافل : مختصر والے میں : ارشد المربیان کی حضرت سرور دینی (رحمۃ اللہ علیہ) کی نسبت بڑے قبیح سمت تھے اور
برص میں شہرعت کا صبر نہ کرتے تھے۔

تحقیق : یہ کہ جسے دیکھ کر یہ بتاؤں گی ہے۔

حاجۃ الاسلامؒ نے حضرت عیسیٰؑ پر بت پرستی کا فتویٰ دیا۔

تحقیق معنوں کے جتنی بھی ٹول ہیں

مخالفان صاحب کے عرصہ میں یہ نصرت ہو کر رہی۔ یہ صاحبانہ مخالفت کو دھکی دیا۔ دوسرے شخص کو بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ انہیں نصرت والا کے دماغ سے نہ رہے یہاں تو بعض مخالف مر رہے ہیں۔ پہنچنا تو نصرت سموریں رحمہ اللہ تعالیٰ غائب ہو کر ہی رہے ہیں۔

تحقیقِ یلومہ! اس سے کہ بہت اہم ہے۔

مثلاً صرف تھوڑی سی مدت کی ضرورت سے وہ بے شمار اشیاء سے بچے ۱۱ روپے ۲۰ ایک چٹا پر میز کر
ٹیبلوں کے ساتھ انگریزی کی بے کمی شے اللہ ہند پر یہاں سے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت سرور اور جہانگیر علیہ السلام
سب کو حاصل ہو گا۔ یہ بے شمار کو گناہوں سے بچوؤں سے کثرت جہ سے گم ہوں تو چھو، اقامت مناجات و
بصارت سے دل کو تسکین بخلائے۔

تحقیق: اس میں اصل طریقہ علم ہے

فحائل وہ سب ہیں کہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ حقیر نے مخالف یہ فرمایا کہ کچھ ایسے بے شیخ فحائل
 نامیں موجود ہیں۔

حقیقی یہ "سالہ و مصلوہ" احوال کرے در کی تقدیر کرے کی نظیر ہے جس سے کل کا ملکاوت
میں جس کے آئے ہی عرض بعصمکم دیکھم (نہیں تمہارے ہی حکم، اے تمہیں)۔

خال ہے۔ (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں املاہ ظلم مرض کسے تشریف لے گئے اور انکھ جل گئی امید ہے کہ نصیر جوہب سے شرف فرما کر گئی ہے
تحقیق ایک ایک حکم نصیر کھدی

دوسرا خواب ۱۴ محرم ۱۳۴۰ھ

ایک خوب بخت شبہ اختر نے یہ دیکھا کہ حضرت املاہ سفر میں ہیں اور اختر اور میراں آپ کو ملے اور اس
راحتہ ہیں۔ سفر طے کرنے کے بعد حضرت املاہ ایک شہر میں پہنچے۔ شہر کے درمیان ایک پک میں مسرور بہت سی
روستے مکان بنائے ہوئے ہیں۔ حضرت املاہ اختر کو عزت آل احمد کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ اس پک میں پہنچے۔ اس پک
حضرت املاہ نے اختر کی طرف تہنیت ہو کر فرمایا کہ جس احمد سے جو کہ یہ پانی گرم کرے یہ احمد اس کا
بہ اختر نے عزت ذکر اور کچھ کہ بھائی سب سے بڑی منزل میں جاؤ وہاں پر سب سلام و معجزہ سے پانی گرم
حضرت املاہ فرمایا کہ "وہ فوراً پانی چلے گئے۔ پانی گرم کرنے کے بعد حضرت املاہ نے فرمایا کہ "پانی گرم
کر لیجو۔ پانی گرم بہت جلد ہو اور فوراً پیو۔ دیکھ کہ عزت ذکر نے پانی گرم کیا اور وہ ہے سب سے
ن بڑی۔ اختر پانی کا گلا (مکلا) کھا کر اس پر حضرت املاہ کے پاس پہنچا اور عزت ذکر کو دیکھا تھا

حضرت املاہ نے حکم سے کپڑے اتار کر نعیدہ پڑھا اور حکم دیا کہ اس کی طرف تہنیت ہو کر فرماؤ۔ یہ تم
پسے جاؤ اور نماں پر غسل کا پانی گرم کرو اور جا کر کڑے سو جو اختر عزت ذکر کے ساتھ پہنچے۔ "املاہ
نے شرق سے کوہن غرب پہنچا تو یاد کیا کہ زلموں کی حق تعالیٰ ہے اختر نے اس شخص کے چند لوگوں سے پوچھا
کہ یہاں پہاڑ ہیں۔ اس میں نے فرمایا کہ رستہ کی طرف سے اہل ہے اس کے انتظار میں ہیں۔ حضرت
املاہ پر نظر تھا اور یہاں حضرت املاہ ہی صحت پر ایک ہی ہاتھ میں لئے ہوئے غسل فرما۔ اس کے لئے تیار ہیں۔
اختر عزت ذکر کے ساتھ جب اس شخص پر پہنچے جو پانی غسل کا گرم دلا۔ حضرت املاہ نے غسل کرنا شروع کیا
اور "پسے پانی کا گرم۔ چندی ہوا۔ اس تمام شخص نے یہ حالت دیکھی کہ ہر ایک شخص یہ چاہتا تھا کہ مجھ پر پانی
پڑے۔ مگر حضرت عزت ذکر کے ساتھ چند پر کڑے اس نے حضرت املاہ کے غسل کے پانی سے بہا۔ اسی حالت
میں یہ سب بڑے صورت تشریف لائے اور اختر کی طرف تہنیت ہو کر فرمایا کہ جس میں آپ صحت ہو اور
تھاوی سے غسل کے پانی کی ایک جھنڈ بھی پڑ گئی اس کی بات ہو جائے گی۔ اختر کی "پسے غسل بھی
خوب سے شرف فرمایا جاؤ۔

تعبیر

یہ ایک جچے ہوئے چیرے کے ساتھ تھپہ ہے نہ عمر کے۔ یہ مجبورانہ امت میں سورت ہے۔ فائدہ فوٹا
 کس سے پورا ہویت ہے۔ مشہور ہے جس طرح ہر صبر ہے۔ وہی عین صبر کا پانی پیتے کے۔ جس کی طرف
 اشارہ ہے کہ ایک صبر کیلئے دس سال۔ دس سال کے لئے کوئی صبر ہوگا۔ جہاں کے پیمانہ اور
 امت کے شرع سے صبر حاصل کی ثابت ہے (اس طرح یہ صبر) قابل امت کے شرع سے بعد میں حاصل
 ہوئے کی ثابت ہے۔ نیز صبر کی بات ہے

یہ بھی صاحب المحفوظ نکیر کے فوایوں میں سے ایک خوب ہے

حضرت اقدس سید و مریدان صاحب دہ جہمہ الامام علیہ الرحمۃ اللہ ورفاۃ وودتہ ان میں گزشتہ
 ہے کہ حق کے رستہ کو جس سے یہاں کو شہر ہے اور صبر گزشتہ ہے۔ اور صبر دلا ہے حتی
 صاحب سے مکان قیام پر۔ ایک شخص سے حضرت مکان پر پہنچے۔ احادیث سے۔ حضرت مولانا صاحب
 شریف سے میں اور مستحق صاحب سے مکان پر قیام پائیں حق پر ہیں۔ مکان میں صاحب سے مکان و
 دیکھ رہے۔ حضرت مولانا صاحب شریف کے ساتھ مستحق صاحب سے مکان و مکان میں شریف رہا ہے
 لیکن ایک طرف سے ہو۔ دیکھ کر صورت میں نصیب کرنا ہے۔

اس مجمع میں مستحق صاحب سے مولانا صاحب سے ان کے مکان میں اس وقت وہاں میں احقران کو
 حاضر کر کے گاؤں کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں
 حاضر ہے۔ اس کو دیکھ کر بہت معلوم ہوئی تھی۔ ان کے مکان کے مدرسے میں صاحب بہت ہی حسد و حسد میں
 پہنچے۔ ان کے چہرے میں غصہ تھا۔ حضرت مولانا صاحب کو آپ کے مکان پر شریف
 تھے۔ ان کے یہاں ایک طرف ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں
 حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے گاؤں میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں
 خدمت سے صاحب کو اس کے احقر سے جواب میں عرض کیا۔ یہ وہاں ہاتھ لگے۔ ان کے والدین کے ساتھ
 فقیروں کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں
 یہاں کا مفتی شیخ کے ساتھ ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں
 ہیں اس میں ان کی دینی سے ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں ان کے مکان میں

دلت کی معاند کے بارے میں چونکہ کہہ سکتا۔ ہاں بھر کی وقت تہائی میں تھا۔ سے گفتگو کروں گا۔ حضرت یہ جواب میں کہہ کر پاس سے چلے گئے کہیے گئے کہ حضرت مولانا صاحب حفظہ بھی فرمائیں گے۔ حضرت نے عرض کیا کہ حضرت مولانا صاحب آپ کے قیام فرما رہے ہیں اور عطا کا مجھے علم ہو آپ خود جا رہے ہیں۔ حضرت نے چھٹی جانب کیا دیکھا ہے۔ ایک وقت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک عید چور کا فرش ہے حضرت والوں پر کھڑے ہیں حضرت کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے۔ ایک یہاں شخص سے کہ جس سے اندر سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص میرے علم ہے وہ "کر" حضرت والا کی طرف متاصب ہو کر عرض کیا کہ مولانا صاحب دعا تو میری ایک بات سن۔ حضرت والا کھڑے ہی غصے اس کی طرف تھے۔ گئے اور فرمایا کہ کہو یہی مطلب ہے۔ اس نے کہا کہ میں سے ہے کہ تو گانا، بہت اچھا جانتا ہے۔ حضرت والا نے تبصر فرما کر فرمایا کہ ہاں بھائی ایسا گانا جانتا ہوں کہ ساری دنیا میں کوئی ایسا گانا نہیں جانتا۔ اس شخص سے عرض کیا تو پھر کب سنائے گا۔ حضرت والا نے جواب فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت سے دعا ہے کہ وہ اس شخص سے عرض کیا کہ ہمارے تو بہت ہی دل چاہ رہا ہے کہ جلد ہی میں سے۔ حضرت والا یہ سن کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں کتنا ہی چاہتا ہوں کہ گشتہ شکی ختم ہو کر ہوں اور ایک جگہ پر تسبیح سے کرینے جاؤں اور اللہ اللہ کیا فرماں۔ مگر بڑے بڑے قلب و روٹ اور ابدال اور ایسا اللہ کا جہد رکھنا چکا ہے وہ ہمیں مانتے اور فرما رہے ہیں کہ گشتہ شکی تو تمام عالم میں گمراہی و عصیان میں پھیل جائے گا۔ اب میں مجبور ہوں کہ مخلوق تو اس طرح چھین نہیں پیتے، ہتی اور یہ حضرت میں نہیں مانتے وہ۔ مٹھنے۔ بتے ہیں۔ "حرکار پھر کام نہ پڑا"۔ بہت ہی نگاہیں میں ہوں۔ یہ فرما کر حضرت کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت نے حضرت والا سے فرمایا کہ ب چلنا چاہئے ہمارا دعا کا وقت آ گیا۔ مسجد کا "دھار" سے کیا تھا کہ حضرت "کھکھل گئی" دیکھا "صبح کی مار کی جماعت کا وقت تھا" فقط مسجد کے صیر "دوب سے مشرف فرمایا جاسکا۔

تعبیر تعبیر ظاہر ہے کہ مصلحتوں کی موافقت کی طرف لوٹنا ہے۔ اس لحاظ کو حد مت دین کی سعادت کی توفیق ملنا اور اس میں اہل اللہ باطنی اور اللعیب عند اللہ تعالیٰ۔

مختار، حضرت ایک جواب سورہ ۵۵ ص ۳۴ حضرت کی "خررات میں دیکھا جو طلعا حد مت میں عرض ہے۔ آپ کا ایک اچھی جگہ پر قیام ہے اور آپ ایک مکان کے اندر میں سے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس بہت سے آبی جمع ہیں ایک جہاد رکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس کے ساتھ جتا ہوا ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا تو اس نے کچھ ہلکی سی حرکت کی۔ پھر دوبارہ حرکت کی تیسری مرتبہ میں نے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا محمود الحسن صاحب ہیں۔

کمرے پر بڑی محنت سے آپ گلے لگایا اور تنکے چھپا کر لایا۔ سے چادر ڈال کر۔
پتھریق حضرت مولانا صاحب نے ان کے ساتھ ایک اور چیز طے کی کہ حضرت صاحب نے ان کی طرف اشارہ
 کیا ہے وہ ان کی طرف تھپکی میں جیسے کہ وہ تھپکتے ہیں۔

خالد وہاں سے روک کر کسی جگہ پہنچے جہاں سے بہت ہی تنگ ہے۔ سب کو نہ نکل سکے ہیں۔ مولانا
 محمود حسن صاحب نے اسے بہت ہی تنگ تھا مولانا نے کہا چلو دوسرے دوسرے چلیں گے۔
پتھریق چلتے ہوئے کے عقب سے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں تنگی کا سبب نہیں بلکہ موافقت کا ہونا
 ہے۔ مگر جن کو اس کا احساس نہیں ہو سکتا۔

خالد بوت کو آجائے یہ سیدوں میں پہنچ گئے

پتھریق یہ شہر دروازہ ملنے کا ہے تو تنگی سے مراد ہے۔ گھر پر یہ تہ پہنچا دیا ہو

خالد نصیر آباد غرض ہے کہ یہ سہارا میں سے یہ سب کچھ کہ ایک برس بڑے برگ تیار ہیں۔ ان
 بہت کمزور تھیں۔ ہوتے تھے۔ میں بھی یہ اس حال سے ہاں لگا رہا تھا۔ ان کی بات سنا کر
 ایسا کام ہے۔ چاروں سے مل کر میں سے یہ عرض کیا۔ راجا نے کہا میں ایک سہ چھتیاں ہر گھنٹے
 یہ مسئلہ پہلے سے ہی معلوم ہے کہ شہر ہو گیا ہے۔ آپ چند پہلے رہاؤں کے سرگرم معلوم کرتے ہیں اس لئے
 نہیں کرتا ہوں۔ میں نے فرمایا کہ پوچھو۔ میں نے کہا۔ میں سے یہ کہیں سے سنا ہے کہ جو شخص واسل بنی
 خدا تعالیٰ سے جس کا تعلق ہے وہاں ہے دوسرے دن میں جاتا ہے۔ ایک سال واسل سے کہیں سے رہا
 یہ نکل گیا ہے میں نے کہا کہ حضرت۔ یہ باتوں سے تو اس سے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ اس پر فرمایا
 یہ باتیں سے کہیں سے واسل میں ہیں۔ جو۔ یہ تحقیق کے لئے نور چیریں رکاوٹ ہیں۔ مولانا کا اس
 میں اور اس کا مسئلہ دیکھو۔ یہ شعر ہے جو کہتے ہیں چل دیے

صد ہزار سال انہیں نہیں دیکھو ویدال واسل انہیں

مترجمہ۔ یہ صد سال انہیں نہیں دیکھو (عصائے دیہات) اس سے کہیں میں شامل (مذکورہ) ہے

انہیں ان کے بارے میں

پھر میں نے یہ شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہے جس میں ان کا نام مسدود کیا ہے وہاں رہتے ہیں؟ اس
 نے کہا کہ یہ حضرت مولانا ماروی ہیں۔ مجھے پھر راجا کا دروازہ بتا دیا۔ مگر وہ میرے ہاتھ نہیں آئے۔

پتھریق تعجب بالکل عام ہے مسجد میں جس سے اس جو مشکل حال میں کا جواب بھی حق ہے

حُثَال میں سے ایک خواب دیکھا ہے جناب مولانا صاحب سے اس کی تعبیر پوچھا چاہتا ہوں۔ سو۔ ہ
 کہ بنا یہ سو خواب صاحب چار ہے ہیں اور ہم ساتھ ہیں۔ مولانا صاحب ایک جگہ پر دو گور چور میں مل کر پانی پی
 رہے ہیں اور جو چور سے گناہ ہے وہ ہم اپنی چلو مشق ختم لیتے ہیں۔ یہ خیال نہیں ہے کہ ہم پی گئے۔ نہیں ہا
 دوسرا خواب یہ ہے کہ وہ تعبیر پوچھنا فرما رہے ہیں کہ جو شخص میری امت کا مرنار ہے۔ جو اس کو اس
 کے لئے گھیرے ہوئے ہے۔ یہی کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اس وقت جس کی طرف اشارہ کیا تھا نام معلوم
 تھا مگر کھلتے وقت بھول گیا۔ مگر یہیں تک لگن رہتا ہے کہ حضرت مولانا ہی تھے
 پسے خواب کی تعبیر خواب دیکھنے والے کو مجھ سے مدنی قطع ہوگا۔

دوسرے خواب کی تعبیر دشمنی کے صور پر اختلاف کرنے والے باطل پر ہیں۔
 حُثَال حضرت و معلوم ہو کہ میں عمر کے مظلوم کے لئے چند دیا ہے اور انکو اس بھی چند دے گا۔ یہ خواب کچھ
 یہ پہلو پر تک ہو اور اس کے بارے میں حضرت مولانا سے ضرور پوچھو۔

خواب جس دن گھر کا چند دیا ہے۔ اسی رات کو یہ خواب دیکھا۔ ایک بہت بڑی عظیم الشان مسجد ہے۔
 اس میں مجمع کثیر ہے۔ ہر صلاۃ معلوم ہوتے تھے وہیں میں بھی موجود تھا۔ یہ معلوم ہوا کہ مجھ سے ملنے کے
 لئے حضرت نظام الدین اولیاء صاحب تشریف لارہے ہیں۔ اور ملنے کی وجہ یہ تھی کہ علیحدہ سے تلیا تھا کہ یہ شخص
 حضرت مولانا کے سراپا بنو ہیں تو حضرت نظام الدین اولیاء صاحب یہ سن کر گئے اور مجھ سے ملے۔ جب
 اسے آئے تو منہ پر کھانک ظفر نے مجھ سے فرمایا کہ یہ حضرت نظام الدین اولیاء صاحب ہیں تو میں نے سر
 اور منہ لٹکایا اور کہا ہوں کہ یہ وہی ہے اور اسانچے اور میں بہت فدا (دولی) تو اس نے ان کے کندھے کو چاٹا پھر
 ان کے بعد میری پورٹی میری ہو گئی۔ اس کے بعد چل گیا۔

تحقیق خواب بہت ہی سبک سے لکھا ہے اور اس کے حوالے میں اس کے حوالے کی ریل سے اسی طرح ہے
 سلسلہ اور فقر کی طرف بہت کے متعلق ہونے کی دلیل ہے۔

حُثَال میں نے یہ خواب دیکھا کہ مسجد انور مصر کی قبر پڑا کر مسجد کی ایک سرحدی میں فرش پر بیٹھ گئے۔ یہ نظام
 مسجد کے گوش میں تھا کہ ایک درگاہ نے جو منور کے قناد کے لئے مسجد کے اندر بیٹھ گیا ہے۔ وہ ہے
 غبر صبیح، مصر پڑھنے کے بارے میں فرمایا کہ یہ پڑھنا بہتر ہے (یا نہیں دبا کہ میں بتا رہا ہوں) چنانچہ مسجد
 سے اسی جگہ سے چھٹا کر کیا ہے اور اس پر رُف صاحب نے کمر دیا رہتا کر اس کا چہرہ بہر بے پایاں ہوا۔
 یکدم کر ماضی، غبر و فرماؤ اور دعا دے گئے۔

عمار کے بعد ہر مدنی میں تشریف لائے اور چارپائی پر بیٹھے کہ لڑکا (کس سے پہلے مکہ پر گئے) چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پہاڑ سے بھی اُپ سے یہ کیا تھا کہ چارپائی پر آجائے مگر حضور سے یہ خواہش یہاں بھی آئی کہ میں یہ چارپائی پر بیٹھ گئے تھے، حضور کے انکار پر ہاتھ پکڑا رہا تھا یا نہ، قصور چارپائی پر نہ تھا بلکہ یہاں بھی یہ تصور رہا کہ میں ان قائل نہیں ہیں، حضور سے بیٹھ جائے کے بعد دو روٹ جو ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، حضور نے سچ پکڑے تھے۔ ۱۰۰ روٹ بھی نہ چارپائی پر پہنچے سے بیٹھے ہوئے تھے، انکو کر بیٹھ گئے تھے، میں نے جب غور کیا تو مولانا صاحب مائتوفی معلوم ہوئے کہ وہ ہوں گے جو ہاتھ پکڑے تھے ان کی شکل شہادت میں حضرت مولانا محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ معلوم ہوئی۔ خواب کی حقیقت واللہ اعلم یا سے مگر اس وقت میرے دل میں یہ بات تھی کہ یہ حال اللہ تعالیٰ سے علاوہ اور کون عاقل ہوئے سے نہ بدایا ہے، لیکن اس وقت یہ پرچہ لکھتے ہوئے یہ بات بھی سمجھ میں آئی ہے کہ ان روٹ کا حضور کے پرچہ پر گزرنے کے لئے بدایت ہے کہ حضور سے پہلے عرض و حال عرض کروں۔

پیشینویٰ بظاہر آپ ورحمہم رکات کے متقدم میں سے یہ مقصود یہ بھی ممکن ہے جو آپ سے سمجھا ہے اور عرض میں عمار کے بعد مشور سے ترجمان اللہ کے علاوہ محمد اور اللہ کی بھی پر حاحا ہے اور اس واقعہ کے مقاصد میں سے ہم ایک یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس دوسرے کارور کوئی وقت نہیں تھا جاکہ کوئی حادثہ بدیدہ (سے حالات واقعات میں اشیاء یا راقیوں کے مقابلہ میں قلیل کی راے کیسے سمجھ ہو سکتی ہے) خٹاں، چارپائی پر چکے ہیں کہ مرثیہ خوب میں سمجھا ہے کہ ایک شخص کہہ رہا ہے حضرت محمد بن عبد اللہ سے عمار کی درخواست کرو کہ پینٹ کرے۔ کے عرض سے انہوں نے اس میں عجیب ڈھونڈا ہے اس اور شہر کی بناء پر میں حضرت علی سے دعائی درخواست کرتا ہوں۔

پیشینویٰ پینٹ نے اس کے سے میں اس سے دے دیں گا اللہ جان قرب و سچا نامے گراویں ہاتھ پینٹ کر کے یہ آیت و مالک اور ماہ و بالحدو میں پڑھیں تو قطع کی امید ہے۔ اس رات میں میں مرثیہ نقل کریں۔ یہاں تک کہ یہ چارپائی مرثیہ اس میں سے ہا کہ صاحب دماں لوگوں میں سے ہونے پر مدد بھائی دہی ہیں اور شاید کہنے والے کو بتانا ہو کہ اس سے یہ عمار سے

خٹاں اس رات میں یہ خوب دیکھا ہے جو مرثیہ پھا ہوئی ہو سے رات میں میں سے دیکھا کہ حضور پروردگار عالم علیہ السلام تشریف لائے ہیں حضور علیہ السلام حسن و جلال میں تشریف لائے ہیں ان میں جناب والا اور ناما حکیم محمد مصطفیٰ صاحب اور ناید حوالہ صاحب بھی ہے یا اور کوئی صاحب جناب سے اجناس

عالی حد بدو ناکار و پختہ نہ ہوا، بابت سے حرب سے لھیرہ چلا آتا ہے اور یہ حالت بہت کم ہوتی جانتا ہوں کہ اس نے صورت کے سحر سے کسی حضرت کو جواب کی حالت پیاں کر کے تعمیر پوچھنا ہوں اور جس کی اس کر کرتا ہوں۔ آپ چونکہ بدو کے پیشانیوں اور بدو کے اوجھاب کو سرور کا نکات میں لکھتے ہیں یہ حد مت عالیہ میں بہت کم ہوتا ہے۔ آپ کا جواب نئی اسر بہت لھٹا ہے اور پہلے نئی بدو سے آپ کے سامنے، پھر خوب پیش کے تھے اس لئے ج بھی عقد صورت میں پیش رہا ہوں۔ یہ وہی ہے کہ اس میں پہلے امداد تھا ہے رخصت بدو جیسے ناکارہ کے خیزوں سے سرور۔ اور اس کے لکھنے کا انتہا چہرہ کو بہت مسرت حاصل ہوتی ہے اس لئے بیشک لکھتا ہوں۔

پیشانی سے بہت کم ہے "الرود الصالحہ براہا انہسم" اور یہ حد "استوخدک" چہرہ میں اس کو موی رکتہ سے پاک موی کے لئے دکھایا جاتا ہے۔ دواں اس کی دینا تھا کہ اس خوشخبری کے ہوتے ہوئے اس سے کریں۔ "کم قال تعالیٰ فی جو لہم انیسری فی الحورہ الدب و فی لآخرہ اسی عورہ ولا یحزب و عوم نہ فسر صلی اللہ علیہ وسلم فیشری بالورہ الصالحہ نہ عہد بہا یراھا الرحمن انہسم" اور یہی کہ قصور حکم نہ طوبی ب والحمد للہ الذی یبعثہ منہ الصالحات ۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ (تذکرہ دار کے لئے دیکھی دیکھی میں بھی اور آخرت میں بھی) (انجیل الذوق حسن سے ہے) خوشخبری سے اور بدو توں میں دیکھی بدو میں ان کو لکھ لکھ ہوا بھی رہا۔ (تذکرہ جو بدو ہوں) بڑی کامیابی ہے اور آپ والوں میں دیکھی میں رہا۔

حاصل: یہ عظیم تعلیم پر ہر موی کی کہنے والا تھا ہے کہ یہ دیکھ کر چاہے ہے اس نظر سے کل بہت مسرت سے رات سے اخیر وقت میں رہا ہے۔

پیشانی والی خوشخبری سے احمد کے کہنے اور پر سے اس کے لئے حاصل: خوب میں لکھا ہوں کہ میں ایک شے میں اس کے ساتھ سوار ہوں کر شے ملی وئی سے یہ بہت لڑ ہے کتنی سے تمام پہنچی جہاں نہ سے پر بہت لڑ کی مارت تھی۔ جہاں بہت جو سوار ہوں کہ اس طرح میں اس پر آپ کو بھی پیا بھو آپ سے اس کی بھائی۔ آپ سے اس میں اس کی تے ہیں وہ چہرہ بچے جہاں میں تھوڑی د کے بعد باج تیار ہوں، یہاں تک ہوں کہ اس میں اس کی پیا بھائی پیا بھائی اس نام سے طور سے سوز۔ پھر کچھ مل گئی عادت بہت اچھی کہ سنی کل معلوم میں رہا تھا

پیشانی پر خوب ہے آپ کے لئے جسم میں ط سے اور تھوڑی سے لئے عموں سے طاعون طرب اس کے

پہلا خواب احقر نے رات ایک خواب دیکھا

پہلا حصہ

احقر نے آنحضرت والہا کی زیارت کی غرض سے منظرِ مگر سے خاندانِ یحییٰ کا سفر شروع کیا۔ اسی طرح کہ یہاں سر کر رہا ہوں پڑے نہایت چسپودہ اور ہلکا جسم صاحبِ آلاء ہے غرضیکہ بہت ہی قوتِ مت ہے جس وقت تھکتا ہوں وہاں ہر وقت ہلکا ہوتا ہے تو کئی دیکھا ہوں کہ خانقاہ کا دروازہ مشرق کی جانب ہوئے کے بجائے شمال کی جانب ہے۔

دوسرا حصہ

دروازہ پہلے سے بہت ہی زیادہ خوبصورت اور بڑا ہے۔ ایک صاحب خانہ کے دروازہ پر چلے گئے تو ہاتھ میں کئے پیرہنے سے بچے ہیں۔ احقر نے دروازہ پر پہنچ کر پیرہنے والے صاحب سے اجازت لی تو انہیں سے فرمایا کہ تم بنا اجازت ہی جاسکتے ہو تمہارے لئے اجازت ہے۔

وہ خانقاہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جس کی صحبت بدی ہوئی ہے۔ خوشی کی اور پانی تھری۔ وہی کے قدم کے بریں ہے پھر تمام خوشی منگ کر مرے جناے اور خوشی کے درمیان منگ کر مرے ایک فوجی لگا ہوا ہے اور تمام خانقاہ پر عید کی ہوا ہے جس سے ایک نور معلوم ہوا تھا۔ احقر خوشی کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو مشرق کی جانب جو حجرے خانقاہ میں بنے ہوئے ہیں ان حجروں میں سے ایک صاحب سفید لباس اور ہلکی صورت نظر کر احقر کے پاس تشریف لے اور آخر فرمایا السلام علیکم (میں نے) جواب دیا علیکم السلام میں نے ان صاحب سے پوچھا کہ یہ وقت حضرت مولانا صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب میں فرمایا یہ حضرت مولانا وقت مکان پر تشریف رکھتے ہیں اور عمریدہ انتہاء مذکورہ مغرب چڑھ میں گئے۔ یہ ہمارا کمر فرمایا کہ آج حضرت مولانا تشریف لیں گے کہ مشرق کی جانب کے حجروں کی سیرا ہوں میں ساتھ ہوئے ان حجروں میں داخل ہو کر دیکھا کہ کسی حجرہ میں تو چابی کے کمر بند بنے ہمارے ہیں اور کسی میں اس کو بند (مظہر) اور کسی میں چکی۔ بل کا کام ہو رہا ہے غرضیکہ جو کام ہو رہا تھا اس ہی قسم کا تھا۔

تیسرا حصہ

میں جس وقت یہاں گیا کہ باہر نکلا تو دیکھا کہ آنحضرت والہا ایک کھڑکی سے خانقاہ کے حدود دروازہ سے

چوتھا حصہ

مجھ کو خیل ہوا کہ حضرت سدا سے مجھے کہاں بھیج دیا۔ یہاں تو سوائے کھانوں کے اور کچھ بھی نہیں۔ غرض کھانا چھوڑ کر میں اس ہی جگہ پر رہا۔ میں کیا جس جگہ پر آ حضرت والا نے پرچہ چڑھ کر اور احقر کو حجرہ پر جو سال اہانت فرمائی تھی۔ دیکھا کہ حضرت والا اسی جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے حضرت والا سے عرض کیا کہ حضرت وہاں پر تو کھانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت والا سے یہ سن کر تمہیں فرمایا کہ آؤ میں ساتھ چلا ہوں۔ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے اس ہی حجرہ پر پہنچے حضرت والا حجرہ کے سامنے بیٹھ گئے اور تمام تہ قلعہ کے لوگ آ کر بیٹھ ہو گئے۔ اس مجمع کی صفوں بہت کثیر تھی۔ یہ مجمع حضرت والا کی پشت کی جانب کچھ بیٹھ گیا اور کچھ کھڑا رہا۔ احقر حضرت والا کے دائیں جانب بیٹھ گیا۔ حضرت والا سے ایک نظر حجرہ کی جانب کی اور پھر بائیں کی جانب تو حجرہ میں سے ایک نور پیدا ہوا اور نکل کر آئیں۔ ان سے اس نور کا ستوں کا نام ہو گیا۔ اور اس نور کی روشنی کی یہ حالت تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس سے قرسم عام روش ہو گیا۔ پھر حضرت والا نے سر نیچے کر لیا۔ دو نور بھی غائب ہو گئے۔ غورزی علی دیر بعد میں حضرت والا نے پھر حجرہ کی جانب نظر کی اور پھر آئیں کی جانب تو پہلے سے کئی حصہ پیدا ہوا۔ اور نور سے نور پیدا ہوا اور آئین تک ستوں کا نام ہو گیا۔

پانچواں حصہ

اس وقت آنحضرت والا سے بائیں جانب ایک روعام خطاب فرمایا کہ تو کو کیا تم اندھے ہو کہ اس امت کا حاصل نہیں کرتے۔ انا حضرت کا فرما تھا کہ تمام مجمع میں بے چینی پھیل گئی اور احقر نے انا سے عرض کیا کہ چلو تک لکھ لو اور اس نور میں داخل ہو گیا۔ اس میں داخل ہوئے علی احقر پر وجہ کی حالت طاری ہو گئی اس مجمع میں سے چند صاحب احقر کے چہرے دیکھتے ہوئے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ خروٹ اٹھ ہو جاؤ۔ تمہارے پس کا کام نہیں۔ اس کا کوئی عمل کروں گا۔ حضرت والا کھڑے ہوئے اور احقر کا ہاتھ موضع سے قریب سے پکڑ لیا۔ احقر بھی حضرت والا کو چھتا ہوا اور بھی دائیں جانب تو نور پیدا ہوا تھا اور کئی دھڑوں میں لگے اس کا تھا۔

چھٹا حصہ

اور حضرت والا قلم فرماتے ہوئے اور بہت اسی حوش احقر کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس جگہ پر پہنچ کر جہاں پر وہ پرچہ دو تھکا۔ جب اس سرور میں داخل ہوئے تو احقر نے دیکھا کہ دو قبریں ہیں ایک قبر کا رخ تو امیاش ہے کہ جیسا اٹھا کرتا ہے۔ شکل و جنوب اور دوسری قبر کا رخ مغرب مشرق یعنی سرے نے مغرب کی جانب اور پانچویں

شرق کی جانب۔

ما توالب حصہ

یہ قبر کہ جس کی بائیں مشرق کی جانب اور سرانہ مغرب کی جانب تھ کچی مٹی اور ایش معلوم ہوئی تھی۔ اس لاش پر ایک این چار بہت ہی خوبصورت اور نگار پڑی ہوئی تھی۔ "جنگ کچی کچی اسی نظر سے بہت سی۔ اس لاش میں حرکت تھی کہ جیسے تڑپنے کی حالت ہوئی ہے حضرت والا سے حقارتاً ہاتھ پڑ کر کہتے ہو کہ کی جانب بٹھا دیا۔

آنکھوں حصہ

موجود حضرت والا قبر سے تھیں کہ جانب جا کر بیٹھے۔

وال حصہ

اور مجمع سب ساتھ تھی۔ حق پر وہی حالت وجد کی سی ظاہر تھی۔ حضرت والا سے حق سے پوچھ کر معلوم کیا کہ یہ کس کا مرنے؟ حق سے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں؟ حضرت والا نے فرمایا کہ یہ سزاوارک جانب محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اور۔ جس مبارک جوتہ وانظر۔ ہی سے یہ خبروات باہات جانب حضور ﷺ کی ہے پڑھا آنحضرت والا سے فرمایا کہ سب حضرت بلقاء دار سے درود شریف پڑھیں۔ تمام مجمع نے حمد و ناز سے درود شریف پڑھ شروع کیا۔ درود شریف پڑھنے سے حضور ﷺ کی ایش مبارک میں جو حرکت اور تڑپ تھی اس کو ایک ام سوں ہو گیا اور وقت درود شریف ختم ہوا۔ پھر وہی حالت شروع ہو گئی۔ عرض کیا کہ شہرہ۔

یہاں کی ہو۔

سوال حصہ

اس کے بعد حضرت والا نے تمام مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ سب حضرات اس لئے بھی حق کے لئے جا کریں۔ سب حضرات نے جانی۔ حضرت والا نے کھڑے ہوئے اور حق کا تھو پکڑ کر باہر دروں سے فوج پر رہے اور باحق نے لڑائی معلول ملک چھ سے مرو۔ تھا کہ اس دوسرے کنارے جو سنگ مرمر سے ڈھانچا ہوا ہے فرمایا کہ یہ ہوا کوئی صحیح کھشت ہے۔ حق سے اس سے لئے دوسرے ہاتھ خوں مہاڈ سے نکھ مل گئی تو بالکل صحت کی جو عت کا وقت تھا جو۔ ستر سے اٹھ مسجد چٹھا درمیں کی دروہ کی۔

ترتیب وار تعمیر

پہلا حصہ

غیب یا مہ ہے کہ پرانا دروازہ کی طرف تھا۔

دوسرا حصہ

تقویٰ کو حق تعالیٰ سے کہاں فرمایا ہے اور یہ سب چیزیں کہاں تو مکمل ہو گئیں کرے والی ہیں۔ یہ تقویٰ کی
تعمیمیں لے کرے کی طرف اشارہ ہے۔

تیسرا حصہ

چونکہ یہ حیوانات ہیں، روح ان کی نہیں ہوتی اس لیے یہ کھالوں کی شکل میں نظر آئے تو یہ عام حیوانات کی
طرف اشارہ ہے اور اس میں اشارہ ہے۔ کہاں کی جماعت سے تمام مخلوقات کو نفع سے جیسے حدیث میں ہے
پانی میں چھناں اور سو، حوا میں چھو جہاں سے مکے آئے مارے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے کہ ان حواں سے لیم
مانی بنا ہے اور پتہ ہے کہ اس کی غلام سے سے حواں (یہ پندہ) چھ گھوڑے میں جہاں آتا ہے۔

چوتھا حصہ

بدو روئی ہے بودا روئی سے قلب میں بند ہوتا ہے جو حواں میں رہنے والوں کی صورت میں عطا ہوا

ہے

پانچواں حصہ

شیر، لہذا صاحبہ اللہ سے شوق کی صورت میں عطا ہوگا۔

چھٹا حصہ

مدینہ عیبہ میں بودا کا مکی رخ ہے

ساتھ توں حصہ

صاحبہ قمر شریف کا رخ ہے ملک کی طرف ہے۔ مدینہ عیبہ کا تہذیب ہے۔

آٹھواں حصہ

سوارانہ میں درء عظمیٰ "شیر" توں و پے چھپے سے مکی پلٹا ہوں کی طرف اشارہ ہے
اور یہ چوں شروع اللہ کی صورت ہے جو نہ نہ کی صورت میں تابع کا مستور کی پشت کی طرف اشارہ ہے

ہے

والی حصہ

صورۂ قدس ﷺ کی مت پر شفقت و رحمت سے مت و عظمت کی وجہ سے بے پنی کے اثر کی طرف اشارہ ہے اور رحمت کی توجہ سے رحمت برقی ہے۔

ہوالی حصہ

طاعت کی سہولت اور توفیق کی طرف اشارہ ہے

دوسرا خوب

احقر اس خوب کو حضرت دلا سے زمان غرض رہ چکا ہے حضرت دلا سے سن کر فرمایا تھا کہ اس کو (لکھ کر) محفوظ کر لیا جاوے۔

پہلا حصہ

رات کے وقت یہ خوب لکھا کہ احقر ایک میاں میں کھڑا ہے۔ اس میدان میں ایک مکان ہے جس کی چھت قلعہ دانی کی ہے اس چھت پر بہت زیادہ جمع ہوا ہے۔ احقر بہت ہی تعجب سے یہ خیال رہا ہے کہ یہ جمع اس حال دار چھت پر کس طرح میٹھا رہے کہ گرتا نہیں۔ پھر خیال رہا کہ اگر یہ چھت پر چھت کر دیکھا جائے۔ یہ کیا جمع ہے اور یہوں جمع ہے۔ میں اس مکان کے ہر طرف گھوم کر کسی طرف سے ہو پر جانے کا راستہ نہیں ملا آخر میں سے ایک چھت لگاؤں اور وہیں کی جانب ازبید اس چھت پر جمع کے درمیان میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ مگر جمع اتنا بڑا اور دلا ہو مٹھا تھا کہ بالکل بیٹھے کی جگہ نہ تھی۔ میں نے خیال کر کے کہ تیرے بیٹھے سے لوگوں کو تکلیف ہوگی میں وہاں سے نکل کر جمع کی پشت کی جانب پہنچا تو لکھا کہ ایک چھت اور ہے جس کے تین حصے چھت ہیں اور ایک حصہ گڑے سے باقی ہے۔ میں اس حصہ پر بیٹھا لگاؤں گڑے سے باقی تھا اس حصہ میں حرمت پڑا ہوگی مجھ کو خوف معلوم ہوا کہ کہیں گر نہ جائے اور وہاں سے الٹ ہو گیا۔ اس کے قریب ایک اور چھت تھی جو عالم جمی اس پر بیٹھا گیا۔

الآخر حصہ

بیٹھے ہوئے قہری دیر گزرتی تھی کہ ایک صاحب بہت ہی معتبر اور انصاف صورت سید ہاں اور ایک بی بی بڑی کی کمر سے ہمیں دعوت تشریف دے اور فرمایا کہ یہاں آکر بیٹھ گئے۔ دو حصہ سواں میں سے بہت ہی تعجب اُمید ہے میں پوچھا کہ کیا واسطہ ہو رہا ہے۔ ان صاحب نے فرمایا کہ اس طرح کیوں جمع ہے یہ سب دیکھ ہی تو

میں رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ بول وعظ فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ یہ سن کر میں فوراً کھڑ ہو گیا اور اس وقت جو کچھ ملک پر وحشی فوجی بیان نہیں کر سکا۔ وہ صاحب میر ہاتھ بکڑے ہوئے گھج سے نکلے ہوئے ایک سردار کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سردار کے پاس پر سعید بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک۔ دونوں اندر کی جانب بھی ہوئی ہے اور اس پر تیکہ علیہ جو نفی پڑی ہوئی ہے۔ اس پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے ہیں ان صاحب نے احقر کو سہائی میں سے ہٹا کر چمکی کے قریب پہنچ کر حضرت کے سامنے بٹھایا اور سہ کر دیا کہ یہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ وہ صاحب آخر فرما کر گھج کی جانب واپس ہو گئے اور میں بیٹھا ہوں وعظ مستحکم پاد وعظ کے درمیان یہ دیاں کر رہا تھا کہ جو کچھ اس وقت حضرت وعظ فرما رہے ہیں کل کو حضرت مولانا سے بیان کر دیا گا۔ حتیٰ آنحضرت و ملا سے (بیان کر دیا گا) اور بیت علی عمار سے وعدہ ستارہ اور کچھ مصابین یاد بھی ہو گئے تھے مگر کج کو جڑا کچھ کمی وعظ کی تقریر کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا۔ جس وقت وعظ اس رہا تھا تو دیکھا کہ حضرت جس چمکی پر وعظ فرما رہے ہیں اس کے قریب مغرب کی جانب نیک صرافتی اور دھکاس رکھے ہوئے ہیں۔ یہ گھس تو سالہ بتا رہا ہے جیسا کہ کڑ مراد باد وغیرہ کے ہونے ہیں۔

تیسرا حصہ

اور دھکاس گھس جب مغرب میں کا تو آرتھک نظر۔ میں گزرا۔

چوتھا حصہ

جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعظ فرما چکے تو احقر کی جانب اشارہ فرما کر فرمایا کہ ہاں پاد۔ احقر فوراً کھڑا ہو گیا اور اس گھاس میں نو پارہ خواہو۔ تو صراحتی سے پائی لے کر حضرت کے سامنے پیش کیا۔ حضرت نے پی کر اس میں کچھ پانی پیوڑا اور احقر کی طرف ہاتھ مبارک بڑھا کر فرمایا کہ او پیو۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب حق کا انداز کالی ہے۔

پانچواں حصہ

مگر خیر یہ جو پانی پیوڑا ہے اس کو پیو۔

چھٹا حصہ

میں نے جس وقت حضرت کے ہاتھ مبارک سے گھاس لیا اور پانی پنا چام تو تمام گھج میری طرف بکڑا کر نے لگے گھج کی یہ حالت دیکھ کر حضرت نے فرما کہ سب حضرات فوراً صبر کر رہی سب گھس جائے گا۔ تمام

گئے۔ میں خود مصرے سامنے بیٹھ کر اسی طرح کے دھڑکے اور جھجکے کی باتیں کرتے گئے۔ اسی کے بعد کمر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر نکلا۔ بعد چنے مگر وہیں کو کھینچے گئے۔ نا کھ مل گئی۔ چوڑائی: (اگرچہ یہ صاحب سلمہ میں داخل ہیں جن کو مناسب مسموٰں کی وجہ سے ان کے خفا کو تربیت الہیہ میں نقل کیا گیا) اس خوف میں دیکھنے والے اور اس کو دیکھنے والے محبت اور اتباع سنت کے حاصل کرنے کی ضمانت ہے۔

خائن: ایک دفعہ خواب میں اپنے مکان پر مسجد میں حضرت کے بیٹے مبارک کی طرف بڑھ کر کچھ پڑھا، مگر حضرت نے فرمایا خاموش ہو جاؤ مجھے بتاؤں جاتا ہے اور اس کے بارے میں کچھ سوچتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ میری ایک شیخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت محنت کی اور جہنم سے بہت بچا ہوا ہوں۔

ایک دفعہ خواب میں حضرت نے میرے چچا یحییٰ کو مجھ میں کسی زمانہ میں تھے یہاں فرمائے۔ میں نے حضرت سے بات چیت کی۔ وہ نے عرض کیا: حضرت میری اصلاح کا بہت خیال فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں تو تمہیں یہاں کر رہا تھا کہ اکیس میں تمہاری گویاں گویاں ٹیٹھ ٹیٹھ بھی ہو چکی تھیں۔ مگر اب میں نے ایک دفعہ حضرت کا سر دیکھا اور پتہ چلا کہ وہاں کو کچھ مبارک ہوا اور انکو جسے مبارک کو آنکھوں سے لکایا۔ حضرت نے فرمایا تمہیں اپنے سلمہ میں ضرور داخل رہو گا۔

میں نے خیال کیا کہ اگر اللہ میاں مبارک دیر کے وقت سے کو کھلا دیتے تو غلام اچھی طرح پڑھتے۔ بچہ خیال کیا کہ جب کی جیت سے پڑھتا ہے۔ ادا ہونا شکل ہو گا۔

بہت دنوں سے یہ خیال تھا کہ شہادت میں ایک بار سے کی علامت کے لئے ایک علامت کافی تھی یہ ان میں سے لکھا کتاب میں کیا ضرورت تھی۔ ایک روز چاند میں خیال آیا کہ تینوں کی شاباشی اور یہ کہ ہر سال کا بار بار دیکھا جھوٹ ہے۔

اس کا بھی خیال رہتا تھا کہ جنات میں قتل کا حکم ہیں اور اس کی وجہ سے میری آئی کہ اللہ کے بعد کے کچھ میں کہ دنیا کی لذتوں میں چھینے والا جب تک نہ پائے۔ یہ وہاں سے کہ اللہ کو دلی کے قابل نہیں رہا۔ اگر دماغی دلت دنیا میں ہو تو لای علیہ السلام کی ضرورت سے

"ولا تقف ما ليس لك به علم" (کہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑ) کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ میرے بارے میں سوچا تو سمجھتا ہوں میں یہ کیا کر یا خدا کو دیکھتا ہوں۔

تحقیق: شاہِ مجددیہ علم سب شے پسندیدہ ہیں۔ ہائی حواہوں کی طرف توہم نہ سمجھئے۔
سوال: پھر بہت آدمیوں سے سنا کہ انہماں ہے کہ حاکم سے پرچہ میں جو میں خطاب ہوں گی لوگ ہیں اور
 اصلاح فرما میں جس ملت پہ حضرت کچھ نہ تحریر فرما میں۔ سنا کہ کیا خیال کروں۔ فقط
 چنانچہ جب کوئی بات کہی ہوگی کہ نہ لکھوں۔ تب اس کے بارے میں پوچھ لیجئے۔ اس وقت کچھ سمجھ میں
 نہیں آ رہا کیا کروں۔

سوال: مددِ اللہ پاک کو ختم و اس صورت میں جواب میں دیکھ سکتا ہے چنانچہ مدد سے جواب میں اللہ تعالیٰ کی کسی
 آدمی اچھی ملی صورت میں دیکھ دو بڑا عاجز اور انصاری کی۔ (اللہ تعالیٰ سے) فرمایا کیا چاہتے ہو؟ مدد
 سے عرض کیا کہ مدد کو سپے رنگہ مقدس میں قبول فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم مقبول ہو میں سے عرض کیا کہ جب تک
 آپ اپنے "عقوش شعلت" میں نہ ہیں گئے مدد کو یقین نہ ہوگا۔ یہ سن کر پاں پلایا اور آغوش میں لپیٹ دیا کہ مدد
 پر ایک حالت طاری ہوگئی۔ یہ کہ دور یا وہیں کہ بھول گیا جس وقت ہوش آیا اور بالکل جاگ گیا تو مدد کی
 رہاں پر مدد شریف جاری تھا۔ حضور فرمایا میں کہ یہ صحیح ہے، ہاں ہے
 چنانچہ مارک ہو۔ یہ ضمن ہے اس کو غلطی مٹائی کہتے ہیں۔

خائن: جس وقت مٹا کی مارج د کر رہا ہوں یہ مانع اور بہت سے آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک شخص سے
 پوچھا یہ مانع کس کا ہے تو اس سے جواب دیا یہ مانع حضرت مولانا شرف بھی صاحب کا ہے۔
تحقیق: میرے لئے تو شہادت ہے ہی تمہارے لئے بھی شہادت ہے کہ مہاراجا معلق ایسے شخص سے ہے جو کہ
 انشاء اللہ تعالیٰ مردود نہیں ہے

خائن: جب وہ دکھائی دیتے ہیں تو میرے ساتھ چھوٹے بچہ لڑکے لاتے ہیں میں کسی کو داتا ہوں اور کسی
 کو دھوکا کر دھرتا ہوں۔ اس کے بعد کچھ کھل چلی ہے
تحقیق: وہ دو اعمال ساتھ ہیں اور لڑکے لڑکے شیطانی ہیں کہ اعمال میں رد و ثواب ڈالتے ہیں مگر اللہ
 تعالیٰ سب پر تم کو غالب فرماتا ہے ہمارک ہو۔

خائن: میں سے فل شے یہ جواب میں کہی کہ تم ﷺ تشریف لائے ہو مجھے ساتھ لے کر ایک جگہ پر
 تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ رب گئے اور میں بھی ٹھہر گیا۔ وہاں پر ایک دیوار حائل تھی۔ اس دیوار کے
 اندر چند لوگ بیٹھے تھے۔ مجھے کسی سے یہ نہ کھودو اللہ میاں ہیں میں سے خود کچھ تو ہوا آدمی تھا۔ میں
 نے کہا کہ جو شخص یہ تو آدمی جانتا ہوں مجسم (مسموم) میں ہیں اس کے بعد مجھے ایک بور مطمئن ہوا کہ

جس کے آگے سہری آنکھ ہانک رہی تھی۔ اے بھگے عین تو کیا کہ یہ خدیں ہیں۔ وہ اب غور تھا کہ میں اس کو بیان ہی نہیں کر سکا کہ کیا حساب و شتاب تھا۔ اس کے بارے میں جیسا تصور کا ہر شاہد ہوا یا یہ سب خیالات ہیں یا کوئی واقعی بات ہے۔

پتہ تحقیق۔۔۔ جہر کچھ میں تو دونوں باتیں تھیں۔ مگر جب شریعت کے معافی ہو سکے تو اس کے خلاف خیر کب سمجھا جائے۔ یہ دونوں جگہ حق تعالیٰ نے نہیں۔ وہی تفسیر کے ساتھ دوسری ایسی تفسیر (اللہ تعالیٰ جسم و صورت پر چڑھ کر پاک کہنے) کے ساتھ تھی۔ اہل علم پر ہلکے تر پہر کا مروج غالب ہے کہ اس لئے پہلی جگہ کو نہ جانے کی وجہ سے افکار و راجح کو برائیں ہے۔ جیسا حدیث شریف میں ہے "انہم رب العالمین علی قولہ فبقولہ ہذا مکانا حسی یا بنیادینا ہد جاہ رت عرفہ" (تفسیر: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے وہ جوں کے) اللہ تعالیٰ ان کے پاس ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ کہیں گے ہم یہاں سے اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے پاس نہیں۔ اس طرح کہ ہم ان کو پہچان نہیں۔ جب اللہ سے رب ہمارے پاس آئیں گے تو ہم اس کو پہچانیں گے۔ (تفسیر: اور کچھ خوب اللہ تعالیٰ کے لئے کے باوجود ہر گز یہ ہیں گے حتیٰ کہ یہ رب اللہ سے جدا ہو جائے۔ اللہ سے جدا ہو جائے اللہ تعالیٰ تو آپکے ہیں گے مگر ہمیں بے پہچان ہیں، دیکھا اس کی بدیہی ہوگی کہ کیا (کسی جسم یا کسی صورت کی) جگہ تفسیر کے ساتھ ہوگی چنانچہ صاحب مرقاۃ "فاذا جاء ربنا" شرح میں لکھتے ہیں "اللہ علی ما عرودہ من اللہ منزہ عن اللہ و لکھیتہ و لکھیتہ" ہم نے اپنے رب کو اس لئے پہچان لیا کہ میں نہیں پہچان سکا کہ وہ صورت، صورت کیت کیت، بہت سے پاک ہے۔ اللہ صاحب صفات اس کی شرف میں لکھتے ہیں۔ "انہم رب العالمین اللہ جل جلالہ و قالوا ان اللہ ربنا اللہ ہو قولہ للعالمین فی الجنة غیر ہذا الرویۃ اللہ کو اللہ امتحان من اللہ تعالیٰ علی قولہ و لا حرجہ و لا کانت دار زحہ قد یقع فیہ الامتحان من اللہ ہو یہ بدلیل ان القبر اول منزل من الاحراء بیجری فیہ الاجلاء کذا فی المسک و حاشیہ جلد ۲ ص ۲۹۰ (تفسیر: یعنی اللہ تعالیٰ پہ بندوں کے لئے جگہ فرمائیں گے۔ اللہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا درجہ جو خوش کن ہو و ثواب بہت میں ہوگا) اس و یہ ذکر کے علاوہ ہے۔ یہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے۔ آخرت اور یہ دیکھ لیں کہ یہ کبھی کبھی "خرب میں بھی امتحان ہوتا ہے" اس و اس سے ہے۔ جہر خرب کی خبروں میں سے پہلی منزل ہے اس میں بھی امتحان ہوتا ہے (میں بھی امتحان ہوتا ہے)

مہاراجہ صاحب نے یہ کہہ کر اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

حال میں غم میں تھا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

پتہ چل گیا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

حال میں غم میں تھا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

پتہ چل گیا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

حال میں غم میں تھا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

پتہ چل گیا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

حال میں غم میں تھا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

پتہ چل گیا کہ اب اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

پتہ تحقیق حد تقائی تھا۔ حسن ظن کی اکت سے اس نے صبر و صافی فرمائی۔ محبوب کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دیکھے والے کے لئے حسن کو دیکھنا ہے نہ کہ اس کی جانب سے مردوں کو سنے کی طرف شاہدے ہوئے دیکھے جسے شخص کی اطلاع بالکل سوں کی اطلاع سے اس کی وجہ یہ ہے کہ قوں عمل اور حال میں صاحب اصل کی نقل کرے والا ہوتا ہے۔

تحال: گد شرب و عشی اتو رتی رست و حضرت و خوب میں یکساں ہے کہ حضرت محبوب و مثال کی جانب ہنسے ہیں اور حضرت کی عجیب و غریب صورت ہے اور گویا تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں اور ہر برکت و برکت و برکت و برکت ہے۔ گویا سب حضرت کے تابع ہیں۔ عزم اور عجاہت نظر آئے جو دیکھنے سے بندہ قاصر ہے۔ پتہ تحقیق یہ عیب سے ارشاد و مشاہد سے کہ اس شخص کی تعلیم پر عزم کرنا خوب دیکھے والے کے لئے مفید ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تحال: مگر ادش یہ ہے کہ حضرت کے زمانہ سے روای شریف اس میں حاضر ہوا کرتا ہوں اس طرح کہ وہاں کی کسی رسم میں ہلکا شریک ہوتا۔ صرف فجر کے وقت ہر شریک پر حاضر ہونا عادت پڑھتا ہوں۔ جب سے حضور کی خدمت میں حاضری ہو گئی۔ جب سے حضور پر بند پڑا اور پندہ و باواں کا ریا دہ خیال دیکھتا ہوں اس سے کہ حضور کی رسم کے خلاف عمل کرے میں سخت نقصان سے خود حضور کی اطلاع ہو رہی ہو۔

حضرت مرشدنا و حبیبنا و شفیعنا کے وقت میں بھی مجھے ہر عبت سے تہی بہت کم شرکت کا اتفاق ہوتا تھا حضرت کے حضور میں اصل وجہ تو نہیں عزم و تاعلم کی گیا کہ اگر عام میں جی نہ لگے تو سے۔۔۔ سے ریا کہ کرتی۔ لگے تو سے اور وجہ یہ بھی کہ حضرت حق کا تصور یہ مقدس صورت معبود و ازلی میں مدد کرتا تھا ہاشقانہ مصائب سے تنگی ہو جاتی تھی۔ جب سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حالت بدیہی اور سار سے تنگی میں ہوتی ہے مگر چونکہ حضور کے مسلک کے خلاف سے اس سے مستانیں ہوں۔ روای شریف میں بھی ہر عام کی مجلس میں ہر مرتبہ ہوتا۔ اس سال جب عزم میں حاضر ہوا تو رات کو خوب میں دیکھا کہ کچھ چہرے تقسیم ہو رہی ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ اس کو مست دہ یہ ہر عام میں سنتے مولوں صاحب موجود تھے فرمایا کہ سنتے ہیں جب مجھے بھی عطا ہوئی۔ اور میں کہ یہ چہرہ تھی۔ اس کی تعبیر میں حیران ہوں۔

پتہ تحقیق اس کا جواب ہر بار یک ہے تو وہ دوسرا و فکر سے سنئے۔ مولانا کے مذاق (مزاج) کے مطابق واللہ اعلم کے بار میں تشبیہ غائب تھی اور میرے مذاق (مزاج) اس مطابق (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) تنزیہ غالب ہے۔ اس تشبیہ کی ایک وہ صورت تھی جس میں آپ کو تصور ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس شکل معبود و ازلی ہوں

اور یہ سائنس کی مثال ہو گئی کہ کائنات بھی جیسا کہ آپ نے بھی سمجھا ہے جب سحر سے اعلیٰ ہوا تو اس اعلیٰ جہ سے آپ نے بھی سحر کا حلقہ بکس دیا (کہ اللہ کلک و صورت سے پاک ہے) تو وہ شکل انصر سے نکل گئی اور میلان ماننے کی طرف میلان ایک نظریہ اور طبعی بات ہے جب رکاوٹ ہو تو وہی سب کا تقاضا دیکھ کر ٹوٹ آتی ہے تو میلان ہوئے اور میلان نہ ہوئے کی حقیقت ہے۔ پانی مولانا کا میلان اس میں شہرہ نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مار تصور عبیدریش میں ہونا ہے نہیں کسی پورجیل صورت میں ہونا چاہئے۔ سب کا سب ہے۔

ہم حسبِ سبب کا قصہ دے رہے ہیں مشکل سے۔ مگر اور جو بات یہی ہے اس کی ہمد سے کچھ مانا ہے۔ اس سے پہلے ایک ابتدائی بات سمجھ لیجئے کہ کھجی ایسا ہوتا ہے کہ مسبب ہوتا ہے۔ سبب مراد لینے ہیں (جیسی ایک چیز ہونے والی ہے مگر مراد دوسری چیز ہونے والی ہے) جیسے بھسب و آنا ہو کچھ ریوں کہیں درودھ نکلیا اور اس سے مراد یہ کہ بھسب کھجی حالانکہ درودھ نکلی۔ پانکھ بھسب کئی سے درودھ نکلیا سبب سے درودھ بھسب کا مسبب ہے

سمجھئے کہ اگر یہ سبب معلوم ہو چکی۔ تشبیہ کا غلبہ سائنس کی طرف میلان نہ ہوئے کا جسہ تھا (سبب یہاں تشبیہ کا سبب سے اور سائنس کی طرف میلان نہ ہونا مسبب ہے)۔

اس لئے خواہ میں وہ تقسیم ہوا جائے والی چیز یہ اصولی اور (واقعی معنی) میں اور سائنس کا جو کہ مسبب ہے کہ اس سے مراد اس کا سبب تشبیہ ہے (یعنی سائنس) مراد جو مسبب سے اس سے مراد سبب تشبیہ ہے (اس کا مطلب یہ ہوا کہ تشبیہ کا غلبہ اس میں) حال کے لئے بکاوٹ ہے۔ درمیان سے مراد اس سے سبب یہاں تشبیہ سب سے سائنس کے سبب تشبیہ سے (اس کا مطلب یہ ہوا کہ مراد کا غلبہ اس کے احوال کے غلبہ سے) سبب ہے مگر آپ تشبیہ کے مزاج پر حیرت کے حیرت کا حوالہ دیکھ گیا ہے۔

خالد چند خواب حضور میں بیان کرتا ہوں۔ تعمیر چاہتا ہوں۔ ایک شب خواب میں دیکھ کر ایک کھلی میرے پاس آ رہی اور بہت اچانک روٹی رکھی۔

تحقیق بہت مشغیہ تشبیہ ہے سادہ اور۔

خالد ایک شب خواب میں دیکھ کر میں کھلی جا رہی تھی میرے قلب میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ لوگوں سے چوہا نہ کیا یہاں کہہ رہی تھی کہ میں نے جو کسی عاص پیدا ہوئی معلوم ہوا کہ جس میں کے بعد ایک ماہر سائنس داخل ہوا چند لوگ شربت رکھے تھے مجھے یاد ہے کہ جو کچھ مقررہ۔

تحقیق امید ہے کہ مددگار آپ سے غلطی کو غلطی سے غلط ہے۔

خالد اس شب کو خواب میں دیکھ کر ایک شب کا خیال ہوا میں نے دیکھ کر حضور میرے عریض جانب پر

وقت ایک دو آدمی اور بھی کر پڑی سے ربات کے لئے آئے ہیں اور جواری کے سرم حوشہ جو کہ ہمارے ملک میں
 ہی خوش کا نام نکال کر کچا کھاتے ہیں۔ وہ حوشہ ہاٹ رہے تھے مگر کبھی ایک وہ حوشہ رہا اسی وقت انظر
 سے دیکھا کہ حضور اور مسکھ میں اکیسے بیٹ رہے تھے اور معالجی کے نے آیا تو حضرت اقدس نے انظر کو
 ہمارے میں سے یہ جیسا کہ مشفق باپ عت کے بعد اسیہ صانع بنے سے ملتا ہے اور بہت چار کرتا ہے۔ عرض
 بہت اور تک چار رہا یا۔ انظر کو بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حسرت مجسرتی شفقت ہے۔ یہ مخلص اللہ تعالیٰ
 حاصل ہے۔

تحقیق بہت زیادہ مناسبت کی طرف اشارہ ہے جو فیصل کا رہیجہ سے
خات ایک رات تہجد اور مادہ شیع کے بعد خوب میں دیکھا کہ میری حقیقی بہن نے انظر سے کہا کہ مجھے اسی رات
 اللہ کی تعلیم دو۔ چنانچہ انظر نے تعلیم دی۔ بس تعلیم دیتے ہی اس پر حالت طاری ہوئی۔
تحقیق بشارت ہے کہ آپ سے فیصل ہوگا۔

خات آج صحران کی رات ایک خواب دیکھا کہ جس سے طبیعت اور زیادہ منتشر ہوئی وہ یہ کہ کسی جگہ پر حضور
 خریف میں حضور کے منہ میں (تعلق رکھنے والے سریدین) بھی بہت ہیں۔ مگر میں حوشہ عربی میں حساب
 کے علاوہ کسی کو پہچانتا نہیں ہیں اور یہی آپ کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضور میں جا کھار
 سے کچھ گفتگو فرمائے گئے۔ اس میں بندہ کے بارے میں حضور کی محبت اسی معلوم ہوئی کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھ
 ہی کو حضور کی محبت زیادہ نہیں ہے بلکہ میری محبت سے زیادہ حضور کو میرے ساتھ محبت ہے۔ یہ احساس ہو کر دل
 قابو میں نہ رہا۔ اس کے بعد کسی کے یہاں سے بڑے بڑے کسی چیز کے کٹاؤں کھانے کے لئے آئے۔ معلوم ہوا
 کہ سب کی دعوت ہے۔ بندہ ہاتھ دھوئے گیا اور بعد کے سامنے دو حصہ تھے مگر جب ہاتھ دھوئے گیا تو ایک حصہ
 پر ہی سے بقیہ کر چا ہا مگر خوب محاسب اس آدمی سے کہا کہ یہ فلاں کا حصہ ہے تم اور مجھ بنو۔

اس خواب کے بعد ہی کے سلسلہ میں یہ معلوم ہوا کہ میں کسی جگہ پر چار رہا ہوں اور راستہ میں کسی مسلمان
 کے یہاں شادی ہے اور وہ نایاب کر رہا ہے میں جب قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ دو رفقاءں احتیہ اشعار پڑھ رہی
 ہیں۔ مگر وہیں کوئی نظر نہیں پڑتا۔ میں پاس بچا کئے ہوئے وہاں سے گزر چو کہ وہ راستہ پر کھڑی تھیں۔ اس وجہ
 سے میں سمجھوں کی پیشوا کی صورت نظر آئے مگر چہرہ پر نظر نہیں آئی مگر ان کی آواز سے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ دل بھر
 آیا۔ آگے بڑھا تو ایک شخص جو ملی حال کی صورت بنائے ہوئے تھے کھڑے کھڑے تھے مجھ کو معلوم ہو
 کہ یہ شخص بنا ہوا ہے اس کے بعد میرے دس پر اور مادہ ٹر ہو گیا۔ اس وقت میں بہت دور سے چپا اور چٹا کر

حَالِ ایہ۔ خواب میں یہ کہنا کہ عیدِ خطر ہے

تحقیق۔ مبارک خواب ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ مجددِ حق ہوئے گا اور مشادہ شروع ہوئے گا وقتِ قریب ہی۔
مبارک ہو۔

حَالِ احوال یا کھمبیں۔

تحقیق۔ یہ جو کچھ لکھا ہے سب احوال ہی ہیں

حَالِ ایک دن میں بے سے قریب دن کو سو رہا تھا۔ مجھ کو ایک سفید کپڑے کی جھلک چڑی در پہ تارِ مضمون
بول جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جب رسولِ کریم ﷺ کا مبارک نام آئے اس کے شروع میں سیدنا کہیں
جائے اور اخیر میں ﷺ۔ کہا جائے یہ لوگ برا کرتے ہیں۔ اس سوار سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے
چار طرف دیکھ تو کوئی آدمی بھی نظر نہیں آیا۔

تحقیق۔ تو اخیر میں بھی ﷺ نہ کھینچ کر رہیں۔

حَالِ بچہ چوبِ عرش کرتا ہوں۔ رات کی قید سے صبح اُپر پہلے اور بعد کی رعایت کے بغیر بوند کی
تو۔ جمع ہو گئے اس نے سنا میں اس سے گل تئیں۔ لاکھ میں ابھی جس لاکھ کر بھی کرے گا۔

① ایک بعد قیوم کے امت ۶۰ تھا کہ جب میں حضرت سے مجھ سے فرمایا کہ حدیثِ انکم مسرور
مکم عبادا و من واپہ لا نصامور من واپہ جس تم پہ ہے وہی علی تمھو سے۔ بکھو گے۔
یہ روایت میں ہے کہ بعد قیوم کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ پڑی ہوگی۔ میں بعد قیوم کے
دیوار سے میں تم کچھ ہوں۔ تمہیں رشادِ عرش سے کچھ ہوں کر رہا تھا۔ یاں سے درمیاں ایک شخص
سے صبر کی مر کے لئے جگا۔

② ایک مرقیور میں میں وعدہ لکھ لکھی وہ چ بعد ہوں پر شعر جاری رہا تھا۔

وہ نے حاتم جال مشعل ہر کر صیب اور یہاں مشعل

تو چھوٹے محبوب کے عشق میں حال سے عامل سے وقت سے وہ نے کہاں سے خالص

ہے۔

③ خواب میں مجھ کو کہیں گا۔ یہاں اور جو خدا میرے یہاں تھے۔ وہاں وہاں۔ وسیع نظر آیا۔
سارے ممالک میں۔ عرصہ دو سے میں نے ساتھیوں سے کہا کہ اس کا وہاں والوں کو خدا کا شکر۔ چاہے کہ
حقانی سے میرے پیچھے سید کو۔ یہ ہے۔ تہِ مردانہ۔

● خواب میں دیکھا کہ دروازوں کا مجمع ہے اور میں سے پہے مکان سے اس کے اظہار کے لئے بھیجی چیزیں منا ہیں۔

● خواب میں دیکھا کہ میں جامع مسجد تھار بھون سے مکان جا رہا ہوں اور دھوپ بے سبب ہے۔ صاحب سے پوچھا کہ تم نے اپنی جمعہ کی کیا کی۔ میں نے کہا کہ میں صاحب سے ملنے گیا۔ اہوں سے کہا کہ دیکھا بھی ہے کہ ویسے ہی کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ جی ہرگز تو حیل نہیں کیا مگر غائباً حق سے ملنے۔ نئے میں مکان پہنچ گیا۔ ایک گلی میں جا رہا تھا کہ کچھ ٹھکریوں اور سے گئے لگے۔ میں نے کہا کہ یہ جہات کرتے ہیں مولوں میں معلوم نہیں مجھے۔ مگر اب میرے ہاتھ میں چھتری ہے دو چار ٹھکریاں گریں گی کے بعد چھوٹے پتھر پڑے رہے گئے۔ ایک میں جلدی جلدی ٹھکریاں پڑے گئے اور ایک مکان قرب تھا اس کے اندر چڑا گیا۔ مگر غضب نبی و حمد میں بالکل محفوظ رہا۔ دروازہ بھی مجھے چھٹ نہیں لگی۔

● خواب میں دیکھا کہ مجمع ہے اور حضرت بھی مجمع میں شرکت میں ایک رقعہ ہے جس کو مولوی صاحب جمع دہاں کو دیتے ہیں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت قدامت دست پر کا تم و ملو مہم پڑے گاں اس اور ان کا کھد ۱۱ مال یہ ہے کہ جو حضرت سے کچھ بھی محبت اور مشابہت پیدا کرے اسے حضرت اللہ تعالیٰ کی عذ سے حاصل کر دیے ہیں۔ مشابہت کا غلط جو عربی میں تھا مولوں صاحب سے کہیں پڑھا جاتا تھا۔ میں ان کو بتا تھا کہ بھی پڑھتے ہیں نہیں۔ حضرت سے مشابہت پیدا کرے والا مضمون رقعہ عربی میں تھا۔

● کل رات میں سے خواب میں دیکھا کہ مولوی صاحب مجھے میرے ہیں کہ میں سے خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر لوگ سوار ہیں اور اس کا ناقد میں ہوں میں خواب میں اللہ سے کہتا ہوں کہ یہ خواب حضرت سے ضرور ہال کیجئے۔ حضرت اس سے تعجب و شہادت بہت اچھی دیں گے۔ اور اس جہاز میں۔ مشین تھی۔ جو مسلسل در وھوں تھا اس سے چھنے کی سمورت بدھنی کہوں سے۔ لوگ کناروں پر بیٹھ کر اور کچھ ہاتھوں سے دور سے چلے تھا۔ کچھ گلی تو دیکھتے والا میں تھا۔

● تحقیق حیرت خواب کے معنی یہ ہیں۔ آپ رسول صاحب اللہ تعالیٰ علامین کے قادم ہوتے دے ہیں۔ پانچویں خواب سے منی یہ ہیں کہ شیاطین کے مضمون و ماواں و میرا سے دشمنہ اللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی اور نتیجہ جنب بالکل ظاہر ہیں۔

● خاتم کل چاشت کی نماز کے بعد امیرت کا ذکر کر کے جس اسطر پر پڑھا پڑھا سمجھا۔ دیکھتا کہ ہوں کہ میں عرافہ حضرت کے پاس بیٹھے ہیں درمیں مستی سے نکلیں سے جیسے کہ بے تکلف دوست گنہگار رہتا ہے۔

حضرت سے گفتگو رہا، اہل اور حجب بھی کرتا ہوں۔ تو حضرت کے سامنے بے تکلف تو کیا یہ تکلف بھی کبھی
 محسوس نہیں کرتا۔ گفتگو نے وہ نہیں آئے اور حضرت سے کچھ گفتگو کر کے چلے گئے۔ چارے کے بعد طاہر
 صاحب نے حضرت سے پوچھا: کبھی آئے ہیں سے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت طاہر صاحب پر
 محبت کا راز ہے۔ حضرت نے فرمایا: ہاں، محبت کا راز صاحب کو تمام حاصل ہے۔ میں نے طاہر صاحب سے
 عرض کیا کہ جناب طاہر صاحب! کبھی پرے آئے اور بیٹھے اور گفتگو کی اور چلے گئے تو آپ کو پتہ چلا
 اس کے بعد کہا: ہاں، حضرت اور چند اشخاص (اس کی پیچھا چال کی طرف متوجہ رہے کہ جہ سے نہیں پہنچتی)
 کھانے میں شریک ہوئے۔ حضرت میرے ساتھ شریک ہوئے اور سب لوگ جلدی سے فارغ ہو کر علیحدہ
 ہو گئے۔ مگر میں کھانا نہ کھایا، نہ کھانا تھا۔ دودھ بھی اور شیر بھی نہ، لیکن پیریں تھیں۔ میں نے اپنے دل
 میں کہا: میں کہہ دوں کہ اللہ میری خواہش کو آتی نہیں مگر کیا کہیں کھانا ہوں حضرت فرماتے جاتے ہیں کہ کھانا تو خوب
 کھانا چارہ نیک کر۔ اور مطلب اس مسئلہ کا یہ تھا کہ کھانے تو کچھ ایسے مہمان تھے مگر چونکہ کئی شخص نے مل کر
 کھایا اس سے مدد ہو گئی۔ مگر حقیقت میں وہ کھانے بہت لذت تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت کوئی جگہ "کرا" (یعنی ایک کی جگہ جو کامیاب فرمائیے) کر دیں حضرت نے فرمایا: کرا چھا "کرا" اور مطلب یہ تھا کہ اس
 کے ساتھ خصوصیت سے بگ چار شخص ہر جہر و عہد کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں نے سوہنی صاحب و صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب دیکھئے حضرت نے یہ کچھ عرض
 کر دیا ہے۔ چارہ نیک کھ مطلب یہ تھا کہ انہیں تسکین دے دوں۔ لیکن انہیں اپنے حلق میں اٹھانے
 نہیں۔ اور کمر کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں تو ایشی چکر بہت کر رہے ہوں کہ اپنے و مسائل کا سمجھنا تھا۔ مطلب
 کرنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جناب مولوی صاحب کو تکلف نہ کرے۔ مولوی صاحب کو بارگاہ اثری
 سے لاشعور میں سے دیکھا کہ حضرت مراد رحمہ اللہ، اتفاق سے مشابہ ہیں۔ ایسا ہی مولوی صاحب نے
 کچھ دیکھ کر سب کا حضرت نے اچھا جواب لکھا۔ عرصہ چار کا عہد چار ہو گیا۔ اہمیتوں، کھوٹھیر سے سرور
 فراموش۔

حقیقتی انشاء اللہ اہل و عیال کا اس خطاب میں رہے سب کی کامیابی کی عداوت ہے

حالات اب وہ جو حالتیں تھیں وہ پچھلے پرچہ سے مد نظر آتے ہیں۔

را حضرت سے مجھے کئی قسم کے طرحریت لئے اس کو مشہور ہوتی ہو کے اور کچھ باتوں میں لے کر کھدھی
 بیضا اور بہت تیر در بہت کچھ خوش ہوئے۔

تحقیق۔ انصار و فتح کی بشارت ہے جس کا مصداق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس دولت بنا دیتا ہوں۔ میرے نزدیک آپ رحمت کی اجازت و تعلیم رکھنے کے اہل ہیں۔ خدا کے نام پر حقوق کی خدمت کیجئے۔ اور اپنے حامی حامی احباب سے اس کو ظاہر کر دیجئے۔

خالد۔ ① میں مکان پر گیا ہوں اور لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ جب میں اہانت کے لئے کھڑا ہوں گا تو بغیر تحریر سے پہلے میری زبان سے ایک دفعہ لفظ اللہ یا اللہ کا کہہ کر اسے جڑ تک ہلا دوں گا۔ خیر بھروسے کو سہاں کر بغیر تحریر سے کہہ کر اس کے بعد کسی بے خودی ہوئی کہ میں پر گزریا۔

تحقیق۔ اس کی تعبیر جمع میں ظاہر الیہاں (یعنی ظاہر و باطن کے ایک ساتھ ہونے کی ہے)۔

خالد۔ ② دیکھا کہ ایک مرد رہا ہے اسے بہت سارے گدا جمع ہو کر کھڑے ہیں۔ میں نے سب کو اڑا دیا۔ مگر اڑے ہوئے مرد کو پھر واپس لے لے۔ میں نے حرمت کے پیر میں کہا کہ کیسے کھاتے ہیں خدا کا شکر ہے کہ ہم اس سے محفوظ ہیں۔

تحقیق۔ ہلکے رنگ کی شکل بھلائی گئی۔

خالد۔ ایک جگہ چند درخت ہیں جو بہت ہی کانٹے دار ہیں۔ میں اس میں چلا گیا تو وہی دیر تک رہا اور چلا آیا۔ مجھے کانٹے نہیں چھوئے و سام چلا آیا کوئی کہیے والا کہتا تھا کہ کچھ گداؤں کے عذاب کو میرا ہی تجربے ہوئے سمجھنا چاہئے۔ جیسے یہ کانٹے دار درخت چاروں طرف سے ہیں ہر طرف سے گداؤں کو کھاجائے اور ہر طرف سے پھیرا جائے کانٹے ہی پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی یہ مثال میں گریں بہت روایا تعبیر سے سرفراز فرمائیں۔

تحقیق۔ معاصی و مقدمات (گناہوں اور گناہوں کی) مثالی شکل دکھائی گئی۔

خالد۔ حضرت والا مدظلہم بعد السلام حکیم و رحمت اللہ علیہم ہے کہ بندہ کہ جب اللہ تعالیٰ سے ملنے کی یاد دے جائی ہوئی اور سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ بدن پر زلزلہ سا ہے اور قلب اور آنکھوں سے دھواں کی بجلی بغیر کسی خاص فعل و صورت کے جھپکی ہوئی گریں ہوئی (جیسی پیاس)۔ تجھی) تو فوراً اس بجلی کی حالت سے یاد دہاؤں جس کی جھپکی ہوئی۔ مگر اس سے بھی میری گریں ہوئی تو تیسری بار دوسری دفعہ سے بھی یاد دہاؤں جس کی جھپکی ہوئی۔ مگر اس سے بھی میری گریں ہوئی یہاں تک کہ پانچ یا سات بار تک یہ بد تجلیات کا ظہور ہوا۔ اور ہر بار یہ جھپکی اور شوق زیادہ ہوتا گیا۔ مگر میری گریں ہوئی۔ یہاں تک کہ کچھ کھل گئی۔ عرض ہے کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔

تحقیق۔ اس حرف شہادہ کے طبع میری تنزیہ میں نہیں ہوئی۔ صرف تشبیہ و تمثیل پر آمکن ہے اس لئے یہاں کی طلب کرتا ہوں۔ والسم ما قبل ہے۔

وہ دم نہ ہوا نہ رہا نہ بے ہوشی شگ و سرور ہوئی

تو کچھ نہ محبوب ہو سکی ہے اور محبوب کو نہ سمجھو دے ہیں۔ تیر کے کہہ رہے ہیں میں اور جوت
ہیاس سے شگ و سرور

ہاں اقبال

صحت نیست مر میری دل بے حیات ہے صاف اٹھ رہے کل ماں عشی

تو کچھ نہ میرا اس آب حیات سے یہ اب ہو جاتا تھا نکیر — بڑھتی ہے فضل مد سے یہ
ہیاس ہر دم لیکتا۔

چونکہ کبھی کبھی شغ و شوق میں ہی ہوس پیدا ہوتی ہے جو ست کے خلاف ہے۔ ہذا اس کی اصطلاح رحمت

ہے نہ نہ رحمت میں چٹکے طبیعت کے حواس مل جائیں گے ہذا رحمت نہ یہ کاحرہ کبھی سلی کش ہو جائے گا اور اتنی
رحمت کے مناسب دعوت بھی ہوگی۔

حکام بہت نا ہوئے حکام سے یہ خواب دیکھا تھا کہ کون شخص یہ رہے پس آنا اور مجھ سے مصافحہ کر تو میں

نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں پر بال ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ وہ ہیں تو یہ خطاب کیا ہے۔ میں جنات کی قسم
ہوں کہ بعد (اس گفتار) سے کمری شکی راچہ دی مرخوم کو دیکھا کہ دوسرے پناشر لفظ لائے۔ حکام

کے میں پر حکام حمد و کھ سے ان سے یہ سزا کی کہ میرے میں سے حکام بچہ رضا کر صدق پر رکھو۔ اسی میں
سے حکام کی حالت بہت ہی مدنی ب رہ پڑتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسی یہ کہہ رہے کہ کسی نماز سے کیا

قائد جس سے حق توحید کی بے غرض ہو۔ مجھ سے حکام مجید پڑھا جاتا ہے غرض دعا کا امداد ہوں۔

اگر جناب و لقا فرمائی تو حاضرین کے لئے چار ہوں اگرچہ کر دی گئی ہو سے میری صحت اسی تک کہ غر
ہواشت کر سکے منطقی سے زیادہ ہے حاجت کی گئی روز نہیں ہوتی۔ مرنے کی کا تل پنا ہوں تب اجاب ہوئی

ہے اس میں تکلیف کا تو حیل نہیں معنائی اس حالت کا سر اور دل ہے۔ مرنے کا پروری اگر کہ میں تو حکام
وادی پر صحت مالی میں حاضر ہو۔ یا جیسے حکم ہو چکیں کر دیں۔ مجھے اپنی حالت پر بھ سے ربارہ انہوں ہے

چونکہ کبھی کبھی اس کی بات نہیں۔ یہ خواب اللہ تعالیٰ ہے اس اپنے کام میں لگے رہیں حواشی تھے ان
لگے اتھان میں پھر ہوا تا کبھی ہے (نہ نام میں ہی چاہے رہا ہے لگے رہیں) ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد حالت

درست ہو جائے گی۔ ایک بات کے بعد پھر اظہار ویر

میرزا قاسم شریف کے بعد ابو عثمانی حیرت سے دیکھو اس کے اظہار میں شگ و سرور تھا کہ شاید عرب سے پہلے
(میرزا قاسم شریف کے بعد ابو عثمانی حیرت سے دیکھو اس کے اظہار میں شگ و سرور تھا کہ شاید عرب سے پہلے)

ایک روز گیسے خوب میں معصومہؑ نے یہ شک وہ اظہار عرب سے پہلے ہی تھا۔ درشاہ نے اس کی کیا کیا۔ اور اس کی تھوڑی سی۔

چنانچہ خوب سے کون علم ثابت ہو کر اظہار حوج پیدا ہو گیا۔ لیکن اگر کوئی مزید اطمینان کے لئے قہر دے۔ اور کوئی کچھ نہ دے اور اس پر ظاہر نہ کرے کہ وہ خوب سے محبت بکڑے لگیں گے۔

حال خوب محصور و لا یمامہ میں ہیں غالب علموں کو نہ سہا رہے تھے۔ بدوہ فاضلہ پر تھا حضور کے شریف رکھنے میں وہ کہلا رہا تھا۔ اور تحصیل مدرسہ کے مہار ہیں۔ ان صاحب سے ہر بات کو پتہ دور سے لکھا کر کہا کہ ہمارے پیر مرشد یہاں آئے ہیں ملاقات سے مشرب و آؤ۔ ان کے کہنے سے بدوہ نے بہت سی خوشی سے حضور کی خدمت جا کر کت میں "کر اسلام علیکم کہا۔ حضور والا نے ولیمک السلام فرما کر بدوہ سے مصافحہ سے نئے روپوں کا بھرا ہوا۔ حضور دے دست مبارک دیا جانے دیکھ کر بدوہ بہت پریشان ہو کر اسی وقت تمام بہار کو چھوڑ کر تھوڑی سی (بیریں کو رہا ہے) سے مشرب ہو بدوہ کو تمام بکری سے شب دور رہا بہت خوش و فرحت میں ہے حضور مصافحہ سے پہنچا ہے۔

پتہ پتہ پریشان کی بات نہیں۔ چونکہ میں نے ابھی آپ کو بیعت نہیں کیا تھا آپ اتباع کرے تھے۔ اور اتباع کرے کو پیر کے ساتھ عقل کی شکل میں کہ مجاور و مشرک تمام عقلمندان کہتے ہیں معیت نہ ہوئے کو اتھ کے ساتھ تعلق نہ ہوئے کی شکل میں، ابھی رہا ہوا بیعت عماد (ماجد) سے ہوئی ہے۔ سو اب نوکری عیسیٰ اللہ (اللہ تعالیٰ پر محرم) کے آپ کو بیعت بھی کئے جاتا ہیں۔ اللہ تعالیٰ رکت فرماے

حال اپنی دعا دعا پر ہمارے شعر حسب قصاص دست منہم و آؤ

گر شک میں یا د میں پھر آخر میں تمہارے ﷺ حمت بہت چھی سے کہ حال میرے

کو چھوڑنے والی بنا ہوں اور میں جلد تیرے سے حاصل ہوئے کے بارے میں حضرت مودعا

مبارک رہی رحیمہ لفظ تقاضا کے شعاع میں سے بہت اطمینان ہو گیا ہے

چرا ہی نبویہ پہ من در و ﷺ کی شہرہ و ش آؤ سر تو

سے کو تم ہم سے۔ ایں افغان ﷺ ہا ہم دو ہم رہ گزار

ایں طوفان دورانی دارانی ﷺ بدر جمع و صائم ہا کی

نک شیرینی و عدت مقرر ﷺ مست رہ اندازہ رہا م

سمک از خرمہ و خوشی رحمت ﷺ کر عینی رخ د حسہ ہر

==== ترجمہ =====

۱ (خوب) تیر اور میرے لئے کی تدبیر کر رہا ہے (اس لئے اس کو دھوا چھانچھ چٹا چٹا) کل میں تیر باری ٹھنڈی آؤ سنا تھا۔ (مطلب یہ ہے کہ رکھو درد کی وجہ سے وہ نکلتی ہے تو اس کے ذریعے مجھ تک شوقی ہوں۔)

(ملاح جز ۳ ص ۶۵)

۲ بے شک میں ایسا کر سکتا ہوں کس اس (بھائی کے درد اور) انتظار (کی مصیبت) کے بغیر مل جاؤں (اور) تجھے آنے کا راستہ دکھا دوں۔

۳ تاکہ تو زمانے کے من چکرے جھوٹ جائے اور میرے وصال کے ٹھکانے پر پاؤں رکھے۔

۴ لیکن ٹھکانے پر پہنچنے کی خدمت اور حے سر کی تکلیف کے اندازے پر ہیں۔ (یعنی تم سے لئے میں شکی تکلیف انداز کے انداز پر وہ تکلیف انداز کے کہ) (ملاح جز ۲ ص ۶۶)

۵ تو اپنے وطن اور رشتہ داروں کے دیدار سے اس وقت دُکھ اٹھائے گا جب کہ بے وطنی کی تکلیف اور مصیبتی برداشت کرے گا۔

کئی دفعہ خواب میں دیکھا ہے کہ حضور اقدسؐ سے بہت حوٹل ہیں اور خاص باقری کو کاغذ بنا کر تہہ پر رکھ کر گفتگو فرمائی ہے۔ باقریؑ کا خوف، تکلف، حضورؐ سے بات چیت ٹرتا ہے مگر یہ نہیں کہ کیا گفتگو تھی۔ ایک دن یہ خواب نظر آیا کہ حضورؐ نے سب اس کی دعوت فرماں سے اور دعوت میں قبول یا ہی قسم سے دوسری کوئی چیز سفید کھلا کر شربت چٹائی پلایا گیا ہے باقریؑ نے عرض کیا کہ ایک دکان پر کھانا کھا کر وہاں سے پیچھے گیا تو حضورؐ باقریؑ کا شربت سے انتظار فرما رہے تھے اور پوچھا کہ کیا کھا کھا تھے۔ میں نے بیان کیا کہ کھانا کھا لے گئے۔ جناب نے اس کے بعد وہ حالہ سن کر پھر فرمایا۔ اس کو کھانا اس کے بعد شربت پلایا۔

ایک دن دیکھا کہ میں مکان پر ہوں اور ایک تالاب پر ہوں اس تالاب میں ایک سورہ تھا جس کے اندر ایک آدمی تھا میں نے اسے کاغذ کیا مگر وہ اتنا بڑا تھا کہ دیکھ کر میں ڈر گیا۔ اسے جس جے بھائی ہے ایک لکھی ماری، وہ کھڑکھڑ سے میرے پاس میں کات رہا تھا کہ اسی طرح دوسرا آدمی نظر آیا۔ میری دوسری قسم کا تھا اس نے بھی مجھے پر حلق کر کے رکھی کیا مگر مجھ کو کچھ بھی نہ ہر محسوس نہیں ہوا دوسرے لوگ اس کی تکلیف پر تعجب کرتے تھے اور سب جاملے چلے گئے۔

ایک دن دیکھا کہ حضورؐ اور ہمت کرے گئے اور فرمایا۔ گئے کہ ب تم جاؤ مگر کاغذ کاغذ کاغذ اور معمول بنادیا کہ اس کو چڑھا کر تو میں بہت راز اور داتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے ایک ہی وقت کھانا دے جسے مگر میں نہیں رہے

دیکھتے میری سیۃ، اسی حلال ہے کہ۔ حضور کی جدائی کی تکلیف بہ برداشت کر لوں گا مگر حضور نے نہیں، آخر مجبور ہو کر مکان چلا گیا۔ اگر خوب مدد کو احقر نے حق میں کچھ بھی تعبیر رکھتے ہیں تو ارشاد فرمایا جائے جس سے ایک قسم کی قسمل ہو جائے اور آگے بڑھنے میں حسد افزائی ہو۔

تَحْقِيقُ۔ سب خواہشیں مبارک ہیں۔ انشاء اللہ پورے طبع کی مسرت ہے۔

حَال۔ احقر نے اصلاح و اصلاحی اعمال کی طرف توجہ فرما کر مدد کو کر کے سے دعا فرمائی کہ حد جلد اصلاح فرمادے۔

جَوَابُ اللہ عز و جل اصلاح فرمادے۔

حَال۔ ایک دوسرے سے نیک و بد بیان کیا کہ قید کی مر کے بعد چاند کے دوسرے میں اللہ کا نام بہت خوش خط لکھا ہے کہ میں سے دیکھ کر کہتا ہوں۔ اس کی تعبیر کیا ہوگی۔

تَحْقِيقُ۔ ہم لوگوں کا خوب ہی کیا۔ بالقرص مگر یہ خوب ہوئے تعبیر یہ ہو سکتی ہے کہ چاند سے مراد خوب ہو اس پر اللہ کے نام کا اثر ہو۔

حَال۔ ایک دن یہ بیان کیا کہ جب دن و کر کے اخیر میں سرنگی کی بدھ گئی، یعنی جو لفظ زبان سے کہتا تھا وہی لفظ اس سے رخصت کے ساتھ لفظ تھا اور یہ حالت دعا کے ختم تک رہی۔ یہ بھی تحقیق فرما کر مطلع فرمادیا جائے۔

تَحْقِيقُ۔ (توبہ) تنہا کے حرات میں آئے سے دعا پر یا اثر پہنچا محمور ہے کمال نہیں۔

حَال۔ نظر میں سے قس چار بار جواب میں یہ دیکھا کہ اسے مکان میں ہے جہاں تمام غلاظت ہے۔ کترین ایزی کے بل چل رہا ہے اور راستہ ذمہ دہا ہے اور دیکھا کہ جس سے کترین کو بار بار یہ خیال آتا ہے کہ اصلاح نہ ہوگی۔ انہیں حکمران میں گرفتار ہے گا۔

تَحْقِيقُ۔ توبہ ہم لوگوں کے خواب میں کیا حال طور پر جب مزاج ہلکا مستدل بھی نہ ہو۔ دوسرے اس تعبیر کی یاد دل گیا اس میں یہ اشارہ نہیں، ہو سکتا کہ بندہ تعالیٰ ان سب غلاظتوں سے بچا دے گا۔ چہ ایزی کے بل چلنے چھٹی کے لئے ہوتا ہے۔

حَال۔ پڑوں میں سے ایک جواب بھیج کر تیرے دیکھا۔ معلوم نہیں کہ اس کی حقیقت ہے یا صرف حدیث انہیں (جی ان بات) سے میں نے دیکھا کہ مت ہے اور اس کے درجے اس طرح ہیں کہ حس کے اندر غلط ہے اور ہر دوسرا کا درجہ درجہ سے بلند ہے۔ پیسے مجھ کو داخل ہوئے میں تو ہوا، حق تعالیٰ کی عارت کے اندر کیسے جاؤں۔ مجھ میں سے جس میں ہمارا کہ کر کوئی رو کے گا تو رگ چاہا گا۔ میں کسی کی مزاحمت کے بھی اندر۔

میں پتا جائے گا۔ ہمارا مہم ہے کہ روبرو ہی پہنچاؤں گے تو جسے دیکھیں پتہ ہو جاتی ہے۔ دیکھنا۔ دیکھنا کوئی

فقط ہمارا سب خیال ہے یہ وہ ہے حال میں ہے۔ چنانچہ کہنے سے ہی سرور سے نہیں تھی۔ لیکن
وہ ہے مدد، ہمارا مہم ہے کہ روبرو ہی پہنچاؤں گے تو جسے دیکھیں پتہ ہو جاتی ہے۔ دیکھنا۔ دیکھنا کوئی
چہ ہے حضرت اہلبیت کا نام دوانا مکتوبی ہے لکن لفظ حقان سے بیس ہیں مگر کام ہے۔ کیا اسوں سے دعا
فرمائیے۔

تحقیق "پی" کی رچہ صورت میرے دیکھ میں ہے۔ وہ ہیں مگر میں بھی طرح پہچانتا ہوں اور بہت بھی
رکھتا ہوں۔ اگر یہ واقعہ عقبہ حسن میں ہے سب خیال نہیں ہے بلکہ خواب ہے تو خیر اس کی طرح ہے کہ ہر گزوں کی
دعا ہے، ت سے مجھے کھانا ست کی حیم کا کام و تمام سے وہ مجھے بہت کار سے ہے۔ ہاں عاں طریق سے
بہت ہوتا ہے، یہ یہ ہوا میں بہت کی طرف سے ہے۔ دے سے ہے، انا بھی مرید بنانا ہے۔
"پی" مجھ سے حد نہیں۔ ہر گزوں کی۔

حقان، گد مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا
ہاں، ہمارا مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا
ہاں، ہمارا مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا

تحقیق "پی" کی رچہ صورت میرے دیکھ میں ہے۔ وہ ہیں مگر میں بھی طرح پہچانتا ہوں اور بہت بھی
رکھتا ہوں۔ اگر یہ واقعہ عقبہ حسن میں ہے سب خیال نہیں ہے بلکہ خواب ہے تو خیر اس کی طرح ہے کہ ہر گزوں کی
دعا ہے، ت سے مجھے کھانا ست کی حیم کا کام و تمام سے وہ مجھے بہت کار سے ہے۔ ہاں عاں طریق سے
بہت ہوتا ہے، یہ یہ ہوا میں بہت کی طرف سے ہے۔ دے سے ہے، انا بھی مرید بنانا ہے۔
"پی" مجھ سے حد نہیں۔ ہر گزوں کی۔

حقان، گد مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا
ہاں، ہمارا مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا
ہاں، ہمارا مہم میں یہ ہے کہ ہمارا مہم ہے۔ لیکن حسب صورت، تحقیق، رپارٹ سے طرف سے ہے۔ دیکھنا

درجہ اولیٰ سے تندیہ ہوئے ہیں۔ یہ سب سببیت کی وجہ سے ہوئے ہیں اور میں سببیت ہی ہوتے تھے اس لئے
 ہوتی کہ میں نے پہلے بھی ایسی حالت دیکھی تھی کہ پھر سببیت ہی سے ہوئے تھے۔

جس حداد اللہ تعالیٰ ہے اچھی میں امداد سے کسی قدر مالی محتاجی کے باعث مجھ کو قمر جہا کی سب ضرورتیں چنے
مختصر مصلیٰ کی تلاش رہی ہے۔ بیت الویزی حضرت مولانا مملکتی قدس سرہ کے طریقہ سے جو حضور حوامانا
مذہبی صاحب دظہیم والوں کے شفعہ میاوان ہیں ان سے بھی لیکن حسب ورائد علی بن علی علیہ السلام کا وقت و یا تو
مستحقین کے ہی ہر حدیث کا ذکر کیا دعا بھی کی کہ اللہ عزوجل ان دونوں حضرات میں سے جس حضرت کی محبت
میرے ہاں زیادہ ہے وہی طرف میری طبیعت کو چھو کر امداد میرے ارادہ کو تسخیر فرمائے۔ جس حضور کی ک
خدمت عالیہ میں رہنے کا حسب پیکر ارادہ ہے وہی

دوسرا کہ کثیر التعداد جوابات آتے، جتنے ہیں اس کا موجب پیش کرتا ہوں۔

[illegible]

۱۔ امر حرم سے کہ مسکین پہ والد رحمہ اللہ صدق کے ساتھ حقیر کے حین طیبہ میں ایم دو روں با یہ
 بٹے پیچھے جب مسجد میں گئے تو حضور سرور کائنات ﷺ اصحابِ مہر و مہرہ سے ملے
 تشریف فرما ہیں۔ عاجز تو مشغول کرتے ہی کر گیا۔ آخر ہوش آیا، میرے والد حضور ﷺ سے جا ملے اور فرمایا
 کہ میاں قاری! آؤ تو قرآن شریف تم سے سنے کوئی پاتا ہے۔ پھر وہ درجہ سے سارا سارا، اجماع
 یعنی قصور قیصر بہت خوش ہوئے۔ خوشی میں پہلے چور بارگ میرے والد کو عطا فرمایا، اور میرے
 والد کو جوئے لکھوں پہ دیا اور درود شریف بہت ہی رقی سے پڑھنا شروع کیا جس کے بعد میرے والد
 مرحوم نے اپنا مشق قطب ال قطاب حضرت حاجی عابد صاحبہ جو علی بن ابی طالب کی خدمت شریف میں
 عرض کیا کہ یہ حضرت اُمیر کے سے کوئی حدیث کی عاقبت تو میرے سے بہت باعث خوشی ہوئے
 حضرت حاجی صاحب قدس سرہ مبارکدہوں میں راجحہ سے کہ یہ حضرت ﷺ سے لاکا کا قاری نام وہ
 ہے اور یہ بھی حدیث شریف پڑھ کر سامنے حضرت ﷺ سے مسکین سے بخانا شریف کی ابتداء سے کچھ

وہ دوسے سواتے میں کہتی (میر)۔ جہاں کئی حضرت خاناوی سے فرمایا کئی اللہ یہ ہمارے ایک دوست کے (یوم بیت متبع سات) مجھے بلایا جاں نثار تھیں کے، لائے ہیں وہاں لوہائی خدمت میں رکھئے گا اس سے بعد حضور ﷺ نے اللہ حافظ فرمایا: حرمین السلام علیک فرما کر سوار ہو گئے پھر آنکھ کھل گئی۔

یہاں پر بہت سی پیسہ بہت تھا اور قلب تپائی سے محرک تھا سرور کی محبت کیصیت تھی۔ اس خواب کے بعد بھی بہت دفعہ حضور ﷺ کی روضت فیض رت نصیب ہوتی رہی ہے۔ اس زیارت فیض بشارت کی وجہ سے سب درد و شریک پر جسے میں مسکین کٹر اوقات مصروف رہتا ہے۔ یہاں تک محبت بڑھ گئی کہ جس جنت رہاں پر شکی ریوہ معلوم ہوتی ہے اور نکالیا ہوتا ہے تو مصروف درد و شریک کا مصروف میں خوب جدا کیا جاتا ہے

کثرت درد و شریک سے مدد تو لی کریم علیہ العمل اصلا، والسلام کے ساتھ محبت اور شوق پہلے کے مدد ملے میں بہت سی بار معلوم ہوتی ہے۔ اور سے یہ وہ خواب میں دیا بہت بھی بہت ہوئے ہیں۔ اللہ اللہ یہ خوب جیسا کہ مناسب ہو تو تجھ سے شرف فرمایا جائے اور اس سبیل اللہ عروس و کن تھیں فرمائی جائے۔ اگر اللہ کا شوق دل میں بہت ہی ریزو ہے۔ اس نسبت عظمیٰ کے سے بہت ہی دس چاہتا ہے اسی میں صاف رہب العاش کا بیان ہے۔ عرصہ جہاں شوق عرصہ کرتا جہاں کا وہ دل ہی سے نکلا رہے گا۔ لیکن عواہل طلب و اگر تہ عرصہ کا جہاں ناکارہ کو ایسا میں تاکہ وہ جہاں محبت پر مطلع کر سکیں۔ اس لئے حضور اس مسکین ناکارہ کو ان کی الفاظ عرصہ نظر فرما فی سبیل اللہ اللہ لا حول ولا قیوم فرمائیگی و حریم الجہاں عبداللہ الحلیل۔

اللہ بخارہ تعالیٰ و عاصم ناظر بان کر مسکین عرصہ رہتا ہے کہ ان دنوں عرصوں میں سچا ہیں اللہ تعالیٰ شاید سے وہی ملو اس جہاں فہم اللہ سے نہ ہوسکے کہ چند میری اور میرا عرصہ میں ریاضات سے کی سے مسکین کو ہوس پدہ ہوا رہنا یہ حضور ﷺ طبع سادہ پر غور (یہ جہاں طبیعت پر سید ہیں) پیدا ہو جائے اور وہ عاجز ناکارہ کے لئے نہیں سے شہر وں کا سب ہوا ہے اسی خوف سے قسم افغانی سے ساتھ ہی ادب سے عرصہ ہے کہ فی سبیل اللہ جہاں تائی ہوگی ہوا وہ مدد فی مائی جائے۔

حقیقی، السلام علیکم۔ یہ سب وہ ہے جہاں کے اقوال۔ صاف اور سات ہیں۔ یکے کے لئے سے بھی ہو جس کو یکساں ہے ان سے سے بھی جس میں۔ ناکارہ بھی "عاش دا۔ بظاہر۔ مفہوم" (کہہ دیوں کو بھی) لیکن وہ یہ ہے کہ یہ صاف کردیتا ہے فی وجہ سے اس میں سے داخل و الحمد للہ علی دلالت

تعمیلی حیرتی میں سے ضرورت جس کے حجاب باطل صاف ہیں مجمل یہ ہے کہ و شاء اللہ تعالیٰ استفادہ

مقدسہ علیؑ کے ہاتھوں کے برکات سب نصیب ہوں گے کی احوال آپؐ قصہ ہمیں سے دستور العمل عالم ذریعہ و شروع کر کے تین روز کے بعد پھر اپنے حالات سے اطلاع دے دیجئے اور میرے ساتھ بھی ساتھ میں رہے ابتداء اللہ تعالیٰ فرما گا۔

محلان اسلام علیکم دروزہ اور برکات میرے جناب الاحقرے ایک خواب دیکھا ہے جو بالکل ہی طرح مصوری خدمت میں لکھ کر بھیجا تھا۔ علاوہ حال المہرک کی رات کے سچو شب قدر جاننے کی وجہ سے ہر شکل پڑھنے کا ارادہ کیا۔ نماز عشاء سے فارغ ہوئے کے بعد مکالم پر آیا درمیان کے دو دنوں پر چنگ پڑا ہوا تھا واپس گیا کہ نورا پیدا آگئی۔ تو بچے شب کو گویا کہتے ہوں کہ احقر میرا کرتا ہوا ایک ایسی جگہ پہنچا کہ جہاں کا میدان معدوم کو کس لقی اوق کا ہے اور قریش ملک عربی کا بھی ہوا ہے اور درمیان میں ایک میز پر گیزر چڑھ رہا ہے۔ خدا کی ہزاروں مخلوق عہد پڑے خوشبو لگائے صلاب پیٹھے ہوئے ہیں اور گئے بچے چند بزرگ کریموں پر جو میز کے آس پاس ہیں رہتی فرخہ ہیں۔

اس میز پر ایک محنتی قریباً بیس من کی اور اڑھائی چھری لگی ہوئی ہے۔ ایک صاحب میز کے پاس سید کپڑے جالدار پر قلعہ بڑا تھمے ہوئے کڑے لوگوں سے ساتھ کستے جاتے ہیں۔ چہرہ مبارک آفتاب کی طرح نورانی رہا۔ فیضی ترخان سے فرماتے ہیں کہ میں تم کو ناکید کرتا ہوں کہ حرام سے بچنا اور طہار کی پابندی کرنا۔ بہتر دیکھنا ہو میز کے قریب پہنچا اور اس میں ٹیکہ کیا۔ صاحب میرے سلام کا جواب دیا۔ یعنی علیکم السلام دروزہ فرمایا۔ احقر نے مصحف کو ہاتھ بڑھایا درمیان معائنہ بھی کیا۔ یہ فرمایا کہ بہت اچھا ہوا تم میرے علاوہ اور میں تم کو نیکوہد بائیں ملکی ستاروں کا جو صرف تمہارے ہی واسطے رکھ چھوڑ دیں اور دوسری کو نہیں تاکیں۔ احقر ہر بار کھڑا رہا اس پر پیٹھے کی عبادت دینی، احقر زمین فرش پر لیٹنے لگا کہ حضور نے فرمایا کہ نہیں کرنا پر بیٹھ جاؤ۔ میں یہ حکم بھلا کر بے خلی کر رہی تھیں، اب پر بیٹھ گیا اور دس دس دس میں خوش ہوتا تھا۔ میز پر جو حق دینی ہوں تھی۔ جس کی کو میں یہ اور سید حرف خوشنود اور ایچے ہوئے نظر پڑے جس کو میں نے اچھے طریقے سے دیکھا ہزارا نام تحریر ہیں۔ چنانچہ کیا دیکھا کہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب حج عمرہ وادی (ریال) ایک صاحب کا نام ہے جو مستشرق نہیں ہیں اور حق پر ہتھال مجدد ہوئے کا ہے حقیقت میں مجدد ہیں تو کچھ خیال نہیں) صاحب و جناب طائی اور اللہ صاحب دعائی شرف علی صاحب دہلوی اور اس صاحب و غیرہ پڑھے گئے۔ احقر نے جو مگر دن کھما کر دیکھا تو مولانا فضل الرحمن صاحب کی جس کی قدم ہوتی (خدمت میں حاضری) بھیجیں میں کی بھی زیارت نصیب ہوئی ساتھ ہی یابی پیر ہو گیا کہ ہو۔ ہو یہ حشر کا میدان ہے اللہ یہ حضور ﷺ ہیں

پہلے وہ میرا پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔
پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔

① ایک بہت عالی شان مکان ہے اور بہت ہی آرامستہ (مجاہد) ہے۔ اس کا صدر دروازہ تو بہت ہی بلند ہے۔ پوچھنے سے معلوم ہوا کہ وہ مکان جناب کا ہے۔ جناب یا ہر تشریف لائے اور اس غلام کو اپنے ساتھ مکان میں لے گئے۔

② دوسرا خواب سائیک بہت وسیع میدان ہے گرنی کا موسم ہے اور گرنی کی شدت انتہا درجہ کی ہے۔ اس میدان میں ایک عالم جمع ہے اور گرنی کا جوہر سے تمام گلوں پریشان ہے۔ اس غل میدان میں جناب بھی تشریف فرما ہیں اور یہ غلام بھی ہے۔ جناب کے پاس ایک ساواں چادر ہے لیکن ساواں کے باوجود اس میں آگنی چمک ہے کہ دیکھنے سے آنکھیں چٹا چٹا ہوتی ہیں۔ جناب سے اس غلام کو اپنی چادر کے سایہ میں لے لی ہے اور وہ گرنی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ مگر مناسب ہوتا ہے کہ وہیں حجابوں کی تعمیر سے مشرف نہ رہا جائے۔

③ چوتھا خواب دیکھنے والے اور جس کو دیکھا گیا ہے دونوں کے لئے بشارتیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رین پر حاضر ہوگا۔ خیال، ایک خواب دیکھا ہے جو غرض ہے کہ بدو ایک بہت بڑے میدان میں ہے جس کا کوئی کونہ نظر نہیں آتا۔ بدو ہلا جاتا ہے اور جا کر حضور کھڑے ہوئے اسے اور یہ معلوم ہوا کہ حضور کسی کے نظارہ میں کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ تین شخص آئے ایسے درمیان میں جو ہیں وہ اس قدر ضعیف ہیں کہ بدو نے ایسا کوئی نہیں دیکھا۔ حضور نے معائنہ کیا اور بدو بھی رشاد کیا کہ تو بھی کر۔ حضور اب سے کھڑے ہو گئے اور بدو مشغول ہے مجھ سے وہ حضرت پوچھتے ہیں کہ تو مجھ کو جانتا ہے؟ بدو نے جواب میں کیا کہ ہاں حضور چاہتا ہوں آپ وہ ہیں جنہوں سے اپنی قوم کو حضور سرور عالم ﷺ کی بشارت دی تھی۔ مجھی عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس کو سن کر وہ مسکرائے اور حضور بھی سرور ہیں۔ بدو سے وہ فرماتے ہیں کہ یہ تو جی ہے لیکن میرا نام جو ہے وہ لکھ۔ بدو نے عرض کیا کہ حضور ہی تحریر فرمائیں یہ سن کر ان بزرگ نے ایک کاغذ نکالا جو بہت سید ہے اس پر دس لکھیں وہ یہ ہیں۔ اس کا سبکی اور ہب خوب یاد کرو۔ بدو نے حضور کو دیکھا جناب سے فرمایا کہ یہ تمھو کو عطا ہوا ہے مبارک ہو۔ بدو نے خوب یاد کیا۔ بدو سے کہہ دو بھی وہ کاغذ اسے نظر آ جا رہا۔ اس کی تعمیر اگر حضرت کے خیال میں آجائے تو فرمادیتے تھے۔ یہ بشارت کیلئے ہی کو مبرا ہو جائے۔

④ چوتھا خواب سہایت مبارک ہے حضرت مسیح علی نبینا ﷺ سے معائنہ و قرب دونوں کو رہا اور تھل جو اس آیت میں ہے کہ بشارت ہے۔ تو قرآن تعالیٰ (ولینس الیہ ہتلا) (مَنْ تَحْتَمِلْہُ اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے کٹ کر منسوب ہو جائے) عبارت میری کچھ میں نہیں آئی یا تو خواب میں دیکھا ہوا کہ میں نے نہیں دیکھا کوئی عبرانی عبارت ہوگی۔ حیر میں شاید کچھ ہو جس کی ہیئت کچھ بدل گئی قرآن مجید میں بھی ہے (بکلمۃ اللہ لیسہ

السیح الف۔

خُتالٰی ہی درمیان نیک سات خوب دیکھا کہ بہت سا پانی لے کر گرا بیٹھیں۔ ہاں پھیلا ہوا ست ہے۔ اس میں میں ہوں بہت ہی قریب سے کوئی کچا ہے (وہ کہے وہاں نظر کس (تا) کہ اس کے گئے ایک ۱۲ اور تہہ ہو۔ مجھ کیستہ پایا تو کہ میں نے کہا کہ میں اس مرتبہ کو ہٹا دیا وہ ہے کہ جس میں حکام اپنی کے راز کھل جاتے ہیں۔ جواب ملا یہ کہیں اس سے بھی بڑا میں نے کہا کہ میں اس کو بھی چاہتا ہوں (وہ ہے کہ صرف حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو اس اور میری طرف بھی توجہ ہو۔ جواب ملا ہاں اور یہ مرتبہ تم کو اور خوب صاحب کو دیا جائے گا۔ کہ رقب معلوم ہو کہ پاس ہی دائیں طرف خوب صاحب بھی اسی پانی میں کھڑے ہیں۔ مگر صحبت پر سے کہ چھوٹے سے چہرے۔ حتیٰ کہ ساقی کیا ہاتھ ہوئی اور صرف ایک بدن سے، جس میں اعضا نک بھی دائیں نہیں ہیں صرف یہ صورت ہے) اور صرف ایک بے جلاسم سے اور رنگ سیلے مگر یہ کہنے والے ویسے چھپے جاتے ہیں جیسے پڑا ہاں کو چھپتا ہے حالانکہ کہے والا نظر بھی نہیں آتا۔

تحقیق۔ یہ عبادت کے تمام کی بنیاد ہے۔

خُتالٰی اس سے بعد سامنے سے ایک شور مچا، براصوم ہو کر دروازہ سے شوقی کے اشارہ پر مجھ سے بھی لفظ اس کے کچھ میں نہیں آئے مگر تا مصوم ہوا کہ اترا حاج کے بارہ سے کوئی غلظت شد (بہ عربی کہ مرکی مات ہے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ سے گھر نکلیا جاتا ہے (وہ اشارہ کرتے جاتے ہیں رفیعہ تمام (یہ اشارہ ہے) سے معلوم ہو ہے مطلب یہ ہے کہ حضور جلد رفتہ

تحقیق۔ یہ عبادت کے معمولات میں شریک کرنا ہے کہ مثل کو چھوٹے، ہستی اور بیکاری کو عبادت نہ سمجھا جائے عبادت کے لئے عبادت کے لئے فرقت مروت سے "وحد مولاہ لقدم کشور من اهل الصوفی حسی وقصو فی وروطة العبر والاحاد رعا مہم بامہم اضوع العباد" یہ طریق کے بیت بارے لوگوں سے تمام کے چھٹے نیک ہے میں تک کہ وہ جہاں اخلا کے گڑھے میں گر گئے اس کے ہی گلیں نہ وہ سے کہ وہ بدو میں سب سے زیادہ بڑا اور مہرور ہیں۔

خُتالٰی: پرسوں اخیر شب میں دروازے نے نیک جو دیکھا وہاں اس کا کوئی تذکرہ اور حال پہلے سے تھا وہی ہے۔ حضرت میرا صاحب ایک مکان میں تشریف میں اور کچھ چہرہ کرنا ہی ہیں۔ پھر حضور ایک سواری پر بیٹھ رہا کے ساتھ تشریف لائے میں آنحضور کا جہد بہت ہی سرن اور ہا ہے تمام است پر گڑا ہے ایک تہہ سے نے کہا کہ یہ نیچے میں یعنی "عصود" خلا سے کہا کہ نبی کا مرتبہ ہے تو نیک النیاء ہیں۔ اسی کیسے اس

رہا تو بیچ نکلا ہے۔ اس کے لئے کہ جس سے رہنمائی ملے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 ہاتھ دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ ہاں یہ مشابہت ہے۔ لیکن یہ بھی صریح صراحت
 تھی۔ اس واقعہ کے بعد کہ یہ تو اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ اس میں بھی صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 نصیر اللہ شریف نے اس میں صراحت ہے کہ یہ کھانا کھانا ہے۔ اس کا حکم ہے۔

پھر تحقیق خدا تعالیٰ یہ وہی ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 جواب کی میں موجود ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 ہے۔ کہ یہ بہار ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 میں سے کی طرف ہوتی ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔

حالانکہ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔

حالانکہ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔
 اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔

پھر تحقیق خدا تعالیٰ یہ وہی ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ اس میں صریح صراحت ہے۔ حالانکہ یہ وہی ہے۔

سے علوم و ادب میں ترقی ہو

سید ارشد مدظلہ العالی سے مصروف محاورہ سے مجوز مطبوعہ سے ش. الحدیث عربیہ. ج ۱. مطبوعہ روس

تحقیق مستشرقین (۱۹۵۸ء) اور مسلم کا حق اور کفر و ستموں سے مدد کر کے اس کا دھمکا ہے

فحاش! یہ موجبِ افسوس ہے کہ ہم نے اس نیکو اور نیکو ناکہ کو بھی یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ یہ ایک نیکو اور نیکو ناکہ ہے۔

عقبت پر رہے ہیں۔ وعقد کے زمانہ سے پہلے یہ وقت جمعہ میں نہیں تھا۔ حضرت ۱۱۔

درآمد عمده صادرات مع سکه سال اول و آخر ظهور شاهزاده خسرو + درآمد ممالک

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی رہا۔

۱۔ ایک نیا ملک بنانا اور اس کی سرحدیں طے کرنا۔

بجلیق ظاہر ہے کہ منصوبہ سالانہ تیار کر کے تسلیم ہے، اس ملک کے عوام کو یہ بات سمجھانا ضروری ہے۔

نفس و محبت کا دلوں پر ایسا ڈھنچکا ہوا کہ یہیں محبت ہی رہ گئی۔ یہاں سے رستہ بے ساق نہ گئی۔ حضرت

ۛ ذآقآف کبره ۛ ذ برے ۛ حر و جم رهد فی محبه عمر حکم ۛ شایہ کہیں نا افسر چیمبر

[illegible]

یوکه عتق [۱۵] سب جاک بھر ختم تریں مگر اہل دیوبند کا طرزِ استدلال یہ ہے کہ

المجلس الأعلى للمعاهد العليا

میں نے ان کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ رہے تھے۔

سے اس کا دوسرا حصہ ہے۔ اسے مانگ کر یہ سبیل درجہ سے دو حصے بن گئی ہے۔ ایک حصہ سنیوں کے لیے اور دوسرا حصہ شیعہ مسلمانوں کے لیے ہے۔

نصف نافع ہیں۔ مگر بے حسہ ہوں۔ میں کا اندازہ ہے کہ دوسرے دن سے صبح کی

عالم کے اعتبار سے سرفہرست ہیں۔ یہ عجیب ہیں کہ میرے والدے مولانا رحمداد علیہ الرحمہ، والدہ محترمہ

ہے چہ پہنیں گے کی جیسا کہ ہمیں تہہ تاروتہ میں ظہر بھی . ن . د . ا . ا . ا .

فعلی کلاموں کو جو کہ ہر امر کا سبب بنائے دیں ان پر مبنی ہو جائیں۔ ہر امر کا

كذلك كان من شأنه أن يفتح المجال أمام المزيد من الاستثمارات الأجنبية في القطاع.

... ..

یہ سب باتیں کہیں کوئی نہ جانتا تھا۔ یہ سب باتیں کہیں کوئی نہ جانتا تھا۔ یہ سب باتیں کہیں کوئی نہ جانتا تھا۔

ہم ان پتوں سے بعد میرے چچا اہل خانہ کی صفحہ کی سے بعد عرصے کی ایک ایک سے

۴. حیدر میں محمود نے اور کی۔ اب ہا پکا ہوا ہے جس کو میں نے مکہ پہنچا دیا تھا۔ اب یہ ہے۔

ماہنامہ، عادت سے شہس چار سے قریب کے پندرہ سالوں
 صادق کا کہنا ہوا ہے کہ لقمہ دھوس مگر کہیں سے

یہی اہم بنیادیں ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض بنیادیں دوسری بنیادوں پر قائم ہیں، لیکن ان کی بنیادیں ان کی بنیادیں ہیں۔



ہجے گئے۔ ہندو نے غارتگری کا کاروے یہاں پر رکھنے نہیں چاہے۔ یہاں پر ایک انیسویں (۱۸۹۰ء) میں یہاں پہلے وطن میں جیسی گل سوارو یہی ہندو منتخب ہوا کہ ایک روپیہ ملے۔ اور اب بھی یہاں چار آڑ فیس حاصل کیا۔ دکاندار کہنے لگے کہ تمہارے کے کی یہاں یہی قیمت ہے۔ ہندو کو کوئی کوئی کہ مفت میں دودھ دینا چاہتے تھے۔ چار آڑ فیس کے مل گئے۔

تحقیق: جمہوری مشکت پر جو عظیم کام ہوا ہے اور ایسے ہی اثناء ہے۔ نئی دور کی حال کی طرف مدد ملتی ہے۔ اصل و کرم فرماے ان سے بھی کہہ دیجئے۔ اور میں خواب سے کہیں کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ خلا میں جو جاتا ہے۔
تحال: ملت پت خواب دیکھ کر ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت صدیقی کبر (رحمۃ اللہ علیہ) نے لوگوں کو پروا بہت دیا۔ پورا خواب ہندو کو محفوظ رکھا اور ہندو نے حضرت صدیقی کبر (رحمۃ اللہ علیہ) کی صحبت کی۔ اس کے بعد اس کو خواب دیا کہ کہوں نے جو کہو یا صرف وہ کے لئے کیا اس میں شخص کی ملاوت بالکل یہی ہے۔ صدیقین ایسے ہی کرتے ہیں۔ وہ تو کام ہوتا ہے۔ اس کے واسطے کہ ہے۔ جس کے سے یہ کہیں ہوتا۔

تحقیق: جس نے کے تھی اولیاء حضرت صدیق (رحمۃ اللہ علیہ) کے طرز عمل سیاسی مشابہ ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے دل میں ہر سے جہاں ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی سوسائیت سے بھی ان کا تعلق موجود تھا۔ یہی مسئلہ مطلوب ہے اور لفظ (۱) میں بڑی طور پر سب سب کی طرف ہے۔

تحال: ایک ان شخص کے ملت میں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ ماہی مسجد میں جا رہا ہے۔ وہاں وہاں میں دن اور صبح کا نام بزرگ اس طرح یاد سے یا کہیں سے ہیں۔ نئی چپا کہ کسی طرف سے یہ بزرگ ملیں کہ میں ان سے مصروف ہوں۔ اس کے میں ۱۱ بزرگ میرے پاس بکریوں لائے اور چارپائی پر بیٹھ کر قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اسی وقت تمہاری کئی علوم نیکو ہوں۔ رنگ ہیں

تحقیق: کون ہوں خواب سے چھ ہے

تحال: ملت میں نے عجیب خواب دیکھا ہے کہ

پہلا حصہ

حق تعالیٰ نے اس کا یہ وار نصیب ہوا۔ یہاں یہت مسکن صورت میں دیکھا اور ایسا معلوم ہوا کہ میں ایک تخت پر بیٹھا ہوں اور میرے پاس قرآن کے اوپر اور اس کے پیچھے ہے۔ یہ ہے اولیاء ملت میں سے چنے ہوئے ہیں۔ اس کے میں فرشتے میرے ساتھ ہیں۔ ہاتھ پر ہندو جو کہ چنے کی طرف توجہ دلا گیا۔ پھر ایک انگوٹھی سے میرے چہرے پر یاد رکھی جگہ میری لفظی میں لکھی ہے۔ انگوٹھی سے میرے ہاتھ تو کھڑکی کی علامت ہے۔ مسئلہ

میرے ساتھ نہیں ہوا۔ برصغیر میں اس لئے بھی بڑھی۔ فرشتے کے نشان اور مہر لگاتے ہوئے بعض آیات کی پڑھیں جو کفار سے اسے سک ہیں۔ آیات یاد رکھ رہی۔

اس وقت مجھے غصوں ہو کہ کوئی مجھے کفار میں داخل کیا گیا ہے مگر میں یاد رہا کہ قلب میں عود کرتا تو یہاں کا نور موجود پاتا تھا۔ پھر جو حق تھا اسے وہی جھوٹی سے کراں لوگوں کو بھی مہر لگایا جن کو میں بڑے اویں دہائی سے سمجھ رہا تھا۔ اس وقت میرا گھر ربلم ہوئی تو میں سے سیدھے کرپاٹا دیکھا کہ۔ لیجیوں سیلا تو نکلیں ہوا تو مجھے ہر چیز عام نظر آ رہا تھا۔ تو میں نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ۔ پھر تو اس مہر سے یہ نہیں نکلا جس کو مرید۔ کہ یہ مرید عام سے اور تم سب کو اس سے بعد حق تعالیٰ نے بنا دیا۔ مبارک ہو۔ اور سب سے چھوٹا اور کچھ طرح کی جھلی لڑائی کہ جس سے میرا دل سب لوگوں کا چہرہ چٹپٹے لگا اور یہ آواز آئی کہ اولئك عيسى حقا" (یہ میرے بچے ہوتے ہیں) روکنا کال)

دوسرے حصہ۔

پھر مجمع میں سے کسی نے پوچھا کہ حضور علیہ السلام میں بڑا اختلاف ہے ہم آپ تک کس طرح پہنچیں؟ مرید ہم تک پہنچنا مشکل نہیں ہے پھر شاید مجھے ارشاد ہوا کہ تم اس کو طریقہ بتاؤ میں نے کہا کہ جس کس جگہ مجھے ہا کو میرا مال اور کس کا تاریخ کرو۔ حق تعالیٰ تک پہنچ جاؤ گے۔ حق تعالیٰ سے فرما کہ اس میں طریقہ ہے مگر پہلے اس شخص کی حالت کو جانو۔ میرے کہ وہ کفار کے احکام پر چلنے والا ہے۔ اس میں جو سب سے زیادہ ہرے احکام پر چلنے والا ہوتا ہے اس کا اہتمام کرو ہم تک پہنچ جائے۔

مرید صاحب ہا جس میں سے مانا ہے یا۔ اگلیاں مجھ سے اس میں کچھ کم و بیش ہو گی ہو تو حق تعالیٰ صاحب فرمائیں۔ جب تک حالت سے کام لیا بہت احباب سے جس سے اس فطرت برد کی کہ والہام پہلے حصہ کی جیسر

منتظر طور پر وہ اس میں تحقیق حوالہ ارشاد حق تعالیٰ سے ہوئی کہ یہ ایمان ہے اس لئے اس کی مزید عیبوں پر سے کہش کرے سے اور کس پیکار سے ہوگی "ولنلا عیسیٰ حقا او کذا قال۔"

بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت یہ معلوم ہوں سے کہ حضور اقدس ﷺ کا بتدو امر حق صمد سے ہے۔ اور اپنی مرضی سے نہیں ہے۔ اس جواب میں بعد کا شہادہ ہے کہ اس کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے میرا لگاؤ دوسرے دوسرے کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے۔ پہلا امر تخلیق کی طرف اشارہ ہے کہ اسی سے ملوک ہیں بندہ ہوئی ہے۔ دوسرا امر تخلیق کی طرف اشارہ ہے کہ اس ملوک کی انتہا ہوئی ہے باقی گھر بہت اس کی وجہ خیل سے جو اولیاء اللہ کے نشان کرے

ریت سے، من میں سے، مگر وہ پت جڑی، اقدے ان سے تھپے۔ مریض۔

دھنگار سے، دھبہ میں جو پست میں ان کو بڑھاتا تھا۔ کی عرصہ طرف اشارہ کرتا ہے کہ
معدے سے جان رہا، مگر جیسے دھبہ، جو پت جڑی کے شق صدر (سیر کو چیرے) میں ایک حوس کی پھٹی
(مٹھنی) نکال کر پھینک دیا، مگر یہ مشاع کے اصول پر جیسے نے چیرے جانے والے ہے۔

ایک وہ ڈرے والوں کے مزاج پر ہے کہ عسوداں بریں صفت سے پختا ہے جیسے حضرت صید
وہ (عزیز اللہ) سے عوم کے شخص میں ہی رہتے تھے وہ دتے ہیں وہ میں برائی کے سوالات ہی کیا کرتا تھا
کی نہ وہ یہ بھی بتائی کہ اس کے شر سے دے دے میں پوچھتا تھا کہ میں روتا تھا میں شرمیں ہوتا۔ یہ وہاں۔ (نہ)
نے پوچھا تا کہ شر کاظم ہوا اور اسے پھوس۔

ایک وہ عتاق نے اہل دینی مزاج پر ہے کہ یہ عاقبت کے عطاء کی طرف اشارہ ہے جس
کے لئے وہ جاتی ہے وہی حلی کے ساتھ گمراہ رہے وہاں حلی بھی سرور کی ہے مگر چہ اس گمراہی کا عبور مقصود میں
نہیں ہوتا بلکہ گمراہی جو پیش ہوتی ہے ماقبل ہے۔

۱۔ وہ دھم شود وصال نیست و مس ۱۱۱ گم شمس گمراہی میں ست و ن
موجودہ تو ان میں گم ہو جائے وصال نہ ہی ہے گمراہی کا ہے کہ بھی گم رہے ملاں کی بھی
ہے۔

اور جس سے نہ سب وجوہ کا مجموعہ مرا، جو ان سب کے ہونے میں رکاوٹ نہ ہوئے نہ وہ سے کیونکہ
۲۔ ملی مات میں گمراہی رہتی ہوئی ہے۔

۱۱۔ دوسرے حصہ کی تعمیر

اس میں کی فائدوں کی طرف اشارہ ہے پہلا یہ کہ پیسے لے کر نہ تعلق کی اصلاح کی حدت پر رہنا
سے دوسرے ہمارے درجہ کے طریقہ کو سمجھنا تھا ہے۔

۱۱۔ یہ مڑا ہ گمراہی فتنام و مس

موجودہ "اس خوشگرمی پر جاں دے دوسرے جا ہے۔"

۱۱۔ حال ملک مجیب والد حال میں پیش آتا جو عرس ہے۔ تین دن سے یہ جواب رکھ کر میں اور نکیم
صاحب نے ساتھ میری میں یہ طرف جا سے ہیں حکیم صاحب فرما رہے ہیں نظرب
تو یہ رہے ہیں اور صاحب صاحب سے یہاں ہیں۔ ہم سب مشورہ رہے موندی صاحب کے یہاں

حضرت سے ملنے گئے۔ ایک جنگل میں پہنچے وہاں ایک کوئی سی بھٹی ہے وہاں معلوم ہوا کہ حضرت ائمہ شریفہؑ جتنے ہیں۔ کسی کو اندہا ہے کی نسبت۔ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اس مکان کے روبرو سے بھائی کا مکان ہے۔ میں سے یہاں کر اور شاید ایک ماہ سے کہنے سے کوآواروں کو گھر میں سے نکلنے ہی اور مجھ سے ملنے گئے ان کے بچے سے مجھ کو یہ خیال ہوا کہ یہ ہمارے بالکل مشرب و طریقے کے خلاف ہیں اس پر اس سے یہ یوں سے اور یہاں حضرت کسے شریف سے ہیں۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہوں سے کہا کہ تمہاری دعوت ہے۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ شاید حضرت یہاں نہیں۔ پھر کھنڈل مٹی

تجسس و تحقیق، شہداء اللہ بہت اچھے حالات میں۔ اللہ تعالیٰ اور دست درازیں جواب شمار سے دیا وہاں میں والوں کے حاکم و تابع میں ہے۔

حالات میں چاہت ہوں کہ بالکل کوئی گناہ۔ سو اس درمیان میں حضرت کو خوب میں تنبیہ فرماتے ہوئے ایک سے ایک جواب تو مجھ دیا۔ اور تفریق شب کے ۳ بجے میں گئے دیکھتا ہے کہ حضرت قید خان صاحب حضرت کی عاقبت کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی حضرت کے پیچھے ہوا یہ سیکڑوں کی رات تھی جس وقت جاگنی صاحب قید خان گئے، میں سے معاملہ کے بعد حضرت سے عرض کیا کہ مجھے مر رہا ہے۔ حضرت سے جواب یا کہ تم کو کوئی نام نہ نہ کر کے تمہاری دیر بعد حضرت آپ شریف سے آئے اور مجھ کو کھجور سے اشارہ فرمایا۔ جس کا مقصد میں سوچ میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو اٹھانا چاہتے ہیں۔ مگر میں ہنسنے لگی۔ میں آپ سے پھر کچھ کر رہا ہوں۔ سے اشارہ فرمایا۔ میں کھڑکرواں سے بیٹھ کر ہوگئی بھڑکی دیر بعد میں ایک خبرہ میں تھا بیٹھا ہوں ایک پردہ سے اندر آپ کھانا کھا رہے ہیں پردہ کے اندر سے آپ سے مجھ کو جانی دی۔ میں سے کھانہ کرکھ میں رکھوں۔ پھر میں سے حضرت کا جوتہ سامنے رکھ دیا۔ آپ اس کو کوئی نہ کر رہے ہیں تشریف سے آئے اور فرمایا۔ اب تمہاری ہے جو کچھ رہنا ہو ہو تو میں سے میں سوچا کہ پہلے ہمدردی حالت میں کروں یا اپنی حالت بیان کروں پھر میں سے ہی حالت بیان کرنا سراسر سمجھا اور یہ عرض کیا کہ حضرت مجھے مر رہے کہ جیتے۔ آپ سے بہت سی سی کے بعد میں مر رہا کہ تم حضرت شیخ الحدیث سرور سے مر رہے ہو یا حال میں سے جا کر میرا حال اس کی طرف بھیجیں میں آپ سے ہی (یہیت) ہوں گا۔ پھر آپ سے دیکھا۔ مجھے مر رہے کرے سے نکلاؤں گے مگر تہذیب نفس فیکٹ نہیں ہے اور وہاں پر سختی کہ ہے ہمارے یہاں بارہ سے اس وجہ سے کہتا ہوں کہ اس سے مر رہے ہو جاؤ۔ میں سے جواب کہ اب کو تو انتقال ہو گیا ہے پھر تو آپ حاکم کو جاننے اس نے بعد میری غلطی کی گواہی جو کہیں نہ شب کے بجے تھے۔ اس وقت نفس و نابار اچھا تھا کہ لکھنے کے

کمال نہیں ہے اس میں سے بے حد پادری کے کام رہا۔ اس نکر دل کی حالت دیکھ لی ہے۔
پیشینوی : شام کا علاج صحت کے علاوہ پختہ نہیں۔ حد میں سے اب کو چاہیے صحت کو دینی کہنے کا
 پہلے خود کی عقل، خواب کی تفسیر سے ساتھ شب و صبح بکھا کر ایک چھوٹی سی فخری ہے۔ اس میں جناب
 رسول اللہ ﷺ شریف فرما ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے صحت مملکت میں قسم اور سارے کلمہ سے
 دولت دینی ہوئی ہے۔ اب جناب سے میری یہ حالت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے قریب جا کر آپ
 ﷺ سے فرمایا کہ وہ آپ ﷺ کے لئے لکھے گئے ہیں۔ میں نے لکھ لیا کہ آپ ﷺ تحریر فرمائے ہیں میں جناب
 رسول اللہ ﷺ تحریر کیا فرمائے ہیں صحت میں ایک شعر پڑھا ہے کہ آپ ﷺ سے ملنے کا وہ کلمہ
 لکھتے ہیں اور جب وہ شعر پڑھو گا، اچھے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہاں اس کے آگے میں بھر دوسرے شعر دل
 ہوں میں لکھا پڑھا ہو رہا ہے۔

جناب آپ ﷺ تحریر فرمادے تو میں نے تشریف سے لے کر دین رہا اور شاید ساجات مہدی کی باتیں
 منزل سے پھر جب آپ ﷺ تشریف سے لے کر میرے سے دے دیتے ہیں آگے لکھا کہ آپ ﷺ سے ملنے کا وہ کلمہ
 چھوٹی چار پائی پر تھے جس پر میری سر تھا، اسے اور ادب میں بڑی ہے اور علم کی خوشبو اس تیزی سے رہی
 ہے کہ میں نے سطر بوجھا دے۔ میں نے اس میں لکھا کہ آپ ﷺ کے علم میں ہیں وہ دوسرے آگے لکھا
 کہ ان کو ٹھکانا چاہتا ہوں اور سارا کلمہ لکھا کہ وہ چار پائی پر جس پر آپ ﷺ کے علم میں ہیں ان کو دینی کر کے اس
 دھوکا کہ یہ آپ ﷺ کی ہے۔ یہاں اس کو لکھا کہ میں نے چھوٹی چار پائی پر جس پر آپ ﷺ کے علم میں ہیں ان کو دینی کر کے اس
 دے دو۔ اچھا چنگ حضور ﷺ سے واسطے پھر دو۔ اس پر برکت جو اس چار پائی پر ہے بچاؤ خود اس میں پل
 ہوئی سے کہتا ہوں کہ کوئی مدد چنگ سے اس سے خیر ہے جو کتاب کے واسطے بچاؤ دیکھیں۔ پس جاگ چلو۔

حضرت اقدس کی بیان کی ہوئی خواب کی تحیر

مملکت خواب ہے آپ کے۔ اسی حالت سے وحدت مشہد کے قبول ہونے کی طرف اشارہ
 ہے۔ بتوں کے شہر کا خیال اور پھر اس خیال پر عمل نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جنس ساقی میں ان کے
 اہل کادوسرے کا بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔

تخلیہ : اب وہ خواب آپ کی حالت میں تھا۔ میں نے بدھ سے دعا کی کہ تو اب اسے کاسرہ جو حق
 حکم کے شہرین کے خواب میں رہے اس سے بچھے میں بھی پڑھا تھا علیحدہ پڑھ لیتا تھا۔ جس

تحقیق فلان وحید کی شہادت سے جیسا سونوں سے خوبیاں ہیں شمار ہے اور مصروف و محنت کی (شارب) سے عینا کہ وادھ در ۷۰۰۰ تھا ہے جس شہرہ ہے۔

خالد تجھ و عہدہ سے ۷۰۰۰ کے بعد سے دریافت کیا۔ یک مہر کی کی حالت ہوں۔ وہ یکتا ہوں کہ۔
خبر سے راجہ کچھ وڑھا تھا وہ سے در ۷۰۰۰ تھا ہوں کہ انہیں کس حوالہ دینا چاہتا ہوں مگر نہیں اچھا ہے تا اور شہر کی
طرح پوری پڑی ہے اور پانچ مہر کی ہے۔ تقریباً سب دن یہ حالت رہی
تحقیق فلان وادھ کی شکل میں ہے۔

خالد وہ در ۷۰۰۰ میں ہے۔ عہدہ ہوا۔ انکی رہا یہ معلوم ہوا کہ قلب بالکل سیاہ ہو گیا۔ اس میں سب چہرہ
رہا ہے۔ اس تاریکی میں اس چہرہ کی وجہ سے در ۷۰۰۰ عجیب لگتی تھی۔ اس میں سے جواب لکھا کہ ہمارے
میں پورا قرآن شریف ہم کہ۔ اور قریب کرتا تھا کہ ۷۰۰۰ ہوں۔ یہ کیسے پتا چلا ہوں۔

تحقیق جواب اور حالات کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اس کا سبب امور غیبیہ اور طبعیہ ہوتے ہیں۔
خالد یہ سب ماضی ہونے کے بعد و مرتبہ۔ وہ حالت میں لیا معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی یہی قلب میں
لکھی ہوئی ہیں اور ان میں آیت قسم چھ ہے یہ جاننے کی حالت میں (وہ)

تحقیق اس سبب کی وجہ وہی سے جو میں نے لکھا ہے۔ وہ ہے
خالد یہ دوسرا مدہ ہے۔ یہ سب سے ماضی کی وجہ سے ذکر ہو گیا۔ سب حالات کے حوالہ سے لکھ گئی اور دوسری
ماسب کا کرتا ہے۔ کچھ ماضی کی حالت ہوں کہ بعد ذکر لکھا ہے کہ یہ شخص بہت ہی صورت بعد سے
رہا۔ اور انکا کم یا نہ رہیں۔ رتے ہوئے مدہ کی وقت ہے۔ یہ تو اب یہ حال ہے کہ یہ صاحب مصر وہ
علاظہ و شہر کی وجہ سے موقوف کا ارادہ کیا تھا۔ یا یہ مقصود حاصل نہیں ہوتا ہے یا ذکر کریں تو ان شخص سے مراد
جواب یہ اور ہماری صورت حوالہ سے ہے جو کہ مقصود ہے۔ وہ روز یہ وہاں قاتل سے کا دھنہ ہو گیا۔ مدہ سے
سب یہ بات سنی تو انہوں کو یہ شخص ہوں سے جو کہ بت کرتا ہے کہ مدہ دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تھے
میں سے عاب ہو گیا۔ تب مدہ انھہ کر پے کا روپ میں مشہور ہو گیا۔ اس واقعہ سے مدہ کا اب بھی محسوس
تھوڑا سا رہتا ہے۔ ہوا تعمیر سے اصلاح آتا ہے۔ اور نہیں۔

تحقیق واللہ اعلم میرے خیال سے کہ محنت و ممانعت کی طرف اشارہ ہے جو سوک میں سبب زیادہ منع ہے
اور وہ سب سے قریبی ہے۔ اس قریب ہونے کی وجہ سے اس کو سبب کے طور پر مقصود کہہ دیا کہ
مضہ کی قرب کو مقصود ہونے کی طرح ہے۔ اس لئے مدہ کو ممانعت کے حاصل ہونے کی شہادت ہے اور

حریہ اجازت کی بہ قریب ہے۔

بخارا ایک مرتب تقریر تمام امت حوالہ دیدار میں ملتی محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شریف فرمایا۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شریف کی مولف عمری میں جگہ جگہ چونکہ نتائج سنت کی بے حد تاکید دیکھی ہے اس وجہ سے انھوں نے ان کو خصوصی طور پر کشش ہوئی اس مرتبہ مولف عمری اور بدھ کے بارے میں ایک مضمون کی وجہ سے کچھ پیڑی ہے۔ مگر حضور و ملا کا حکم ہوتا ہے چاہتا ہے کہ مکتوبات اور مولف اور ادارہ کے مکتوبوں میں اس کے دیکھنے میں تربیت سہلک اور اصلاح کا مطالعہ ملتا رہے گا اس واسطے کہ وقت نہ سنا ہے جو حضور و ملا کا حکم ہے۔

تحقیق غرض دیکھتے اور مواضع تربیت کا مضمون بھی دہی ہے اس لئے ایک کا مطالعہ بالکل دوسرے کے مطالعہ کی طرح ہے مگر یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ مکتوبات میں جسم کا علم ہے علم کا مقدمہ علم سولہ پہ علم صاحب علم کی درجات مرتب ہیں۔ دوسرے سے کام نہ لیں۔ یہ مسابین غور کریں اگر کچھ میں سے آئیں جو

بخارا میرا واقعہ خواب ہی میں۔ شب آپ پیش آیا۔ ویسا جس جگہ میں وہ دینیاتی حوالہ میں تھا کہ حضرت مولانا شیخ احمد قدس سرہ نے امت حوالہ کے رواد کے باہر کی جگہ ہے کیا جگہ سے چلا ہوا۔ وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ آپ پہ چادر ڈھے ہوئے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان سے بندھے تشریف لارہے ہیں۔ چہاں میں آپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ عالی (کن پکار) بھی پیچھے پیچھے ساتھ آ رہا ہے کچھ قدم آگے بڑھے۔ بعد میں سے حضرت سے پوچھا کہ حضرت پاس ہونے کا یہ طریقہ ہے۔ مجھے حضرت شیخ قدس سرہ نے اس طرح سے عطا کیا کہ وہاں سے آگے کر کے پورے کی سانس میں احمد لگا کر کھڑا رہیں بھول گیا ہوں۔ آپ مل گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس کا اثر کر کے اس طرف سے باہر نکلتا ہے اور پھر سے (خانیہ کی راہ) آوار لگتی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ تو پھر حضرت احمد اس کا طریقہ سنا ہے مجھے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا تو تھا مگر میں بھول گیا ہوں۔ آپ نے اس کے جواب میں مانتا ٹکڑیہ فرمایا کہ ہاں بھول گئے یا نہ۔ لڑا پھر میں یا کہوں یا کچھ فرمایا کچھ یا نہیں ہے۔ یہ بھی نہیں۔ آنحضرت نے مجھے اس کا طریقہ بتایا نہیں۔

تحقیق خبر بھولے ہوئے حدود و چٹائی ہے۔ اس کی کوئی بھول مسکن ہو سکتی ہے مگر ہمارے بار بار اشارہ ہے کہ حضرت قدس سرہ نے غرض کا مقدمہ انکار (قائمہ پہنچانے) کے اعتبار سے ایک ہے۔

اور اس وقتوں کے انہیں درود لے کر تھاں نہیں ملے گا۔ شاید وہ اس سے مراد ہے کہ ان کے لئے دھماکا

بخالہ میں سے خوب دیکھا کہ کئی آدمیوں کے ساتھ قصبہ مو کے شیشی پر بیٹھا ہوا۔ ان میں سے پہلے شخص
 نے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ یہ جو حضرت بیٹھے ہیں اور ادا اللہ کے دس کے تمہارا ہیں اور ان کا دل ان
 کے قلوب میں ہے۔ پھر کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟ اور اللہ صاحب قلوب سرورہم جو کئی چیز ان کے بعد
 بداد جو ہے پریش شب و دن اور راحت نماز پڑھ کر اور سجدہ و شریف کا دوا کیا کہ سورہ مسکن پڑھ کر ایصال
 ثواب کیا کر کی جو کچھ حقیر ہو کر فرمایا۔ غرض کہ حدیثوں کے جو طبیعت سے سننے کا موجب ہو۔

پس تحقیق جواب دہ اللہ بہت حق سار ہے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ بے شک سر پر قلوب تھے لوگوں کی
 تمہارا اور وہیں سے ہاتھوں میں ہوئے کہ میں مٹی میں شاید اس جو کہ دیکھا ہے میں خلعت پہن کر کہ حضرت
 سے مسئلہ کی حقیقت اور مشوریت پر سر پر اطمینان اور شام و غالی میں رہا جو کئی چیز کا جزم بنا
 ہے۔

بخالہ میں بدھ رات اور ام الملوک سورہ عقربہ پڑھنے سے بعد بغیر کسی چیز کے سو گیا۔ اس میں کوئی
 بھی طرح کا خیال نہ تھا۔ اسی ایک خواب دیکھنے میں کہ جس کا کوئی نہ تھا کہ ماہ میں۔ شاید کہ شاید
 ہر سورہ والوں کے بارے میں تھا کہ اس واسطے سے حدیث میں دیکھے میں کیا "وہی تھا"۔ ایک مقام
 میں ہوں پھر وہاں تو پہنچا تو ایک مرد کے میرے پاس تھا۔ میرے ایک ماہ پر چکی میں بھی ہوں رہا
 رہا شروع کر کے طوطا لانا لا لانا پڑھا شروع کیا سے جس سے مجھے بہت ہی مراد و
 سے تین ماہ لانا لا لانا ختم ہوئے۔ حدیث میں بھی لکھا کہ "تاہرہ میں عاتق ہوں لوگوں کے کہتا
 ہے کہ مولانا مولانا شرف علی صاحبہ ہیں۔ اسے میں کہ گھڑی میں کا جس کی ماہ کا ہر دو گڑ
 ایک دیر کا ہوتا ہے اور کاجل کا ہے۔ یہاں بول صورت سے مجھے کہ عاتق کے کہ یہ گھڑی بہت ہی عمدہ
 ہے کہ مجھے ملے گی میں۔ یہ بات ہے۔ لیکن کہنے کے کا وہ پتہ میں کہوں سے۔ اسے میں جناب سے
 میں۔ مگر بہت عمدہ سے ایک میں مجھے ماہ ہے اور عاتق کے کہ میں میں بھی تھی۔ میرے میں ہو چند ہو
 گھڑی والوں سے اس سے اس نے دیکھا ہے تو میں میں صرف وہ کچھ میں یہ دوسرے جو بہت عمدہ
 سے۔ میں سے اسے اور میں جا سے کہ یہ نہ وقت صاف شرف عاتق تھا جی دیتا ہے۔ چند دنوں میں
 سے۔ ناگہان سے گا اور میں ہو راجب دیکھا ہے گی۔ دوسرے پہل کی ہے دو بھی خواہ صورت و معیوہ ہے

چلتی ہوئی تھی مگر۔۔۔ اس کے بعد میرے چاروں طرف سے انور میرے سینے کے ساتھ ملے اور میرا خیال جاتا رہا تھا۔۔۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آئے گا تو میرے سینہ میں بجلی کی طرح کا ایک جھٹکا ہو گا۔
تحقیق برنگ کا نور نظر آتا۔۔۔ اس صورت ہے اور جو چاروں طرف اور نظر سے یہ معمولات ہیں اور سینہ میں جو نظر آیا یہ اعمال میں۔۔۔ دونوں حامل خانہ ایک ہو جاتا ہے جو یہ کی علامت و آثار ہیں اور بجلی کی طرح جو نور نظر آیا یہ بہت دور خاندانِ چتیا کا اثر ہے۔

خات دوسرے میں جب۔۔۔ سے گا تو آسمان سے قریب بہت اچانک حسین عورت اور اس کا چہرہ چاندنی طرح چلتا رہا اور ہاں چاندی کا پسے نظر آئی۔

تحقیق آسمان سے جو نظر آئی۔

سوال اسی طرح جب راز کے بعد میں۔۔۔ سے لگا تو مجھے ایک قلم نظر آیا۔۔۔ اس کی چاروں طرف۔۔۔ یاد میں تو اسے جانی گئی ہیں۔۔۔ میں ایک نقش کیا گیا ہے۔۔۔ اس سے درمیان دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔۔۔ میرے بعد میرے سامنے ایک بہت خوب صورت حسین عورت۔۔۔ چاندی جیسے چہرہ اور اس سے کے بعد اس سے پہلے ہوئے نظر آئے۔۔۔ اس کے بعد جب دور آسمان سے کنارہ میں سرنگ در اس میں ایک نور بہت چمکتا نظر آیا۔۔۔ پھر چمک چمک کر اس میں چار پہاڑ چمک چمکتے ہوئے تھے میرے سینہ میں آ کر ملا اسی وقت میرے قلب میں بہت بید ہوئی۔

تحقیق جو قلم نظر آیا یہ روح ہے۔۔۔ اس کی کثرت کی وجہ سے مجھ پر بہت کاغذ ہو کر روحِ عورت کی صورت بن گیا۔

خات رات میں دس بجے ہیں۔۔۔ کر کرتا ہوں اس میں چھو کر کے چار معلوم نہیں ہوتے ہیں جیسے کہ پہلے کر کے سے دن میں حرارت ہوتی تھی۔۔۔ اس کی یاد میں رہتا تھا۔۔۔ لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت تمام بدن میں حرارت ہوتی ہے۔۔۔ دوسرے ظہیر تیار رہے اس کے وقت جب بعد بیدار ہو کر آسمان سے قلم بہت قلب میں ایک صدمہ اور حسرت ہوتی ہے اور۔۔۔ آسمان کی جگہ جاتے ہیں۔

تحقیق دیکھ کر اسے یہ حال ہے کہ میں یہ قصہ دوسرے۔۔۔ یہ حال قصہ کا ہے اور اس میں بھی فائدہ ہے چونکہ اگر ایک خانہ۔۔۔ سے وہ اس کا کوئی لطف ہو اور۔۔۔ اس کی پوری حقیقت معلوم ہوا اس سے جدا ہونے کا ہے۔۔۔ بعد کو کبھی حسرت میں اور کبھی حالتِ بد میں۔۔۔ مجھے نہیں تا۔۔۔ بعد کا لطف معلوم ہو جیسے کوئی شخص اپنی عمر میں کبھی کوئی درد چیر نہ کھائے۔۔۔ یہ۔۔۔ پیشی پیر کا لطف معلوم ہو گا اور۔۔۔ اس کی حقیقت معلوم ہوگی۔۔۔ کیونکہ قاعدہ

یہ نہ الاشیہ و حرف بہ صمد اور پیر میں پنی صدوں سے پہچانی جاتی ہیں اور باقی صمد ملا، سرست ہوتا یہ صمد طالب ہے، کا کا ہے۔

مخالف تہذیب سے معدوم رہے۔ لگا تو صمد تہذیب کی ایک صورت کی بہت لطافت اور کثرت سے اس کو نظر آتی۔ اس کے بعد یہ تہذیب نظر آنی میں ایک شخص کے چہرہ پر ہمارے دور پسند تھا سوتا، اور نظر آتا۔ تحقیق۔ عورت جو نظر آنی بہ راج۔ محبوبیت سے عجب بے صورت کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ دوسری جو قبر میں ایک شخص سوتا، یہ معلوم ہوا یہ پنی صورت ہے اور، صدوق سے حدیث "مونا قس ان مونا" اور سے سے پسند مرزا، کا حدیث میں وارد ہے "العموم بعد معرف الحیثین" یعنی اہل وال مدت اور شرمندگی کی حد سے پیشان سے پسند سے مرنا ہے اس میں باخبر طریقہ اشارہ ہے۔

کشف و نوار توحہ کے قابل نہیں ہیں

مخالف کی حد تک دیکھ کر ہماریاں بچھ کر، مسیدی فکر آیا، قی تھی مگر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ حسب نگاہ بد کرنا اور تو ہاں کی ایک شکل اور اس میں بہت ہمارے بھوئے چھبے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں باریات ہے؟ تحقیق ستر قوت، خجند کا تعریف پہ کھی دکر ہے، اور اور کشف میں بھی ہوتا ہے اور ہر حال میں کوچ کے قابل نہیں ہے۔

کشف باطنی حس سے ہوتا ہے

یہ سوال اہل کشف (یعنی ان کو کشف ہوتا ہے ان کو محسوسات و محسوسات کی جاسے وال چیزوں) کا کشف ہوا، وہ ملکوتی (جس پر مشاعرے عام سے) و یا ماسوں (جس ماسوں کے عام سے) ہو باطنی کھینے کی حس سے وہ کھینے کی حالت میں انھیں کو ہر کے ہوتا ہے باطنی سے۔ کشف ظاہری آنکھوں کے کھلے ہونے کا جو بھی ہوتا ہے جیسا کہ اہل عرف و تصوف اہل ان محسوسات کے قہروں سے کشف یا اہل میں خودیات آتے ہیں ان کے کشف سے۔ تمہیں یاد کر کے راقیہ کرتے ہیں اور محسوسات سے ہیں۔

میر تو حیں ہے کہ حس کشف ہوتا ہوگا تو اس کو ظاہر نہ لکھدے کئے بغیر بھی ہوگا اور دو آنکھیں ہر لمحہ ہاں سے ہوتی ہیں حس سے ہوتا ہے۔

جواب صحیح ہے کہ "محسوسات سے حیر بھی ہوتا ہوگا" لیکن کشف کے لئے یوں کی ماسوں ضرور ہے ہر لمحہ ہاں، ماسوں، آنکھوں کو ہر لمحہ حیر میں ہوتی ہے اسی طرح "حس و کشف بھی" کھدے کئے بغیر نہیں ہوتا۔

دور گزشتہ کا طریقہ یہ معلوم ہو۔ کی وجہ سے بہت مصیبت میں پڑے ہوں۔ حضرت مرشدہ ظاہر کے معطر تشریف لے گئے ہیں۔ جب اس وقت عالم میں سوائے خلیفہ کے علاوہ اور کوئی چارہ ساز نظر نہیں آتا۔ جس سے اپنے مرض کا علاج کراویں۔ حضور والا! حال سے کالی نہیں غرض بھی نہیں کر سکتا جلد مدد مانی جائے اور تو کچھ پاس نہیں صرف جو کچھ ہے یہاں سے اس سے بھی چھین جانے کا گمان ہے۔ رہنا لا ترخ قلوبنا بعد از عہدیت و حب لثامن لعنک، جمعہ انت حب اللہ وحاب۔ ہمیں زیادہ کی غرض کر رہے۔

تحقیق: ہوا میں کون پریشان کی چیز نہیں پریشانی سے قلب ضعیف ہو جاتا ہے جس سے دو گنا محم ہو جاتا ہے۔ بے پروائی اور بے تخیلی کے علاوہ اور دلی تدبیر نہیں بلکہ بہتر ہے کہ اس پر خوش ہوں اس سے قلب کو قوت ملتی ہے اور وہ بھی کوئی بول نہیں۔ تا بہت جلد ختم ہو جائے ہیں اور حقیقت میں جب اس میں گناہ نہیں تو پھر پریشان کیوں ہو۔

حالات: جب کون دین کا پیش آتا ہے تو طبیعت کو اتنا وسوسا کہ اور اس میں مشغولی ہو جاتی ہے کہ معمولات عبادت میں اس کا نام نہ لے سکے۔ اس میں ہوا میں اسے آنے میں کہ پریشان ہو جاتا ہوں۔ یہاں تک بات پہنچتی ہے کہ معمولات بھول جاتے ہیں جو وہ نہیں یاد رکھتی ہے وہ سب یاد ہو جاتی ہے۔ بہت عمار پریشانی میں ہوں اور دنیاوی کاموں سے غرضت بھی حاصل نہیں ہوتی بلکہ روز بروز جتنی ہے کسی ایک چلہ کسی معمول پر رہنمائی نہیں ہوتی ہے۔

تحقیق: پریشانی نہ ہو جائے کہ لڑتے لگتے بے دل لگتے ہوئے معمول ادا کر جاتے اگر چہ اتنا ہو سکے تو تصور اگر لیجئے مگر بالکل بھلا نہیں کرنا پڑے تصور سامنے ہمارا ہے تو بدست رفتی ہے اس کی فکر چھوڑ دیجئے کہ وہ ہمارا کی نہ ہو جتنی کی ہو جائے اس کا تدارک استحضار سے کر دیا کیجئے اور پریشان ہو کر نہ ہو رہا ہے اور بھی بہت کمزور ہو جاتی ہے۔

حالات: خلیفہ کے سب ارشاد اور عاکی حرکت سے اہم دات دور۔ پھر ہر پڑھنا ہوں مگر خیالات بگڑتے ہیں۔ جو سے بہت سست ہیں اور طبیعت گھبراتی ہے کسی ذکر و عبادت میں جس طرح پہلے کچھ دل کا لگاؤ اور لذت حاصل تھی وہ بالکل نہیں ہے۔ کبھی رینہ و دیا کے شواہد کا پورا خوف ہو جاتا ہے اور دنیا کی حالت تو میں کچھ غرض نہیں کرتا مگر عقلی (آخرت) کے لئے سرور تکلیف دیتا ہوں۔ میری حالت خراب ہے کیا کریں؟ کچھ دن سرائے کاغذ پر اہم دات لکھ کر۔ پھر پرچہ اس کے روات دیکھا کرتا تھا۔ حضور نے بعد میں بارشاد فرمایا کہ اگر دل میں جو بہتر ہے کچھ نہ کیا مگر پھر۔ اے کے ٹکڑے کچھ روزہ گارو میری وجہ سے چھوٹ گیا بہت مجبور ہوں مگر وہی

ماں بہ بیگاریت یا لکھوں سب شکر ہے جو کچھ رشاد کا رہا کیجئے ہندو پاک حصوں کی مدد بھی حاصل کرے۔
 بہت بڑے عمل سے بحث کیجئے، یہی کچھ ہے کچھ دوسرا۔ اس سے رو کر رہیں اور حالت خوب ہو تو وہ
 بہت یا بہت ہوگی۔ ماں جہ توں اس میں پختہ ہو کر داخل ہو۔ یہ عطا ہے کہ سب کچھ اس سے غفلت میں
 آجائے۔

تحقیق یہ کہوں گے اقدار میں سے ہے اسی طرح یہ ایک کام عبیدہ کی پریشانی کا سبب ہو جاتے ہیں۔
 یہ بات گفت ہے۔ دوسرے دن صبح کو جب کہ اس کو ملے ہو ہو کر رہے ہیں رشاد مدد کی مدد ہے
 کہ پریشانی کا سبب سبب شرمات۔ اس پر نظر کرنا ہے۔ وقت سے بعد ماں سے کہہ کر مار پڑھ کر کہیں۔

حاصل حصوں سے آج سب کچھ کہہ کر نماز میں عرض سے سب پروردگار کی یہ صورت یہاں سے وقت اور سبب
 اس سے پتہ چلے گا کہ اس کے حصوں کی شکل میں یہ سبب اس میں نہیں گستاخانہ کی پریشانی
 جاسکتا ہے۔

تحقیق اس میں آپ کی حالت سے سب سبب اس کو کہہ سکتے ہیں۔ مدد میں حالت کا آج کچھ نہ ملے وہ
 نہیں ہے اس سے پریشانی نہ آوے۔ اگر اس سے ملی نہ ہو تو وہ چاہیں یہاں۔ یہ چاہیں کہ اس کی مدد ہو
 ان میں۔

یہی حالت حصوں سے ماں دوسری لالہ والا لہجہ ہے۔ اس سے رشاد مدد یا تھا۔ اس سے سبب رشاد اس
 و شروع ہو کر یہی ممکن معلوم ہیں۔ قلب میں نہ ہو۔ اس میں جو کچھ ہے اس سے چہ نہ ہو اس میں عام
 رہتا ہے۔ کبھی تو یہ سبب اور طرف اہل بود ہے اور کبھی وہی ہے اس میں پتہ ہو جاتا ہے اور قلب کو یکساں
 حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حال کے سے صورت کو اپنی مدد رشاد میں۔ اس سے قلب شروع ہو
 جاتا ہے۔

تحقیق تعداد کے یہاں وہ چھوٹے تھے تو معلوم نہیں کہ یہ وہی اصل وہ ہیں۔ اس کی خیال یہ ہو
 جاسکتی ہے کہ یہ ان حالات سے نہ ہو سکتی۔ رائج ہے کہ جو قلب کو مر رہا ہے۔
 خود بخود یہ سبب پیدا ہو جاتا ہے۔

حالات سے کہ وقت مرقبہ حال میں بہت مدد اس کی حالت میں یہی نہ ہو کہ یہ عام نفس کا سبب ہے
 پہ میرا طرف آئے گا رہا رہتا ہے اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ تم غیور میں خطہ سے وہ سبب ہو کہ تم سے
 تمام اس کا میرا قصور میں یہ تھا کہ وہاں اس سے سبب سبب ہو چلا ہوں اور سبب حالت میں یہی ہے جو کہی

دور ہوتی ہیں خصوصاً کل رکاوٹ ہوتی ہیں۔ مصلحتوں معلوم ہوتی ہیں باقی دعا تو سب کے لئے کرتا ہوں۔
 محتاج۔ حضور و اہل بیت سے دھست ہو کر لکھنؤ پہنچنے سے نسب میں بہت ہی غیر مستقل مرقی و امایدوں حالت
 رہا ہو گیا ہے۔ جمعیت میں تحت گیمبرٹ سے حمل کا علاج یہ ہے کہ وہ اس میں ۵۰ کر یہ سال کا ب بوتا
 ہے کہ میں بالکل بچوں سے باز ہوں اور اس تک کا قاعدہ متا علاج ہوتا ہاں مگر صحت کا حاصل نہ ہوں یہاں
 اگر سوچیں تو اس سے اس گھر میں یہ بہت مستعد ہے بھی فائدہ نہ ہوگا تو پھر ساہوکار بن جائے گا
 رہنا ناخوش و غیرہ میرہ خیال آتے ہیں اس کو کئی طرح سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں مگر اس کی طرح مطمئن نہیں
 ہوتا۔ بد حالان کے وقت کئی میرں یہ حالت ہوئی کہ بحت غیر مطمئن و غیر مستقل ہے۔ خدا کے لئے میرے
 نے دعا میں کہ حسب اسر مطمئن ہو اور میری صحت حاصل ہو۔ قلب کی موجودہ حالت عت گھبراہٹ و
 چھینسل و غیر مصلحت کا طار ارتقاء کر رہا ہوں۔ کہ نہ ضرر کر رہا ہوں۔ کہ نہ ان حالات میں مجھے صحت تکلیف ہو رہی ہے
 یہ دعا میں باطنی میں سے جو عرض کئے کی حال صحت تکلف پہنچا رہا ہے اور دینی و دنیوی امور میں نگہا
 رہا ہے وہ میرے کہ مجھے ہر کام میں رہی دورانی خصوصاً طہارت اور مصلحت اور عمارت میں عت و اسے پیر
 ہونے میں بھی شہد ہوتا ہے کہ میں چھیناب کا غرور و نکل تو بہادرت چو کی طرح نہیں ہوں۔ مگر میں قوس کی
 ہوں گناہوں کا سبب کہ ہو گیا ہے اس سے نہ تیار ہوا ہو نہ نہ چھوٹا اس کی میرے میں ایک بڑے گونے سے
 پورے حرج ہوتا ہے اس لئے کہ میں نے وہی ۱۰ بڑے ۶۰ بڑے کئے ہیں جس میں بھی بہت چر حرج
 ہوتا ہے۔ یہ ایک بار میرے نے چار چہرہ پانچ پانچ سر پہنچا دینی پاتی ہے حسب ہمارا اور ہوتی ہے اور وہ بھی عت
 کو کے ساتھ جس بارہ میں شہد ہوتا ہے اس کی کئی تحقیق کر رہا ہوں کٹر یک بارہ تحقیق سے یہ معلوم ہو
 جائے کہ میری کو شہد ہو رہا ہے یہ تحقیق میرے بغیر نہیں ہو سکتی۔

ایک سواری صاحب سے مجھے یہ کہ کہ اگر شہد اس دور ۱۰ بارہ ہوا ہو مار میں مگر کسی دکن تک کے فوت
 ہو جسے کا بھی شہد ہو تو کچھ مصافقہ نہیں ملا رہا ہے۔ اس بارہ کہ جس بارہ میں قرب ہندو دار سے تکیں
 اس میں آہستہ اس طرح دھما دھما جب سے کہ میرے ہی آقا کو سے اور انھیں فقہانے ایک حد یہ کہ پاس
 کا کر ہوئے والا بھی نہ ہو اس لئے مجھ کو نماز میں نظر ہی کا شہد ہوتا ہے کہ میں سے جو بہت قریبی کہ وہ
 میں سے جو ان لیا مگر تھا مسنونہ ہوا۔ پاس کے کھڑے ہونے کے لئے کہ میرے یہ ناخوش شہد میرے عت ہو
 رہا ہوں۔

تحقیق حق تعالیٰ بندہ کو ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہیں کہ وہ بیمار بھی رہیں اس میں بھی رحمت و رحمت

ہے۔ اس پر ماضی و رہنما ہے جسے پھر تجویز بھی نہیں ہوگا اور دوسرے کا علاج بھی ہے اس پر عمل نہ کہ جائے ظہار۔
حالات میں بہت گنجائش دینی تھی ہے کسی۔ کسی کے قوت پر طہارت ہو جاتی ہے اور اپنی آواز کوں میں پڑا یہ سر
کا قول نہیں جس کے نزدیک اس کے بغیر بھی ضرور ہو جاتی ہے بے فکر رہیں۔

بخالت اپنے حضور نے ہر شہر فرمایا عاکر قصد اس میں اس کو کچھ کرکٹ شروع کرتا۔ چنانچہ وہ سارے عمل جو
حضور نے قیام کے لئے تجویز فرمایا ہے شروع کر دیا لیکن تھک کر پانچ دن نہیں ہوئے۔ عشاء کے بعد عینیں پڑھ لیتے ہوں
حسن طریقہ سے حضور نے لکھ دیا ہے۔ اب میری کیفیت یہ ہے کہ غلغلہ کے اندر دل میں حیات بد ہو رہی ہے
اور یہ دہشت کہ جن کا لہان مجھے غلطی نہیں ہوتا ہے حد پر پہنچتا ہوتا ہے۔ بہت چاہتا ہوں کہ میری عینوں
میں ہر ایک مکان سے باہر ہے

تحقیق اس میں زیادہ خوش نہ کریں کہ پریشان ہونے سے قہر کر رہا ہوں ہے اور کبھی اس سے صدمہ دہشت
سے محسوس ہوتی ہے اس لئے صرف اتنا کریں کہ جو کچھ بدن سے چڑھیں ان نقصان کی طرف درمیان رہیں
کی توجہ رکھیں۔ اس سے خود بخود دوسرا کم ہو جائے گا اور کچھ دن بعد پھر اظہار ہو جائے۔

بخالت (دوسری بات) یہ کہ جس قدر سے میں نے یہ عمل شروع کیا ہے وہ بہت کم ہو رہا ہے کسی یہ بہت
ہوں سے کہ ہر روز ہے کہ کبھی اختلاف قلب کا اور وہ ہو جاتا ہے۔ کیفیت حال اس وقت یہ ہے کہ ہر روز
میں کبھی مصلحت و مصلحتی دلائل میں یہ کہہ سکتے ہیں اور کبھی کسی ایسے فعل پر جو ہر روز ہوتا ہے
بعد میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور بن تمام اس کے دور ہونے کی طرف ہر روز فراموشی اور وہ کرنا میں کہ ہر روز ہوتا ہے
قوم سے

تحقیق اس کا علاج وہی ہے جو جو پر لکھا گیا اس میں زیادہ خوش نہ کریں جو جو ہر روز میں سے لکھی ہے۔ یہ
تو اس سے ہر روز خود بخود ہوتا ہے جو کچھ میں نے اور اگر باغرض مشقت بھی ہو جاوے گی پھر لکھو۔ چاہے کیوں
حدیث میں ہم کو دوسرا کے بارے میں بالکل بے فکر کر دیا ہے جو ہمیں دلا دیا گیا ہے کہ اس میں دور ہونا
کنا ہو جائے۔ پھر اس کے پیچھے پڑنے کی کامرورت ہے پیچھے پڑنے ہی سے اختلاف کا خوف ہے اور بے فکر
ہوئے ساتھ ساتھ مصلحتی کچھ خوف نہیں

سوال درگاہ وقت ہر روز کے بدعات آیا کرتے ہیں قلب موجود کرتے کا کیا طریقہ ہے۔
جواب میں چنانچہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ لکھی کوئی ہے اس سے بیکار ہونے والی ہے۔ حدیث کا بیان ہے
کی مشقت و بیوقوفی ضرورت نہیں

سوال حضور تحریر فرمائیں۔ گروں میں گرگ کی کبھی فکری کی گروں اور برافقادی مصیبت و مہرہ کی وجہ سے ہند کی طرف سے جو جاتی ہے تو یہاں سے ایمان میں کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ کیونکہ ہندو کی حالت کبھی کسی میں جو جاتی ہے کہ کسی عجیب بات کے پیش سے کسی وجہ سے فکری برافقادی ہو جاتی ہے مگر بعد میں اس کی عکاسی کے لئے یہ بہت ملامت کرتا ہے کہ بہت مستفاد کرنا ہے اور اور میں ایمان میں ایک جسم کی روحانیت کی جو جاتی ہے اور یہاں ہو گیا ہو جاتا ہے۔ جس وقت یہ برافقادی ہوتی ہے اس وقت وہ چاہتا ہے اور اس سے دعا فکری سے کہ وہ رب العزت گرہن میں جات ہوئی ہے تو اس عاجز کو بہت عرصہ تک اس میں رہا رہے۔

اسی طرح بہت سی باتیں واقع ہوتی ہیں حضور ارشاد فرمادیں کہ اس کا کیا علاج ہے۔

جواب ایسے دوسراں نقصان و ہنر اختیار بھی کر لین بہتر ہے، ریا، ہرگز کو شکر نہ کیجئے

سوال ایک مرتبہ کہ پور میں "پ" نے دکان میں یہ ارشاد دیا تھا کہ حضرت دو ماہوں کا آنا نقصان دہ نہیں بلکہ اچھا ہے۔ چند دیر "تا" ہے جہاں مل ہو اور شیطاں دوسرے ایمان کا دشمن ہے یہ سب خیال وہی لاتا ہے اس کی طرف توجہ نہیں کرنا چاہیے۔ پہلے تو مجھے دوسرے بہت "تے" تھے میں اسی وجہ سے خوش تھا کہ اللہ دوست و اہل و عیال کے عرصہ کوئی دوسرے، خطرہ نہیں آتا تو خیال ہے کہ وہ انگوٹھ مجھ سے وہ دولت کہاں لگتی۔

جواب لا حول و لا قوہ "پ" خوب سمجھے یہ کس نے کہا ہے کہ دوسرے "تے" کا سبب یہی (ایمان کا ہونا) ہے (اور "تے" ایمان کے نہ ہونے کی علامت ہے) اسی میں ملکہ اس کا ایک دوسرے سبب بھی ہے کہ شیطان کا امید ہر دوسرے ذات چھوڑ دیتا ہے کبھی کبھار میں ملکہ میں (مہارت کا) ہو جاتا دوسرے "تے" کا سبب ہونا ہے اس لئے نفس کو دوسری طرف توجہ دینا ہوتی۔

تخلیغ اللہ تعالیٰ کی کوئی اور حضرت کی باقی ہو رہی ہے سے اور دوسرے سے غافل نہیں ہے لیکن وہ اسم ذات اور دوسرے مسموٰت کے وقت الائی۔ اس بات سے بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ اس ایک خیال پر ہنر جتنا تحقیقی "کو" ہرگز نہیں ہے۔ اس کا اور اہل "تے" کیجئے یہ لوگوں کو سب کو پیش آتے ہیں اور کسی خاص تہذیب کے بغیر خود بخود اس میں اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن کام کئے جاتے چاہئے۔

دوسراں عشقیت کا علاج

سوال میرن ایک عزیز ہے مجھے بھی اس کے بارے میں بے اختیار دوسراں اور اس کی طرف طبعی الجس ہیں کبھی ذہنی مہارتک۔ اور دوسروں کے روئے پڑے۔ جس کی وجہ سے دل پر انقباض اور تھکاف بیان سے باہر

جہلی قحی کہ پریشان کر دیا تھا۔ دعا کرتے کرتے وہ حالت بخیر ہو گئی تھی۔ اب میں دُعا کیا وہ عزیز و پیار ہو گئی ہیں اس کا مطاب ہوں۔ تھے وہاں وہ وقت اس کی طرف قلب میں متوجہ رہی ہے کہ میں پریشان ہوں۔ اپنے اختیار سے برگز نہیں کرتا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے خوب کی وجہ سے اس پر رحم بھی نہیں ڈالتا مگر ادا رست تھی کا کیا علاج کر لے۔

میں ابھی غور غور سے پیش کا دورہ پا ہوں کہ اسان ان کا یہ سکتا ہے ہر میدان غور غور کی طرف سے حد پیش سے ہے مگر اللہ سے ڈتا ہوں اللہ کے اوپر اتنا بھروسہ ہے کہ خود کفر سے علیحدہ رہوں مگر جب بھی کسی امر میں اللہ جتنا ہے ہوں گا۔ اس بارہ میں اپنے اوپر پورا قابو پایا ہوں مگر اس بے اختیار و غفلت کا کوئی علاج مجھ سے نہیں ہوتا اب میں کیا کر لے۔

چیتا: ان وسوسوں کا علاج صرف یہی ہے کہ ان میں لہو و عن کے پابہ اس سے دور کی ہو۔ پابہ کی دہری تو یہی ہے کہ اس سے نہ ملے نہ بات کرے نہ پیام دے سلام رکھے خود بھی دہری یہ کہ اس کا کہ نہ کرے نہ نہ سے اور جان بوجہ کہ اس کا تصور دل میں نہ لانے کے ارادہ آئے دہری طرف متوجہ نہ جائے نہ دیکھ نہ سنے نہ شمع بھی کرے۔

سوال: حقیر جس وقت مگریزی پرست تھا اس وقت زیادہ بلکہ ساری فیلو میں تھا کہ دینا تھا۔ اس نے فیلو کو کھانہ دینا شروع کر دیا ہوں تو وہ چاروں ہی ہو۔ چھوٹ جاتی ہے۔ دل بہت پریشان ہو جاتا ہے بھلے کرم ملان فرماؤ۔

چیتا: شاید سب ایک دم سے بہت ہی ساریں پڑے گئے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا پڑھیں۔ آسان یہ ہے کہ ایک ایک نمہ کے ساتھ ایک نمہ پڑھ لیا کریں۔ دل پریشان نہ آئے اگر احتیاطی خیالات سے بے خوف خیالات کی طرف چلے اور جوہر کریں اور اگر غیر احتیاطی سبب کی وجہ سے ہے تو کچھ پرواہ کریں یہی اس کا علاج ہے۔ توبہ پہنچے پڑے سے بیکارہ پریشان ہو گئی اور پرواہ کرنے سے کچھ بعد میں خوار و رجوع ہو جائے گا۔

خاتون: کبھی سر میں دل میں کسی لگاؤ کی حالت بہت زیادہ آتے ہیں۔

چیتا: کچھ لکڑی کریں آہستہ آہستہ سب اصلاح ہو جائے گی اپنے کام میں لگے رہیں۔

خاتون: کتابی خیالات کو دور کرنا چاہتا ہوں مگر دور نہیں ہوتے۔

چیتا: کسی کو کشش نہ کریں ذکر و تہذیب ہمیشہ اس سے خود بخود یہ سب دور ہو جائیں گے۔

خاتون: سب معمولات بہت اچھی طرح یاد رہے ہیں قرآن شریف پہلے بہت جلدی کے ساتھ تلاوت کرتا تھا۔

کے لئے ان کے جسم و جان و مال و نام و شرف و کرامت و تہ و ثناء و شہرت و جلال و کبریا کے لئے میں حاضر ہوں۔

تجلی فی الجلال

حال میں عفو و رحمت و انصاف ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

حال میں سب پر اور مخلوق پر رحم و کرم و انصاف ہے۔ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

تجلی فی الجلال

حال میں عفو و رحمت و انصاف ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

تجلی فی الجلال

سب کو عفو و رحمت و انصاف ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

حال میں عفو و رحمت و انصاف ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

حال میں عفو و رحمت و انصاف ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے لئے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔

سے جا بے سے۔ یہ طرح تمہیں جانے سب دیکھ رہا ہوں، مگر اس پر مجھ سے طبعاً عاقلانہ تاثر
میں آئے ہے۔ ساتھ میں تمہیں یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ میں ایک ایسا معصوم ہوتا ہوں کہ کوئی بھی مجھ سے
قلب پر غماز، قتل، رستہ چھین کر میں تمہیں صدمہ پہنچے گی۔ میں بھی ظاہر ہونا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے جملہ مقاصد پر
میں معصوم نہیں ہوں۔ سب کام میں ہے۔" اس کا یہ مطلب ہے۔

تحقیق کر یہ حال کوئی میں نے کا درمی طرح میں نے کہ کیسوں کو اور صدمہ کے بارے میں کوئی۔ یہ وہی
اللہ ہے تو اس کی عدالت میرے وقت وصال میں یہ ہے کہ کوئی دہرے میں رہا اس کا رد و رد میں سے متعلق مردوں
میں وہی ہے۔ یہ سب کوئی میں نے کا۔ اور وہی ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔

حال میں ہے کہ کچھ میں نے شریعت سے وہی ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔

میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔

میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔

میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔
میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔ میں نے اس کا عمل کیا ہے۔

(یکجہ نہ ہوتا) مرحوم۔ ہے بھی کبھی ذکر میں اسی لذت پاتے ہیں کہ صوبہ لکھ بے خود مسب جو جاتی ہے
 وہوں جہاں سے قلب فارغ معلوم ہوتا ہے جسم سے نکلے کوئی چاہتا ہے حضرت خلقِ صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ
 حضور کا تعصیر گوئے بردت بتاے۔ اللہ تعالیٰ کے بخش سے قلب بے اندر صاحب اللہ حضور کے ساتھ بہتے کچھ
 مناسبت نہ تھی۔ حضور کی دعا سے محبت دیا وہ جملہ عوامیں جلد رہائی برابوں کے سے قلب کو تقریباً طہیر پاک
 پاتا ہے۔ ساری دوسرے پیش کرے باقی باتوں سے جہاں تک ہو سکے چاہتا ہیں ہوں قلب بھی تقریباً بردت
 ساکن اور تیرہ ہوتا ہے مگر حضرت پاک بڑی ظہن و بھی باقی ہے اس کے لئے خاص توجہ و فراموشی کہ اللہ تعالیٰ
 اس کو بھی غم کر دیں۔ میں۔ وہ یہ کہ ابھی تک وطن کی آنکھ غیروں سے مان نہیں ہوئی ہے کبھی کبھی اس کی نا اہمی
 اللہ بیحد باتوں سے قلب پر مارا و صدمے پہنچے رہتے ہیں۔ چند قسم کے دوسروں و فکر و عمل سے ان کے ساتھ
 قلب کو ایک لگاؤ تعلق رہتا ہے۔ جس کے ساتھ خود پسندی بھی ابھی باقی ہے تعریف پر تو خوش ہوتا ہے اور اس پر
 ناخوش ہوا باقی تقریباً کئے جاتے ہیں۔ ہے کچھ غیروں کے صوبہ تلاش کرے وال اور ہوائی دیکھتے ہیں

میں اب بھی اتنی مجلس سے سخت ہیرا ہوں۔ حضرت صاحبان چاہت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے غیر سے
 بالکل دور ہوتا رہے۔ وہاں۔ دوسرے لوگوں اور ان کے عین کا وہم تک نہیں۔ دینا بھر میں سب سے گدرا
 و ناپاک۔ وہ خط ہائی اور معلوم ہو طبیعت بڑا ہمارا ہشت کرے ان عاقل ہو جائے ہوئی و تقریب قلب
 پر یکساں ہوں۔ حضور خاص ہونا دعا، میں کے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کیمیزوں سے بالکل پاک و صاف کر دیں۔
 میرے باطن کی آنکھ بالکل مان ہو جائے۔ اس آنکھ سے اپنے معشوقِ حقیقی سے ہوا وہ کچھ نظر نہ آئے ہو رہے
 ہر لحظہ اسی کے ساتھ۔ اس آپ سامت بھی جہاں سے۔ میں

اللہ وہ طرے کہ احقر خود کی بدولت جہاں سے انہیں دانا رہا سے دنا بر اللہ تعالیٰ نے میرے قلب و
 دندہ کیا اللہ دولت باطنی عطا۔ میں اللہ تعالیٰ حضور کو اس کا حق دے میں اور معصی اعلیٰ عطا فرمائیں۔ سب سے زیادہ
 حضور ہی سے رہائی خوش ہوں۔ میں احقر حضور کے آستانہ مبارک کا ایک دلی تھا ہے امید ہے کہ میرا
 دعائے خیر سے یاد رہے جس کے

تحقیق۔ السلام جمع درجہ اللہ ماشاء اللہ حالات بہت عالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں جس
 بخش کی شکست نہیں ہے۔ خود بھی چھوٹا و اعلیٰ کی عطا سے ہے کیونکہ ان کے رائل ہو جائے ہو۔ بجا ہے
 نہ صبر کا اور اس لئے کیا کہاں۔ اگر چند میری حالت میں علیہ حال سے میرا بھی ہو جاتا ہے مگر باقی تک رہتا
 ہے خفی (جو سوکھ کی انتہا پہنچا) کا سو پر بخیر ہی حالت لوٹ آتی ہے کہ ہر چیز سے اثر ہو کر اس اثر کی حالت

مرا۔ حضرت بنے وہ بار فیصل سے کوئی نسخہ مرتب فرمائیں جس پر جہالت کے مطابق عمل کرے سے میری طبیعت پر اللہ ہر اس کے رسول کا فعل سے پھر وہاں بدینت صعب ہو تو کمال عمارت ہوگی۔ امید ہے کہ میں اس سے محروم بھی نہ ہوں گا۔

تحقیق: اگر ممکن ہو نیچے دے معمولات مقرر کر دیجئے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا اور پھر حالات سے اطلاع دیجئے انشاء اللہ تعالیٰ سبب تکفین کا جاری رکھوں گا معمولات یہ ہیں۔

- ① خیر پھر رکعت سے پھر رکعت تک جتنا آساں ہو خواہ آخر شب میں یا عشاء کے بعد ہو۔
- ② تہجد کے بعد یا در کسی وقت خیرت ہو ذکر لا الہ الا اللہ چھ سو سے بارہ سو تک نئی آواز سے کہہ پنی آواز تک میں آتی ہے پھر دوسری کو پریشانی نہ ہو۔ کبھی کبھی درمیان میں پھر دوسوں فقہ ملا جائے۔
- ③ سوتے وقت شمس کا سایہ یعنی تہا بیٹے کر دہ بھر کے گزے ہوں کو یاد کر کے سوچنا کہ گویا میراں قیامت کا آواز ہے اور میں حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں پھر ایک ایک گناہ پر پوچھ ہو رہی ہے اور میں لا جواب ہو جاتا ہوں۔ میرے لئے سزا کا حکم ہو چکا ہے اور میں اس وقت معافی کی درخواست کروں ہوں۔ اس ایسے وقت میں جس کیفیت سے معافی کی درخواست کی جا سکتی ہے اسی طرح اس وقت انتظار میں مشغول ہونا چاہیے اور عہد کرتا ہے کہ میں پھر ناراضی نہ کروں گا اور اسی خیال میں سوچنا چاہئے۔ پھر صبح اٹھتے ہو اور کنا جگہ کہ میں شب کو کیا عہد کر چکا ہوں اور جب کبھی گناہ کی چاہت ہو اس عہد کو یاد کر لیا جائے انشاء اللہ کے حاضر و حاضر ہوئے کا خیال رہا جائے انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز حالت درست ہوتی جائے گی اور پھر اصلاح دیتے۔

حالات: بعد جتنا ہو سکے کوشش کرنا ہے مگر بے خیالات آتے ہیں جو کہ جو تو گناہ نہیں مگر گناہ کی طرف لے جاتے ہیں ضرور ہیں اور گناہ کی طرف جانے والے اسباب کی جو روکی میں گناہ سے بچنا مشکل ہے۔

تحقیق: اقامت تو یہی ہے کہ دشواری کو بھی برداشت کرے۔

حالات: اس نے تو یہ فرمایا کہ جس کی وجہ سے سب ہی ختم ہو جائے۔

تحقیق: جماعت و ذکر کرنے سے جو بخیر اور گناہ کی طرف بلا لے والے سبب میں خست ہو جاتا ہے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

حالات: دو شعبے ہر وقت قلب کو پریشان کرتے ہیں۔ ایک تو باطن میں جب قلب پر اوپر کا نزول ہوتا ہے جس سے قلب میں حرکت پیدا ہو کر سارے جسم میں پھیلیں ہے اس سے الحمد عجیب قسم کے خیالات و عادات پیدا ہوتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے کچھ یہ نہیں پتا کہ ترقی کا سبب ہے یا گمراہی فکر کی چیز ہے ولا یامین

محر اللہ الا القوم الخاسرون" (اللہ تعالیٰ کے دے دیں لوگ نہیں ڈرتے جو سارے پائے والے ہیں) کا خیال آتا ہے تو اس ڈرتا ہے مگر بندہ بدو ہے کر سکتا ہے۔

تحقیق۔ وچروں کے ہوتے ہوئے ضرور شرف کا دوسرا بھی رہا چاہئے ایک اعتبار سے دست و سراج کی محبت۔
تحال۔ دوسرے ظاہر میں یہ شہ اور پریشانی یہ کہ جب میں رجب سے ہمستر ہوتا ہوں تو اس جہت بھی پریشانی اور قلب میں سختی پاتا ہوں۔ لاکھ شرفی طور پر کوئی حریف ظاہر میں نظر نہیں آتا۔ کتنا ہی عجز کرتا ہوں مگر کبھی ہت نہیں چلا امید کر لیں (دوسروں) کو دور رہا، مطمئن کیا جلاؤں۔

تحقیق۔ یہ پریشانی اور سختی خیال سے عزت کم ہوجانے سے کیفیتِ شوقہ میں ایک قسم کی کمزوری آ جاتی ہے سو ہر کوئی خبر نہیں جس کا نہ ہونا پریشانی کا سبب ہے۔

تحال۔ تمہارے دلور سے حاتمہ کی طرف سے قلب کے اندر ایک خوب پیدا ہو گیا ہے یاد سے پرستی میں خوب ہو جاتا ہے۔ وہ یہ کہ نہیں معلوم کہ اس فطری و اعتباری کی حالت میں کون سی حالت قلب پر وارد ہوتی ہے کیا دنیا کی محبت کا غلبہ ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا اور اگر شیطان مردود کا قبوئل گیا اور یہاں کی محبت کا غلبہ ہوا اور مردود باقی نہ رہا، ایک کہیں اسی ریل حالت میں جاں نکل گئی و بھر گیا کروں گا۔ ہاں تب تو ہمیشہ کے لئے ہلاک و بچہ ہو جائے گا درمیان کر کیا خاک میں مل جائے گا جو بد بخت کہ یہاں سے یہ کی محبت سے گردانہ ہو نکلا۔
 اس اللہ تعالیٰ کی ملاقات کہاں مصیبت ہوگی امید کہ حضورِ احقر کے لئے حاتمہ باظہیر ہوئے کی دعا فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ حضور کو سرورہ صافیں و مسرتیں میں اٹھائیں۔ آمین

تحقیق۔ اس کام کو دوسرے کریں اگر خدا نخواستہ میں بھی تو نقصان دہ نہیں میرا سالہ حاتمہ باظہیر ضرور دیکھتے غلامِ شہادت اکابر اللہ قسم ہو جائیں گے اور قسمل ہو جائے گی۔

تحال۔ اس سے پہلے والا خط جیسے کے بعد قلب کے اندر ایک وحشت و دماست پیدا ہو گئی تھی اور حجاب کے آس پاس قلب کی دوسری ہی بعض مضامین ادب و تہذیب کے طریقے پر کھڑے ہوئے معلوم ہوئے گئے تھے جب جواب دیکھا جب جا کر تھی میں جاں آئی اور قلب کو مسرت ہوئی۔ اس لئے امیدوار ہوں کہ بشر میں ممکن ہے کہ کبھی چوبہ نقوش ہو جائے تو حضور اس کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرما کر اصلاح فرمادیں۔

تحقیق۔ پیسے تو کوئی سے تہذیبی نہیں ہوں اور کبھی تو صدق اور محبت میں سب معاف ہے ہرگز دوسرے نہیں۔

تحال۔ آئندہ ہوئے دوسرے واقعات خواب میں غفلت سے دھائی جیتے ہیں۔ قلب کو اس سے ایک طرح

پر مثال زد ہوتی ہے اور خوب ہوتا ہے کہ ایسا ہو کہ انشاء کا سبب ہو خواہش یہ ہے کہ یہ حالت بد ہو باقی تو اچھا ہوتا۔

تحقیق: وہ حالت کا انکشاف و کشف اور توجہ اچھا جانتے کے جبر و قوت کچھ نقصان دہ نہیں بلکہ حویجہ ہونا کافی ہے خواہ بد ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی ایک قسم کا عیالہ ہے کہ ایک اور کے پیش رفت سے دیکھیں جس پر خدائی (مزاح) کے خلاف اس کا پیش رفت مانگن ہے کہ موقوف۔ ہونے تک حق تو لی کو میر کا شوہر عطا فرماتا ہو۔

حق الیٰ جب کبھی غماز و غیرہ میں وصال دیا دے آتے ہیں تو میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ خوب فقرت ہو رہی ہے اور میر تو اب میں کچھ کو بھی نہیں ہوئی۔ اس خیال سے پریشان بالکل نہیں ہوں اور پھر وصال کم ہوتے ہوئے معلوم ہونے لگے میں سمجھتا ہوں کہ شیطاں مجھ بے وقوف ہے کہ وہ دم و فقرت دے دیا ہے۔ انہیں سب حرکتوں سے شاید شیطان بے ہوشی کا طریقہ پالیا ہے مگر چونکہ ”وینا لا تو احدنا ان سببا او سخطانا“ موجود ہے اس وجہ سے امیدوار کا طمینا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محافظ کرو میں اور شیطاں کو مامور اور نقصان دہ کر میں حضور و فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس پر غالب کر دیں۔ والسلام

تحقیق: سبب یا تمسک ٹھیک ہیں صرف پہلے جہ میں ایک قسم کی دھچک کی خطا ہے کیونکہ یہ خیر بھی وصال کو ذوقی طور پر رات بچنے کا سبب ہو سکتا ہے اور وصال کا لذت کے اعتبار سے براہ ہونا سمجھنا بھی حق کے باقی رہنے کا جب اوچا ہے اور حال بوجھ کہ وصال کو باقی رکھنا نقصان دہ ہے اور ان کو ذوقی طور سے براہ سمجھنا بھی حق کے باقی رہنے کا سبب ہو جاتا ہے اور ان کو جاں بوجھ کر باقی رکھنا نقصان دہ ہے ”وکل ما یفرضی انہ العسر و الحسیر بعض الاحیان مضرا“ (برود چیز جو کبھی بھی نقصان دینے والی چیز کا سبب ہو وہ بھی نقصان دہ ہے)۔ اس میں اتنی امداد کی ضرورت ہے۔

نکاحانہ ذکر اہم لذت مگر باعمر کرنا ہو تو دنیا کے وصال پیدا ہوتے ہیں اور اگر باعمری (آہستہ) کرنا ہوں تو کما دیکھے لگد ہے دونوں صورتوں میں ذہنی سے لفظ چھٹکارا رہتا ہے اور قلب محبت کی خارجی باتوں کی طرف توجہ دیتا ہے جس سے حق ناسا ہے۔

تحقیق: دیا کے وصال نقصان دہ نہیں البتہ باعمری کرنا بہتر ہے اسی طرح قلب کا خارجی باتوں کی طرف توجہ رہا اگر امداد کے اعتبار ہو تو کچھ نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح حق کرنا جانا بھی نقصان دہ نہیں بلکہ اس حالت میں بزرگ شکل حادی رکھا جائے تو یہ ایک عیالہ ہے جس میں فائدہ ہوگا تو فی امید ہے۔ میر کا کام کرنا چاہئے کہ اگر تاخیر کسی طرح سے ہو کام کرے سے افضل ہے قال لاری قد جہلنا من نقصان

وہاں تک کہ اس نے اس کی ہر شے کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 کلمہ کو سنا اور اس کی ہر بات کو سمجھا اور اس کے ہر
 سے (مطلب ہے اس کی ہر شے) کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 نظریہ کو سمجھا۔ (حدیث صحیح) ۱۲/۵۸۸

حَالِ ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اس کی ہر شے کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 کلمہ کو سنا اور اس کی ہر بات کو سمجھا اور اس کے ہر
 سے (مطلب ہے اس کی ہر شے) کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 نظریہ کو سمجھا۔ (حدیث صحیح) ۱۲/۵۸۸

یہاں تک کہ اس نے اس کی ہر شے کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 کلمہ کو سنا اور اس کی ہر بات کو سمجھا اور اس کے ہر
 سے (مطلب ہے اس کی ہر شے) کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 نظریہ کو سمجھا۔ (حدیث صحیح) ۱۲/۵۸۸

یہاں تک کہ اس نے اس کی ہر شے کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 کلمہ کو سنا اور اس کی ہر بات کو سمجھا اور اس کے ہر
 سے (مطلب ہے اس کی ہر شے) کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 نظریہ کو سمجھا۔ (حدیث صحیح) ۱۲/۵۸۸

یہاں تک کہ اس نے اس کی ہر شے کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 کلمہ کو سنا اور اس کی ہر بات کو سمجھا اور اس کے ہر
 سے (مطلب ہے اس کی ہر شے) کو دیکھ لیا اور اس کے ہر
 نظریہ کو سمجھا۔ (حدیث صحیح) ۱۲/۵۸۸

ریا دہوے سے پریشان نہ ہوں اپنی توجہ کرنی طرف رکھئے بس کافی ہے

نحائل جو کچھ بات پیدا ہوئی وہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے کلام مجید نے کلام الہی جو بے شک میں کچھ شک سا ہوے لگا تھا۔ میں اس کو ریل سے نکالنے کی بہت کوشش کیا کرتا تھا تبیں اب چار پانچ دن سے اس بے پورہ خیال میں کچھ ریادتی ہے اور اس پر حزیہ یہ ہوا کہ حضور رسالت مآب کے رسول ہوئے میں بھی محور بالہ شک ہوئے لگا۔ اس عرصہ میں اکثر رسول کریم ﷺ کے حالات پر حجاز ہا ہوں مثلاً سہ ماہ حقوق والقرآن میں یہ فاسد خیالات دس سے نکلنے کے بجائے ہر ایک لٹکا سے کچھ لٹکا ہی خیال دس ہوتا رہتا ہے مگر چہ دل سے جس حد کے وجود اور حد ہی وحدانیت کا قائل ہوں اور رسالت مآب ﷺ کو رسول برحق سمجھتا ہوں اور لا الہ الاہ الاہ ہے۔ دس میں اس خیال پر بہت بہت حسرت طاعت کرتا رہتا ہوں یہ برا خیال مجھ پر طعنہ نہیں ہے لیکن جب نور کرتا ہوں یا کوئی کتاب حضرت ﷺ کے حالات کی نظر سے گزرتی ہے تو یہ برا خیال ضرور پیدا ہو جاتا ہے جس سے طبیعت بہت پریشان رہتی ہے۔ جب سے یہ خیال دریافتی کے ساتھ آئے گا اس وقت سے میں سے درود شریف پڑھنے میں ریادتی کر دی ہے اور اس قسم کی کتابیں پڑھنا ترک کر دی ہے۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ میرا انجام بخیر ہو اور یہ سب خیالات دل سے نکل جائیں

مگر چہ کوشش کرتا ہوں لیکن ہمارے میں جی نہیں لگتا اور ہر وقت طبیعت پریشان رہتی ہے اور جی ٹھہرتا ہے اکثر لکھنا یادہ تر حضور کی قدیم بوی کا ایک دوسرا سمجھتا رہتا ہے اور جس اوقات طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ اس وقت خدمتِ مال میں غلطی ہو جائے۔ اس بات پر بہت غصہ ہوتا ہے کہ جب ایسے برے خیالات دس میں آئے ہیں تو حضور کی جانب کیوں اتنا طبیعت میں آس ہے کیونکہ حضور کی قدیم بوی کا شوق تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

تحقیق۔ یہی سچھی اس کی علامت اور دلیل ہے کہ یہ کسی آئینہ قلب کے اندر نہیں رہا ہے جو ابھی نظر آتی ہے انسان بے اعتبار و خیالات کا مکلف نہیں بالکل مطمئن ہے۔ راتوں رات سمجھئے۔ اس سے رحمت اللہ تعالیٰ ختم ہو جانے لگا اور کرب میں رہا اور مبالغہ نہ فرمائیے۔

نحائل بردہ کے معمولات پیشگی کے ساتھ تہجد کے بعد بارہ تنبیح اور فجر اور ظہر کے درمیان چوبیس جہاد اہم ہے۔ دو تین دن سے ذکر کے علاوہ حدیث انیس (حیاتیات) بہت رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوتی ہے اس کا علاج مرمت فرمائیے

تحقیق۔ اس کا علاج توجہ نہ رہے کے علاوہ کچھ نہیں اور ابھی علاج کے دروازے نے نہیں لکھ سارا سے سے کہ شاعر علیہ السلام سے جب اس کو اہم نہیں فرمادیا ہم کیوں قرار دیں لیکن خود راہ سے سے لایا جائے

عزیز نہ جاں جو بھوکہ نہ چاہئے تندہ کیا جائے اس سے طعمہ لذیذ طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

مَحَلَّ: بچے اور بے پریشانی رشتی ہے اور کہ بولوں کی کچھ نیدہنی ہے اس وجہ سے بھی اپنے سب کچھ ہوتا ہے۔
 برہادوے کا سمجھتا ہوں۔ دیکھتے تھے فرمائیں تا۔ بس ہو سکی وہاں شیطان کا عیب دیتا ہے کب عبادت کی۔
 کرتا ہے امید کہ اس کا ملحق تحریر فرمادی۔

تھوڑی سی بیماری (جو) کہ گناہوں کی ربانی ہے کا علاج سہولت ہے جو خفیہ دہی ہے اور کیا علاج
ہوگا۔ بانی دواؤں سرچہ مراد دہی ہیں مگر دوسری طبی نہیں کس کا کچھ علاج ہے کہ کچھ علاج نہ کیا جائے۔ مگر
بہتر دہی نہ کی جائے۔

حکایت: ہمارے تھوڑے بچے اللہ کا بھی ہوں ہے، ختم نہیں ہوئی ہے اختیاریں حیات آتے ہیں۔ مگر طبعاً
 بھی جن خیالات میں مشغول ہو جاتی ہے گویا خیالات آتا تھا وہی ہو جاتا ہے۔
 تحقیق ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہمت نہ ہونا چاہئے کہ کس کوشش میں گزر رہیں نظامِ حق تعالیٰ یہ
 دلِ حیات مطلوبہ پیدا ہو جائے گی۔

مُخَالَفَةُ شَرِيعَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْبَيْتِ وَجِيهَ اللَّهِ الْمَقْدُورِ أَحِبُّ دِينِي وَسُفْهُي دِينِيهِ لِيُنْزِلَ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ
وَرَكْعَتُهُ تَصُورُهَا ٥

مفسر ہم آہدہ کوئے تو ﴿﴾ حیا نہ ہر جمال دے تو
 نفسِ اشیانہ دو پہے واقفِ دور ﴿﴾ چشمِ وارم سے ر سوائے تو
 صد ہر اہلِ راہِ نبویِ رُح ﴿﴾ آفریںِ جودت و ہر ماہدے تو

یہ معلوم نہیں ہے طبعیت کے اندر ایک قسم کی برقی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی حسد بھی عصب کشی حیات میں چرچہ سے بعض سے اس کا تصور اور حضور کے مانع بعض سے نہیں دیکھا مگر ایک دم سے قلب میں اکثر حوا جہے ممان سے آ جاتا ہے۔ ظاہر کوئی موقع بھی نہیں معلوم ہے۔ یہاں تک کہ اگر دست پر کوئی عورت جاتی ہو تو اس وقت ثبوت کا بیان محسوس ہوتا ہے مگر چونکہ یہ بھی رہتی ہے اس لیے اس سے اثر ظاہر نہیں ہوتا اور حضور کے لیے اس سے ایسی دیرہ عذر کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی شرح معلوم ہوتی ہے جیسے جو قوی کبھی مرد کے دیکھنے سے معلوم ہوں چاہے۔ حضور یہ سوئی ہوئی بھیڑیں کیسے جاگ جائیں کہ ان کی تکلیف دے رہی ہیں۔ پہلے اس قسم کی باتیں ظاہر ہیں ہوں تبصیر۔ آج کل میرے قلب کی مثال بالکل شکے جیسی ہے کہ جس طرف کی ہوا پلے اسی طرف بلی کی حرکت سے ہائی ہو جاتا ہے مگر صرف حضور کا فیصل ہے کہ کون سے سے تھوڑا ہوتا ہے اور نہ یہ پیش آئے ہاں باتیں تو پیرا ہیں اور دل سوچی گئی اس لیے ظاہر ہے۔

ظ م کتاب کو ایک ایک کا

توجہ "یہ کتاب کو بڑا بڑا لکھن ہے"

مگر چونکہ یہاں ہر کی شان یہ ہے۔

اہلِ ایمان و امت قدمت از الہ ﷻ کو ہوا نہ ہو کہ ایک ایک کا

موجودہ "اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ یہ کتاب کو بڑا بڑا لکھن بنا دیتے ہیں۔"

مندانہ امید ہے کہ حضور ملاقات فرما کر اس کا کوئی کام بھی ہوگی۔

تحقیق یہی حالت تھی کہ پیش آتے ہیں اور ان کے لئے میرے چاہیہ تائیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا

تک پہلے چاہیہ سے الگ ہوتا ہے۔ وہ چاہیہ یہ ہے کہ ان باتوں کی طرف عمل کرے یا علم سے اس سے

بالکل بھی توبہ نہ کی جائے پس ہر ذرا کی طرف بھیجی جائے۔ لکھنا اللہ تعالیٰ "جاء الحق و رد الحق الیہ"

(کہ حق آیا اور باطل گیا) کا تصور ہو

حال اللہ تعالیٰ حضرت اللہ کی توجہ سے خطرات اور دوسروں کی ہے

تحقیق اللہ

حال حضور اللہ و دوسروں کی یا فرق ہے اور اللہ فرمائیے۔

تحقیق اس کی کیا ضرورت ہے۔

حال کبھی یہ دوسرے تے ہیں جن سے دوسرے نجات لے پر خطرات و حسرت رہتی ہے بار بار یہ خیال ہوتا

ہے کہ جس کو جس سے حق حبس اور حق شفقت ہے ان کے بارے میں ہر قسم کا گمان دور کیا جائے۔

تحقیق: اگر ان سے واسطی جائے کچھ کم حسرت میں بھی مشغول ہونا نقصان دہ ہے۔

خاتم: اللہ تعالیٰ سے کئی مرتبہ دعا کی حضرت سے بھی اتفاق ہے خیالات اور دوسروں کے دور ہونے کی دعا دیا گیا۔

تحقیق: دعا ستر سے لیکر اُمر یہ غنم۔ ہوں کچھ متصل دہنیں ہے۔

خاتم: ناچنے سے عمر ایک سال چھ ماہ کا ہو ایک شہداء دوسواں شیطانی کے بارے میں "مختصر کی خدمت میں رہا۔ کیا تھا جس کا جب صورت سے کچھ ناچنے کو روکا کر باقیہ اب دوسواں شیطانی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے جو پچھلے لیکن اب بھی بہت کثرت سے ایک دوسرے سے اس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہو جاتا ہوں اس کا اثر بھی دن تک رہتا ہے۔ چاروں یا پندرہ روز تک دور ہو جاتا ہے اور پھر آتا ہے وہ یہ کہ کچھ بندہ جہت لی بہت کثرت سے اس شیطانی مردود میرے دل میں سورج کی پرستش کی محبت بکڑا رہا ہے۔ جب یہ خان یا دوسرے دور ہو جاتا ہے تو حضرت **تحقیق:** کے رسوں ہونے کے بارے میں مامور میں یا قرآن شریف پڑھنے میں دوسرے سے ملتے ہیں جس سے طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے۔ سورج کا دور۔ چھ ماہ سے مسلسل رہا ہے۔ دن میں غسل نہیں کرتا ہوں۔ کیونکہ کچھ بعد جب مہلتے ہیں تو سورج کی پرستش کرنے میں وہی دوسرے سے اس میں بھی آتا ہے۔

دوسروں کی محبت بھی باطل دل سے اٹھ گئی تھی کچھ ناچنے گنہگار کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بے عیب کے صدمے اپنی محبت اور اپنے عیب کی محبت قائم کرے اور شیطانی مردود کے دوسروں سے جب تک میری خدمت سے صحت دے۔ "میں فریاد میرے پاس نہیں ہے دورہ صورت کی خدمت باہر کت میں حاضر ہو رہا ہے احوال سے تو بہتر اور عیب دہنا مجھ دوسرے

تحقیق: جو دوسرے اعتبار اور رہا ہے نے بھرتے اس سے دین میں رہی نفسان نہیں پھر کیوں میں مبتلا ہونے لگے اس کے بارے میں رہا دو شخص رہے سے زیادہ ترقی ہوئی ہے اقل کم رہا حواہ کیسی دوسرے میں کام میں لگے ہیں۔

خاتم: بے اختیار بہت سارے خیالات سر پر کا میں بہت نقصان رتے ہیں خصوصاً مار پڑھا ہے میں دور

کے میں بہت کوشش رہا ہوں حضرت سے یہ اثر اس سے کہ بندہ کی اپنی ناقص حالت پر دعا جو رہا میں

تحقیق: اب (دوسواں) کو حال پوچھ کر دے کہ وہ جگہ بہرہ یادہ عید ہے کہ اس وقت کسی دوسری ایسی بات کو

تجوہ تمام کے ساتھ خود کو جاننے والی حالت، خود کو خودم ہو جانے سے اس پر بھی ان کا بوجھ ہے تو یہ اس کی وجہ سے اس طرح خود کو جو جاننے کے ہیں بھی دعا کرتا ہوں۔

حَال: اس کی حالت یہ ہے کہ وہ سب میں لگی بار طبیعت پریشان ہوتی ہے اور حسرت اور غم کی وجہ سے غمگین ہو کر رہے ہوئے لگ جاتا ہوں۔

تحقیق: اس کا سبب غالباً یہ چیزوں سے مرکب (مادہ) ہے ایک میں حواس کی قربانی اس کا علاج طیب سے ضروری ہے دوسرے مطلب مقصود کے ساتھ مقصود کی تھیں میں غفلت اس کا علاج تربیت کا ماحول ہے۔ اگر یہ دوسرا باتیں نہیں تو قبض طبعی ہے جو بلند حالات میں سے اور نفع میں رہے سے زیادہ ہے۔ جب علم انہی میں نسبت ہوتا ہے تو خود خود ختم ہو جاتا ہے اس کا سبب سرور قوت میں ہے۔

حَال: یہ سب اس وقت کے واسطے جو لینا ہی کس قلب سے کشش پیدا ہو کر بدن کے کوہ کا حصہ ہا بہت ہوا ہو گیا حتیٰ کہ حرکت نہ رہی ہو اور ہونے پر بار بار منت بھی کیے رہے۔

تحقیق: اس کا متین سبب ضعف ہیں ہے طیب سے مشورہ دیا جائے

یکسوئی کا پسندیدہ ہونا

حَال: اور اس طبیعت کو یسوی پسند۔

تحقیق: نال بیک ہے۔

حَال: یہاں کی محبت دل سے نہیں جاتی مگر محبت نہیں پیدا ہوتی۔

تحقیق: حس کے ساتھ اس کی محبت ہے (اس کے ساتھ) محبت کے یا معنی (یعنی اس کے محبتوں کے ساتھ) جاتے ہیں مگر محبت ہے (محبت ہے)۔

حَال: مگر ہر طرف کے خیالات آتے ہیں مگر حس کے ساتھ تھا ہو ہے اس کے خیال کے کھم سے طبیعت پریشان ہونے لگتی ہے اس وقت یا حسرت کے تصور کرے سے بوجھ قہر ہو جاتا ہے کہ غریب خیال ہو اس میں ماحول ہنجروں سے چھڑکتے ہیں یا اس خیال سے کہ حس تو دشمن ہے اس کی تکلیف سے تو خوش ہونا چاہئے۔ اچھا ہے اس طرح سے اس کو تکلیف ہو اور تو کسی عیب کو لئے قابل نہیں ہیں۔

تحقیق: یہ بھی اچھا ہے۔

سوال: کتنے اس سے پہلے سب حالت میں حاکمیت تھا اور اس میں اس کے خیالات آتے تھے کہ

میں سے عام طور پر یہ شرم آتی تھی۔ اس لیے اس میں تو قصور ہے۔ یہ سادگی میں جس طرح کے
نے یہ فریاد کیا ہے۔ حضرت آسمانی نے مجھے بل لکھا ہے۔ یہ ایک کسریٰ ہے جسے تصور کرے
چنانچہ بہت سی باتیں ہیں۔ یہ بھی ایک سری ہے جس کے لئے وہ تہذیب مناسب ہے جو اس نے مانج
ہو اس کو اپنا کچھ سمجھئے

سوال اس مرتبہ یہ سمجھتے ہیں کہ، حضرت کے، ہونا قریب، ان کا ہونا تھا حضرت (دوسری حیالات) تو
کے۔ مگر طبیعت ضرور درست تھی۔ شرف قدم ہوتی ہے بعد وہ کیفیت تھوڑی۔ پہلے سے زیادہ قلب
میں بیسویں حاصل ہو گئی تھی چنانچہ کہ اس کا سبب معلوم ہوتا ہے۔ یہ واقعات میں مصیبت حاصل ہوتی۔
چنانچہ ایک بات میں صحت اخلاقی اسباب، ان وجہ سے بھی ابوجہاں ہیں جس کا شمار کرنا مشکل ہے۔ اس میں تحقیق
سے مگر کچھ فائدہ نکلتا ہے۔

خالد یہ تو قصور کا کام تھا کہ پھر وہ ایک گیا ہے۔ عام سے قصور والا کے علاوہ اس کا کہیں بھی نہیں ہے۔
مگر یہی آخر ہو چکی ہے۔ رصاصہ حق اس میں ہے۔ حاصل ہوں
تحقیق ایسا نہیں ہے۔ سادگی، جاہ و جہت پر غالب رکھنا چاہئے۔

سوال قصور کا راز ہے کہ جسے حیالات کا اتصال نہیں ہے۔ لہذا قصاں وہ ہے۔ مگر اس کا سبب
جالت ہے۔ میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ جو ہے۔ میں یا نہیں ہے۔ اس شک کی وجہ سے اس میں کیا
ہائے اس سے اس کا سبب ایک واضح طور پر مرقی سمجھیں گے۔

جواب معیار کیا صورت میں حسب ہے اس کے اس شک ہے۔ اور تم سے کم دھڑلگی ہے اور "العبیر لا
یروا" یا سنسکرت کے نفس شک سے روٹا نہیں جاتا ہے اس لئے اس کو بھی چاہئے۔

خالد حسب اس آئینہ میں وہ عورتیں ہوں اور وہ کاشا ہے کہ اس سے کچھ فائدہ بھی محسوس ہوتا ہے
تحقیق وہ کاشا میں سب سے بڑی ہے۔

خالد طبیعت کو مجبور کر کے اسے ملازم میں حشر حاصل ہوتا ہے

تحقیق میں اس میں کسی کا مطلب ہے اس کی۔ تاکہ وہ اپنے عبادہ کے بغیر عمل کرے اسے کو جندی کرنا سے
مجبور کر کے اس میں عمل ریادہ مقرر ہوا ہوتا ہے اور اس سے والہ ہے۔

خالد لیکن یہ اس کی عظمت نہیں کہ وہ عورتیں ہیں۔ پریشان خیالات خود علی آقا اس پر جوتے ہیں۔

تحقیق پھر یہ کلف میں نہ صرف خود ہے۔ چاہئے کہ اس سے عبادہ جس کے بارے میں اس میں مرچکا ہو

تحقیق: دیکھو صریحاً قرآن مجید ص ۱۱۱

خَالٍ تنہا ہے قاضی ع۔ انہیں سب کا اکثر حال میں نظر رہا ہے اور جی چاہتا ہے۔ سب جیسا کہ

تحقیق: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ مَا فُضِّلْتُ بِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْبَشَرِ (میں کسی کی باقی
سے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو کسی پر اعلیٰ مقام فرمائی ہے) (اس سے مراد غیر انتہائی تہذیب میں
جی جو ہر شے میں اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائی ہے ان سے حاصل ہوئے کی تہذیب کرو) (لِلرَّجَالِ
حَسَبَ مَا اَکْسَبُوْا مِنْ اَلْاُمُوْر لِاحْسِبُوْہِ وَنَسَاہُ مَصِیْبٌ مَّعَا اَکْثَبِیْنَ) (مردوں کے لئے
عمل کو حصہ دے دے، ملے گا اور مردوں کے لئے اس کے عمل کا حصہ دے دے گا) (اس سے مراد اختیار کی
تہذیب میں۔ اس طرح جو کچھ آیا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ نئے جو چیزیں حاصل کی جائیں گی ان کے حصول کی
کوشش کرو اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی عطا میں سے ہیں ان کی تہذیب کرو) (وَسَمِعُوْا اِلَیْہِ مِنْ
فَضْلِہٖ) (کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا حاصل ملے گا) (اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غیر حقانی) (مظاہر
کو ہٹا دو) (اَلَا لَا یَا سَیِّدُہٗ لَعَلَّہٗ یُؤْتِیْکَ فِیْہِ اَنْ یَّکُوْنَ مَعَاہِ
یَجْرِبُہٗ سَہْ وَاِنَّہٗ اِنْ اَللّٰہَ کَانَ یُحِبُّ سَیِّئَ الْعِبَادِ) (مراد دعا، نکلے میں بڑھتی ہے لیس، کئی
عالموں کی چیز لیس۔ جو کہ جس کا یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے) (یہ بہت بڑا نیکو دین ہے) (مذہبی ہر چیز کے
میں حق۔ علم کے لئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کون چیز لے گا کہ اللہ
تعالیٰ اس سے فی استعداد خوب ہوتے ہیں کہ اس سے نئے یہ سترے یا کہیں ہے۔ اس میں۔ ارشاد بھی ہے
مردانہ لہو ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نکلے کہ جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
اللہ تعالیٰ میں علمت کا اعتقاد ہے)

خَالٍ حضور یک خیال بکلی دس دے نہیں رکھتا ہے کہ اب تفسیر ہے آپ کو کون سے پہلی ہندوستان
ہندو دھرم سے پہلے تو تھا۔ اسے جو کو پوچھا کہ چھپے میں سیٹہ بھی اچھی ہوتی ہے۔ ہوتی
تھی کبھی وہیں تھا کہ بعض لوگ کہتے ہیں شرعی امور یا دوسروں میں جتنا علیہ رطوبت کے اور کبھی بہ خیال
غلام تھے پر اس میں جدا دھرم تیرہ پانچ ہے۔ یہ دے کہ کچھ کو عربی و انگریزی کے نئے سارے اختلافات پاؤں
کے اور منتقل کونویں مدت کی ہیں یہاں کہ اللہ پاک خداوندی ہندوستان میں۔

اب یہ خوف ہے کہ کہیں ہندوستان بہ ہندوستان کے کہ ہم سے۔ دل تو بہت کچھ دے دیا اب کیا باقی ہے اس

ڈرے طبیعت کا پختہ ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ (یاد رکھو)۔ یہاں ہی اس کا پلہ ہوا ضرور دیکھا جائے گا۔ حضرت علیؓ (رضی اللہ عنہ) کا قصہ بھی یاد رکھو۔ اگر یہ سب مستحق تھی چھوٹی ہوئی۔ حضور اس معاملہ میں بھی کچھ مہینوں کی صورت بنائیں کہ وہ بے قرار ہو۔

پختہ ہونا: گناہوں کی بددعا کو چھوڑنے کی وجہ سے جو شک ہے اس کا بہت ہی آسان معیار یہ ہے کہ میں فرض کر لیا جائے کہ اگر گناہوں کو چھوڑنے کے باوجود بھی لوگ طعن و بدیہ اس طرح منہ نہ لگائے جائیں کہ اس وقت نہ چھوڑنا اور نہ کوئی طعن دے تو کیا نافرمانیوں میں گناہوں سے نہ بچوں اگر یہ جواب ملے کہ اس وقت نہ چھوڑنا تو حقیقت میں گناہوں سے بچنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بے اور اس پر جواب کا وہ بھی نہیں ہے اور اس (وجہ) کو بڑا واجب ہے جو اختیار کی فصل سے بددعا کی بجائے ہے کہ اگر کر لیا جائے کہ اس وقت وہ اس میں بھی گناہ نہ کریں گا جس کا کافی ہے۔ اگر جواب نہ ملے تو اس وقت گناہوں کو چھوڑنے کی یہ (طعن سے بچنے کی) وجہ بھی نہ ہوگی بلکہ اس وجہ کا خیال صرف اس سے ہے جس پر کچھ نہیں ہے۔

یہاں ہر قسم کے چھین چارے کے خیال کا بھی ہے بلکہ میرے نزدیک یہ دوسری بات بھی غصوں کے چھین چارے کے خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ یہ بھی غصہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قطع کی دلیل ہے اگرچہ۔ غصہ حاکم سے گمراہی ہی نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی محبت یا خوف تو نہیں ہے۔ یہ خوف کہ کبھی قیاس میں نہ ہو، نہ جائے بہ جواب اگر واقعی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہو تو حضرت عمرؓ کی سنت اور اچھی حالت ہے کہ انہوں نے قحط کے بارے کے وقت فرمایا تھا۔ مگر کسی سبیل سے سے تو اس کے خلاف دلیل اس کی انتہا یہ ہے کہ (و یوم یعرض الذین کفروا علی النار وہم فیہم ضیاعکم) (حسب ان کا حال)۔ حق کے سامنے لگے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا تم اپنی پیروی و عمل میں لظہن حاصل کر چکے ہو) اور ساتھ یہ ہے (غالبیہ و مجنون غلب الہوں بہا کم فیکبرون من الارض مع الہی و ینا کم فیکبرون من الہی) (گناہوں کا مطالعہ ان کی کبریاں) (تو آج تمہیں وقت کا غلبہ ہے۔ حالے کا یہ تمہارے دین میں ناقص کر دے گا کہ تم اسے اور جو بگاڑ کرتے تھے اس کی بر ہے۔ جسے کہ فرما ہے۔ کی اصطلاح ہے اور۔ یوں تو ہر شخص کو حق کی ایماء کو بھی اچھی چینی عطا ہوگی جس کو عام خطاب میں سمجھا جاتا ہے۔

میراث: کثرت و کثرت یہ بھی ہے ایک تہذیب و تمدن رہتا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت توڑ ہوتی ہے بے اعتبار آسمان کی طرف جیل جاتا ہے۔ اگرچہ اس خیال میں متعدد (مجھ) ہوں مگر شرع ہوتا ہے کہ یہ خیال کیوں نہ

ہے کہ فرشتوں کی قوتیں اکثر چلتی ہے اور ایک بات مجھ کو یاد نکلیں دعویٰ اس کا کیا مطلب ہے۔

تحقیق: سب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ یہ تو نہ کی جائے کام کی طرف توجہ رکھنا چاہئے۔

سوال: گزارش ہے کہ ایک شخص ہے جو ہر حق طرح نماز روزے کا پابند ہے عبادت بھی اس کے اہل سنت کی طرح ہیں خدا اور رسول کی محبت بھی ہے حد و شرعی کا بھی لحاظ رہتا ہے۔ اس تمام اوصاف کے باوجود بدقسمتی سے ایک مہذبی مرض میں مبتلا ہے وہ یہ کہ کبھی اس کے دوس میں برکات و برکت کی طرف سے۔ عیالات اور ہرجم کے بارے میں سوچتا ہے۔ سوچتا ہے کہ یہ لیکن حاصل وہ شخص اس کا اثر قبول نہیں کرتا بلکہ جس وقت اس جسم کے بارے میں خیالات پیدا ہوتے ہیں وہ شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور خداوند کریم کے اس بارے کے متعلق پتلا ہوتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے وہ شخص پریشان ہے بلکہ یہیں کہے کہ وہ اپنی بات سے مایوس ہے جب وہ اپنے مسائل کی طرف نگاہ کرتا ہے تو اس کو پتہ چلتا ہے کہ اس میں شک پیدا ہوتا ہے۔ خدا کے لئے کوئی ایسی بات نہ ہو جسے کہ یہ شخص اس مہذبی مرض سے بچا جاسکے۔ یہ بھی تحریر فرمائی کہ سب تک جو یہ خیالات آتے رہے ہیں اس پر کوئی پڑ تو نہیں ہوگی۔ براہ خدا علیٰ اشیاء فرما کر مسنون فرمائی۔

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ موجودہ حالت پر در بھی پڑے۔ ہوگی بالکل بے فکر رہیں یہی نے فکری اس کا علاج ہے اور اس کے ختم کے لئے زیادہ عظیم پڑھیں اور پھر اطلاع دیں۔

حال: یہ حالت کے شخص سے اگرچہ کسی نماز کا کبریا کا باطن ہو جو کہ نہیں ہوتا ہے لیکن خیال و تصور ضرور آتا ہے۔

تحقیق: مگر یہ تو توجہ بہ کا اثر کیسے حاصل ہو۔

حال: جس دن سے، یہ وہی نماز میں شیطان بہت تنگ کرتا ہے یہاں تک کہ چہرہ وقت کی نماز بھی جاتی رہی۔ اس سے پہلے برکت مجھ کو نماز کا بہت حبیب تھا مگر اس میں نہیں معلوم کیا جاتی ہے کہ نماز سے اس کا کیا ہے جس کا مجھ کو بے حد اس کی طرف سے دعا اور علاج کا مطالبہ ہیں۔

تحقیق: دعا کرتا ہوں اور علاج اس کا یہ ہے۔ ① طبیعت پر در داخل کر اس باب میں حفاظت کرنا ② کسی ممکن وقت پر غصہ کر سوت کا امر آدہ کرنا ③ مسلسل فقر کے مواقع سے بچنا۔

حال: یہ مجھ کے والدین کا منت اہل حق و مسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہرگز حالت بہت ہی افسوس کے قابل ہے اور اب میں اپنی حالت کے صحیح ہونے سے تقریباً مایوس ہو چکا ہوں۔ کیونکہ علاج کی تہہ صورتیں ہیں عمل و دعا۔ عرض حال۔ جس کی حالت یہ ہے کہ میں اس کو کچھ مہر میں

نے غرض عمل وہیں ہر فرقہ برحق دعا اس کے پاس سے نہیں لیا۔ خود خیال اس میں ہم کر کے کہ دعا کی پاداش ہو۔
 کہ حق بتا رہا میری دعا کو قبول ہی نہیں کرتے ہوں اس کا اثر ہوتا ہے اب دعا کرتے ہوئے قبول ہونے کی
 سہ کے بغیر کی جگہ طبیعت میں تنگی یہ ہوتی ہے اور اس خیال کا سبب یہ ہو کہ مجھے یا انہیں پڑنا کہ میری کوئی
 دعا قبول ہوں، جو دعا میں سرسرا رہے ہیں وہ بھی قبول نہیں ہوتیں جیسے اصل حد و غیرہ کی کوئی دعا۔

دعا کی یہ حالت سبب بڑی غمناک حالت وہاں یہ خیال ہوتا ہے کہ صیب کا کام سنبھالنا ہے اور غرض پینے کی
 بہ ہو تو تکلیف دو اور اگر سلسلی یا غل یا کوئی عہد مہنت کے سہولت کے لئے دعا کا ہوتا تو اپنی حالت کو خدا
 سے تھلا کر دیا ہر اپنی طبیعت کو تھلا ہوں تو سب کی گنتی ہے غرض

خدا ہی ہر دعا دعا شد چہ کیا کیا

موتی جہ کہ "سارا قسم دھول سے ہوا ہے کہ رگیاں روٹی رکھیں۔"

پھر دعا غرض اصل خوراک خیر عابد کی وجہ سے تیرا جو یہاں نہیں ہے۔ سبب سے سبب بھی منگنا ہوتی
 ہے تو کہتے ہیں کہ ختم اور کام کرتے ہو کر وغیرہ فر سے کہیں نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی کچھ مشکل کام ہے۔ یہ تو رہاں
 کا ہوتا ہے مگر یہ کام اور دوسرے کی طبیعت کا ہے، قیاس کرنا ہے وہاں کو تو بتی لی ہے اور ہمیں نہیں لی اس
 سے کہ وہ کام وہاں معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو یہ نہ دیکھنا دیتا ہے کبھی کبھی ان کو بھی یہی حالت پیش آتی ہے کہ
 اس سے ذکر وغیرہ ترک ہو جاتا ہے اور وہاں کام جس کو وہاں دعا آسان سمجھتے ہیں کہ ان پر مشکل تھا یا آسان کبھی
 بھی مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ وہاں اس حالت میں اس سے زیادہ مشکل کا سامنا کرتے ہیں۔ خود سے دیکھنے سے انہیں
 حالتوں کے فرق کی شاید صرف خیال کی قوت و ضعف معلوم ہوتا ہے، و صرف بعد فعل کی طرف سے ہے۔ کہ وہاں
 ان حقیقت اور اثر کو جاننے والا اور دعا کو علم خیر مائے صلاح کو منع اور نقصان پہنچنے والا کوئی گناہ کرتا ہی
 نہیں "وہو خلاف الشہدہ" اور یہ مشہور ہے خلاف ہے۔

غرض جب کوئی قرین جاتی ہے تو طبیعت اس کی بات کو خراب کر کے ساری نظریہ کے اثر کو محدود
 ہے۔ غرض یہ ہے نزدیک میرے قلم اور غرض کی وجہ سے جو میں عرض کر چکا ہوں سب میں عجیب
 پھرتا ہوا ہوں اور مجھے ہفتہ تنہا کی تو میں اور خیال کے بدل جاتے کے علاوہ اس سے وہاں کا کوئی دست غریب
 اس میں اپنی طبیعت سے تو اتفاق تھا اس لئے بہت عرصہ سے چاہتا تھا کہ صاحب آجائیں تو ان کی
 تقویت ہو سکتے رہنے کے کام میں اسے کہ مگر قسمت کر وہ بھی ایک حالت میں آئے جب میں بالکل کام
 لگایا میں اپنے خیال سے اپنی طبیعت کو جناب و ان صیحت سے اکثر باتوں میں مناسبت پاتا تھا۔ اس وجہ

سے جال تھا۔ نہ وہ مجھے بہت حق دیا میں اسوں۔ احاطت پیش کی گئی اور مجھے نکل کر رہے گا دیا
میں اپنی اس حالت و پیش رفت کو بے شمار تاباں اور نہایت پرہیزگار بھی ہوئی نہیں بہت حیرت کے افس
رہا ہوں ہے

۱۔ غلبہ کی وجہ سے شہ ۱۰ ۲۔ اور بچے عربوں اور ۳۔
یہ قدر نام قصہ انداز خانہ ۴۔ نقل جہان ورتھ کج ت کا
شہ ۵۔ شہ است ۶۔ شہ ۷۔ شہ ۸۔ شہ ۹۔ شہ ۱۰۔ شہ ۱۱۔ شہ ۱۲۔
شہ ۱۳۔ شہ ۱۴۔ شہ ۱۵۔ شہ ۱۶۔ شہ ۱۷۔ شہ ۱۸۔ شہ ۱۹۔ شہ ۲۰۔
شہ ۲۱۔ شہ ۲۲۔ شہ ۲۳۔ شہ ۲۴۔ شہ ۲۵۔ شہ ۲۶۔ شہ ۲۷۔ شہ ۲۸۔
شہ ۲۹۔ شہ ۳۰۔ شہ ۳۱۔ شہ ۳۲۔ شہ ۳۳۔ شہ ۳۴۔ شہ ۳۵۔ شہ ۳۶۔
شہ ۳۷۔ شہ ۳۸۔ شہ ۳۹۔ شہ ۴۰۔ شہ ۴۱۔ شہ ۴۲۔ شہ ۴۳۔ شہ ۴۴۔
شہ ۴۵۔ شہ ۴۶۔ شہ ۴۷۔ شہ ۴۸۔ شہ ۴۹۔ شہ ۵۰۔ شہ ۵۱۔ شہ ۵۲۔
شہ ۵۳۔ شہ ۵۴۔ شہ ۵۵۔ شہ ۵۶۔ شہ ۵۷۔ شہ ۵۸۔ شہ ۵۹۔ شہ ۶۰۔

== ترجمہ ==

- ۱۔ یہ درمدرہ شہ کو رہا ہوا ہے۔ اس نے غلبہ کے وجوہات کا ایک بارہ عالم صیبت (نام سیا
میں نکال دیا مگر وہ بھی یہ نفس ہم پر نام صیبت سے مسئلہ کیا گیا ہے۔ اس کا تذکرہ بھی وہیں سے ہوگا
اسی اور سے نفس نہیں کہ مذکورہ ۱۰۲۷ء
- ۲۔ اس تقریر کے (معنی) کا علاج بھی تھا۔ یہ حافی سے غلوکات۔ عقل و اہل کا یہ غلام اسے گی
اور تقریر کے معنی میں یہ پیش اور پیشگی ہے
- ۳۔ وہ نفس کو کان مایہ اچھا صیبت پاکہ ۱۰۲۷ء میں ۱۰۲۷ء سے پہلے رہا ہے۔ یہ جو یہ ہے
حقیقت کہ یہ تھا
- ۴۔ اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک بھی مست ہے۔ آپ کے ہاتھ میں ہوا دھوا
رہا ہوا لگ رہا ہے ہیں
- ۵۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہ بھی اللہ تعالیٰ سے صیبت کے لئے اس نے نفس کے اوپر کو بکڑا
اور انہیں ناکرہ ۱۰۲۷ء سے ہاتھ میں (۱۰۲۷ء) ہوا لگ رہا ہے

۱) بے پرواہی میں یہ پیدا ہوا (اور اس غفلت کی) کالی باتوں میں (نہ شواہد و جہالت کی) تاہم کچھ ظاہر کرے۔

۲) شر و فحش کے شرارتوں کی ایک دور و دراز بجز کا دیکھی ہے اس لئے اس پر (شر کو دور کر کے) (اللام) بچھ کر کے (بھائی) تہمید و دم توڑ (آگ کو بجھا ہے میں) اور یہاں کی صحت سے ریا ہے۔

۳) (فلس حقیقت میں) شر و براہین کا ایک سمندر ہے (مگر کیونکہ) (مکار سے) (اس لئے) ایک (بے حقیقت) جہان نظر آتا ہے (حقیقت میں وہ ایک صحرا ہے) (مگر) (جو کہ کی وجہ سے) (ظاہر و باہر) (نہایت دکھائی دیتا ہے) (مطلب فحش و اموریٰ ہے مگر چھوٹا نظر آتا ہے) (مطلب غریب و سادہ)۔

۴) یہ نفس لامعہ اس نے بھی تہذیبی نظر میں چھوٹا نظر آتا ہے کہ تا کہ تم (اس کی) حقیر سمجھو (اس کے خلاف) (فحش و فساد) ہے۔

میں خیالی بات پیت میں ان خیالات کی تائید بھی نہ ظاہر کر سکتا تھا اس لئے لکھ کر پیش کئے گئے جو اب بھی جو مناسب ہو گا جس میں صورت ہو خود زبانی ہوا لکھ کر زیادہ صواب۔

تحقیقی مقام حکم و رزق اللہ میں نے حرفاً حرفاً آپ کا مضمون پڑھا اور وہ عرواۃً چہ پناہ و ظاہر کرنا ہوئے اس لئے جواب آتا تھا کہ کئی جوں کے گا کہ کسی کا گھر چلے اور کوئی ہاتھ پکے مگر میں نے ظاہر اس لئے کر یقیناً اس کے معلوم ہوئے ہے آپ کو بھی مزہ آئے گا۔ جس سے تکلیف کچھ کم ہوگی اور مجھ کو بھی اس کی گامیہ پینے کا اجر ملے گا۔

آپ نے عمل کے عرصے میں مسئلہ احتیج کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تیار دلی باتوں پر خوب مستعد کام ہو سکتا ہے۔ یہ بھی لکھیں مگر اس کام پر بھی کلام کی گنجائش نیکی کی کہ دونوں جانب سے کلام ختم نہیں ہوا ہے جب کہ عقلی بحثوں کی شان ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس میں کلام نہ کرنے کو ناخوش نہیں سمجھتا اور حقیقت میں یہ مسئلہ دیکھنے سے حاصل ہوئے ملا نہیں ہے بلکہ کثیف دلوں سے حاصل ہونے والا ہے۔ کہ اس میں وجہ دل مشابہ وہی ہے (ہمیں ہاں ہو سکتا ہے) (مگر) (تو) (آج سے نہیں) (بیک) (یک مدت سے جب سے کہ مجھ کو آپ کے اس خیال کی اطلاع ہے نہایت وثوق بہت ہی مضبوطی کے ساتھ امید جو یقین کے قریب ہے کہ حق عقلی اس مسئلہ میں آپ کو ضروری علم سے مطمئن فرمائیں گے اثناء اللہ تعالیٰ۔ بآئی اس وقت تھوڑے کآپ سے بھی گودا فرمایا ہے۔ جس آپ میرے کہنے سے تخلیق اسی اپنے معمولات و اکابر و اشغال و جاری رکھنے خود دل لگے۔ لکھ کر دیا۔

۵) حواہ ہر سکے بات ہو سکے جس دن بھی ہو جائے اور جتنا بھی ہو جائے ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔ لیکن شواہد آہ

آئندہ وہ کبھی گئے جو حال میں نہیں دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے شکم ہے۔

اس بقعہ تعالیٰ عمل تو صبر نہ ہوا اور دعا سے مارے جو لکھا ہے آپ پاس کی مخالفت عقائدی طور پر واجب ہے۔ دعا مردمان سے ہوتی ہے۔ پہلے اور بدعتی یہ سمجھا ہے۔ خصوصاً ان مواقع میں جن میں دعا غیر مانع معلوم ہوں ہے اگر دعا نہ ہوتی تو شاید بدعتی اور بدعتی طور پر یہ وہ بابا کا سامنا ہوتا اسی طرح حکم شرعی ہی سمجھ کر دعا کیجئے کہ شکم مارے سے اجر ملے گا جو دعا سے مطلوب حاصل رہے۔

عرض حال کے یہ ہے کہ اس حالت کی تو اعلیٰ ضرورت ہے باقی جس حالت کی جو تدبیر کے استعمال کی ہمت کی خوشنہی آخر میں رہنا چاہیے۔ اس (تدبیر کے) اسام سے شاید۔ رہنماء اللہ تعالیٰ ہمت بھی نصیب ہو جائے گی۔ اس حجت لا بحسب العاقلین و جہاں سے عامل کو مدینہ بھی نہیں ہوتی ہے۔ کرے دیکھنے کی چیز ہے۔ پھر ان ماور سے کچھ رچ کچھ درجہ میں ہوں مرقعہ میں انصاف الیٰ حق (اللہ تعالیٰ) کے داے کرنا اور مانا بھی ہو تو مقابہ تاخیر سے اور کچھ کوشش اور سعی کے بغیر تعویض صرف تعویض کی صورت سے حقیقت میں تعویض نہیں مدینہ میں ہے۔ "اعقل نہ تو کس" پہلے مادہ صبر توکل کرو۔ یعنی یہ

توکل کی گئی د کا اس ﴿﴾ سب کی اس تکیہ درجہ اس
معت خیر ہادو بند ﴿﴾ توکل زانوے اثر یہ مد

== ترجمہ ==

① اگر تم توکل سے ہو تو کاردار میں توکل کرو (یعنی) سب کردہ (اس کام کا نتیجہ حاصل دے دے) (اللہ تعالیٰ جہاد پر آمادہ کرو)

② جناب میرزا محمد علی صاحب قاری سے فرمایا ہے کہ توکل کے ساتھ اس کے سمجھنے بھی مدد دو
تاہم میں دیکھنے کی تفریقات و مشاورات کے مقدمات میں نظر یہ کیا کیجئے اس کو پانچ سو چار کچھ قلمبند اس
کر کے عمل شروع کیا کیجئے اللہ تعالیٰ سے

تاہم اس سے ﴿﴾ نہ غایت یا تو صاف سر ہو

ترجمہ: "ناک" ترک ہی شاید اللہ تعالیٰ کی مہربانی تجھ پر ہو جائے۔"

نیچے کے حاصل ہونے کی کوئی حد اہدیت دین میں معین۔ کیجئے آخر تک میں ملے گا ہونے کے لئے جو
کشتی ہے تیار ہے سب سے اہل مدینہ سے کی اور روح اس کی نہ جیسا کہ سب سے بڑا ذہن۔ مت بل کا
نظر کرنے کا ضرورت نہیں ہے

تا با، میں مشغول ہیں، اس کے سر سے تعلق ہے۔ عطا پر حائل ہیں اور میں ہر گز وہیں کے طرح نہ ہوں۔
 کے عطا میں یہ نگہ، نگہ کے ساتھ اس کے حالات، بظاہر اس کے مطلق ہونے کے لئے اس کے اندر اس کے شغل میں مردہ
 ہوں۔ چہ سے شہنام اس کے لئے ۱۰۰ رتی ہیں۔ محسن میں سے نئے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم
 ہوتا ہے۔ کوئی اور اس میں ہر گز کے شغل میں نہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی چیز کا ہونا ان کے قطعہ میں نہیں،
 بغیر اس کے کوئی چیز نہیں ملتا۔ اس میں کی چیز کا ہونا نہ ہو گئے۔ جب کوئی چیز جامع نظر کی ایک مرتبہ نظر
 قلب میں آتی ہے کہ یہ اختیار نہیں اس طرح جب مادہ دیکھا کہ یہ سے کچھ عرصہ میں تو دل میں مسکائی
 تھرکت کر رہا۔ بعد ازاں اس کے دماغ میں یہ تصور پیدا ہوا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ جو اس کے ہاتھ میں تھا
 نہیں پھر یہ جانتا کہ تم گھٹے ہو گئے جو کہ مرتے ہو تو مر جا۔ جس میں ابھی اس نے کل پچھڑی ہے نہیں ہوئی یہ تو
 تانے سے صحت یہ ہوگی کچھ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ قلم سے دیکھ نہیں ہو سکتی اور یہ علم میں کہاں تک پہنچا یا
 نہ نہیں جھک نہیں یہ دنیا کی کون سے متعراش ہوں۔

تحقیق حسب حق تعالیٰ کے طریقہ اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ علم فخر ہو اور علی ہو اور اس کو
 بھی مانا۔ منظور ہوا ہے کہ یہ کچھ ایسے شخص کے لئے شغل میں مشغول ہونا مناسب نہیں اگر ہوتے تو اس میں
 ہی عطا۔ جس کی آواز ۱۰۰ دماغ کی تھی۔ میں وقت میں چاہتے ہیں اور جو حالت ہوں، یہ ضرور دیکھتے ہیں۔

سوال: کئی اور حالت ہیں؟ کے لئے بعد ازاں یہ نگہ ہے۔ جس طرح صبر کرنا، کچھ اور جس سبب وہی
 سے ساتھ نکلتا ہے۔ اس سے ۱۰۰ کچھ دھڑکے ساتھ ہیں۔ (۱) کچھ میں عمار کے شرع سے سے منہ
 تک اس کے گھٹنے وقت صرف ۱۰۰ سے، اس کے عظم ہوتا ہے کہ محنت اس کے دماغ میں صانع ہوئے۔ اس کے
 ہوتا ہے

جواب: رتہ عدی مقصود نہیں صرف طرح پر بعد ازاں مقصود تھا اس کو غلطی ہے
 حساب میں دماغ پر ہر گز کتاب ہے، یہ بھی اس کے لئے کہ اس کے دماغ میں ہونا چاہے تھا صدمہ میں
 ہوا اور اس تمام مادہ ۱۰۰ میں ہوتا ہے

تحقیق: یہ تمہارے لئے ہے کہ قلب میں مادی پیدا ہو جائے تو اس سے پیدا ہو، جس سے آپ چاہے
 چیز تو اپنی اور یہاں ۱۰۰ دماغ میں مادہ ہے کہ اس کے ساتھ اس کے دماغ میں اس کے دماغ میں اس کے
 ہوا تو اس وقت یہ دماغ میں ہوتا ہے۔ یہ دماغ میں اس کے دماغ میں اس کے دماغ میں اس کے دماغ میں

ہاں ہوتی خدا کا شکر کیجئے نہ بھی دیا، برداشت سے قائل بھی۔

مثلاً: میرا مقصد اس سے یہ نہیں ہے کہ دوسری سماریاں بھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ دوسری ماریاں میں دوسروں کا اہل ہیں۔ جب کبھی ماریاں ریہہ آتے ہیں تو صرف ایک منٹ ماریاں سے بھی کم ہر فوراً ان کو دور بھی کر دیا ہوں مگر عرض یہ ہے کہ حضور اس کی علامت فرمادیں۔ تاکہ یہ بھی پیدا ہوں۔ میں اس کی طرف بالکل خیال نہیں کرتا میری مدح ال کا حضور یہ نہیں۔

حقیقی اس جو خیال نہ لانا بھی نہ کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی سے پوری کامیابی ہوگی۔

مثلاً: اس وقت کوں دھم بات گزراؤں کے قائل نہیں ہے۔ تشریف کو جو پڑھنے کے واسطے فرما دیا ہے وہ ہر وہ نہ بلاناغہ بھلائی تعالیٰ پڑھتا ہوں مگر ابھی تک نیکوئی (حاصل) نہیں ہوئی جس کی وجہ سے کبھی پریشانی ہوتی ہے یہ وہی بد قسمتی ہے۔

حقیقی نیکوئی پر نظر کیجئے کہ میرا اختیار ہے غیر اختیار کی کے پیچھے پڑنا برداشت سے باہر یہ جو فائدے کا دیا کہ جو باطل منع ہے غما کر تے رہے یہ اختیار ہے اور اصل مقصد (کے حاصل ہوئے) میں اسی کو دخل بھی ہے کہ غیر اختیار ہوا تو اس کو اس میں دخل ہے۔ بالکل مطمئن ہو کر ہم تمہارے سببے لگیں حالات سے غلام دیتے بہتے میں وہ کرتا ہوں

مثلاً: اختر باقی اور تصدیق سے تمام اسلامی عقائد کا پختہ طور سے مستحق ہے اس کے باوجود کبھی دل میں بہت حسرت کے بعد کے احوال کے، اے میں ایسے حضرات گزرتے ہیں کہ دل میں کچھ شک سے ہو رہا ہے۔ دعا سے یہ کیا بلا سے جس سے مجھے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو سراسر کفر ہے ایسا ہو کہ کبھی کسی شک ہی میں مانکر اڑا رہا ہے اور پھر ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤں اور فرشتے کہیں لگیں "عنی شد کذبت و عسہ عنت و عہبہ بعثت معہ اللہ معہا" (کہ تم شک میں رہے اسی پر رہے اور اسی پر غما کرے دو گے) اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ یہ حضرات کے دور کی کوئی تدبیر ہوتی ہوگی۔

حقیقی اگر اس پر دعا نہ بھی ہو گیا تب بھی کچھ ترجیح نہیں ہے لہذا بنا چاہئے یہ شک نہیں شک اور کچھ حد سے مستحق ہونا ایک ساتھ کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ ماریاں ہیں جو حدیث کی وجہ سے صریحاً ایمان کی علامت ہے لہذا اس حالت میں ماریاں پر مشقت ہوئے کی وجہ سے شہادت ہے

مثلاً: میں دعا مانگتا ہوں تو پیسے انور اللہ اور اسم اللہ پڑھ کر دعا کی بتاؤں یہ میں اکثر درود شریف پڑھ لیتا ہوں اس خیال سے کہ دعا انہیوں ہو لیکن دل میں یہ بات ٹھنک رہی ہے کہ یہ درود شریف تو صرف پناہ دعا کے

مقبول ہوئے کی عرض سے پڑھتا ہوں اور حاکم بیت کہیں ہے یا یہ ذاتی فرضی درود شریف ہے یا کیا ہے مگر عرضی سے تو پھر اس میں ٹوب بھی ہوگا یا نہیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا جاتا ہوگا یا نہیں ٹوب ملے یا صورت میں اور پہنچائے جائے کے ثواب میں کیا کچھ کی توثیق ہوگی۔ اسی طرح کبھی اسی خیال سے دل میں یہ خیال جاتا ہوں کہ خود میری دعا قبول ہو یا نہ ہو اللہ مہاں اپنے فضل سے درود شریف ہی وہاں تک پہنچا دیں تو میری خوش قسمت سے یہ نہیں جھٹکنا کیسا ہے؟

حقیقت دینی عرض جو بری عرض میں داخل نہیں اور دعا میں اور طاعت ہے اس لئے اس کے مقبول ہونے کے لئے درود شریف پر محدود دینی عرض کے لئے عمل ہوا جو ممکن مطلوب ہے اور بھی اس میں مایوسدہ گی نہیں اور حلول کے خلاف نہیں اب سب شہادت ختم ہو گئے۔

سوال حضور اب تو دیوانہ پڑ توں کی بہتری سکے لئے دعا کرے سے جی دیتا ہے کہ معلوم نہیں خدا تعالیٰ سے کیا بات رکھی ہے۔ میں اس کی حکمت کے خلاف دعا مانگ کر اپنے کو خرابی میں ڈالتا ہوں اس وجہ سے کسی حاکم و نایاب کام سے لئے دعا کرے کوئی نہیں چاہتا بلکہ سب سے بھی دعا یہ معلوم ہوتی ہے کہ ”یہ افسوس“

مدب حسنة وهي الاخرة حسنة وقتنا عذاب النار

جواب یہ بھی، تنگے اور حاکم دعا میں بھی، تنگے اور لا شہدہ۔ کتنے جہاں اب ہوگا خود حق تعالیٰ اس کو پورا نہیں فرمائیں گے اور اس سے حائر ہوئے شہدہ کیا جائے کیونکہ یہ تو پے نزدیک تیر کچھ کر مانگ رہا ہے اور اس نے شر ہوئے پر کوئی فعلی طور پر ہوں پس نوجو نہیں ہے۔ اس لئے شرعی جارت ہے اور شرعی جارت کے بعد جہد شہدہ کی کوئی نہیں۔

سوال ایک مرتبہ ایک شخص جس سے پہلے ناراضگی تھی میری (ایوان) میں تواری میں ایک گاڑی سے بغیر نکلتا۔ عاخر چنگا اب، یعنی وادان فرانس نے احکام دئی میں جہاں تک ہو سکے احتیاط رکھتا ہے اس لئے اس سے بھی سرکاری کرایہ وصول کرے کے لئے کہا گیا لیکن میں اندر سے خوش ہوتا تھا کہ آج تو یہ خوب پھندا بھردل میں خیال آیا یہ کام خالص اللہ تعالیٰ کے لئے تو ہے، ہوا یہ تو اپنی ذاتی رشتہ کی وجہ سے ہو اب دوسرے پھندا کر اگر اس کو چھوڑنا ہوں تو صاف حال بوجہ فرانس شخص کے انجام دہی میں حیات معلوم دیتی ہے اور اگر کرایہ نہ کر اس اندر سے فاسد کیا جاتا ہے تو اس میں اپنی ذاتی شہدہ کی عادت ہے۔ خالص دیانت داری نہیں ”تحرار چونکہ اس تک غفلت پہنچ سکی اس سے کر رہے ہوں کر کے داخل سرکار کر گیا لیکن دوسرے باقی رہا۔

حکومت وال میں عرض ہے کہ یہی صورت میں کوئی صورت شریف سے موافق تھی چھوڑ دینا یا نہ چھوڑنا۔

جوتھیل بدھوڑنا ماتی۔ شمس لوہاں کا ارادہ نہیں رہ چاہئے اور دوسرے نقصان دہ نہیں ہے۔

حِثَالِ جماعت میں مرید دو بعد سے اچھی طرح دس نہیں لگتے دسویں پیدا ہوتے ہیں بدھ و سواہن سے۔ اسے کی بہت کشش کرتا ہے لیکن نہیں جاتے بدھ امیدوار ہے کہ اس کا روڈ دیکھنے کے بعد دعا سے شرف لے رہا میں ہے۔

حَقِیقُ در نہ نکلے سے کیا کچھ نقصان ہے یا کچھ گناہ ہے؟

حِثَالِ ایک دن دکر کے وقت ایسے عذاب دوسرے پیدا ہوا۔ جی چاہا کہ اس وقت قتل کر دیں جانا یا جلا دیں تا تو اچھا ہوتا مگر یہ دوسرا چھ نہیں۔ اس کی پریشاں سے معلوم ہوا کہ مسابقت میں پیسہ لکل پڑے گا اگر اسی وقت صحابہ کے اسواہن اور رسوں قتل ہو جائیں گے۔ اس کا جواب یہ کہ تو قلب بولہیمان ہو گیا۔ اس وقت حدیث کی حقیقت بھی سمجھیں۔ مگر اتنے بد

حَقِیقُ الحمد لله الذي د كيله الى الوفاء سنة الله تعالى في شكره ہے کہ اس سے شیطان کے جو کڑواہن کے دوسرے تک نہی رکھا۔

حِثَالِ جس دن سے حضور پرور سے بدھے کو مسابقت کی اجازت عطا فرماں ہے (اپنے مجاز سے کہی گئی ہے) مجھے شرم آتی ہے (خود بخود دانا ہوئے کا خیال آتا ہے جلد ہی اس کو پی نا مانگی کے جس سے اس پرور دتا ہوں پہلے یہ خیال بہت ناواقف ہے کہ یہ کیا تدبیر کی جائے۔

حَقِیقُ یہ عقہ نقصان دہ نہیں ہے دوسرے جو نقصان دہ نہیں ہے اس وقت پہے عیوب کا استحصار کرے اس کی جگہ سے جس کرے کہ اجازت کمال کی دلیل نہیں ہے بلکہ مناسبت نہ رہتا ہے۔ چنانچہ کتابیں پڑھ بیٹے کے بعد جو دستار فضیلت باندھے ہیں حالانکہ کمال عام نہیں ہوتے ہیں اس رسم کا مدار صرف مناسبت ہے حالانکہ کمال میوں اور دوتا ہے۔

حِثَالِ اکثر یہ خیال بھی ہوتا ہے کہ اس نیک آدمی کی قدم ہوئی کروں یا پادشہ بکڑیوں ٹھلے سے لپڑ لوں اور کچھ دل کی حالت یہاں کروں اور بار بار قلب میں یہ حسرت آتا ہے کہ میں سے کچھ کہوں مگر یہ کہہ جاؤں مجھ میں نہیں آتا۔

حَقِیقُ بسے وقت میں۔ رگوں کے کام پڑھے سے میری ہوتی ہے۔

حِثَالِ شکر خداوند ہر کی عمر سے لے کر تیس برس کی عمر تک ایسے ایسے سواہن بہت زیادہ آتے ہیں کہ جب کبھی حیرت ہوتا تھا تو یہ خیال مگر دتا تھا۔ خدا اللہ میں معلوم یہ دسواہن اور برے جنات اکثر کو کس حد تک پہنچا میں گئے اور اس سے کبھی کبھی طبیعت نہی پریشاں ہوتی تھی۔ اس بات کی عمر شروع ہوئی اور حضور مد ظہم

کے سلسلہ تعلیم میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ گزشتہ سال میں جسے جو مجھے درپائی کا کمال کھلا کر دیا
 سے مخصوص مطلق۔ فعل و حرکت اور محبت منورہ ہے اس سے اس وقت تو گویا نور سے حیات و روشنی
 بالکل معلوم نہیں ہوتے ہیں۔ معنی دیرہ کا جو ہر ایک ٹھنڈا تھا کہ ہم ہی سے ہر حصہ پایا ہے اس وقت دو
 خیالات ایسے قلم ہورہے ہیں کہ مطلق سے طبیعت حرکت کرے گی۔

یہ صرف حضرات کی صحبت سے تھی بلکہ در بڑی شکایت یہ تھی کہ جب بھی کوئی حیل یا سدا یا شادی
 وغیرہ کا وسوسہ ہوتا تھا تو فوراً دین کا نظریہ نکل جاتا تھا اور وہ اس سرور کی کے موسم میں بڑی تکلیف دہ تھی کہ ہر
 وقت احتیاج و وسوسے کے بغیر نماز پڑھیں یا سکتی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور خصوصاً غلامی کی صحبت کی
 برکت سے وہ حالات کا سدھ تو گرچہ ختم ہوئی گئے اور نظریہ دیرہ بھی رک گیا۔ بس صرف ایک مہینہ میں یہ شکر
 کی دی خصوصاً کی صحبت و فیض کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے رہے۔ باقی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
 خصوصاً کی توجہ و فیض و برکت سے اور بھی شکر کا موجب بنے گا اور غصہ اور عصب بھی ہی طرح معلوم ہوا ہے
 بہت کم ہو گیا بلکہ اس قدر ہوئے ہیں کہ اس وقت سے اور طبیعت میں بہت کمی ہوئی ہے اور معلوم ہوتا ہے
 خوب و غریبہ فنی حمت نہیں دیتے اور جواب سے معلوم ہے کہ عہد بالکل نہیں رہا۔

تحقیقی حالات مبارک میں۔ مگر بھی اب سے چند روزوں کی ضرورت ہے اس لئے کہ یہ قدر ہو جائے کہ اس وقت
 رہنمائی ہو جائے۔

حالات اس ناگوارہ کو پہلے فقیروں۔ پاس مٹھکی کا دست بھی اور نہیں رہا تھا۔ شریعت کے مطابق بھی ہے۔
 نہیں۔ اس سے حد نقصان پہنچا ہے۔ ایک مٹھکی سے سب سے ایک کی باتوں میں کتاب سے دو دیے
 اس سے۔ چلتے ہیں یہ حالت ہوگی۔ حد کا بھی مٹھکی اور بھی دین کی کتابوں کی طرف سے بھی جی میں شک
 ہو گیا۔ عرض قلب ہرینہ خوب ہو یا تو میں سے چلتے بھی پ سے عرضی کا تھا تو سب سے بغیر اجازت سب
 دیکھنے کو بہت زیادہ منع فرما تھا اور یہی صحبت سے جو حد سے شریعت سے منع فرما تھا۔ احمدیہ میں اس قدر سے
 ہوا میں بہت حد تک تھا۔ حضرت اچھے فاضل و فاضل سے حد کہہ میں کہ میری بڑی خوش
 قسمتی ہے جو آپ جیسے علموں کے رکھ میں ہاتھ کیا جس کتابی سے میں نے کہ حد کو میرا سوزنا ہی مقصود ہو جو
 یہاں پر سے کی تو میری عطا فرماں ہے مجھے بے ہمتی سے یہاں سے معلوم ہوتی ہے عرض ۱۲ میں
 چونکہ ہر عیب کے سامنے اپنی تکلیف دہ کر کے دے عرض کو چھپا ہوا ہے اور ہلاک کرنا سے دو وہ تین جو
 سے اور وہ میں لکھی ہوئی ہیں ان کی معافی چاہتا ہوں۔

بیکو افتیا کو ۹ (کر اگر وہ نہ سوتا تو غنی صورت بنا لیا) بلکہ گمروہ نے پرکوں دست پاہی ملانے کوئی۔
میں تو کامل اللہ (اللہ تعالیٰ کے عروس پر) قسم لگاتا ہوں۔ تمہارے دل میں لکھ دو روں کی محبت ہے وہم نہ کر
کہ میں تجھے رو۔

فخائل: میں ایک ایسا شخص ہوں جو خدائے جان جہاں کی طلب کے ماتے میں جادہ مزوں سے بے خبر اور غیر
بے ہوش (خیر) ہوئے کی وجہ سے ہلک سا ہوں اور خطروں سے بھرے صحر کے غمروں (بھوت پرست) سے
بھری بے پھر کی اور رتنے کے نہ جاننے کی وجہ سے اور بھی بھٹکا دکھا ہے۔ لہذا ایک دست سے آپ کا نام میں کر
عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ برآمدہ و رسول میری طرف توجہ فرمائیں بہتر ہوگا کہ یہ خاکسار اپنی
حالت مختصر میں معاشرت و صحبت کی مصیبت کا کر کے پھر اصل مقصد کی جانب حضرت کی توجہ کرانے

خاکسار نصیر کے ایک عالی اور امیر عادل سے تعلق رکھتا ہے، اسی طور پر اقرنی پرورش ہوئی ہے۔
میرنی، دل حال کچھ عرصے بہت خراب ہے اور پی اللہ کی خدمت اور آپ جھوٹے جہاں کی تعلیم و کلمات
اور دوسرے اشیاء کی خدمت غمروں کے دامن میں کی گئی ہے۔ اے کی گئی ہے مجھے روڈا کے تلاش پر مجبور کیا ہے
میں یہاں۔ ت کی تلاش میں آئی ہیں میرے اہل و عیال میں میں خاکسار کی طبیعت بڑا کٹی طور پر تحقیق
تحقیق کی طرف مائل ہے۔ چنانچہ مجھ میں سے یہ طبیعت ہے کہ جب تک ممکن، ت کی اپنی طور پر تحقیق نہ ہو
جائے اور وہ قتال کی کسوٹی، پوئی نہ ترے کسو، کس، اور اس کے ساتھ آخر ساطرف بھی نہیں ہی سے
طبیعت جو چھٹی اور یہ خیال آتا تھا کہ زندگی چند روزہ ہے وقت کی فکر کرنا چاہئے اہل دلوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوا
کہ تقریر اسلام کی عمر میں میں نے مذہبی تحقیقات شروع کی۔ تقریباً ۱۹۵۵ برس کی عمر کو پہلے تک اسلام کو سچو طور
مخالفانہ سمجھتا تھا۔ اس کے اعتبار کر کے کی ضرورت معلوم کر کے کچھ اللہ کے میں سلام کا سچے دل سے دعا
ہو گیا۔ میں نے بعد سے جو کچھ گھریزی دوسروں میں نصیم چلی ہے اور اپنی طبیعت کے حیح کے لحاظ سے اسلام
ترقیاتی اور سائنسوں حضرات کی محبت میں بیعت ہوں میں نے اسلام قبول کر کے سے جو خود اسلامی بعض
سک میں جو ظاہر سائنس کے خلاف ہیں بے چینی تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ سب مسائل حل ہو گئے۔

اس کے بعد میرے دل کی وہ کیفیت پیدا ہوئی جو ایک سچے مسلم کی ہونا چاہئے۔ کچھ کو تبدیل سے یقین
آ گیا اور گویا میں نے دس کی آنکھ سے حیرت سے وہ باتیں دیکھ لیں جس کی وجہ سے انسان کا تصور و محبوب
مطلوب سب حد ہی ہو، چاہئے اس کا ہر کام یہاں تک کہ تمنا کرنا چاہتا ہوں سب اللہ ہی کے لئے ہون چاہئے
اور اس کے علاوہ کسی چیز کی خواہش میں نہیں رہی۔ رہے تھی کمرست کو بھی میں ایک انتظار کیا کرتے تھے اور دنیا کی

ہے چلتی ہے اس بے چینی کی حالت میں مدد و دعا کی ضرورت اور اس کی طلب و محبت کے جو احساسات اکیہات قلب میں ہوتے ہیں وہ بالکل بے حد ہوتے ہیں یہی بات یہ ہے کہ یہاں تک پہنچتی ہے کہ ہر انسان کو غافل اور بالکل بے کیف ہو جاتا ہے اور صیحت و صحت خراب ہو گئی ہے اس حالت کے جب تک دوسرے صاف نہ ہو جائے اس کی طرح دور نہیں کر سکتا ایک کے بعد دوسرے کے بعد تیسرا فرسکو دوسری گاہ ایک مسدود ہو جاتا ہے اور جن دوسروں کو پسے میں صاف کر دینا ان کے خلاف بھل جاتے ہیں اور بعد میں دوسرے کے بعد دوسرے سے دل میں جگہ بناتے ہیں۔

آج کل دنیا میں یہ دوسرا سلسلہ ہے کہ سال کا کوئی جز نہیں ہے جس لئے وہ اپنی ریاضت (محنت و مشقت) سے خدا کو نہیں ملتا یعنی وہ جس مل میں ملتا پھر صیحت کے کیا معنی ہیں دنیا کی چیزیں ہوتی ہیں اور کائنات ہوتی ہے جو سے توجہ کرے یعنی اس کے قابل نہیں آخرت کی نعمتوں کو اگر چہ چاہے لیکن اس سے عیش و رغبت کے حاصل ہونے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا وہ بھی حاصل ہو صرف ایک اتنا ہیں۔ اس لئے انسان کا خدا کو ملنا اور اس کے برابر ہونا تو اس کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ یہ دوسرا بہت عورتوں سے مل گیا ہے مگر ابھی کچھ چھوٹی رہتی ہے غریب شیطانی نے کت پریشان کر رکھا ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ اگر دل میں اللہ تعالیٰ کی مستقل کمال محبت پیدا ہو جائے تو ان خطرات سے بہت بچ جائے گی اور نہ تو ابھی تک میرا بھی دل نہیں ہے بلکہ ناقص حالت میں ہے اس لئے دوسروں سے بک بے چینی پیدا ہو جاتی ہے لہذا دل کی آواز میں کچھ رکھیں بھی آجنا چاہئے تاکہ کم از کم عین یقین کی کیفیت حاصل ہو جائے۔ حضرت علامہ میرے لئے فی سبیل اللہ دعا کی فرمائی کہ خداوند تعالیٰ مجھے وہ مستقیم راستہ دکھائے کہ میں اس کے علاوہ دوسروں میں کوئی مطلوب، مقصود اور نہ رہے۔

برصورت میں فی افعال حضرت والا سے میری روح مت سے وہ یہ ہے کہ کوئی طریقہ لیا جائے کہ اس سے خدا کی کمال محبت پیدا ہو اور اس کے روبرو سب کچھ عین عین ہو جائے دوسرے یہ کہ دل کی آواز کو بصورت و روشنی حاصل ہو اور دل جس حقیقت سے رنگ ڈھنگ حاصل کرے (یعنی بصورت قلب) لذت کا عار نہ دے اور رنگ و صورت کا یہ کرم و جمال میرے شکر سے بالاتر ہوگا خداوند تعالیٰ ہی اس کا جزو عطا فرمائے گا۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

خانانہ راجپوت لڑائی دیندہ ✽ حاکم اور عارفانہ مائیک ہند

موتیچند "جب وہ دور والوں کو کسی غصہ (غصا) عطا کرتے ہیں تو حاضرین تو بے شک مائیک سے بہتر (صحت پائے والے) ہیں۔"

پوری تہذیب (تہذیب) حاضر ہو کر سامنے بیٹھ کر اس سے ہوتی ہے کہ ایسی صورت بن سکے تو سبحان ہو اور اگر نہ دے سکے تو مجبوری ہے کہ نہ ہونے سے دونا صحت ہے وداک اصعب حوجة الاصلاح (یہ اصلاح کا کم سے کم درجہ ہے) ابھی نو۔ "تو اسی درجہ اصعب کی نصیحتیں ایک دستور العمل کی صورت میں لکھتے ہوں۔"

① مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جو مائیک ہے اس پر تہذیب کی جائے کر چڑھ چکی تھی نہ ہو بلکہ مگر چڑھ جاور پریشانی بھی ہو مدت اور مطلق کا انتظار ہی نہ کیا جائے

② اس میں آہستہ آہستہ جتنا برداشت ہو سکے تھوڑا تھوڑا اضافہ فرمایا جائے اگر برداشت نہ ہو تو اتنا بھی کافی ہے۔

③ انگریزی تالیفات میں سے صوبہ دعوات عہدیت کے جتنے حصے مل سکیں اور دوسرے مختلف ملاحظہ بھی کر بعض بلکہ کثیر ان میں بہت مفید ہیں مطالعہ فرمایا جائے اور تربیت الہیہ کی جلدیں اور رسالہ الاختیارات المفیدہ بھی اور حضرت امام خزانہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مولفات میں سے جو بہت کم ہیں ان میں آجائے، کچھ ڈالئے

④ اس کے بعد چند اور کتاب دیکھنا مائل چھوڑ دیا جائے

⑤ مسائل مختلف عقائد میں اس کے دلائل میں سوچنا لکھ کرنا بالکل بھی سے چھوڑ دیا جائے صرف ایک فکر کی سوچ ہو کہ ابھی سے حدائے تعالیٰ کے حکام اور ہر راہی کرنا ضروری ہے خواہ اس میں کچھ نتیجہ ہو یا نہ ہو خواہ وہ تکلیف ہو یا راحت خواہ اس میں کوئی حکمت ہو یا نہ ہو صرف یہ سمجھ کر لیا جائے کہ ایسے شخص کا حکم ہے جس کی مخالفت کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ اگر بے سوچے بھی سمجھ لیں، لیکن میں آئے تو اس کا مسئلہ جان بوجھ کر نہ بڑھایا جائے اگرچہ بڑھانے لگے کسی اور کام میں لگ جائے خواہ وہ یہی کام ہو۔

⑥ اگر اس پر بھی ختم نہ ہوتا تو علم کیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ جب ہمارے اختیار سے باہر ہے تو اس پر پکڑ نہیں ہے تو پکڑ کیا علم ہے؟

⑦ مجھ سے خط و خطا بہت کا مسئلہ جاری رکھا جائے اور خطا میں میرا مسئلہ خط نہ دیا جائے کرے۔

⑧ اس کو دیکھا جائے کہ جسے اس میں کیا حاصل ہو اور بارگوشش کرے کہ جسے تیار رہنا چاہئے۔

برآمدی ۔ رون بھی جتنا ہے بھی نہیں اور ٹوٹے سے ۔ جام ہوتا ہے کہ اس کا دار و دار ، حلاوت پر ہے بھی
بروقت ۔ مگر عروج طلب کرنے کے یہ لاپ ہوتے ہیں تب مر و مگر و غیرہ میں رون ہوتا ہے بھی غریب
خیالات ، اب ہوتے ہیں بھی شواہد کہ کا سبب یہ ہے کہ کمال ، گئے ہوتے ہمت مرہ ، ہوا بھی اگر کمال
کچھ پریشانی معلوم ہوتی ہے تو وہاں ضرورت کے قابل مال و معنی کرنے کوئی چاہے لٹا ہے بھی کوئی
دوسرے قسم کے چیز بھی شاید آتے ہیں ، ان حالتوں میں رون ہونا ضرور ہوتا ہے ، اگرچہ حق یہ ہو ، رون اگر
مطلوب ہیں مگر خیالات کی اصلاح تو ضروری ہے تاکہ طلب کا پورا ہوتا ہے یہ حالات ، چہ بھلائی کی کج
کام ، تو نہیں بچے مگر ترقی میں ، ان ضرور معلوم ہوتے ہیں جس کی اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے لہذا
مناسب ۔ عرض کیا گیا

تَحْقِيقُ ، شاعر خدا آپ نے ہاں تک عین کھانا "لیٹک" معلوم (آپ کو کم مبارک ہوا) میں غلطی کی کہ
ان باتوں کو توئی میں رکھتے تھے ، لی کا مطلب امر بھی حال میں ہو یہ غم گنج ہے مگر اس رون تو مقصود کھانا خدا
ہے ، رون کا مطلب عرب و سرے ڈالنے کے لئے کا دہاں ۔

حَالُ یہ عامیہ تعبیر ایک نظر غائب کا معبر ہے ایک عرصہ سے دولت دھلا سے ، حد درجے اس کو دیکھ
و تم رنے تھلڑ خاطر رکھتے ہیں ، نفس نے ہاتھوں ہاتھ سے قریب پہنچ گیا ہے ۔ اس سے نکلنے کی کما
صورت نظر میں ، قد یہ دعا فرما ، مجھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل ، اس سے اس شخص کے مطلوب دہی و کمرہ کی
گھر کمال سے کماں روکنا چاہتے دیکھئے اور رون عورت صابر ہے ۔ صورت و امیری و مت کی تبدیلی انہیں نے
قول ہے پہلے کچھ ذکر اسم اللہ کی رتا تھا مگر اس وقت قلب بہت فرحت میں رہتا تھا ۔ ہائی فرد و غیرہ جس
طرح اب پڑتا ہوا اور ساجد کا دور جیسے اب ہے پہلے بھی تھا ، کسی شے کچھ ہائی رتی بھی نہیں اس وقت کو
حالت یہ بھی کہ میں اس کا حضور رہتا تھا اور یہ چاہا کرتا تھا ، تاکہ وقت جلد آئے تاکہ کام سے چھٹی پا کر ،
پرحول و راصلیت اور شوق اس کا تھا ۔ اب یہ حال ہے کہ ، دھرا ہوا کماں تو یہ کی پڑتا ہے اور دل کماں
جلد ختم ہوتا کہ ان کام کماں اور مال کی نہیں آتی ہے ۔ مسجد میں جانا کماں کماں تھا ، اور دھائی کا چیل ہونا
ہے کھر میں پڑتا ہوا توئی اچھا ہے ۔

عمر ، کماں طرح کی نہیں لگاتے ، عرصے کا بھی کھی ، دار و دیا لگن خضاعت ، یا ہوتا ہے سڑ کر کرے
وقت ، تاکہ سینکڑا بہت ہی قدر ہوتا ہے اور کھی طرح اشتغال ، عرصہ مستقل حرجی اس وقت حضرت ابن
دین مبارک سے کوئی دیکھ دلا ، میں جس سے ہواؤں نصیب اور دھرا کماں قلب ، دہی عبادت حاصل

پیشہ جو کسی خاص وچھوٹے گروہ میں ہی ملے۔ اس سے نسلت میں جی لگے تھے اسی حرم میں ہی نور بھی ہوئی تو میری بہن اکی سے بے منتہی (من) کا تصور ہے۔ اس (من) کے، دے، دوا دے کر کا نظارے کام میں گزارے۔ وہ عسکری توجہ و نواست چھائی ہے اس میں وہی کرے اس کی پتھر پگات حاصل ہو جاتے ہیں جو اس وقت بچھ میں بھی نہیں آسکتے حاصل ہو ہے۔ بعد نظر چاہیں گے

تجلیاں مس دقت کرتی ہیں تو اس میں بھی لگتا ہے۔ شوق بھی ہوتا ہے مگر کچھ حیرت بھی آجاتی ہے اور
 بے مقابلی میں محراب کے دقت خدا کی طرف بڑھ چکی ہیں۔ وہ بھی فکر میں ہیں کہ اگر میں تو
 کچھ جلال بھی کرتے ہیں اور محراب کے دقت خدا کی طرف دھکیں جاتا ہے یہ کیا عجیب بات ہے کچھ سمجھ میں
 نہیں آتا اب حضرت راے میرانی کی کاغذات اور فراہ دوسرے فرما رہی ہیں۔

تحقیق حیات تو دوسرے وقت کی ہے۔ مگر ان اوقات میں حالات ختم کر کے کا حاس و ہتمام یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اسے کئی طرف سے جھکنا پڑتا ہے۔ اس کے وقت و ہتمام: روح سے اس لئے اس کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اسے کئی کئی جہتوں سے (جیسا کہ پہلے سے عرض کیا ہے) جھکا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے لئے فرقہ واریتوں سے کئی مسائل درپیش ہیں۔ یہی وہ مسائل ہیں جو حالات دنیا سے خارج ہیں۔

تجلیات کثرت سے یہاں سے ملنے لگی تھیں۔ جس میں وہ نے کی بہت سی باتیں سنیں۔ یہاں سے
کہ وہ بتائی کہ یہاں سے ملنے لگی تھیں۔ جس میں وہ نے کی بہت سی باتیں سنیں۔ یہاں سے
تجلیات کثرت سے یہاں سے ملنے لگی تھیں۔ جس میں وہ نے کی بہت سی باتیں سنیں۔ یہاں سے

خائن۔ جس گناہوں سے مشا تو بہ کر چکا ہوں ان کے کرے کو طبیعت بہت چومتی ہے۔ شیطان عجب عجیب طرح ہلکا کرتا ہے۔ ہمارے ملازم بھی، بے حیاءت لانا ہے مگر مدد خدا سے کوئی بے نفس بے حسد ہے جس سے کیا فائدہ؟ اگر کبھی تجویز میں یا سوئے وقت آتھو، ہو چکا ہے کہ میں، بے الحال ہوں۔ اس سے ہمت کو توڑ حاصل ہوتا ہے اس سے ان کی خوش ہوتا ہے۔

پہچانی۔ اس وقت طبیعت و چون بولہ کر اور حرف متوجہ رہنا ضروری ہے، تاہم اس کو سوچنا چاہیے
 خال مگر کسی وقت بس ہے کہ شے کی جہی و جہی ناہوں و جہی، حاکمانے اور جہی کے ڈرنگ
 کے خصوصاً جہی کے بعد جہی کے پانچ جہی کی معائنہ وقت کے اندر وہاں تاکہ اور دیکھتے
 یہ مدت ہو شرمندگی ہوئی ہے اور میں طبیعت کی شکل کی طرح معائنہ کرتے ہیں

تحقیق نورس اے کے پیرائے نمودار نہیں ہے جبکہ حال موجود کرنا وہ کیا ہے۔

حال " ایک چاہتا ہے کہ جو چیز کو رکھ"۔

تحقیق اس پر ٹٹل کر رہا ہے۔

حال " مجھ کو یہ خوب منہل منہل کر پڑھتا ہوں سب رکن و حرکت میں

تحقیق فکر کرنا چاہئے۔

حال " تابت ہے کجی شیخان میں بکاتا ہے کہ تابت پر جو اور سب اچھے کام رہا تابت کو د

دروں سے۔ تکی کر وہ تبتی پر جو اور عامل کے پر ک جاز، غیرہ وغیرہ خصوصاً عشق کی مار میں بھٹا ہا

کہ وہ بہ سستی پیدا ہو جاتی ہے اور ہر طبیعت ہار پڑنے کو پس پاتی ہے صریح طور سے شطار کا

مار سے۔ تکی ہے مگر اس وقت کہ عجیب حالت ہوتی ہے شیطان نور سے متع کرنا تے اور کس جہ اندر سے

شیطان نے تمام بیاہل اور خیالات کی رو کوئی ہے اور قرار کے واسطے چنگ پرست اھار جی ہے۔ ٹٹ شیخان،

مس معلوب ہوا ہے مگر کین جھڑوں سے بچنے کے واسطے میں کھانا کھاے سے پہلے ہار پڑا ہوتا ہے۔

تحقیق " سب جگہ ہے جس سے اندر دھڑ بوجاتا ہے

حال " ہر میں باغی نے زور دیا کف بیان پیدا ہوتا ہے۔ کجی بعض وقت یقین ہوتا ہے۔ " فطری ہا

سے ہار ہو گیا

تحقیق " عمر اتھاری وسوں ایساں کو کھل کر دے والے ہیں نہ کہ ایساں کو کھل کر دے ہیں

حال " رعدان شریف میں شصت ہو گیا تو خت " نفس کے امتزاج میں سائی دہتے خت " شریف پڑھے نہ

ر قدر گت کی وانکار و ترویج پیدا ہو کر ہا کہ صورت قدر نور خدا بھی پورا کر کج شکل اور منہل ہا۔ " کچھ سے یک

قدرت فادہ کس پاتا تھا " جنب ہادی تھائی " عظمت قدرت کا جوئے تھانے سے مت ہے " جی سائی پید ہا

۔ " عسکد کوئی خیال پہلی تھائی کے ہارے میں ہو یا اکام کی ٹکوں کے ہارے میں " ہارے میں " گاہ میں سے

ہارے میں " یا جناب معصومہ عالم تھائی کے ہارے میں ہو اتنی غرت جہاںے وال " شائ کا معور بدست

ے۔ " ہانا " کھلی ہتاے " کالمپ ہتاے " نہ شایہ غریب ہوں سے ٹٹل جائے یا تصور سے ہا " یقین سے

ہو نہ کئی جائے۔

تحقیق " پانچاں ہے جو ہے یقین اتھارہ و تھال (اچھ بھتے) سے ہوتے ہا " رایت میں " سے بھی گل

ہا۔ " گدو میں نہ کو کھر

یہ بد قسمتی اور غصہ کا حال لکھتا ہوں (میں کچھ دانقہ سے احوال سے اور کچھ خوش آئی ہوں پر یہاں تک نہیں)۔
تحقیق یہ غصہ کی حقیقت کتنا ہے علاوہ اس بھی کچھ ہے اسے تو اس کی ضرورت ہے اور اگر نہیں
 ہے تو پھر گناہ نہ کرے اسے کو غصہ کی عداوت سے غصہ یا اور اس سب کا علاج صرف توکل و تقویٰ (اللہ تعالیٰ
 پر بھروسہ کرنا اور سارے کام اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرنا) اور اپنی حیاتی تجویزوں کا ترک کر دینا ہے نہ کہ تدبیروں کا۔

حالات قطب الارشاد قطب القباب حضرت مولانا سیّدنا و مرشدنا و مقتدا و امام غیہ۔ السلام علیکم ورحمہ اللہ
 و برکات و معطر۔ خدمت قدس میں عرض یہ ہے کہ مجھ کو عجیب عجیب قسم کے وساوس آتے ہیں جس سے سب حد
 تک پریشان رہتا ہے۔ مطالعہ میں بہت زیادہ آتے ہیں اور شیطان سے ایسے ایسے سوالات اعتراضات پیش کرتا
 ہے کہ جناب ممکن بن پڑتا ایسا دردناک کھل جاتا ہے کہ بندہ ہوسے کا نام نہیں لیتا کتنا ہی توجہ نہیں کرتا مگر وہ یہی
 چاہتے ہیں۔

تحقیق اس مسئلہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ توجہ نہ کرے کو اصل مقصود نہیں سمجھتے ہیں اور اصل مقصود
 آپ سے زیادہ نکالتا ہے کہ یہ کرنا ہے اور توجہ نہ کرنے کو اس کی تدبیر سمجھنے میں یہی غلطی ہے توجہ نہ کرنا اور
 اصل مقصود سمجھنے خود اس سے وساوس دردناک ہوں یا نہ ہوں یہی طرف رحمت کو اصل مقصود نہ ہونا میں دیکھ کر بات پر
 تیار رہنا چاہیے کہ مای عمر بھی بارہ تکلیف ہو تو یہ محبوب کا عطا ہے الا سیریس بمعصب ولا
 احتیاری وکل ہو کدیب لہو جمعہ "اللہ تعالیٰ کی ناراضی اس کے ٹکڑے کر کے کرتے ہیں وہ یہ غم نہ کرنا
 بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ عبادت یہی ہے نہ

بدتر و صاف تر حکم نیست دم در پیش ۱۱۱ کہ پھر ساقی مار بخت عین طحطاو مست

توجہ نہ کرنا اور صاف کی فکر تیرے دماغ میں سے جو کچھ ساقی سے پلا دیا یہی اس کی مراد

ہے (مصلح یہ ہے کہ چھوڑ دیا جاں سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہر حال کو اللہ تعالیٰ کی

طرف سے سمجھ اس حکم کو پھر کرے میں لگے رہنا چاہئے یہی بدی ہے اس فکر میں نہیں رہنا

چاہئے کہ اچھا حال یا رحمت یوں حاصل نہیں ہوتی ہے یہ سادگی پریشان نہ کرے)

اس شعر کو بھی سمجھی پڑھنا سیریا

حالات بعض وقت یہی تکلیف ہوتی ہے کہ اس کے قیام میں موت "ماں معصومہ ہوتی ہے حضور والا اللہ

تعالیٰ کے لئے میری دیکھتے اور سمجھتے اس پریشانی سے چھوڑ دینے اور اس سے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس سے

رحمت عطا فرمائے "مین فقط اور جو ارشاد ہوا اس پر عمل کروں

تحقیق: عمل یعنی جس سے کہا "لا تبھوا السجود" مغفرت بکم عن سببہ - تشریف
 "آخر دوسرے راستوں پر چھوڑنا (پہلے کر) خدا کے سے لگ ہو جائے"

حالت طیب یا بعد جواب پا۔

(وہ پر والے طیب کی حالت اوپر والے جواب کے بعد)

تخلل: حضرت قطب القادسی قطب الارشاد، سلاما نامرشدنا سیدنا دینا مستند شیخ الاسلام رجبہ مبارکین مارج
 اماکن دام عید، اسلام، حکم و حجت، جہ و بکات، عرض یہ ہے کہ جب پرچہ بکس میں ڈال کر آہا ہی وقت سے
 بیعت بے حدرب ہوئے گی اور قلب پر محبت پریشانی ہوئے گی پڑنے میں ہی نہ لگتا تھا۔ عشا کی نماز پڑھ کر
 جب معاذ کے لئے بیٹھا تو یہ حد و ہواں سے لگے کتنا ہی مطالعہ میں دور لگتا تھا کچھ بکس میں نہیں آتا تھا
 اور دل چاہتا تھا کہ یہاں لگو آخر کار جماعہ بجا کر بیعت کیا پھر بھی چین حاصل نہیں ہوا۔ پھر کل کر شکہ صاحب
 کے پاس جانا چاہا اس وقت شہ صاحب سو گئے تھے۔ پھر آ کر لیزا ایسے حواس گم ہو گئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ
 میں باگس ہو حواس گام۔ کچھ ایسے سکون حاصل ہوا اور حیرت ان کی گھنٹہ پریشانی رہی۔

رست بھر میں حضور والا کو اور حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نقلت کو حاضرا میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ کتب
 مارے کرہ میں رست بھر حاجی صاحب رحمہ اللہ نقلت کر لے کر تے رہے صبح تک حاجی صاحب
 رحمہ اللہ نقلت قاعدہ میں رہے جانے وقت حضرت والا جہاں سے دوری میں تشریف رکھتے ہیں وہاں حاجی صاحب
 رحمہ اللہ نقلت بیٹ گئے اور وہی بہت ہی بھولدار رنگین چادریں آپ کے اوپر ڈالنے لگا۔ احقر نے بھی حاجی
 صاحب رحمہ اللہ نقلت سے مصافحہ کیا تھا صبح تک پریشانی تھی مگر چہرے سے کم تھی۔

حس وقت حضور والا پر چہرہ ہے اس کو رتھہ راکب عجب خوشی اور مسرت کی حالت طالعہ مولیٰ اور بھیر
 ہوئے کے دس ساتی دہائیں لکھیں کہ بیان نہیں کر سکتا حضور والا کے لکھنے کی کچھ بھی برکت اور اثر ہوا کہ یہی
 وقت سے نفع معلوم ہوئے لگا یہ معلوم ہوتا تھا جیسے کسی سے پیسے ہوئے کاٹے کو نکال دیا۔ واقعی اعتراف ہی عطی
 ملتا تھا کہ (وہاں کی طرف) توجہ کر کے ان کے دور ہوئے کی تدبیر کچھ تھا جس وقت سے احقر نے توجہ نہ
 کرے واسطہ معلوم کچھ ہی کا تصور کرنا شروع کیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بھی نہیں رہا۔ پہلے پہلے تو کسی پر
 قلب معلوم ہوئی دو چار وعدے کے بعد انکس جاتا رہا۔ بھل جہاں دل و حواس گام سب ہوا ہو گئے۔

الحمد للہ اس وقت حضور والا کی برکت و توفیق سے ہاتھ اٹھایا۔ یہ وہ دور حضور کے لئے دعا کا

بقیہ سے پہلے سر رکھی۔ پی ہاں پی سے رطل غالب ہو اور، مگر انہیں اس وقت بھی حق حاکم کا حیل غالب رہتا تو یا کسی چیز سے نہ۔ حال ہوئے سے نہ چریں۔ تہذیب و صفت کی بھی بھی ضروری ہے۔
 سے اس کی بل یا ہے۔ جس سے تو وہاں سے رہے مگر نظر یا ہے۔ جس کا نہ کی ہوتا تو یہاں کے رہاں نہیں ہے جس وقت وصفت رکھی رہے۔ میں نے منائی ہے خواب پیش کیا۔ وہاں سے حلف میں اور تو نہیں پیش کیا تو یہاں کے حلف ہے۔ پھر یہاں سے ایک میں شب کیسا جو چر حاصل ہے جب تک اس کے صدر حاصل نہ ہو وہ حاصل چر حاصل ہے ہر وقت اس حاصل چر اس کے قطعاً کا دس میں ہر شرط میں سے بسبب وہ موجود ہے تو ہر اس کی چریں ہیں صحت و غیر اس کے سبب تہذیب حاصل ہوں گے۔

تَحْقِيقُ آج شیطان جس سے اللہ کے لفظ پر یہ حیل فاسد کھدیا کہ تہذیب نہیں کہہ رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہے نہ اپنی، ہوں۔ میں سے عاقبت کا ایک جزو ہے۔ کے ساتھ چڑھ کر لفظ بعد تصور ہوئی کیا جو اللہ تعالیٰ سے میرے اس میں سے "یا کہ گویا لفظ" کہہ ہو ہے اور میں کہہ رہا ہے وہ کیے صرف نام ہو پڑھ کر اللہ صاف صاف کہہ رہا ہوں۔ اس سے حق ہوا مگر یہاں رہا۔ یہی ہوا کہاں لا ہوا، بالحد کہ ایک کہہ رہا ہوں مگر میں سے اس سے ہو، حلال صرف دیکھیں گی۔

تَحْقِيقُ میں دیکھ رہے

تَحْقِيقُ اکثر تصور احداث ہیں وہاں سے لفظ اللہ کو نہ لکھ دیکھ کر در، شروع کیا۔
تَحْقِيقُ ایسا رہا۔ پھر ہر چیز میں وہاں سے کہاں تک اس پر چاہے گا۔
تَحْقِيقُ میں سے اس وقت میں یا تھا۔ یہ (اس سے) لکھ رہا ہے اس سے نتیجہ تو مفہوم ہے کہ مجھ سے بھی رہا۔ ہوں مگر صبح میں رہا۔

تَحْقِيقُ کا وہ نام ہے کہ اس وقت سے وہاں سے اس میں وہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے۔
تَحْقِيقُ جہت سے ارشاد، نے صحت پسے پٹی ایک۔ اس طرح پیش کیا۔ ہوں رشاد ہو چکا ہوتا تو کسی طرح ہست میں پٹی صحت اس کے آریں صحت براب وہی نہ چاہے میں کو موعود ہے۔
تَحْقِيقُ اس کا لکھ کر تو صحت۔ ہوں اور۔ دے راہ دے میں کہیں کہیں سے ملے ہایت ضرور ہو۔ ہمیں سمجھوں ہے اس ساری و خلوص۔ اس سے میں میں اس کے خاص ضروری الوقت حدت سے انوں کی ایک قرعہ لکھیں۔ اس میں۔ پیش نظر رہا جسی یہ یقینی سے تھا اس سے اس پر بھی وہ یہ جڑے گا اس کا مجھہ کلی لکھیں میں عطی رہا ہے وہاں سے لکھنے کا وعدہ ہے باقی رہا۔ وہ موصوع، یہ

بے اللہ پاسبان کی دیکھو کیا میں بڑے مرتب نہیں ہوں؟ اور نہ ناکارہ نہ گمراہی ہو گیا تھا۔ بلکہ ہم سے اس احسن کا بدلہ کیا اور ہو سکتا ہے حضرت سے تو وہ بھی احسانات ہیں اللہ ہی پر کرے تو کر سکتا ہے، اللہ حضور کو ہمارے سروں پر ہمیشہ دائم قائم رکھے اللہ تعالیٰ ہم کو حضور عاقل کی جوتیوں کے نیچے ہمیشہ رکھے اور حضور کے قدموں کے نیچے اپنے کونکر دیں۔ اللہ کرے حضور وال کے فیض و برکات و تہ بھریں پھیل جائیں تاکہ سب لوگوں کو نفع ہو ورنہ ہم لوگ بھی حضور وال کے فیض و برکات سے مستغنی ہوں، اللہ تعالیٰ حضور کے فضل سے مجھ کو اور تم کو عین حق کو اپنے مقصود تک پہنچا دے، کہ یہ سب چاہتا ہے کہ یہ حالت ہو جائے۔

دوسرے کہ مادی دہ درد بند ﴿﴾ دگر چشم از ہمد عالم فرد بد

ترجمہ: ”جو تیرا محبوب ہے اس سے دہ لگا کر سارے جہاں سے اپنی آنکھیں بند کر لو۔“

حضور اللہ سے جو شمع لگے، یہ تھا جس کو پڑھ کر بڑی تسکین ہوتی تھی۔ حضور والا مجھ ناکارہ سے لئے۔

فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقصود تک پہنچا دیں، علم و عمل عیب فرما دیں۔

تحقیق: سب پڑھا ہے صدق نہیں ہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں کئے مبارک ہو میرے عمر پر صرف تو جس ہیں شیعہ و اصفہان سے وال کی حرکتوں سے پرہیز نہیں کرتیں گوکہ مصمم کتابوں سے بھی مدد لے۔

حکایت: حضرت دلا، مجھ کو یہ نکال پیش کیا۔ دیکھو کہ جب اس دوسرے آقا توفیق و برکت سے غفلت ہوئی نہ سے استغفار دیتا ہوں ورنہ اگر پہلے سے استغفار کرتا ہوں تو یہ دو تہ غفلت ہی سے ہوتی ہے۔ تو۔

استغفار میں مدت کے ساتھ اس کا بھی قصد رہنا چاہیے کہ پھر غافل نہ ہوں گا مگر بلا اختیار پھر دوسرے آقا ہے تو پھر غفلت ہوتی ہے۔ اس اشکال یہ ہے کہ جب غفلت میرا اختیار ہو گیا تو میں اس سے استغفار کیسا کرتا ہوں؟

مگر استغفار کروں وہ بھی عیبت نہیں مانتی خال ہوتا ہے کہ اگر چہ میرے نزدیک میرا اختیار ہو مگر اللہ اور محققین سے ایک میرا اختیار نہ ہوا اور میری کچھ وہاں تک پہنچتی ہو تو اس فائدہ رب ضروری ہے لہذا استغفار کرتا ہوں۔

اس وقت خیال ہوتا ہے کہ دوسرے آقا تو میرا اختیار سے پھر غفلت ہو جائے گی کیونکہ ایسا ہو چاہا کہ ایک مدت بھی غفلت نہ ہو یہ تو مشکل ہے۔ حضرت کے وعظ حسان و اسلام میں میں ہے اس مرتب خیالات و وسوسہ کا۔

کائنات قیامت تک بد نہیں ہو سکتے بلکہ جس جب یہ حیوان استغفار کے ساتھ آتا ہے کہ غفلت پھر ہو جائے گی تو استغفار کرتے وقت جو راہ کرنا کہ ”مکند و نکل غافل ہیں برس گاں میں کی آتی ہے۔ جب اس میں کمی آتی ہے

تو پھر اس استغفار سے پہلی غفلت کا بھی تدارک نہیں ہوتا اس سے بڑی نگاہش ہوتی ہے۔ یہ اشکال ہے میرا ہوا کہ جو بے تعلیٰ ہوا میں۔

کی حفاظت کے لئے آپسی رنج و ملال کا قلعہ ہے جو ہم اللہ تعالیٰ

رسالہ تقدیس عن تدفیس البلیسی

بخال (۱) کی نامہ سے تسلی بخشی

- (۱) (حضرت کے ارشاد کے مطابق اوسہ و قند کے حالات سبوں کا کتب خانہ سے تاج چند کتابیں نکالیں۔)
- (۲) نقش مہرک لگے میں دے کی حدیث تھی لیکن گرامی نامہ میں نقش نہیں تھا۔
- (۳) فی احوال میں نے لہ اقدس کو تنوید بنا کر لگے میں ڈال دیا ہے۔
- (۴) اور اس شعر و معرکہ کو ایک کاغذ پر لکھ کر سب سے رکھ دیا ہے کٹر پڑھتا ہوں ہر بار ایک بار و اظہار کرتا ہے اور نئے معنی ظاہر ہوتے ہیں۔

(۵) ضمیمہ (مواد کو پکا کرے وان دوا) کو آج چند حوالہ دے کل سے مسس (است لائے وان دوا) شروع ہوگئے۔

- (۶) ادب کی مختلف درجے سے امتیاز قلب کے ساتھ دماغی عارضہ بھی ہے جو خدق سے زیادہ خطرناک ہے۔
- (۷) میں جیس ہر مسئلہ مجھے کیا عرض ہے
- (۸) پریشانی بہت ہوں۔

(۹) خدا تعالیٰ اوس کا حال خوب جانتا ہے خدا مجھے ایک مدت سے موت کا اشتیاق ہے اور ہر وقت یک شکر کی غمناک تیار رہا ہوں۔

- (۱۰) مجھے اصطلاح سے بڑے بڑے شدید ادوا سے بڑے میں لگن تھی۔ بیش ٹنک ہوا۔ ۱۰ یب سال سے عرض طرح کے وہم اور قسم قسم کے خیالات پیدا ہوئے۔ گئے ہیں ال سے بہت پریشان ہو گیا ہوں اور بہت بے چین ہوں۔ موت کا اشتیاق بہت پیسے سے ہے اب فیہ دل سے زیادہ ہو گیا ہے وہم اور خیالات جو اکثر پیش کر رہے ہیں یہ ہیں۔ شاید میں دیر۔ ہو جائے گا۔ بزرگی سے پیسے حور کشی کرنا چاہئے شاید میرا نام جیسرہ دیا۔ اگر ساتھ باخیر ہو اترا تو بڑی مشکل ہوگی دیر دور ہو۔

- (۱۱) ان مسائل و خیالات سے تھمت تکلیف ہوتی ہے۔ بہت ضبط کرتا ہوں اور عقل جو بات خود ہی بتا ہوں۔ بڑی مشکل سے سکون ہوتا ہے اور بکروہی حیلہ گھیر لیتے ہیں کبھی اس قدر محویت ہوتی ہے کہ کچھ خیر نہیں رہتی۔
- (۱۲) ایک دن یہی ہی حیات کا جو وقت میں سے صحت کی طرف رخ کیا ایک شوقانی سے مت طاری ہوئی

طلب سے خلف ہی اس وقت علاج ہے۔

۱۱) اللہ تعالیٰ حیر کے ساتھ کمال و تاج فرما۔

۱۲) جی دلتا ہے کہ صرف یہ جزو یا دھڑنک ہے ان صا ہوں کی رائے سبب طبع کی پیداوار ہے جو کہ مشاء ہیں اور میرے جی ہو۔ نکلنے کی مبادیہ اسباب ہے جو رہاں دو جہانی ہیں تو شرقی مٹی ہے مگر انشا اللہ انہی میں دو حصر اب بھی ال سبب حیر کی کمی رہائیں گے۔ لیکن ان سبب حصہ سے پھر سبب طبع بھی پیدا ہو گئے ہیں نہ سے مٹی اسباب کی بھی ضرورت ہے تا کہ دماغ نے علاج کے صحیح دوا کی ہوئے سے دوحیر سبب کم نہیں گئے ہاں اگر کسی معالج کا دماغ اسلامی علاج سے کم تر ہے۔ اور یہی مزاج سے، یا دوا تر ہو تو نہیں یہی دماغ سے اس طرح خطاب کرتا ہے۔

از نقد سر نکلیں صبر ۱۱ ﴿﴾ روئے بادام خشکی می نمود
از ہیلہ قبض شد اطلال رفت ﴿﴾ تب آتش و دہا شد ہم لغت
سستی دل شد نوز و جواب کم ﴿﴾ سوز چشم و دہا پر دہا و غم
ثربت وادید و دسبب او ﴿﴾ از طبع و کلا بیت یکسر آید
== شریعت ==

۱۳) تقدیر سے نہیں سے صبر کرتی رہی (اور ابدام کا جی خشک رہا تھا۔

۱۴) پیدا (جو نہیں کتب ہے) اس سے قبض ہو گیا اور کھل کر جیت ہوتا جا، ہاں اسی طرح) پانی روج ٹھنڈی چیز ہے) مٹی کے سل کی طرح آگ (یعنی بخار) کا دوا دوا رہا گیا۔

۱۵) دس کی سستی بڑھ گئی دہینہ کم ہو گئی۔ نگہ و دس پر دوا و غم کی طعن زیادہ ہو گئی۔

۱۶) ثربت دوا دواں اور عجز کے اسباب (کی تشخیص) کے طبعیوں کی عت قسم کردی

(نوشدار کا مطلب یہ ہے نہ بردہ ایہوں سے نئے اسبابات ہوئی اور طبعیوں کی ہے کسی اور علاج میں تاوان سے صیبوں کو دیکل ردوا۔ بقول نہ مرحوم۔

پیار عشق کا۔ تجھ سے ہوا علاج ﴿﴾ کہ سے طبعیہ توحی ہا کہ پھر تیرا کیا علاج

(حدیث مضمون: ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲

۱۰ اللہ اللہ۔ کتنی بڑی ہمت ہے مگر کبھی کبھی اس کے دوست غلطی ہوئے گا اختصار بھی ہو جائے تو سب پریشانیوں کا دور ختم ہو جائیں اور غرضی پریشانی کی کچھ ضرورت جائے تو عقلی سکون وطمینان ہوئے سے دوہل پریشانی اذیت دینے والی نہ ہوگی پھر وہ پریشان کہہ لے گی مستحق نہ رہے جیسے محبوب اپنے عاشق کو سے کرتی دھوپ میں بیٹھ جائے دھوپ سے بدن ضرور گرم ہوگا مگر روح صغدی ہوگی اور اس وقت اگر محبوب کہے کہ میں تو کہیں بیٹھوں گا کترتھ کو دھوپ ناگوار ہو مجھ سے دور سایہ میں جا کر بیٹھ جاؤ اس وقت یہی کہے گا کہ ہر کجا در بود حرم نشینا ﴿﴾ خوں سرداں ست سے قمر میں ہر کجا یوسف دے باشد جوہا ﴿﴾ صحت ست آں گر چہ باشد قمر چاہ ہاتھ دور رخ ست است اسماء لڑا ﴿﴾ بے تو صحت دور رخ ست اے دربار

== شریعت ==

● اس جگہ محبوب خوشی سے رہتا ہے دو آقاؤں سے بھی اونچی جگہ ہے وہ جگہ میں میں نہیں ہے۔
● جہاں چاندی صورت والے یوسف علیہ السلام ہوں دو چہرہ صحت ہے مگر چہرہ کنویں کی گہرائی میں نہیں۔
ہو۔

● اے محبوب تیرے بغیر تو صحت بھی دور رخ ہے اور تیرے ساتھ دور رخ بھی صحت ہے۔

۱۱ خدا کے اس جرو سے حقیقہ سبب کی نہیں تو تحقیق ہوتی ہے اس سبب کا حاصل دو جرو سے مرکب ہے ایک بزد خاص قسم کے خیالات جس کی کچھ مثالیں بھی اس عبارت میں لکھی ہیں اور جن کو آپ وہم اور خیالات کہتے ہیں اور جن کو آپ پریشان کہتے ہیں۔ دوسرے جردان خیالات کی حقیقت اور ان کے اثر میں غور فرماتا ہے۔ جب سبب کی تحقیق ہوگئی اور علاج کی حقیقت (پیماری کے) سبب کو دور کرتا ہے۔ سبب دو چیزوں سے مرکب تھا جو ابھی دکھا ہوئے تو اس کے ازالہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک صورت پہلے جرد کو ختم کرنا بھی خیالات کا بند ہونا سوچو کہ یہ خیالات غیر اختیاری ہیں اس لئے ان کا بند کرنا بھی غیر اختیار کی ہے اور کٹر اہل طریق ہی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور ناکامی سے پریشان ہوتے ہیں۔ ناکامی لازم ہے کیونکہ غیر اختیاری بات کی ہتھش غیر مقدور (یعنی قوت سے باہر چر) کی کوشش ہے چونکہ وہ اس کوشش کو نہیں چھوڑتے اس لئے پریشانی ان کو کہیں چھوڑتی تو کوئی پٹہ ہاتھوں میں چٹکا ہوتے ہیں۔ ہندہ تو اس مرض کی مرضی فضائی ہے بحر اس کے عابد سے قلب دوہا۔ وف ہو کر اصرار جس سبب کی طرف بڑھ جاتا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ عذر کی یہ صورت بالکل غیر اختیار کی ہے۔ بعض لوگ اس کے متعلق اس غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ (جو لوگ باطنی

نہت سے کوئی کام کرتے ہیں۔ تلاش میں ج جاتے ہیں پہلے تو ایسے شخص کا مدعا خود غیر حقیقی سے اس کی
نظارہ میں عرض ہوتا جاتا ہے۔ دوسرے اگر کوئی اس میں بھی گیا جس کے تصرف سے عارضی طور پر کچھ آہدہ ضرر ہو
جائے ہیں سبب کا حاملہ نہیں آتا۔ اس سے جدا ہو کے بعد پھر موت آتا ہے۔

علاج کی دوسری صورت دوسرے ج کو ختم کرنا ہے۔ حسی ان خیالات کی حقیقت اور ان کے اثر میں غور کرنا
یہ ختم کرنا ہے اور علاج کی یہ صورت اختیار ہے اس لئے اختیار کرے لے سبھی صورت متعین ہو گئی۔ یہ
کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں اور دوسرے کے طور پر ان مثالوں کو بیان کے لئے اختیار کرتا ہوں۔

پہلی مثال کی حقیقت صحت ۱ معصوب ہونا۔ دوسری مثال کی حقیقت جنوں کے مرض سے بھڑانا۔ تیسری
مثال کی حقیقت ایمان کے ملنے سے کام مطلوب ہونا۔ چوتھی مثال کی حقیقت ایمان کے رائل ہونے سے بھڑانا۔
یہ کچھ صحت و ایمان اور شرعی طور پر مطلوب ہیں اگرچہ معصوب ہونے میں روزوں منع ہیں۔ ان
کے مطلوب ہونے کے سے ان کی ضد سے بھاگ ضروری ہے۔ یہ بھاگنا جن چیزوں کی وجہ سے ضروری ہے
(یعنی صحت اور ایمان کا بقاء)۔ یہاں اس کی شرعی طور پر اچھا ہونا ضروری ہے اس سے یہ بات ثابت ہوں کہ یہ
پاروں (جو اوپر ذکر ہوئے) کا حصہ ہیں برے خیالات نہیں ہیں۔

گھر یہ شہر ہو کہ دوسری مثال میں خود کشی کا خیال کیسے اچھا ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال
حال ہو چکا ہوں۔ حق سے آئے تو شک برے لیکن جب میرا اختیار ہے تو میرا اختیار ہے (یعنی شرعی طور پر
برا نہیں ہوتا تو) اس سے معلوم ہوا کہ (یعنی شرعی طور پر) نہیں ہے۔

اب رہی یہ بات کہ پسندیدہ ہونا تو اس میں قصص یہ ہے کہ پسندیدہ ہو بھی ہو سکتا ہے مگر اس سے بچنے
اور گناہ ہونے کی وجہ سے اس پر جو پریشانیاں ہیں اس پریشانی سے بچنے کے لئے برا ہونا بھی کافی ہے پسندیدہ ہونا
ضروری نہیں ہے۔ لیکن اس پریشانیاں ہی وہ ایمان کے رائل ہونے سے بھاگنا ہے اور یہ بھاگنا پسندیدہ ہے
کہ ضرورت یہی خود کشی کے اعتبار سے پسندیدہ ہو۔ پسندیدہ ہونا کچھ شے سے تو برابر ہوگا بالکل
ظاہر ہے اور وہ بھی کافی ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ان چار مثالوں کے علاوہ دوسری جو حالات غیر عقاریہ ہیں جن کی طرف خط میں "ذمیرہ" کے
حوالہ سے اشارہ کیا ہے وہ پسندیدہ نہیں گئے یا ضرور بدے تو نہ ہوں گے ان خیالات کی یہ حقیقت ہے اور
حقیقت کے اعتبار سے شریعت نے ان کو صاف فرمایا ہے پھر مومن کا ان سے پریشان ہو مائل کے معنی ہے اور
حقیقت میں یا ایک شیطان کا ہونا کہ ہے کہ مومن کا پریشان کرے کے لئے اس حیانت کو کتب صیانت شکل میں

پیش کرتا ہے جس کو شیطان کے مقابلہ میں قوت سے کام لینا چاہئے۔ اس حقیقت کو اور اسی طرح کہ جو ابھی مذکور ہوا پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اور بالکل پروا نہیں کرنا چاہئے تاکہ شیطان کی سمت پست ہو جائے اور اس کا بیچا چھوڑ دے۔ اسی لئے شیطان اس شخص سے بہت گھبراتا ہے جو ان حقائق کو ظاہر کر کے اس کے ہاں کو توڑ ڈالتا ہے اس مضمون کو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "نفیہ و حدیث عس الشیطان من اللہ عابد" کہ ایک قہمیہ شیطان پر ہزار ماحول سے زیادہ بھاری ہے۔ اور مومن کی اسی قوت کو یہ شیطان کے اسی ضعف کو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "انہ لیس لہ سلطان علی الذہن اموا وعلی بہم یتوکلون" جو مومن ہیں اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ان پر شیطان کا کوئی زور نہیں چلا سکتا۔ اور ارشاد فرمایا ہے "ان کیدا الشیطان کلن ضعیفا" شیطان کا راز کھڑا کر دیتا ہے۔ یہ تو ان خیالات کی حقیقت تھی۔

سب اثر کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ عموماً قرآن و حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مومن کو چھٹی سے چھوٹی تکلیف پر اجر ملتا ہے۔ ان (اموال) کا تکلیف ہونا ظاہر ہے تو اس میں بھی اجر ملے گا اور اگر چہ پیش ہوئے کا حکم ہے۔ اس لئے ان (خیالات کے لئے) کا تقاضا یہ ہے کہ ان خیالات کے آگے سے سرور ہوا جائے گا اگرچہ مردود کی طرح اس بوجھ سے گردن ٹوٹ دے مگر اجرت بھی تو ملے گی اور اگرچہ اس اجر کے لئے ہرگز آخرت ہی میں ہے مگر اکثر دنیا میں بھی یہ بوجھ اتار دیا جاتا ہے "کہما حال تعالیٰ الہم تشرع لک صدقہ و وضعنا عنک و یرک الفی انقض ظہرک" (اے محمد ﷺ) کیا ہم نے آپ کا سید کھوں نہیں دیا اور جو بوجھ آپ پر تھا اس کو اتار دیا جس نے آپ کی گردن توڑ دی تھی۔ احادیث میں خود حضور اقدس ﷺ کے عقب کی کیفیت آئی ہے کہ آپ کو کئی مرتبہ پتھر سے لڑا گیا اور آپ کا خیال ہوتا تھا لیکن دنیا میں بھی اتنے بھروسے کے لئے بھی تیار ہونا چاہئے عیدیت (بندگی) یہی ہے۔

ہر ذریعہ دوسرے ہائی دن ﴿﴾ مگر طرب و بار دینی تر بلا
مگر مرحمت و مدان شکر ست ﴿﴾ سے مراد ہی نے مراد دلیر ست
ناخوش تو خوش ہوا بر جان مس ﴿﴾ دل عدائے بد دل زبان میں

=====

- ۱۔ تم باطل مطلوب و ملوث بھی جاؤ گے اگر تم محبوب کی خوشی اور معیشت میں فرق نہیں کرو گے۔
- ۲۔ اگر تمہارا مراد کا حشر نہ تھا ہے۔ تو کہیں بے مراد کی مراد نہیں ہے۔

۱) مجھے ہے ہر کی انگوٹھی گوار ہے ہر اوں پہن مار پر ہے۔

اگر ہوں حقیقت جاں سے ما جو جس سے گھر یاں محبوب کی صرب سے اوں خطاب کا تعلق ہے۔

تو بیک ہے گرہاں از عشق ❀ تو بحر نامی چہ میدانی رشت

ترجمہ: "تو بیک رخصت رخصت سے بھاگ رہا ہے تھر تو صرف عشق کا نام ہی معلوم ہے۔"

یہ عام اصول کے اعتبار سے تقریبی اور ایسے دوسروں کے، یا میں حصہ دیتے کہ سب کچھ بھی اصول "ان میں رہ حضرت محمد سے منہ مساوی کی شکایت کی نظر کو۔" یہ لالے سے مل کر کوئلہ ہو چکا اور وہ پسند تھا۔ قصور ہے کہ جب میں یہ ارشاد فرمایا "الحمد لله الذي رد كبدہ اسی الم موحدة" اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اسی خیال کو دوسرے تک رکھا اور "دارہ صریح لا یمنان وامثالہا" یہ دوسرا بیان ہے۔

یہ مصرع ہے کہ اگر شریعت کے خلاف دوسری چیزیں اننا باطل سمجھے کہ وہی کافی ہے۔ اس سے ترک کا اصل یہ ہوا کہ یہ نیک غیر اضیاء کی مجیدہ نے جو اثر کا جب علامات بیان سے حتیٰ کہ گرمی وقت بھی ان میں ملتا (اگرچہ "حرمت" ماقول وہ ہے یہ ملتا لیکن ان اسوں کی طرف توجہ دیتی نہیں لیکن "رخصت" ہو بھی) تب بھی کچھ حزن نہیں ہے۔ جس طرح بعض سخت یاریوں میں اس سے شہید ہوتا ہے یہ بھی حکایت کی ہے اس میں بھی شہید مرے گا الحمد للہ کہ معصومین جزو کافی حد تک یاں میں آئیں گے

۲) تکلیف ہی سے تودوم بڑھتے ہیں۔

راں دانا کامیا رہہشید ❀ سر۔ ہر شہم افرستہ

اگر ہوں بے ہوش تھیں شامت ❀ ہیں رویدہ سوسوہ تعمیر شامت

ترجمہ:

۱) ہوا علیہ السلام سے جو دہیں رہا شامت کی ہیں ان کی وجہ سے ان کے درجات مادی مخلوق سے بلند ہو گئے۔

۲) یہ دوست کا رہا جس میں پاک کرے کے لئے ہے سو تم کی طرف چل جہاں تمہیں رہا ہے۔

برداشت کرے اور اس کے کی ضرورت نہیں ہے بارداشت کی لئے یا جاتا ہے کہ دوسروں کا سلسلہ رہا نہیں لیکن اس پر عرض کیا جا چکا ہے کہ جڑنا بھی معصاں وائیں کیونکہ ان پر تعمیر سے اور ان کو غفلت اساطیر پر

— (شعر و بیانیہ) —

تو تھوڑی سی ساکھ و تہہ پٹی یہ ہے کہ اولاً:۔۔۔ حالاً:۔۔۔ بجائے اولیاء کے مقالات و مہولوں (تجوید کرتا ہوں اور تھوڑے لے بھی حاصل قسم کے جن کا اس بخت یب حاصل والدہ (افتخار) تجوید کرتا ہوں یہی احباب اعظم عربی یہ صرف جو مل جائے اس کتاب اور جامہ کا جو کہ چوٹی صدمہ میں سے سطح ہر جگہ مطالعہ میں ٹھکانا مطلوب ہے اس لئے سننے کا شغل رکھئے۔ گراں کا کوئی خاص پرویز و رکھش ہو تو خصوصیت سے اس کا زور و تکرار اور ایک بار تم ہونے کے بعد ہر اس کا اعادہ (کیجئے) اور جس روز سستی پر چوہ خیال تم آئے اس روز ناعد کر دیجئے۔ جس وقت سستی تم اور حیاض زیادہ ہو تو زیادہ مقدار کرو دیجئے۔ درودوں کی کمی یہ تقدیر کی فریادیں میں متعدد روز پہلی رکھئے اور جب دروغ پر سے پریشانی و شکرم ہو جائے اس وقت حیات کی کتاب "الصحة و الشوق و الانس و الرحمة" کا اسی طرح شغل رکھئے۔ بھی یہ مطالعہ میں ہے۔

ان سب تدبیر کے ساتھ مشترک تدبیر یہ مراقبہ و استحضار (کرتا) کہ ہم پہ در تصرف کرنے والے کو ان چیز یا تجویز کرے والے (کہنہ یوں) محبوب عقلی کو تصرف اور تجویز کا حق ہے، وہ جو تصرف و تجویز کرنے کی سبب حاصل جبر سے ٹرچا اس وقت ہمارے کچھ میں رہے جو ہم میں آج بھی جاتا ہے ہاں جن اعمال کا ہم کو حکم فرمایا ہے وہ اس کا تصرف ہے اس کا اہتمام۔ ہر تھوڑے بھی ملنے ہی کے تصرف کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ اس یقین کا تا و رتوی کرنا کہ اصرار کے کسی تصرف سے جو بھو سے پروا نہشت ہو نیک صحت و بہبود پائے بلکہ جن بھی قسم ہو جائے وہی تصرف سب سے بڑا رحمت ہے۔

عاشق جام قرعہ آنگہ شد کہ بدست خویش حوالم شام کھند
چو ہمیں پیشش سر شود و خدای پیشش غیش جاں بد
نایام چانت خدای نام چو جاں پاک اند با بعد
سے رانکش چمن شہ ہے کشد سوئے تحف و بہترین جا ہے کشد
نیم جاں بستاند و صمد جاں ادب آنچه در و صمت یا بد نہ بد
گردیدے سو لا وہ قہر او کے شوقی آن طرف مطلق قہر جو
فصل سیر و درخشی انجام بلکہ مشفق دریاں تم نہاد کھ

ترجمہ

- عاشق و سدا (عجیب) خوشی کا یہاں اس وقت پتے ہیں جب معشوق ان کو خود پہ ہاتھ سے قتل کرے ہیں۔
- حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح (پے آپ، برونی کے علم پر پیش رہے کے لئے) اس کے آگے

سرکہ، مٹی، خوشبو، لہسن، چھریں کے آگے جانے سے۔

۱۰ تاکہ تیرہ سالوں میں پانچ سو سال کی عمر سے (بیش سے بڑے خوشبو کے ساتھ مکمل رہے جیسے حضرت محمد ﷺ کی پاک جہان (پچاس سو سال کی عمر سے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قرب حاصل کرے خوشبو سے

۱۱ جس شخص کو ایسا بادشاہ قتل کرنا ہے تو اس کو (حقیقت میں قتل نہیں کرتا ہے بلکہ بیش کی موت کے تحت اور غلط ترین درجہ کی طرف سے جاتا ہے۔

۱۲ (دو) آدمی جاں بے ڈا تو ۲۰ جاں بے ڈا بھی اور در الحام (دو) گاؤں تمہارے خیال میں بھی نہ سنے۔

۱۳ اگر وہ اس پر قبضہ کرے میں اس کا ہاتھ نہ بگھاتا تو وہ مجھ سے بڑے، دو جہاں کیوں (ایسا) عصب زدہ

۱۴ بچہ بچہ کے رحم سے در کر کا پتا نہ لیں (بیمت کی) کہاں اس کے) اس میں بھی نہ کے بچے گھوڑے میں (خوشبو سے) کیونکہ یہ رحم و رحمت کے لئے مفید ہے۔

یہ بھی پیش نظر رکھنا ہے۔

اس باب کا بابی درالشمس ﴿﴾ سرہ جرح مفتاح الراجحہ

ترجمہ: جو آزمائشیں (عظیم الشان) سے بلاشتہ ہیں ان کی جو سے ان کے درجہ ہادی کلوت سے اونچے ہو گئے۔

یہ اس کو بھی نہ نظر نہ پڑے۔

تو بہت رنج و غریب عشق ﴿﴾ تو بجز نام سے چہ میدان رحمت

و بہت رنج و غریب عشق ﴿﴾ نہ جا بھٹل نہ یہ شوق

ترجمہ:۔۔۔۔۔

۱۰ تو یک رخسار کو عشق سے مراد ہے تجھے عشق سے نام کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہے۔

۱۱ ترجمہ: تم سے بھر جاؤ گے تو تمہارا کس طرح سے ہوگا۔ (جی جب شیخ کی اصلاح

نہی پر تاک بھرتا چلا، تو تمہاری اصلاح کیسے ہوگی جیسے "مید" کو سب گزرا جاتا ہے تو سب وہ صاحب ہوتا ہے مگر حالت نہ صلا کا سمجھنا چاہئے (معد) صبر و صبر ۳۳۳۳۔

اور یہ نئے سبب اختیار کیا جائے۔

چوتھ قسیم حد و مراد عشق ﴿﴾ خوش حاکم و حارس عشق

(دوسرے کتب و رسائل)

چست توحید خدا آرمین ﴿ خوشن را پیش واحد سوشن
گر بخندنی کہ بفردی چه در ﴾ ہستی بچوں شب خود را بسوز

== توحید ==

① اللہ تعالیٰ کی تعظیم کو لپا لپا کرنے کی کیا صورت ہے؟ ہے آپ کو حاکم اور دانے (کی طرح حقیر و ذلیل) بنالینا۔

② توحید خدا عمل میں لانے کی کیا صورت ہے؟ (تو وہ یہ ہے کہ) خود کو واحد خدا کے آگے ناکر دینا ہے۔

③ اگر تم دس کی طرح روشن ہوتا چاہو تو اپنی ہستی کو جوارات کی طرح (تاریک) ہے بنا کر دو۔

اور ان مرئیات توحیدیہ توحید پر مشقیہ عہد یہ کی تھریل کے لئے کہ بھی اس مرئیات سے عجیب اور استعجا (سے پرمانی) دھوی کا حشرہ بھی ہے جب دعا کا اچھل (عاجزی) کا عمل بھی مریضی تک اس مرئیات سے زیادہ نکلا جائے کہ یہ بھی توحید میں کایک حصہ ہے جیسے لوہے میں اعلیٰ کاظم ہے کے اجسام میں اس کی تقریر کر دی ہے اعلیٰ کی طرح دعا کا بھی قسم ہے۔ یہ علم عبد کو عہد میں یک تصرف ہے اس کا اختیار کرنا صرف توحید میں ہے اور یہ بھی توحید میں (اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا) ہے۔ یہ ہے وہ طریق جس کو اعلیٰ نظر و فکر و محسوس و ایک جگہ جمع سمجھ کر مشکل سمجھتا ہے اور یہ حقیقت میں دو ایک طرح کی چیزوں کو ایک جگہ جمع کرنا ہے جسے وہ توحید میں کو اس وقت پیش کرنا اعلیٰ اور عبادت حق ہے کہ تھریل عبادت میں بہت سارے مطلق "مکمل" اور اللہ تعالیٰ یہ سب تمام جسد اور روح کی اصلاح کے لئے کافی ہوگا۔ "فخطوہ وکلوا حبیباً مرث واللہ الشافی الکافی والسلام" تمت البتہ

مثال: اس طرح اس سے بھی طاعت کی نیت کے وقت میں جو ساروں وغیر طاعت کے بلا اختیار پیش آتے ہیں ان کے بعد کرنے کا کیا علاج ہے

تحقیق: دسائیں اخلاص میں رکاوٹ بنیں ہیں پہلے تو وہ غیر انفرادی ہیں دوسرے نماز سے وہ تو تصور نہیں۔ مثال: نماز کے حلال کے وقت غیر تحریر سے کچھ پہلے کو کشش کرنا ہوں کہ غیر طاعت کا دوسرا قلب میں نہ آئے مگر پھر بھی کاسیابی نہیں ہوتی۔

تحقیق: ذرا کس بات کا ہے اخلاص کے خلاف ہونا اور معلوم ہو گیا لیکن اگر چاہا تو چھ کر (یہ دسائیں) ہوں تو صدق (بھی چاہی کے) خلاف ہیں مگر جب بعیر روئے کے ہوں تو صدق کے خلاف بھی نہیں۔

مثال: انوں کو تحریر توڑنے کی باری آ جاتی ہے۔

تحقیق ۱۴۸۴

بھائی! دیکھو، جگہ میں رہ رہ کر غصا رہا ہے۔ اس جگہ سے کھڑے رہو، وقت ہے، بھائی! اور غم نہیں، ہر طرف سے۔ وہ کئی بار سے

پیش قدمی یہ فعل غبار سے گزرتا اس کی طرف سے آتا ہے۔ انتہی سے توجہ میں رہا چاہتے اور بس رہے اور تعذبات سے کٹھن میں۔

حالتِ اہل حق کی کیا ہے۔ جس کے لیے ہمارا حق ہے۔

حقیق اور سب عمر

حکایت بہت دور سے حالت ہوئی کہ کوئی شخص جو یہ چاہتا تھا کہ اس کی قسمیں سنا، بھی شکایت
 کے لئے ملے وقت پا کر سے بہت نصیب ہے۔ اس کے لئے راجست خربنگی، میر دو غبرو تو
 قمر و بہت ہی تکلیف دیں۔ یہ بعد بعد آئے، مہارت محی کے ساتھ جو اور پناہوں سے ٹوٹا، بھی
 دیتے ہیں مگر اس کی چاہنا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ نجات عولی کی فلم میں
 جس کی کتاب ہے۔ کئی سال پہلے شیطان کو ملے۔ اسے امیر و میر دوں میں بھی دس پہ بوجھ دیا
 ہے۔ وہ بدعتوں کی انکے جسمیں شکایت منہ، ہونے سے اور شرم کی ہے۔ جہاں کتاب کے نام ہو، پہ لفظ
 شرارت سے پرانی رہے ہیں۔ ان دھرم شاہ میں حکما سے ہیں تو پھر اس کے بدلے میں ہم، دن وقت
 آئے تو یہ حال کو یہاں کیوں نہیں رہا؟ ہم کہیں رہتے ہیں۔ عرصہ کہانی بھائی تو سب معاصی اللہ ہونا نصیب
 کامل نہ اس پر رہا۔ مگر یہ یوں تو چلتا دو چھوڑ دیں یا خود بدعتوں کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ یہاں
 بہت سے بوجھ ہوتا ہے۔

مُتَّبِعِينَ حال پہ ہے لیکن نہ ہمیں شرک ہے نہ حق تعالیٰ سے۔ ہم انہیں اذکار کی سے۔ اللہ تعالیٰ سے آخرت ہے مثلاً، کیا کہہ دیکھو کہ ہے وہ مستحقانِ بدرگم کور ہے وہ مستحق

خائن سر سے پٹے پٹی اطراف چہ نہ فی ہستی پہ معانی طلب رہتا ہوں جو لفظ ال سے تکی سوزی لہذا اداؤ
تو تاتھ مگر قلب میں چاہت پیڑ نہیں بولی تھی۔ اور چند یہاں اس میں ایسے کہ اس نے حالت خراب
نہ ۵ صبر ہے جدوجہت میں یہاں ہے اور میں سے بہت چاہا۔ جو خود خواہیہ تو مصیبتوں کی
تعلیم یہاں مگر یہاں ۵ صبر ہے جو رعصہ لہذا ہے

① یہاں راستہ کا ہمارا علم اس حد تک ہے کہ حیرت کی حالت بھی فیصلہ موقوف ہے پھر اعمال کا مشلاہ

تجربہ میرہ کی مشقت گرت بھی ہو مگر انسان اسلام پر قائم رہے تو کیا حرج ہے۔ یہ شدہ شیطانی میرے نسب میں یہاں تک پہنچے گی کہ تجھ کے وقت میں جاگ اٹھتا ہوں مگر پڑھنے پر تھوکتھیں ہوں پہلے تھکے، بعد شرفی کے وقت پڑھ لیا تھا۔ آج وہ بھی نہیں ہوتا۔

تحقیق: خطرہ انکار بھی ہو گا کی چیز نہیں مگر اس کا غلبہ و جہم طبیعت کو بہت پریشان کر دیتا ہے دل پر بہت ہی غم و ادا رہتی ہو جاتا ہے سو یہ شرعی امراض میں سے تو نہیں ہے۔ اس حیثیت سے اس کا علاج ضروری نہیں مگر امراض طبعیہ میں سے سخت درجہ کا مرض سے جس لئے اس کا علاج آسان اور تجربہ دہلا، مختصر عرض کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ خطرہ کی حیثیت نفس کا بلکہ اختیار کسی بری چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقل کے متعلق کرے اور حکم و طاعت کے تسلیم کر لینے سے ہے کہ نفس جس وقت فیک طرف متوجہ ہوتا ہے دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اس لئے جب کسی بری چیز کا خیال دل میں آئے تو اس کے دوا کرے کہ خدا میں اور نہ اس کے اسباب میں غور کرے کہ اس سے زیادہ لپٹتا ہے بلکہ نور کسی نیک چیز کی طرف خیال کو متوجہ کر دے اس سے وہ برا خیال خود بخود دور ہو جائے گا اور اگر وہ پھر خیال میں آئے پھر ایسی کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس مذہب سے اس کا اثر بلکہ خود بخود خطرہ ہی (قوت) متغلب سے بالکل نکل جائے گا۔ اس کا کلی علاج یہی ہے حدیث میں جو ایسے وقت میں بعضی حکم یا مطلق ذکر کی ترغیب دی گئی ہے اس سے یہ علاج مستحب ہے۔

باقی معاملات جو شیخ کے نزدیک معمول کے ہیں جیسے تصور شیخ یا پاس فتناس یا ام ذات کے نقش کا خیال کرنا و سب ایسی گل کے جزئیات ہیں۔ اگر خطرات سے پریشان ہو کر ضعف قلب وں کی کٹھوری یا خفایا یا غارت جسم یا کسی مرض کے پیش آنے کی صورت آگئی ہو تو علاج مذکور کے ساتھ دل کو قوت دینے والی اور خوش رکھنے والی دواں پھر انجی ممد عند اللہ عرضی مرض کی دواؤں کا استعمال بھی کیا جانا ضروری ہے چونکہ بعض سالکوں کو یہ گمان پیش آتی ہے جس سے ان کے غاہروں و باطنی انتظام میں خلل پڑ جاتا ہے اس لئے اس کی اصلاح عرض کر دی گئی اس علاج کو سہل و دشوار کی حد سے بے قدری کی نظر سے متنبہ رہیں امتحان کر کے اس کا صحیح طریقہ ظہر فرمائیے

از اشرف علی غنی بخیر مت مومن کمال عیند انفس بلوک اللہ ندائی فی ہمدانکم اسلام علیکم

رحمۃ اللہ و ہر کلمہ

گئی دفع ہوئے آپ کا کھڑا حالات معلوم ہوئے۔ انشاء اللہ آپ کا ایمان بالکل کامل ہے، اس میں کسی طرح کا نقصان، خلل نہیں ہے۔ آپ نے جو حالت لکھی ہے اور اس کو ایمان کی کمی کا درجہ سمجھا ہے یہی حالت آپ کے گمان ایمان کی دلیل ہے۔ مگر چونکہ آپ کو بھی علم کم ہے اس وجہ سے خوف اور قلق کا جہم ہو گیا ہے ہوت

آپ کی حالت سڑی ہوئی کے فائل ہے۔ ہوسہ کی یہ حالت وارد وہ ایک ہوسہ ہونا برابر ہوں آپ کو پہلی مرتبہ پیش نہیں آئی کوئی ایسا سالک و واصل ابن اللہ جس سے شر کو بہتہ میں یہ گھاٹی پیش نہ آتی ہو۔ ان میں جو عارف یا کسی عارف سے متعلق محبت و عقیدہ کا رکھتے والے سے اس کی نظر میں تو یہ بالکل کچھ نہیں معلوم ہوتی ہے اور جوہر چاہے داسے چاہے وہ کل ہو یا نہ رکے طرح طرح کی پیشانیوں میں جھکا ہوا جانتے ہیں۔

عزیز! صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کسی عالم کا کسی عارف کا مرتبہ نہیں ہوا۔ ان تک کو یہ قصہ پیش آیا یہ قسم قسم کے سالوں سے گھیر اور دسواں بھی ہے جس کو وہ دس پرانا ناچل کر کوٹھو جاسے سے بڑا اور سخت تر اور گراں بردار ناگوار جانتے تھے، خرابیوں کے حصول یعنی نقصان کی خدمت میں اس کا کرکریا حصول سے مراد، داک صبر ہمع الامہان نہیں یہ تو ایمان کی کھلی ہوئی نشانی ہے۔ وجہ سے اور اس لئے کہ چودہ ہاں جانا ہے جہاں متعلق پاتا ہے۔ اس سے اگر متعلق ایمان اس شخص کے قلب میں نہ ہوتا تو شیطان بالکل بھی اس کے پیچھے نہ پڑتا یہ بتل چکا ہے کہ اس شخص کو دسواں پیش آنے ہیں اور جو تسبیح و تہجد و اشرا ہیں اس کو کبھی اس کا تعلق ہی نہیں ہوتا کیونکہ شیطان ان سے جب گناہ کر رہا ہے تو اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسے سر میں جھلا کرے جس میں کسی قسم کا گناہ ہی نہیں صرف رنج ہی رہتا ہے۔

دوسرے کے لئے ایمان کی علامت ہے کہ مومن نے جب اس کو برسمہاں لئے کہ گراں شخص کے ایمان میں ملے ہوتا تو اس کو ضرر حیات نہ پہنچ سکتا مگر کوئی سے تو اس پر ناہاں پر مطمئن ہوتا اور اس میں اس کے قلب کو انکسراج ہوتا کہ ریت نہ ہوں جس کا تمام لٹا کر دیکھا جاتا ہے۔ جب اس شخص سے ان کو مکروہ سمجھا تو ان کے ہمسار کو حق سمجھا ہے اور کبھی ایمان ہے۔

عرض ان وجہ سے یہ ایمان کی علامت ہے۔ ہرگز ہرگز نفرتیں بلکہ گناہ و مصیبت ہی نہیں لیکن گناہ و برا فعل ہے جو خود اختیار سے کرے اور چونکہ دسواں پر عقیدہ رکھتا ہے اس لئے وہ گناہ نہیں ہو سکتے جب گناہ نہیں بلکہ اس پر پیشانی ہونا افضل ہے۔

یہ دوسری حقیقت ہے برہنہ یا بھلے ہوئے کی رہا کہ علاج کسی سارے علاجوں سے بہتر علاج جس کو کسیر عظیم کہنا چاہیے یہی ہے کہ اس کا کچھ علاج نہ کیا جائے بلکہ جوت و میری کے ساتھ اور یقین و عزم کے ساتھ یہ سمجھے اور دل میں یہ خیال رہے کہ جب یہ اللہ کے اب گناہ نہیں دہرنا کوئی مرض نہیں پھر کیا تم سب بلکہ یہ معلوم ہو گیا کہ یہ بدیہی ایمان ہے تو اس پر اٹنا اور خوش ہونا چاہیے سب یہ شخص خوش ہوگا تو شیطان سے وہ ہوسہ تو خاص اس لئے ڈالا تھا کہ یہ شخص فکری ہوگا جب وہ دیکھے گئے کہ یہ شخص تو خوش ہوتا ہے اور اس کا خوش ہونا اس

کوئٹہ میں اگلے ۵ سو سو سالہ تاریخ - لکھنا - سنہ ۱۸۵۷ء میں لکھنا کے قریب ایک بڑے قلعہ میں

ماہنامہ نیشنل ایجوکیشنل ریویو، دہلی، ۱۹۷۱ء، ص ۱۰۱

نہ صرف یہ کہ ان کے پاس علم و فہم ہو بلکہ ان کے پاس علم و فہم ہو

— محمد میر بے رحمی کرے —

[illegible]

یہ سب سنیہوں کی ہے جو پچاس ہجری بمقامِ ہجرتِ نبویؐ کے وقت تک ۱۲ مئی ۱۲۰۱ء تک رہے، اچھا ہے کہ

پیش از آن کہ حرب مکر ہو جاوے۔ — مگر جو بہتہ بہتہ سے گھبراہٹ میں اچھا بوسہ دے۔ مناسبتاً یہ ہے

[illegible]

میں نے ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۲ء تک ۱۶ بجے کے قریب ہر صبح ۱۰۰ سٹریٹ میکر ۱۰۰ سٹریٹ میکر کے قریب سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ کہانی ہے کسی سے وہ ہے؟ بے ممانہ جیہ ہوتا ہے، ہر قسم کے حد میں مانتا ہے

$$y_1, y_2, \dots, y_n \in \mathbb{R}^n \quad (1)$$

(۲) عطا جی، راجو جی، ویدو سہاسی، مانجی کھنیر اور نئے حلقہ کے عہدے دار

افکار و خیالات کی بنیاد پر جس طرح ہم عمل کرتے ہیں۔ اے یہ قلب میں اس کا طرہ ہے۔

۱۳۔ اہل حق سے توجہ نہ رہا، ان کے اہم مسائل و وجوہات میں غور نہ کیا۔ جو وہ تقیہ و پناہ سے چھپا کر منہ سے جھپٹا کر نکالتے تھے۔

میں نے اس سے کہا ہے۔ طالب علم کی اس فکر پر میں نے کہا کہ اس سے پہلے اس کی تعلیم ہو۔

۱۰۸

سوال: حضرت حبیبہؓ نے نکاح کیا ہے؟

سے ایک مدحان ہے۔ ۱۰ کی کسی چیز میں سب سے زیادہ

[illegible][illegible]

وہاں سے پھر وہ سب سے

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔ اس لیے ہر انسان کی طبیعت اور استعداد مختلف ہے۔ اس لیے ہر انسان کو اپنی مرضی کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

یہ سب کے سب کے لئے ہے۔ یہ سب کے سب کے لئے ہے۔ یہ سب کے سب کے لئے ہے۔

□

تلاوت قرآن میں یکسوئی نہ ہونے کا علاج

حَالِ حال یہ ہے کہ اب کتریں پابندی کے ساتھ ہر روز صلاحت بھی پڑھنے لگے۔ جس وقت تک پڑھتا رہتا ہوں اس وقت تک ایسا معطوم ہوتا ہے کہ تصور کر رہے ہیں میں اس دوسرے حضرات کی رتے میں اتنی یکسوئی تلاوت قرآن مجید کے وقت نہیں ہوتی، ان مطلب نہ سمجھ کی وجہ سے یہ اور کوئی وجہ جو حیرت سمجھ میں نہیں آتی۔
تحقیق جو سمجھنے کی صورت نہیں لیکن جہل قرآن اور اس کے بغیر ہونے نقصان دہ نہیں ہے۔

نہ روز میں خیالات کا آنا اور اس کا علاج

حَالِ حال پڑھنے میں اصرار اور اس کے حالات بھی آتے ہیں اس وقت جمیعت کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تحقیق اگر ان حالات رکھتے ہیں (میں) رات کا دل نہ ہو رنج نہیں کرنا چاہئے اور اگر رنج بھی راتوں کے خیر داتا ہے تو یہ مفید ہے۔

ذکر کے وقت وساوس آنے کا علاج

حَالِ حال اس وقت کا وطیہ شام کے بعد پڑھتے تو جتنی آواز سے پڑھتا تھا کہ اب بالکل اس میں رہنا سے بہت ہوشیار رہتا ہوں کہ آواز سے آواز کو مگرنا کافی ہوتی ہے۔ بلکہ آواز سے کرنے وقت جمیعت زیادہ رنجور ہوتی ہے اور اس میں کرتے ہوئے کسی قسم کے خیالات ہوسکتے رہتے ہیں۔
تحقیق بعد آواز سے کہیں نہیں پڑھتے۔

حَالِ حال پھر اس وقت میں ہوتا ہے کہ جب اس دوسرے خیالوں کی طرف سے تو پھر شاید اس رہبان سے حروف الکرے کا کوئی فائدہ نہ ہو دوسرے عمر رہتے ہیں۔

تحقیق بعد دوسرے پھر بھی منع ہے جس بعمل عقول حدۃ غیر اہل (کہ اگر وہ پڑھ بھی لیں گے) گاتیت کے دن اسے پائے گا) معصوم جبکہ خیالات اختیار ہیں آپ کو بالکل کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

ذات حق کے تصور میں وساوس کا علاج

حَالِ حال تصور میں مختلف خیالات پیدا ہوتے رہتے مگر ماتی میں رہے دو ایک روز رہے اور جاتے رہے۔
بھی تصور میں آہ چاند آتا ہے کبھی یہ قسم بہت ہی چھوٹا معطوم ہوتا ہے کبھی قلب غلب (برس) اور حق حال

وقت منظر وہ (برقہ میں) (حالا کہ ان اللہ علی کل شئ۔ محیط اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کو گھیر رہا ہے) ہر قلب کی طرف قریب کرنے کے وقت معلوم ہو۔ ہر قلب سے کوئی چیز ابھر رہی ہے اور یہ کیفیت باقی بھی ہے کبھی بچا چہرہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ کچھ دنوں تک لفظ اللہ کا قبل اس ذات اللطیف پر مستبہ (دور) معلوم ہوتا تھا۔ اب تو یہ حالت نہیں ہے ذات پاک کے لئے ایک تصور خیال میں ہے ؟ ہر قلمین سے پاک اور کیفیت ہر قلمین قلب میں بلا کسی صورت و شکل کے تصور میں آتی ہے۔ ذکر کے وقت اس کے ساتھ ہی یہ بھی آتا ہے کہ اس وقت ذات پاک کہ (لا مثل لہ) کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے، کہاں یہ خیالی تصور مگر ساتھ ہی اس سے ایک عجیب حسرت پیدا ہوئی ہے جیسا کہ کوئی شخص بھیجیں بدن کر سانسے آجائے اور وہ شخص (جس کے سامنے آجائے) اس کو پہچانے لے تو اس کے خیال میں تو وہ اصلی صورت ہوگی اور آٹھ کے سامنے دوسروں میں حال کترین کا ہوتا ہے مگر یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی حضور قلب کے وقت ظلمت اور نورانیت یعنی خیالی آنکھ اور حیاں تصور کے درمیان شعاع کی طرح کے ظلمات پیدا ہو جاتے ہیں موجودہ دیکھنے کی حالت کے درمیان میں مائل ہو جاتے ہیں جیسا کہ آداب کے دیکھنے سے شعاع آداب نکلتی ہوئی ہے وہاں شعاع کی تیزوی نکلتی ہوئی ہے اور یہاں شعاع کی کیفیت ہوتی ہے۔

اب حال ایک نئی پریشانی ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ کثرت خیال گزرتا تھا کہ اس عالم میں پیدا ہونے کے بعد جو دوری ہوگئی کاٹھ یہ (ماں حال مستحضر رہنے وغیرہ کی) یہ نصیحتات مست جاتی اور وہی (تفصیل) بودیم یا شدہ وجود اللہ تعالیٰ ساتھ رہتے، پھر حجاب کے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے اور ذات حق کو ہر طرف (برقہ کی طرح) اراد جاتی اور یہ (بندہ اسطرلاب) (برقہ میں ہوتا) اور یہ حالت تصور کی تیسری حالت (جس میں دلی برقہ اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس میں ہے) کے ظاہر ہو جاتا۔

اب حضور اقدس میں گزشتہ یہ ہے عرصہ ایک ہفتہ ہوا مغرب کے بعد حسب معمول ذکر میں مشغول رہا یہ معلوم ہوا کہ اپنا وجود ایک کالے نکتہ کی طرح ہے اور ذات حق اس کو گھیرے ہوئے ہے مگر قلب سے ملکہ اس طرف بہت کشش ہوئی کترین توجہ نہ کرتا تھا کہ جو دوسرا عالم ہے کہ قلب کی طرف متوجہ رہے۔ اس بار کوئی ایسی حالت ہوئی تو قلب میں ہوئی جب یہ حطرہ دور نہ ہوا تو ذکر چھوڑ کر دوسرے کام میں مشغول ہو گیا جب سے اب تک ایک کلاکت کثرت افادات رہتا ہے مگر اس ذہنوں کے ساتھ نہیں مگر یکدلی میں رکاوٹ ہے

پتہ تحقیق میں نے اس باتوں کے بارے میں غائبی یہاں کے رہائے قیوم میں ایک مکتوب میں ملخص (تفصیل کے ساتھ) فیصلہ لکھا تھا غائب آپ اس کو بھول گئے اب دوبارہ اس کے مطالعہ کی طرف توجہ کرتا ہوں اور سب کا

مردم شمریں دو زبانوں سے

اے بدن روئے و کال بقیں میں کلمہ طیب ہے کہ میں تمہیں میں

میں چھوڑے ۱۰۰۰۔ جو وہم اور میرے میں وہاں سے بدواں ہے اس نے میرے میں سے

اور مثال سے پرست جو

ہیں بند و نہ پر مائل طور سے معصومہ نبویہ (کرنا نہیں چاہے) سے شمر لکھتے ہیں

۱۔ عام طور سے۔ لکھ صوبہ کا نام میں بیاد جا۔ اس میں شمر سے۔ لکھ کی حاتی سے اللہ تعالیٰ

سے میں کی میں سے جس اللہ تعالیٰ کی چیز کے ساتھ شمعیں میں سے چہ یعنی اللہ تعالیٰ کی چیز میں نظر

و میں کی چیز سے۔ کچھ عام۔ اخیر کی قید سے عشاء دیکھتے میں اس صوبہ اللہ تعالیٰ میں ال ادج

پر سے اپنی چیز میں کی شمعیں نہیں۔ سے بدواں شمر سے بغیر سے میں۔

بھلا تو اس وقت سے بغیر میں۔ چہ میں اس میں لکھی دیکھتے ہیں۔

یہ عقیدہ ان محدثین سے ہے کہ اب اس کا ہے کا کتا یا بدواں صوبہ، لکھ کی حاتی سے صوبہ

میں صوبہ سے بدواں چیز حرات میں عربی سے وہاں میں شمعیں (یعنی کی چیز) میں وہاں نامی چیز

سے ساتھ ساتھ اس سے صوبہ لکھ میں اس سے جسے لکھ سے چہ نام سے وہ صوبہ لکھ میں لکھ سے

میں سے کلام یہ لکھ لکھ کی میں سے اس کی بدواں شمر سے وہاں میں ال سے بغیر میں

و میں سے۔

بھلا شمعیں سے کلام میں جو میں کی میں سے یا میں سے اس سے عشاء میں سے والیں صوبہ

یہاں میں لکھ سے لکھ میں سرزمین میں۔ اس کی ہے حسی میں۔ چہ لکھیں وہ سے لکھیں صوبہ

سے میں شمر کی بدواں لکھیں چہ کا ورنہ ہوگا بدواں تعالیٰ کا کوئی شمر و شمر میں نہیں۔ وہاں کی

سے میں کی ہوگی صوبہ بدواں ورنہ میں صوبہ شمر۔ لکھ شمر سے چہ میں لکھ سے شمر کا

مقرر نہیں سے اس میں بدواں شمعیں لکھ شمر کھنڈہ صوبہ بدواں تعالیٰ صوبہ میں سے

و میں سے

وہمہ و بدواں کا علاج

خلق میں ہوں سے وہم سے کلام بدواں سے وہاں میں شمر سے وہم سے

اس سے فکر میں یہ قسم کی مٹا ہٹ پائی اس وجہ سے مجھے اپنی بیت کے غلوں میں شہرہ فتح ہو گیا ہے اور اللہ
کرتا ہیں کہ کلام اللہ شریف کے عقد کرے کا شکل غلوں بیت مائل ہونے تک مغز کی دوا آئندہ جیسا
حضرت کا مراد۔

تحقیق ہرگز ایسا نہ کیجئے بجا ہشت دن وجہ سے نیت میں غلوں کے۔ ہونے کا خیر کرنا ہی بھی غلط ہے اور
شیطان کو ہر عمل مادی کے چھڑاویہ کا ایک اچھا ذریعہ ہاتھ ہے۔ نا۔ لوگوں سے تعریف کر دئی اور آپ کو شہرہ
میں ڈال دو۔ ہر مگوں نے فرملا ہے کہ جس طرح لوگوں کے لئے عمل کرنا دیا ہے اسی طرح لوگوں کی وجہ سے عمل
مجھڑ دینا بھی رایا ہے۔ (عزیز و عزیزہ ریف ص ۱۰۰)

حکایت بدو کو نماز میں بہت دیر میں ہوتے ہیں۔ ہر کار خیر میں حوصلہ خوار سے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ تجھے
کمال ملان۔ کچھ رہا ہے اسی لئے تیر یہ فعل روا ہے اور سعد (تقریب سے کے لئے عمل کرے) میں داخل ہے جو
اکثر فرضی مار کے علاوہ باقی اعمال حسہ کے چھڑ دینے پر مجبور رہتا ہے علاج فرمایا جائے۔

تحقیق صرف کسی کے دیکھے سے تو نہیں ہوتی جب تک کہ مال دکھانے کا ارادہ نہ کرے اور یہ بات بھی
کمال لحاظ ہے کہ ارادہ اختیار کرنے سے صرف دکھانے کا ارادہ بغیر اختیار کے آجائے وہ وہ نہیں ہے۔ اس علم کو گنج
کرنا بھی اس خیال کا علاج ہے اور اس خیال کی چاہت پر عمل نہ کرنا۔ یعنی حاجت کو ترک نہ کرنا اس کا مکمل علاج
ہے۔

دوسرے ریا و عجب کا علاج

حکایت کبھی ذکر کرتے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی سنگ تو تعریف کرے گا۔
تحقیق (اس کا احوال ہے جو تو قصاں وہ نہیں۔

حکایت اگر کوئی مرہ پر تعریف کرتا ہے تو چھو گنا ہے اس کا علاج نہ کرنا۔
تحقیق مرہ پر چھو گنا عقل کے اعتبار سے برا گنا ہے تو قصاں وہ نہیں ہے۔

ناشکری کے دوسرے کا علاج

حکایت چھری ہوئی ہے اس کا سوچنے سے بھی افسوس نہیں ہوتا کہیں یہ حق تعالیٰ کی ناشکری تو نہیں ہے۔
تحقیق چھریوں کا حل حکیم صاحب سے سن کر چھری کا افسوس اور آپ کے استخاں (جسے کہتے ہیں خوشی
بولی ناشکریوں کا خیال عجیب ہے ناشکری جو دیکر ہے اس کی وجہ سے کہ وہ افسوس کرتے، اس سے تعلق نہ ہونے

اور ہے اور ہر چہ عام ہے۔ ہے بہت سے مغلوں سے وہ سپہ سالار ہے اگرچہ اس کا نام کن
مظاہر میں نکلے گا۔ حقیقت میں شکر ہے۔ ہر گز چھوٹے سے لے کر

عجب کے کہ سوئے کا علاج

حالت (۱۹) میں کہ جسم جانہ سے مراد کھد سے ان میں کوئی کام نہیں ہے۔ یہ وہی وہی عمارت ہے جس پر وہ نے جس طرح ہاتھ لگایا ہے وہی بدلتی ہوئی رہتا ہوں۔ یہ ہاں میں مگر وہی کے مسائل و عجیب و غریب نہیں رہتے۔ جو کہ یہ سب بقیہ کچھ تو ان باتوں میں۔ کہ ان کے پیچھے مارا کچھ پھینکا ہوں مگر یہ حال ہوتا ہے کہ سب سب کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ہر سے علانہ بھی کچھ طرح سے دیکھیں ہو گے کہیں میں، تو اب۔ وہیں ہاں کے کچھ دیکھیں تو ان کے لیے یہ پڑھا ہوا ہے کہ ہاں میں کچھ ہی اس سے ہاں میں ہیں جو کہ ان باتوں سے تو ہے والے اچھا کھنڈا ہوا ہے

تحقیق میں ہے وہی قصہ اس میں ہے۔ بعد ازاں اس نے جو باتیں علم و ادب کے حلقوں میں یہاں تک کہ وہ ان کے ہاں مقبول ہو گئیں۔

نہز میں قلبی پریشانی کا علاج

خواب مارا جس میں وقت گزرا تھا اسے آگ میں اسی طرح کی طرح دیکھا جانے

تحقیقِ رُفِاق کے ماضی صرف توحیدِ وجود سے بالابہد موعودے میں

حالیہ عید الفصحی کے چار پہلے ہر مملکت و ملک میں بہت بڑی گنت تھا اور بہت اونچے اور فصیح محسوس ہوتی تھی۔ یہ حالت صرف ان دنوں میں رہتی تھی۔ ان دنوں میں بچے نہ کہ خصوصاً بچے دعا کرتے رہتے تھے۔ ان کے ان کے ہاتھوں میں لکڑے میں لکھ کر مجھو ہوتی تھی۔ یہ دعاؤں عربیہ اور فارسی کے ہوتے تھے۔ وہ حالت آہستہ آہستہ بدلتی گئی۔ اب ہندو اور مسلمانوں میں یہ حالت بدلتی ہوئی ہے۔ اب ان کے ہاتھوں میں لکڑے کے بجائے پتے اور پتوں کے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لکڑے کے بجائے پتے اور پتوں کے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لکڑے کے بجائے پتے اور پتوں کے ہوتے ہیں۔

۱۰۱۔ ازل و قبلہ کے لئے تھے۔ یہی کام کرتے تھے۔

خَالِ مدہ : مک شکایت نہ تھی۔ ہر مہ ۱۰ روٹ کی میٹرونی پورن مسک دیا۔ نے رتے میں گر چہ

ہیں۔ یہ گاہے صلیب لگتا ہوں کہ میں تھا کہ چاہاں و سر کر لڑا کرتا ہوں۔ ایک مجلس کو سوچتا ہوں کہ میں پادری لفظ سے جہاں ملتی تھی میں نہیں جانتے تھا کہ وہاں کی کوسوچہ بوسہ گھر دینا کرے کے اور جو وہاں ہو چکی ہے جہر ہی رحمت ہوتی آتی ہے پھر بھول ہو جاتی ہے عرض قیام دار میں کئی کئی مرتبہ یہ کہتا ہے کہ میں ہوں کہ میں چلی آ رہی تھی بھٹا ہوں کیونکہ وہ جس کا قسم ہے تو ضرور منتظر رہا تھا کہ میں بھی اس طرح اور مر سب جہر نہ لرا ہوں۔

تحقیق یہ ہے کہ میرے طریقے سے ان کی بھی تدبیر جو دن بھی رہی پادری مبالغہ کرنے سے طبیعت تلک سے جان پہچان کا سے تھی چوڑے لگتا ہے۔

حکایت کہ میں اس میں تو فصلوں میں بڑھے جاتا ہے لیکن مقررین کی سے نہایت دور مجھ سے کہ بہت وقت دل بھٹا ہے پھر وہ نہ چاہتا ہے کہ اس خطی سے بڑھ کر قسم کر دے کی سے طبیعت کہ بہت سی وہ اور تھقیق لہر پریشان ہوئی ہے

تحقیق یہ ہے کہ میں نے اس کی بھی پروا نہ کی جس طرح وہ پورا کر لیا کہ ان شاء اللہ صلیب پیشہ و کر کے کی برکت سے بہ پریشانی خود حال رہے گی ایماندار بھی۔

سوال کہ اگر کوئی جو کچھ فکر پڑھے جس کے واسطے لڑا ہے مجھے سے دور صلیب صلیب وہ وقت میں یہ بلا لگا رہے تھے چلے جاتے ہیں اس کے علاوہ وہی بہت قابل گرفت نہیں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی طرح صلیب میں ہوں بلا کیوں کے سے جتنی کوشش کی جاتی ہے کی ہی سیاحت کی باقی باقی جاتی ہے۔ آخر اس حیات کی وجہ سے عارضی کہ وہ ملتا ہے۔ اس وقت طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے کہ یہ کی چاہتا ہے کہ پناہ دیکھتا ہے

۱۔ یہ واقعہ

خبر اپنی یہی قسم ہے کہ زیادہ کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے طبیعت پریشان ہو کر خیریت (مسائل) جہر جاتے ہیں لیکن وجہ سے انشاء نہ ہوئی کیوں کہ ہائے کی۔ اس کے پادری میں پوری کامیابی۔ اس بھی ایماندار بھی چنداں میں اس طریقے سے ضرور ہو

حکایت حضرت (کاتب خط پادری) الامام محمد حسین صاحب آقا پادری مرہم کے مرے ہیں۔ اور اب وہ داخل و مجرہ حضرت مولانا محمد ثریف علی صاحب قباوی دینے مجھ کے مشورہ سے کرتے ہیں (۲) مرشد و جہر اللہ اللہ اللہ سے (۳) نصیر فرمایاں عرض کرتا ہوں، اس سے جو باتیں پیدا ہوئیں سے بھی عرض نہ لرا ہوں کہ وہ مرہم مرہم سے نہ پناہ بھی لڑا کرتا ہوں۔ نہ میرے۔ کال پر بہت کم رہتا ہوتا ہے صرف صبح کو دو میں جھٹنے کے

سے جاتا ہوں۔ اس بحرِ سحر میں مجھ کے ایک حجرہ میں تھا پراہن ہوں۔ نکلی معاش بھی گھر کی۔ مگر وہ بدور کی
عالم میں کی ہوتی حاتی ہے۔ سخت پریشان ہوں۔

حقیقیاتیاتی حاتم کے باقی سے یاد رہا۔ ہوسے کی فکر رانی پریشان کی سید ہے کیونکہ وہ غیر انقیاد کی ہے
وہ برہنہ یاری سے سرگھر ہوا۔ کا قلعہ ناگس ہے سورہ نگس ناگس رانیقیہ پریشان ہے۔

حائے بعدہ کو ہمیشہ حد کے فضل سے مزید پرست کا بہت شفیق تھا۔ سب ایک ایک ہلکے سے وہاں حالت میں
جلا سے کہ اس کے تصور سے بھی جی گھبراتا ہے۔ خواہ اس دوست بہت ہی تکلیف دہ نہ تھا۔ اسے جانتے ہیں
مگر خواہ اس کے مطابق مثلاً یہاں سے راحت کے آگے گھٹات بھی ادا کرنا مشکل موجد تھے ہیں۔ سب اس کی وجہ
سے انہی کو حکمت پریشانی اور امیدیں سے۔ امید ہے کہ حضرت دلا اور علاج کر، کرتی کرنا نہیں

وہ سید ہے کہ جب ہر کی سیت داندہ کرت کر پڑھنا شروع کرتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز سے
بالا ہو جائے اور بہت دن بھی ہو جائے اور ساس بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی آتے بھی
میں "حرفِ مکرر" سے میں ہے حد تکلف اجوتا ہے اور۔ ساس ٹوٹتی جاتا ہے۔ خواہ اپنے علاج سے
فلانیہ میں ممکن ہو جاتا ہے۔ "حرکتِ قلب" میں گھبراہٹ پیدا ہونے لگتی ہے پھر اس سے طبیعت بھی بے چین ہو جاتی
ہے۔ یہ طبیعت بھری مازوں سے مقابلے میں سرس و۔ اس میں زیادہ محسوس ہوتی ہے اسی طرح طالبِ قرآن
مجد میں بھی بہت دیر لگتی ہے۔

حقیقیاتیاتی اس کا سبب باطن سے اور بہت کچھ ہیں بلکہ ضعفِ قلب ہے کہ قید سے گرم ہو کر پریشان ہو گئے ملکا
ہے ماز میں دوسری حالت سے مقابلے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اس پریشان کا اثر اس میں ظاہر ہوتا ہے اور
اس میں "ماہِ قید" کے کہ "وہ" ناہوتا ہے جس سے دل میں رکاوٹ سمیت میں بھی دوسرے افکار سے
مقابلے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج کسی طبیب سے مشورہ سے ہے۔

حائے بعدہ سے یہ بات ہے کہ جو ماز میں پڑھتا ہوں بہت سی تہذیبیں لکھی ہوتی ہیں جن میں طلوع ہیں
ہوتے۔ میدانِ حضور کے بارے میں بھی کچھ باتیں تاکہ میری رائے سے سچے دل سے ساتھ ہوں

حقیقیاتیاتی آپ صدق و عزم سے ماضی سمجھتے ہیں

حائے بعدہ چونکہ حضور میرے پیروں میں ہیں اس وجہ سے حضور سے امید کالی ہے کہ کچھ وظائف ایسے ہیں جن میں
ہم سب میرے دل میں یاقوت دور ہو جائے اور مجھے عبادت مل جائے۔

حقیقیاتیاتی آپ کے دل میں سبیل کی حقیقت کی ب

خُحَال یہ ماضی تہجہ، ایک نغمہ کائنات کا سید دار ہے۔ یہ عرصہ سے زلفت والا ہے (حدود کریم) اس کو دیر کا کام رکھے، قلبی فطرت رکھتا ہے، کس شخص کے ہاں ہلاکت کے قریب پہنچے گی ب سمجھ کر اس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، شہد عارف راہِ حق کے لئے تھکاتی اپنے مصلحتوں سے اس شخص سے مشغول ہو کر اس کے گناہوں سے بے خبر رہا، حیاتِ دلکشا اور روحِ حیاتِ عطا کرے۔ حضورِ الٰہی میری حالت کی تبدیلی انسان کے فائدہ ہے، میرے میں کچھ کم و کر کم اللہ ہوتا تھا اور اس وقت قلبِ بہت ہی خوش رہتا تھا، باقی ماز، میرہ، جس طرف اس طرف معنی ہیں اور محاسنِ عیون کا وہ جیسے اب ہے پہلے بھی تھا۔ کسی میں کچھ زیادتی نہ تھی لیکن اس وقت کی حالت یہ تھی کہ میں اس کا منظر دیکھتا تھا، یہ چاہا کرتا تھا کہ اس کا بخت چلے جائے تاکہ وہ سے چھٹی پا کر ہر چہوں اور اخصیہ ہو، شوق میں کا تھا

اب یہ ہے کہ عاز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو یہی چاہتا ہوں کہ وہ اس سے کہیں جو ختم ہو جائے۔ فداں کام کروں اور بالکل ہی نہیں کرتا۔ یہ صفحہ میں جانا ہوں اور خود غلام کا یاں ساتھ دیتا ہے۔ گھر میں پڑھا ہوں تو جی بھانے غرضیکہ کسی طرف تہی نہیں لگتا، ذکر کرے گا بھی لی، اور اور ناگہان بھانے کی بات ہے کہ ذکر سے اہل ذرا ہوں۔ غیور کا یہی غلبہ ہوتا ہے اور کسی طرح اشتغال میں ہوں حضرت کوں وظیفہ چاہا، ہر ایک سے عطا کرے، میں جس سے عدل اس وقت دیکھ کر اطمینان قلب اور صحت کا ذوق حاصل ہو

تحقیق کسی حالِ ولید میں کوئی ایسا حال نہیں رہا ہے کہ ہر وقت میں جی لگے تھے۔ اسی طرح اس کی اور بھی کوئی تہی نہیں۔ اس لئے تحقیق کی حکم ہے۔ اس (جی لگے) کا انتظار نہ کرے، کام میں لگا دے۔ جس تہی پہنچی کہ حق میں ہے اس میں کوئی نہ رہے کہ اس پر تمام برکات حاصل ہو جاتے ہیں جو اس وقت تہی میں بھی نہیں رہتے حاصل ہونے کے بعد نظر آ جائیں گے۔

خُحَال گھر میں رہے کہ اکثر وہ میں نہیں رہا، دھرباں میں رہتے ہیں تہیہ الہیہ کے چھوٹے گھر میں آ گیا کہ حالات وہاں میں نہیں تو وہ کسی کی خوش رہا

تحقیق نہیں کوئی تہی نہیں رہا، میں نے اس میں اور بہت ہی ہر شخص کا فائدہ ہے جس (کوشش) میں مشقت زیادہ ہو یا اصل مقصود میں زیادہ ہو گئے، اس شخص کا اصل مقصد نہیں اس سے بھی بھلی کوشش کریں

خُحَال نہیں اگر وہ خیالات خود بخود آ جائیں تو اس کی فکر میں نہ پڑنا چاہئے اور یہ بھی رہا ہے کہ ایک ایک لفظ

لوگ سوچتے تھے کہ یہ بڑا بڑا شخص تھا۔ مگر اس شخص کا یہ حال تھا کہ اس نے اپنے
 بچوں کو بھی سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

پھر یہ شخص کہ جس کا نام تھا کہ وہ تیس سال کا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو
 سیکھایا کہ سب کو سیکھایا۔

میں ہمارے رشتے کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے بہت سی باتوں سے توہین کی توفیق مرحمت فرمائی۔ جس کی قصبہ کی راحت و آسائش سے عروسی مسلسل ہے۔ جس سے ایک اطلاع بھی کھٹکے آتا ہے کہ کچھ باتوں کے لئے اپنے کو حضرت مرشد (ایک اور بزرگ سے بیعت میں گریہ سے ساتھ بھی اس کی جیسا سہارا رکھتے ہیں اس لئے ان کا حضور اقدس میں درج ہوا۔ ۱۲۲ شرف) کا تصور کے آستان پر لاؤ ہوں۔

تَحْقِیقِ حَقِیْقِی میں نے یہ تمام حال بے حد بچھڑی سے پڑھا ہے اس کا کل تو خور پ کے اس رسالہ میں موجود ہے آپ کیوں مدد و کفہ کو کٹھن نہ چاہتے ہیں۔ مذہب نے اہل و عیال کا مختلف نہ چاہے اصطلاحی (یعنی جیسے لوگ اس نام سے جانتے ہیں وہ) طہریہ و سنیہ و تہذیب و کسلی نہ مقصود ہے نہ اس کے انکار کی جوت ہے نہ بے چینی و حدیث قسم و حیالات نہ قصاص اور مقصود ہیں نہ ان کے شرک کے کاظم ہے۔ یہ سب طہریہ و تہذیب کی کیفیت میں جن کے وجہاں و فائدہ (ہونے اور نہ ہونے) کی تحقیق ران کے اسباب نہ ہر کی طہریہ بحث ہے۔ لیکن کیا چیز کی بھی روح کی بھی صفات ہونی ہیں جن میں مادہ کا اشتراک نہیں ہوتا اور وہ بے شک مطلوب ہیں اور طاعت پر ضرور حاصل ہو جاتی ہیں آج سنیہ و سنیہ کی لیکن اس کا رنگ میں جلی کیفیت سے بالکل ناگہا ہوتا ہے اور وہ روحی الطہریہ اس طہریہ یا طہریہ کی ساتھ اور روحی سکون اس طہریہ ہے چھٹی کے ساتھ اکثر ہوتا ہے اور ہوتا ہے کھد آپ میں بھی کھد ہے۔

فی سبیل: اگر خدا کی رضا میں آپ کی جان کا مطالبہ ہونے لگے اور مطالبہ کے صحیح ہونے میں کوئی جتنا ہی شہرہ بھی نہ رہے کیا اس وقت آپ کی رائے میں کچھ و کاوت پیدا ہوگی یا آپ ہے لئے چینی فیصد نہیں گئے کہ چہی حاضر کر دینا چاہئے کہ دوسرے وجہ میں اس صورت میں بعض مصالح کا کویت ہونا بھی ماننے آجائے کہ وہ آپ کے اس عزم کو ضعیف نہیں کر سکتا یہ ہے وہ الطہریہ جو روح کی صحت ہے اور بغیر طہریہ (آپ کی) حاصل ہے۔ لیکن جن کیفیات کو آپ سے منظور کھد ہے اور ان کے ضدوں کو موجود کھد ہے ان کا تعلق مادی وادست اور مادی تعلیم سے ضرور ہے تو اس کا سادہ طہریہ مسئلہ ہے روحی مسئلہ نہیں اور نہ ان کیفیات طہریہ میں گناہوں یا طہریہ کا پھول ہے بہت لیکن ہے اور حقیقت بھی ہے کہ ایک مطلع وہ پسندیدہ کیفیات حاصل نہ ہوں اور آپ عامی بلکہ کافر کو حاصل ہوں جب حضور و غیر حضور میں فرق معلوم ہوتا تو غیر حضور کے لئے کیوں مغر کر جائے (بھی میرے پاس غیر حضور کے لئے کیوں آیا ہے)

تَحْقِیقِ حَقِیْقِی دکر کھد کر کے علاوہ میں وادوں بہت کثرت سے آتے ہیں بہت ہی حکم و چتا ہے اور بھی تو ہے پاپ وادوں آتے ہیں اس سے پہلے تو یہ حالت نہیں تھی۔ مگر حال میں پچھا ہوئی ہے حالانکہ میں نہ ہوں

طرف دیں کرتا ہوں۔ پریشان ہوتا ہوں مگر، اگر میں کسوٹی و سکوٹی حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت ولی کے ارشاد وارہ میں وہ یہی لکھا ہے کہ جان بوجھ کر ملائے اور مراد سے کے بغیر میں تو پریشان نہ ہو یہ نقصانی ہو کہیں مگر اگر سے شادی و رقت ہوتا ہے اور اس وقت یہی نصرت معلوم ہوا ہے۔ جی ہاں چاہتا ہے روسا اس سے آئیں اس کے لئے یا رسول دعا بھی فرما دیجئے۔

تحقیق: غیر اختیار کی امور کے لئے صرف دعائی طریقہ ہے میں بھی دعا کرنا ہوں لکن مقاصد میں سے نہیں ہے۔

مثال: اگر میں متعدد حالات میں ہیں بھی غفلت ہوتی ہے بھی معصفت ہوتا ہے کبھی شوق ہوتا ہے ہوشیاری ہوتی ہے غفلت کی حالت میں دور ہوتا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اللہ کسی کو کہتے ہیں اور اس حالت میں دعا بھی نکلتی ہے۔ جب ہوش نا ہے تو اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ وعدہ لا شریف کام نام سے رہا ہوں اس سے دعا مانگ رہا ہوں پھر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ میرا نام سبکی لیا گیا اور میرے دعا مانگی گئی ہے اسکی حالت بہت اچھی ہے ایک حالت پر قلب نہیں رہتا۔

تحقیق: ایک حالت پر تو دوس دوس کا قلب نہیں رہتا جیسے کسی رخصتوں کی جا ہے وہاں، خیر میں میں چلنا ہے۔ ہر قدر پر چلنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے مگر چلنے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح ٹہنی یا توترا (کی بھی حالت ہے اور ٹہنی، توترا میں ایک یاد کرے۔ اگرچہ ہر عطر پر توجہ نہ ہو مگر توترا کا ارادہ بند کر توترا کو تپ رہتا ہے ہاں جان بوجھ کر توجہ میری طرف نہ پھیلا جائے جیسا کہ چل بوجھ کر چلنے کو میری طرف پھیلائے۔ سے پہچنے میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔

مثال: اس وقت کوئی خاص بات اگر ارش کے قائل ہیں۔ جو کترین کو پڑھنے کے واسطے رشاد ہوں سے ۱۱ بار بار اور بعد ازاں تعالٰیٰ پڑھتے ہوں مگر اس وقت تک یہ سب کچھ نہیں ہوتی ہے کسی کی وجہ سے کبھی پریشانی ہوتی ہے یہ بھی برعکس ہے۔

تحقیق: کیسلی پر نظر نہ کیجئے کہ بلر اختیار ہے غیر اختیار میں سے پہچنے پرنا بیت ۲ جہ کے ٹھوسے کا ارادہ رتا ہے جس کو کہہ سکتا ہو جو ہر طرح منحوس ہے۔ عمل کرے کہ اختیار کی ہے اور اصل مصور میں اسی کو خط بھی ہے۔ کہ عمر اختیار میں توترا کو دخل ہے۔ نکل مٹھیں، اگر کام میں گئے ہوتے ہاں حالات سے علاج دیتے ہیں شادی کرتا ہوں۔

مثال: بفضل تعالیٰ ماز میں کبھی کبھی مشغول ہو جاتا ہے۔

پہنچا اہد سنی حالت میں مگر صورت سے عرض حال نہ کرے تو کیا مراد پریشان اور تردد کی وجہ رہا وہ تر یہ ہے کہ بعضہ تو ہی تمام معمولات اوقات کی حفاظت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر ہلکی حالت میں کسی قسم کا دینی محسوس نہیں ہوتا جو بات پہلے دن سے تھی آج بھی ہے۔ خطرات (خیالات و مہاویں) میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

پتہ تحقیق اس سلوک کے سامنے میں پہلی شرط یقین کرے وہ (شیخ) پر یقین ہے۔ بعد کے بارے میں کیا کہ مقصود اس تمام تر جدوجہد سے دھائے حق ہے جس کا حصول دیا میں اور کھیر اس کا آخرت میں ہوتا اور دوسرے حالات جن کے مطلوب ہوئے کی طرف گئی نامہ میں ارشاد ہے وہ مطلوب نہیں تو اس میں

روز ہاگر دھت گو رو پاک نیست ﴿۱﴾ تو ہاں ہے آنکہ چوں تو پاک نیست
 نہ چھٹا، "دوس کے گدرا جائے پر حسرت اور انسو کی نہیں کرنا چاہیے اگر گئے تو بد سے گئے عشق جو
 اسی دوست ہے اور سب خرابوں سے پاک ہے اس کا رہنا کافی ہے۔" (مجموعہ حکیم ج ۱ ص ۱۸۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نواں باب

متفرقات کے بیان میں

تنخواہ بننے میں مصلحت

بخالؒ جب حضرت اس دیار میں رونق افروز ہوئے تھے اس سے پہلے اس خادم نے موردی کے کھائے سے اللہ تعالیٰ کی جناب پاد میں توبہ کی اور دعائے شفا کی اور بعد تعالیٰ برکت حضرت علیؑ سے شفا حاصل ہے۔ حضرت بھی دعا دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہم تک مستقیم رکھیں۔ میں نے مکر و دلوں سے کہہ کہ اب میں گھر میں نہ رہوں گا بلکہ جا رہا ہوں کہ اس سے اپنی ضرورتیں پوری ہیں۔ یہ سن کر حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی تحویل سے کھادوں گا اور تہا میں ضرورتیں کو پھراؤں گا تم ہمارے پاس رہو اگر نہ رہو گے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ نے سامنے تہا را دامن پڑے گا ان حضرت والد صاحب بھی بہت روئے دھوئے لگیں۔

اس صبر پر میں سبک نہ کر رہا تھا یہاں تک کہ اس سے باہر میدان میں ہوں مگر اس خیال سے کہ میرا حضرت والد صاحب پر ہے۔ یہ ایک چھڑ ڈال دیا اس میں کچھ لڑکوں کو پڑھانا ہوں۔ حال یہ ہے کہ جوڑے صاحب وصیت ہیں اس سے تنخواہ اور عور و بیوی کے بڑوں کو صحت معلوم دلوں و تکمیل یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی سے کچھ ہوں حال میں متوکل رہوں جو دے اس سے لے لوں اور جو دے اس سے نہ مانگوں اور منتظر کسی کا بھی نہ رہوں۔ اس میں حشر۔ اپنی رائے جو میرے صاحب کو توڑ رہا ہے۔

تجربہ فی انالی بھی صورت مناسب ہے اس میں مصلحت ظاہری ظاہر ہے اور مصلحت باطنی بس کی روک تھام ہے پھر چند دن دوسری صورت سے لئے مشورہ کر لیا جائے گا۔

مزاروں کی زیارت سے نفع کی امید

بخالؒ حج تہات ۱۳ جمادی الثانی کو بدو تہجد نماز کے بعد میٹھ ہوا ذکر رہا تھا کہ در خود کی سی اونٹ کی رہتا ہوں میں کسی بزرگ کے مزار پر گیا ہوں اور میں نے صاحب مزار کی طرف کچھ تصور کیا تو دیکھا کہ وہ مزار

بہت ہی دوری نور سے اس کو کچھ طلب کو بہت ہی راحت ہوئی مگر یہ معلوم نہیں کہ حضرت کا حال ہے۔ حضور
 و اہل بیت کی اہمیت تھی؟ حد کو پہلے کو رت پر جائے کاشقی بھی نہیں ہے اور اگر کئی دن چلتا ہے، کئی صحرے
 نماز سے بعد حضرت کا حال صاحب رحمہ اللہ کے لئے مزاح پر چلا جاتا ہوں مگر حضور اہل بیت صبر و ہمت سے
 کہ اگر صاحب مراد کی طرف خیر رہا ہوں تو صبر کو کچھ اس طرف بھیجی ہوئی ہے اور کچھ راحت کی بھی ہوئی
 ہے اور اس وقت طبیعت چاہتی ہے۔ حضرت و ملائکہ اس کی اہمیت ہے یا نہیں۔
 تحقیق یہاں اللہ کی سید ہے۔

شدید ضرورت میں پیشاب سے خارجی علاج

حالات پہلے ہی میں نے بتا دیے ہیں اب دوسرے طریقہ بہت دور کے ساتھ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں
 کہ جنت کے وقت پہ پیشاب کہ جنت میں سے سے پھر تھکا ہونے کے بعد اس پیشاب سے واسطہ کے
 مسوں کو صحت پر نہ ہو جو بعد میں سے امتحان کرتے، سے بھی رو ہیں گئے اول تو طبیعت کی حکمت کے خلاف
 سے دوسرے انسان کے جڑوں سے نکلنا صحت پر نہ ہو تو جڑوں سے نکلنا صحت پر نہ ہو، کا تجربہ
 بنا ہے میں اس سے جو خوشی ملتا ہے حضور ابنا۔ یہ واسطہ بھی اس کے کھنڈ۔
 تحقیق، اس شدید ضرورت میں تجربہ کیا ہے۔

تقریب مشہور و معتمد

حالات مشابہ سے رہتے ہیں۔

تحقیق، القاتل ان الحشرات (موت کی طرف توجہ) نے کو کہتے ہیں۔
 حالات اور معتمد۔

تحقیق، القاتل ان الحشرات (موت کی طرف توجہ) نے کو کہتے ہیں۔

حالات اور ان میں کیا فرق ہے، مگر چہ حضور کے حامل ہونے کے بعد ترقی ہے، بہت دانتے ہیں ان میں
 سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جسکی کہ تصور امامت میں خوب ملکہ سے نکلی ہے اگر۔
 تحقیق، یہ حضور کی ہے مگر معتمد ہے۔

وقت کو مقرر کرنے اور حفاظت کرنے کی تعلیم

حالات کا اہم ہوتا ہے کہ اکثر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہی وقت وہاں وغیرہ میں صرف کہو

تحقیق: جو شخص قرص اور کرے، وسعت نہ رکھتا ہو تو ادا کرے کا حکم آخرت کے معاملات میں اس کی طرف سے یہ حدیث سے ثابت ہے۔ متعین دہرہ چاہئے ہاں ۱۱۱ میں کتابی نہ ہو۔

قوس ادا تم العفر هو الله کی تاویل

خائن: بحر القام جاری سے موت محبوب معلوم ہوتی ہے کل صوبہ کے کام میں ایک کل متعارف ہے۔ (اللہ)۔ العفر هو (لقد) جب فقر قتل ہو چکے تو جس اللہ میں اس کی جستجو ہے تو اس کی کیا تاویل ہے۔ تحقیق: واللہ اعلم کس کا قوس ہے کبھی مورد بھی ہیں کہ حاکم مصلوب ہے نہ فقر کے چاروں سو۔ جس کی طرف داری تو دہوتی ہے وہ اللہ ہے۔ اور فقر میں فقری قتال کا مرجع مقصود ہوا ظاہر ہے۔

لفظ اللہ کا ادب

خائن: چوٹی میں یہ ہے کہ اللہ پاک ہے یا رک کی شان میں لفظ "تو" کہے سے حاکم کو کوب ملے آتا ہے۔ لفظ "تم" کے ساتھ خطاب کرتا ہے تو معترضین کہتے ہیں کہ "تم" کہے سے وہ حدیث میں نقص آتا ہے کیونکہ لفظ "تم" کا ہے۔

تحقیق: معترضین نہیں سمجھتے کہ یہ غیر دوسرے کے ادب کا لفظ نہیں سمجھتے۔

غیب اور مشاہدہ میں فرق

خائن: غیبی اس سے بعد کا یہ حال ہے کہ جو وقت اس وقت کا شوق اور سرور و ہمتی ہے اس طرف سے اس دور بڑے بڑے حکام سے سنا ہے بہت ہی ادب اور عاجزی اور خوف کے ساتھ حاشیہ کھڑے ہوتے ہیں اور اعضاء و اعضاء کی شکل نظر و کلام و ہاتھ و پیرہنے ساتھ کسی دوسرے کی حد نہ توہ نہیں کرتے۔ اس کی اور طرف جاتا ہے بلکہ اس پہ ایک خوف کی حالت لگتی ہوتی ہے جس سے وہ دوسری طرف کا خیال تک نہیں کرتا اس طرح ہر وہ حد علاقہ کا خیال نہ کرے اور ملامت نہ کرے۔ حاکم سرور ہونا چاہیے۔ لیکن یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ تحقیق: علی طور پر آتش حاکم رکھے اور اس سے بڑے تم نہ کیجئے۔ طبعاً نظر آئے اور اسے اس فرق سے

قرضہ ادا کرنا چاہئے

خائن: سب سے زیادہ خیراوست مجھے اس بات سے کہ مجھ پر دے بھی لوگوں کا جو گیا ہے۔ تحقیق: کیوں نہ

خداوند تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس سے دعا کی جائے، مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔
 تحقیق اگرچہ وہ اس کی امید نہ کر سکا، مگر وہ دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی۔
 خداوند تعالیٰ اس سے دعا فرماتا تھا کہ اس کی حالت میں اس کی دعا قبول ہو جائے۔
 کہ وہ دعا قبول ہو جائے۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 تحقیق اس کا کام اس سے کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔

تعلیم و تہذیب کے کا حکم

خداوند تعالیٰ اس سے دعا فرماتا تھا کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔

تحقیق یہ ہے کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔

حب و تخییر کا عمل مرنے پر دست نہیں

خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔
 خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا تھا۔

[illegible]

حال ”مذہب سے محروم و سبیلِ یمن و شریعت سے محکوم“ کے
تعلیمی و تعلیمیاتی امور کے لئے جہاد کا نعرہ ہے

طبیعتوں میں ایک ایک خصوصیت

تختِ خالی کہ عمر سے عمر ہم یہاں کیجیت اور تو یہ تمام کل سے مجھ سے ہفت یہ بات میں اپنی
حالِ دل سے ہم ہاں خالی ہوتے ہیں

[illegible]

حیاء، العلوم و غیرہ کا مطالعہ بعض کے لیے نافع نہ ہونا

حالات میں ہے۔ یعنی یہ اہم کاموں کے لئے۔ اس میں جو کچھ محکمہ سٹیج میں سے بخود و کسب
میں سے نکالے جاتی ہیں۔ اس کے بعد کسی دوسرے ادارے میں جوں و جاہل یہ وہاں سے اخراج
کے لئے کر کے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل
اس میں سے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل
یہ وہاں سے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل
یہ وہاں سے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل
یہ وہاں سے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل
یہ وہاں سے لیں ہیں۔ یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل یہ وہاں سے جوں و جاہل

غیب عدت شہودہ و یحتمل عطفک و جوبہ (کہ کوئی عمل بھی نہ کرے) و یادہ و مبداء (نہیں ہے کہ جس سے) یادہ و جوبہ ہے۔ یہ ہو جائے کہ اس کا دہرہ و مبداء یہ ہے کہ حقیر ہو جائے) کی عبارت کے مطابق عمل رہا ہے۔ اب کوئی عمل صادر ہوا تو بعد ازاں کی طرف سے کچھ نہ کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی وہ عمل قص کے ساتھ ہوا ہو کہ نقصان بہت ہو جاتا ہے۔ اس لئے سہارا بھی چڑھ لیتا ہو۔ اسی میں کوئی اصلاح نہ ہو تو اصلاح کرے گا چاہتا ہو۔

تحقیق اس کتاب کا مفاد ان کے لئے ملے گا۔ پھر سے موعودہ اور تہذیب و تمدن اور شعبہ دیکھئے اور پھر حالات سے متعلق ہوتے

ایصال ثواب

سوال: قرآن شریف پڑھ کر اس کا ثواب کسی کو بخش جاتا ہے تو پڑھنے والے کو بھی کچھ حصہ ملتا ہے یا نہیں۔
 کیونکہ اس سے اپنا حصہ ثواب دوسرے کو بخش دیتا۔ پھر اس کو کون سا حصہ ثواب ملتا ہے
 چھوٹا حصہ اس کی طرف سے کیا ہے۔ پڑھنے والے کے پاس ثواب رہتا ہے۔ انہیں ان کا حصہ ملے گا۔ مگر دوسرے کو ثواب بخش کسی حد تک بھی ضروری یا نقصان کا موجب ہوتا تو شرع کی طرف سے اس کی اجازت نہ ہوتی۔

مسائل اخذ فیہ میں طرز عمل

سوال: مسئلہ یہ کہ جو مال لقمی کے نام (اور اس مال کا اس میں حصہ کے ہمارے ہمارے کے مسئلہ کا) طرز عمل ہمارے صلح کے لوگوں سے کاوں میں چھٹی نہیں ہیں جو حضرت مال کے صاحب قسیمی ہوں گے۔ اس مسئلہ کے کمال میں پڑنے سے جو مالوں اور غیر مقصودوں میں ہمارے مال کو بہت بڑا موٹہ ملے گا۔ مگر اگر حق و حق پر تو یہ ہونا نہیں۔ حضرت کی صحبت کی برکت سے ان سب باتوں کا ہونا خیال نہیں۔ ہم و بیشیہ بنانا تو ہے نہیں مگر مسئلہ کے چھپنے پر تو یہ ہی پڑے گا۔ حال اس خبر کا متعدد مرتبہ مشورہ حضرات والہ کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ پہلے کیا مسئلہ ہے۔ خیر کر دیں۔

چھوٹا حصہ خود کسی کو خطاب۔ یا جائے جو شخص آپ کے عمل کے بارے میں دیکھے کوئی مناسب مدد کر دیا جائے اور جو آپ کے عمل سے جو دیکھے تو تحقیق و عمل کے بارے سے دیکھے دیکھا جائے کہ جو جو دیکھے۔ احتیاط کے لئے پڑھئے کہ دیکھا جائے کہ اس مسئلہ سے پیچھے

ہے (جس کا التزام پہنچنے کا قائل نہ تھا) نہ ہونے کے لئے اپنے وہ ضروری کھانا ہوں، یہ منصب حاصل نہیں کر میں گا جس میں حق کے چاکر ہونے کا جو کہ مسک حقی کے خلاف ہے فتویٰ دوں۔ اس کو درج بتاؤں، مذہب حقی کے دلائل پرچہ کہ صحیح ہیں جرح کریں۔ یہ بہری غلطی تھی۔ میں باب جموع کے لئے شہر کو شرط جانتا ہوں۔ چنانچہ ایک کتاب حمد اہل اسلام سے افشا ہے کہ جن حضرات کی نظر سے یہ کتاب گزرے وہ لوگ غنائے حقیقہ سے تحقیق کے بغیر اس پر عمل نہ کریں بلکہ کسی عالم حقی حقیق سے حاجت کریں کے مطابق عمل میں نہ لیں۔ عرض میں اس رسالہ سے جرح کرتا ہوں۔ (۱) اصل عبارت بہت ناقص تھی یہاں پوری کی گئی۔ یہ بعد اتمام نقل کی گئی ہے۔

دوسرا حصہ

میزبان: حضرت والا کے ارشاد کے مطابق مجلس کی فتح کی مسوقوں کی تفصیل کا یہ عرض ہے۔ اولاً وہ مسوق
مجلس کا حوالہ اللہ وکی مسوق ۳ میں مبالغہ ہے، ابتداً سوال کی عبارت یہ ہے: "ولا يجوز بيع السمك قبل ان يقطر الخ" (مجلس کی فتح جب تک ٹپکار نہ کر جائے جائز نہیں ہے) اس کا جواب اللہ وکی مسوق (۹)
۳۳۳ وہ حوادث الفتاویٰ مسوق ۵ سے شروع ہے۔ شہر کی بات جس کے بارے میں حضور نے رجوع کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا وہ ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مالک کو اختیار ہے کہ کسی دوسرے شخص کو شکار نہ کرنے دے اس پر
ہے کہ حضور نے حوادث الفتاویٰ مسوق (۹) میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ دیکھا جائے گا۔ اس کو پہلے سے اس حکم کے لئے
میرا کر رکھا تھا یا نہیں۔ یہی صورت میں مجلس مالک میں داخل ہو جائے گی۔ اس تحریر سے خیال یہ ہوتا ہے کہ جب
مجلس مالک میں داخل ہے تو مسیح کرنے کا حق بھی حاصل ہے اس کے بارے میں جو رائے دلا ہو بعد اس پر فرار کیا
جائے۔

چیلنج: یہ نقل بالکل غلط ہے میں نے علی الاطلاق رجوع کا ارادہ ظاہر نہ کیا تھا۔ خواہ اصل مضمون صحیح ہی ہو بلکہ
اس صحت میں کہ وہ قائل رجوع ہو نہایت میں کسی حجتاً نہیں واجب ہیں اس سے میرے پاس رسالہ اس
وقت موجود نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ نے نقل کی ہے۔ یہی جواب کے لئے کافی ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ میرا
کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کسی قدر مبالغہ کے، اس میں نیت کر لی ہو کہ ہم اس کو اس لئے توجہ کرتے ہیں
کہ جو مجلس اس میں ہوگی وہ جلدی ہوگی یا کسی مالک کو اس نیت سے کھینچا کہ جو مجلس اس میں پیدا ہوگی وہ جلدی
ہوگی تو میرا کرے نام یہ مطلب نہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ پہلے سے کسی حدیث یا مالک میں پھیلیں ہیں جو غیر
ملوک ہیں اور ی کے ساتھ کسی نے ٹیکہ گزرا۔ اس نیت سے بظاہر کہ اس مالک یا دریا میں سے جو مجلس اس کے

درا جائے وہ ظاہری ہوں، مگر ان پچیسوں پر قصہ ہے درے درے رہا ہوا یہ معنی ہیں سپا سرے کے
تو یہ ایسے سب پہلی صورت میں منہ کھے ہوئے ہیں، باہری میں جس حد عہدے یا تہذیب میں تو کچھ
ہے۔

تیسرے حصہ

سوال: حدام، میں عرض ہے کہ حضرت کے ارشاد کے معنی ہیں جو کہ مقام سرائے میر میں حضور کے لئے تھا
وہ مصلحتیں جس کا وعدہ یہ تھا حضرت کی خدمت میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اب کہ فقر و ان کا جو یہ دیا جائے۔
پسنا مسموم، خود اس سال امیدالہ نام مسموموں کے درجہ میں سے حضور کوئی دشمنی کا اظہار ہے۔

جواب: وہ مسموم بہت کھل چکا ہے۔

سوال: الام کے کسی مقام میں علان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

جواب: آپ خود اس کو لکھیں وہ انکار میں نہ پھر مشورہ کیجئے

سوال: وہ مسموم کچھ دن بیچ کی مہرجوں کی تقصیر میں ہیں یہ مسموم سمجھ میں آتا ہے۔ پھر والوں کو
ان سے کہہ دوں تو ان میں جی پی پی سے میں شکار کرے اور کہو کہ مالک سے کچیسوں کے شکار
کی عرض ہے آپ واسطے تیار رہے

جواب: تیار کر کے کے معنی مجھے میں عالی آپ سے غلطی ہوں سے میں سے میں سے معنی لکھ رہے ہیں

رنگی دعوت ہر دور کی میں نہ جانا

خدا کی دعوت میں اس خیال سے کہ ہم نے کام میں تیار رہتے کیونکہ ہم وحییت ہیں اور تقریب کے وقت
لوگ اس کی شہادتیں کریں گے کہ میاں تھے چچا بھی ہیں۔ جاہا سے
تحقیق بہت غائب۔

دیوان حافظ و مثنوی کا مطالعہ

حال: حضور سے میں مرحوم کا علم میں رہا تھا کہ وہاں حافظ و مثنوی کے مطالعہ سے شوق و محنت یہاں ہوتی
ہے محاذ سے وہ میں بھی اس پر مطالعہ میں ہوں۔

تحقیق: ہر دور میں ہر جگہ مطالعہ ہوتا ہے۔

مدرسہ سے تنخواہ مانگنا عار نہیں

حضرت مدرسہ سے تنخواہ مانگنے میں ہمارے اہل علم کی مجلس کے طالب علم، ماری معصوم ہوں، بے دخل چاہتا ہے کہ مستحق خودی میں اچھا ہے۔ مگر چاہے کہ انصاف پر غور کیا جائے کہ تنخواہ ملے۔ جب مرادہ ملک کر جانے میں تو وہی تنگی پڑے۔ سب مرادہ ہے کہ اس سے کہہ دوں کہ آپ بغیر مانگے تنخواہ دے دیا کر نہ۔ اس میں کبر تو نہیں

تحقیق: کہہ دیں ہر اگر پھر بھی نہ ملے، تمہیں کسی شان چاہی تو ہی غلاف شاں۔ پہلی تو "اشی" کا سبب مدارہ" (چہ پنے لولام) سے تھوڑی ہوتی ہے) بلکہ اس سے تنگی کبر ہے

پردہ کی تاکید

حضرت پردہ کے متعلق میں۔ بہت چار کر یہ مانگنا معصوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عورتوں کی چہرے سے محو رہے۔

تحقیق: حد جانے چاہتے ہیں۔ جو مسرت میں جاتا ہوں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک عورت کی ہر بات اور بے غمردہ اور ایک جگہ نماز میں سب سے کہنے کہ سننے سے پاؤں نہ اٹھائے اور سب مل کر تاکید کر دے کہ تم سے پردہ کرے۔ اس میں گمراہی، بالکل مجبور دھڑکاؤ۔ پھر بات تمام کرے تم کو اطلاع دیجئے اب حد تک یہ تمام نہ کرنا مانگے میرے پاس نہ ملے۔

حضرت: مگر میں نے اپنی طرف سے یہ تمام کر لیا ہے کہ شہر میں بہت کم چاہتا ہوں اور اگر چاہتا ہوں: مرادہ سے سیدھے چلے گئے۔ ہر سے مکان میں جیسی کہ میری بیوی نہ ملتی ہے۔ چاہتا ہوں اس صورت سے امید سے نہ تنخواہ مانگے۔

تحقیق: یہ پہلی بات ہے جس وقت حال کے ہلکوں میں سے ہوں میں ہر قدر روئے جس میں اصل میں آپ کا غم نہ ہو جس کی نہ ہو

ذہیفہ فراخی رزق

حضرت: مگر ضرورت ہے۔ لیکن ضرورت ہے اس نے ایک ذہیفہ فراخی رزق سے لئے عشاء کے بعد کچھ اور سے چھ شروع کر دیا ہے جس کی ساری مرادہ مرادہ پھر سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ سونہ مرادہ

یہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک عظیم الشان شخصیت ہے۔
میرا جو اور کچھ
تحقیق غلام میرا، چہ نہ ہو زیادہ سب بھی ہیں۔

اوسیا اللہ کے مزار پر چلنا

حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کے مزار پر بیٹھ کر اس سے نصیحت کرو اور یہ کہتے ہیں۔
تحقیق آپ اس شخص سے ہیں۔

قہریت اصدا ح سب میں ہے

حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کے مزار پر بیٹھ کر اس سے نصیحت کرو اور یہ کہتے ہیں۔
تحقیق یہ سب کا عالم ہے اور قہریت سب میں ہیں۔

مبتدی کے سے چھڑ پھوٹ کا عقلمان وہ ہونا اور اس کا علاج

حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کے مزار پر بیٹھ کر اس سے نصیحت کرو اور یہ کہتے ہیں۔
تحقیق یہ سب کا عالم ہے اور قہریت سب میں ہیں۔

نور چشمہ چشمہ بدلتا ہے اور بدلتا ہے اور بدلتا ہے

حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کے مزار پر بیٹھ کر اس سے نصیحت کرو اور یہ کہتے ہیں۔
تحقیق یہ سب کا عالم ہے اور قہریت سب میں ہیں۔

حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کے مزار پر بیٹھ کر اس سے نصیحت کرو اور یہ کہتے ہیں۔

آؤں پاس نے لوگ وہ دور سے اس سے پاس آئے تھے۔ کس روایا، عدہ ہوتا ہے کچھ لوگ وہ دور ایک سال سے پاس کے عرصے سے۔ اس سے اس لئے اسوں سے آئے، اس سے ہمارے دور سے آئے، اور میں۔ جب سے لگے تو اور جمع ہو اور لوگوں کو فتح بھی ہوتا رہا۔ اس کو اس باب کے لئے متعارف طور پر ہم کیا اس کی حاجت زیادہ تر پوری ہوگئی مگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے پاس کیوں کوئی آتا۔ اور اسوں سے خود اور سے یہی بیان کیا کہ جس کو ہم آ رہے ہیں اچھا ہو چکا ہے اور سے یہ بھی بت کیا کہ میرے پاس گر کوئی آتا ہے تو میں بھی انہیں کے پاس بھیج دیتا ہوں۔

تحقیق یہاں ان عقیدوں کوئی۔

مثال عرصہ کہ اس کی شہرت تھا، پھونک میں ہوئی اور لئے رہتے بھی کسی سے کچھ نہیں تھے۔ یہ بھی سے معلوم وہ ایک دور میرے پاس آئے۔ اپنی سب سرگرمی اور یہ خواب بیاں یا وہ کہ میں سے ایک شخص کو میری در پانچامہ پیسے ہوئے، دیکھا کہ سے کہا۔ تیرے پاس مجھے زیادہ ہو کر کے گا میں سے کہا کہ یہ شخص اور یہ جو تمہارے لئے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ میں کو بالکل چھوڑ کر اپنی اصلاح کرو تمہارے سے ہر حال میں۔ سب باتیں غلطیوں سے ہوتی ہیں۔ اگر میں، ماناں ہوئی تو تمہارے سے یہ سب فائدہ ہے۔ اور، اپنی نقصان بھی اس میں بہت کچھ ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ سے کچھ مشغول نہیں ہوں۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ اگر کوئی وہ تو مسوں طریق سے، مگر کیا۔ اس میں کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا۔ میں متعارف طور پر چھوٹک مت کرو۔ میں تمہارے سرور اپنی افعال ہے۔ الٹا یہاں سے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اور واقعی کچھ نہیں جانتے ہیں لیکن میں کو جب مجھ پر پھونک کر یا اس کی حاجت پوری ہوگئی چنانچہ میرے کہیے سے انہوں سے اس شکل و ضرب کر دیا اب جو وہ آ، وہ یہ بہتے کہ مجھے اس کام سے سے منع کر گیا ہے۔

تحقیق یہ پتہ اور غلطی کسی کا نام۔ یہ ہے مراد سے کہہ دیتے رہیں رہتا ہیں۔

مثال لیکن ضرورت مندوں کا نام نہیں ہو۔ لوگ میرے پاس آئے کہ سا کو مجھ پر پھونک دیا اور وہ چونکہ وہ دور تھے میں سے جہاں سے، کیسے ملاں اور وہ میرے سر پر سے بھر میں سے ان لوگوں سے یہ کہہ کر وہ پوس میں پات لکھو، کہ ہم اپنی مرضی سے سب مسوں ہوتے ہیں اس کے بعد تم مسوں ہو جاؤ ہم تم کو دےں کہ میں سے جہاں میں دین کو چھوٹے دتو ایسا رہا۔ پھر تمہارے جوت بھاگے گا اس کے جواب میں ان انہوں سے یہ کہہ کر یہ سے ہاں کہتا ہے۔ میں سے کہہ کر یہ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ وہاں اسوں سے یہ کہہ کر جہاں سے کہ وہ لائے تب ایسا کریں گے اس سے وہ سب میرے پاس آئے تھے جب مجھ سے یہ میں

میں تو مجبور ہو کر آئندہ بعد چلے گئے۔ میں نے ان بھوس سے یہ بھی کہا کہ اس کے دین کا قصاص ہوتا ہے جس نے ان کو یہ کام کرنے کی حارت نہیں دینا۔

اب میرے کہنے سے انہوں نے سخت طریقے سے دعا کرنا شروع کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ یہ بھی مردوت مندوں کا آقا نہ جانا بعد نہیں ہوا۔ یہ سخت طریقے سے بھی دعا کرنا ترک کر دیا جائے۔ جیسا ان کے لئے ارشادِ عالی ہوا۔ میری سمجھ ناقص میں جو آیا اس کے مطابق بتا دیا۔ اسے جنابِ عالی جیسے مشورہ دیں دو بتا دیں۔ اگرچہ وہ اب تک طالبِ شہرت و ظاہر نہیں معلوم ہوتا۔ ورنہ اپنی مرگشت نہ یہاں ترے لیکن حق ہے کہ کہیں آئندہ حال کر، یا غالب نہ ہو جائے۔

حقیقۃً ناشر یہ احتمال قریب ہے۔ اب یہی چاہئے کہ دعا کرے۔ یہ بھی نکار کر دیں اور تنہائی میں حتیٰ تعین سے شرعی قواعد کے مطابق مردوت مندوں کے لئے دعا کر دیا کریں مگر اس پر ہا ہر نہ کریں۔

قوتِ قدسیہ کی تعریف

حَال۔ در ای طرح اکثر بزرگوں کے کلامِ عظیم و عظیم میں قوتِ قدسیہ کا تذکرہ پڑتا ہے۔ ان حضرت کی اصطلاح میں قوتِ قدسیہ کس کو کہتے ہیں۔ اس سے بھی تہل فرمائی جائے۔
حقیقۃً جس سے حیرتِ نظرات یقینی ہو جائیں۔

حضرت مجددِ صاحب اور مولانا جانی رحمہما اللہ تعالیٰ اور

دارِ بندہ کی عبادت میں مطابقت

حَال۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔ میں نے کہیں لکھا ہے کہ صوفی تاجدار کا ہر رنگ ہر دار کا ہر رنگ ہر دست (کہ صوفی جب تک خود کھڑکی کا سرے پر نہ جائے تو وہ ہر رنگ کا سرے بھی ہے) اور حاکمِ رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ میں اور شہرِ معلوم، حاجات کے لئے لکھے ہیں۔

یارِ رب برہانِ رحمت چہ شود ﴿﴾ رہے رہم بکوی عرفان چہ شود
بس گم کہ از رم مسدود کردی ﴿﴾ یہ گمہر گر لئی مسلمانی چہ شود

== شَرْح ==

● رب اگر تو ہمیں محرومی سے بچائے تو کیا ہو جائے گا معرفتِ یگی میں ہمیں بھی گزار دے تو کیا ہو

میں سے تعلیم ہی کا تو حصد شروع کیا تھا مگر آپ ے خود رکھی سے کتابوں کا مطالعہ شروع کرنا اس کو میں کیا کروں۔ مگر آپ کا حصد ہمیں چاہتے ہیں تو کتابوں کا مطالعہ بالکل چھوڑ دیا جائے اور جو لکھنا ہو مجھ کو لکھیں۔ کامیابی کا یہ طریقہ ممکن ہے کہ جنگلوں کو نکل جائیں بلکہ کسی کے پاس حس سے اعتقاد ہو کچھ دلوں تک رہنا چاہیے۔ وہاں سب راہیں مل جاتی ہیں اگر اس پر عمل کرے سے قتل ہو یا مجھ میں۔ ے سورہانی مجھ جائیں۔

سوال: آج کل مجھ کو نیکو بہت یاد آتی ہے۔ پیدا کا غلبہ تو مجھ پر ہمیشہ رہا ہے۔ صبح کی نماز جماعت سے کبھی کبھی غفلت ہے مگر یہی کوئی تدبیر ہو کہ کوشش کے باوجود چار بجے کے بعد پیدا سے آدس کی مراد پڑیں۔ میں آج کل اس کوشش میں گرفتار ہوں کہ صبح بھی سو جاؤں تب بھی ۲ بجے آکھ نہیں سکتی ہے۔

جواب: صبح کو لکھنا کہ کما ہے۔ حمدی کما ہے پان کم جیتے۔ سورہ کعبہ کی آخری آیتیں (و ان الذین استوا) سے آخر سورہ تک تک ایک بار پڑھ کے دعا کر کے سو جانا کیجئے۔

حافظ قرآن کا ادب قرآن کی طرح نہیں ہے

سوال: ایسی کتابت صوفی ہے جس کی اطلاع آپ کو نئی مراد ہے۔ چھپ کا قرآن جبکہ اس پر کاغذ چھوڑ دیا جلد ہو جردوں بھی ہو قابل ادب ہے تو وہ صف کے سینہ اور صف تو قدرتی چھپ سے چھپ جاتا ہے۔ اسال کی لکھاں قرآن اور جلد میر خیال ہے کہ حافظ کے پورے اور دماغ کا اس سے زیادہ ادب ہو۔ میرے اس خیال کو ہماری مراد میں طرح نشانی کریں کہ اطمینان ہو جائے۔

جواب: حافظ کے دماغ میں چونکہ حفاظ قرآن کا نقش باطن ہے جاہری نہیں اس لئے اس کا ادب اس قسم کا نہیں کہ مثلاً اس کو بے وضو ہاتھ لگائے اور خود حافظ کو بلکہ ہر آدمی کو جس کو تصور بہت قرآن یاد ہو کر ہاتھ جانا جائز۔ قد

سوال: قرآن پڑھتے پڑھتے سر میں جو تھوک رہتا ہے اس کو صاف کرنے اور صوفی جگہ ڈالنے کو صحت نہیں پانتی۔ مگر آں کسی چیز پر چھو جائے تو وہ ادب کے قابل ہو جائے مثلاً ہاں تو جیر پڑھے میں بکثرت مس ہو وہاں کا ادب کیسے رہے گا۔ یہ خیال میرا کس وجہ تک صحیح ہے یا غلط اگر صحیح ہو تو مردوں کو بھی بتاؤ۔

جواب: یہ ایک حال ہے جو عظمت قرآن کے اعتقاد سے پیدا ہوا ہے مگر احوال شرعی احکام کی مبادئیں ہوتے ہیں (بلکہ اس کی بنیادیں حقیقی حقائق ہوتے ہیں) حقیقی حیثیت یہ ہے کہ یہ فرا سر کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں اور انسان پر قرآن کی تعظیم خود واجب ہے۔ اجزاء کات کل کے تابع ہوتے ہیں تو اجزاء اور تواتر خود

تھیرے ہوئے ہوئے و مجب "و قرب لی ایک حامی مست حق میں ملوں گے (یعنی ۱۰۰۰۰) اور ایک
 ہوئے بغیر معلوم ہوتا ہے اور م ر پر ایمان و لقب لکھے ہیں اور م ر کی ایک ہمیں معلوم ہیں ہے چنانچہ
 حضرت عارف باقہ مولانا نورانی فرماتے ہیں :-

تھالے پے ٹکیٹ ہے قیاس § بس رب الناس دایا چلن تاس

ترجمہ "لوگوں کے پروردگار کو لوگوں کے مانو بے کیف او بے قیاس (مطاب)

سے "یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ عیت کے بغیر ہر قسم میں نہ آنے والا تھال ہے

حق عقل اس کو دیتی اور اہم کے بغیر معلوم میں کر سکتا (مدح عرب ۱۲۵ ص ۵۵)

اس فقرہ کو چونکہ اس قسم حالت کا مطلب نہیں تا سے اور محو کے بعد اس میں حالت کے مٹانے کو
 مختصا پیدا ہوتا ہے اور چونکہ بعض حالت کے اختلاف حاصل سکوت سے لیکن سرحد میں ابھی تک کاٹیں سکون
 حاصل ہو سکتا ہے۔ مہریت ہے کہ جنکوں میں حالت کے جد کو یہ حالت ہو جاتی ہے اور سکون نہ ہوئے وہ جب تک
 نہیں آتی بلکہ یہاں تک اس مشدد میں ہستی کی سرور اور ماسوائے خدا درنا ہوئی رہے اور غیر حق نظر میں آج
 آتی نہ رہے اتنا ہی سکون اور یکسو معلوم ہوتی ہے۔ یہی فقرہ کو اس طریق سکوت میں ہوں اس اللہ کے
 لئے اپنی جہاں تکرار اور جو پری ہے۔ اور کوئی چیز آزاداخت معلوم نہیں ہوتی بلکہ جس قدر یہ جہاں گمان سے دور
 رہتا ہے حق سے قرب ہوتا ہے اور یہ ہے اور جس قدر یہ عظمت فکر میں جھک جاتی ہے حق سے دور
 اسق سے قرب ہوتا ہے اور یہ ہے کہ حق قبولی و عن پیروں سے محبت نہا نہیں اور اس کے جگہ سکون کی کوئی
 خوف تقویٰ اور اپنی محبت معرفت کامل طور پر نصیب نہا نہیں کہ جو ذریعہ محبت ہو اور جہاں تک چنے اور ہر
 پہنچنے سے سر سے سچ تک گناہوں سے بھرا ہوا ہوں صرف اس کے فضل و کرم کے نیابت کی کوئی صورت معلوم نہیں
 ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرما میں آمین۔

اس طرح توحید کے مسئلہ سے اسے ملے، حق اور ایمان سے، حالت معلوم ہونے والی ہے اور
 کو دور اور وحدت اشہد و اللہ عمداً نہ ہو اور دوست اور سب ہوتا ہے اور سب اس سے ہے اور سب بھلائی
 حفاظ میں اس کا سبب شہود حق ہے اور جس طرح ہر دوست اور سب اس سے ہے اور وحدت اشہد و اللہ عمداً
 کا واجب نہا معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا معلوم کرے تو یہ اس کے دہان (باطنی احساس) کی غلطی ہے۔ یہ
 عقیدہ ناممکن ہے۔ ہر کسی شخص عارف کا یہ عقیدہ نہیں ممکن کہ وہ جب معلوم کرے کہ ہر دوست (سب وہ ہے)
 معلوم کرتا ہے جیسا کہ کلمہ حق کا عقیدہ ہے مثلاً جس طرح سے وحدت اشہد میں باطنی و ظاہری کی عدم تفریق

تفہیم قرآن مجید

① ہر وہ اور ہم جن سب وہی ہے۔ فقیر کی گدڑی بلور بادشاہ کے شاعریاں میں سب وہی ہے۔

② محفل اور گھر میں پوشیدہ چیز حد کی قسم تو یہی ہے خدا کی قسم تو یہی ہے۔

اور اسی طرح اس کے ایک مہتمی اور عذراک (معلوم) ہوتے ہیں کہ کبھی ممکن کہ تو واجب سالک معلوم ہر ایک نہیں کرتا اور نہ اس کا یہ عقیدہ پیسے سے ہے جس مال خا اور قلب سکر (شر) میں بہت سی کمزوری اور عقاب کی وجہ سے ممکن و واجب میں کچھ بھی فرق و تفریق نہیں مگر معدودہ اہل ہے اور ہر دست (سب وہی ہے) پاس کی طرح کے عظمت میں فی ہر دور (مگر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مہتمی ہلا نہیں ہے) وغیرہ معلوم و مشکوہ کرتا ہے اور بنیاد حال میں کہتا ہے۔

یہ نشا جیت کر وہ نام و نشان چیز سے نیست ﴿﴾ بخدا غیر خدا وہ دو جہاں چیز سے نیست

تو جہان کو وہ بے نشان ہے کہ اس کا نام و نشان کچھ نہیں ہے حد کی قسم دونوں جہاں میں خدا کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اور کبھی ممکن و واجب سب معلوم و مشکوہ رہتا ہے ممکن اپنے باطن میں اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کو حق نہیں پاتا تو عجب حال کبھی نہیں فی جہاں ماسوی اللہ یعنی ہرے جہاں میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ نہیں ہے (یا اس جیسے دوسرے عظمت) (ہاں تم جو اہل اللہ قلبہ حال کی وجہ سے تکلف شریعت کہتے ہیں) اور یہ گمان بھی غلط ہے کہ بعض سالک مطلوب الاحوال میں مراکز پر پہنچ کر ان کو کجویت و استغراق اور سکر کا علیہ آتا ہوتا ہے کہ اپنی مائی وہی (یعنی اپنی اصل) وغیرہ سب کچھ اللہ کی ذات و صفات افعال وغیرہ کے سامنے بھولی ہو کر رہ جاتے ہیں اور علیہ سے مطلوب ہو کر محض جیسے (زی) مائی کے ہاتھ میں آتا ہے کی طرح ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دوسرے کو کا فرق تیر اور وہم گمان اس کے دور میں باقی نہیں رہتا ہے محالوت کی طرح بالکل بے حس ہو جاتے ہیں اور اس کے عابہ میں بیکالی و تلاء الحق (میں سمجھتا ہوں، میں خدا ہوں) جیسی عظمت وغیرہ بے حوصلہ کی حالت میں خود بخود صادر ہوتی ہے اور زبان حال میں کہتے ہیں۔

میں ملگویم تا الحق یا ملگویم کو ﴿﴾ چوں ملگویم چوں مراد ملگویم کو

تو جہان کو میں نہیں کہتا کہ میں حق ہوں یا کہتا ہے کہ کہوں میں نہیں کہتا ہوں تو میرا دست کہتا ہے کہ کہوں۔

غرضیکہ سالکین کو اس قسم کے عظمت اور سکر کے احوال مختلف انواع سے پیش آتے ہیں۔ وہی وجہ سے

تعلیمات ہر ملک سے نکل سکتی ہیں۔ چارلس سے یہی وہی کمال قرب اور ولایت کی علامت ہیں۔ بلکہ مال دولایت ملے اور مال تقویٰ نہ ملے۔ مال مدیت اور انعت ملے جاتے ہیں اور باقی کر کے علاوہ سہولت عارضی کی نظر میں غلامت بدعت مشنوعات غیر ولایت حق کے سامنے سب گروہ حاکم کی طرف سے۔ وہاں کو کچھ کمال نہیں سمجھتے ہیں۔ عزری، واپس آتے ہیں اور اس کو کمال قرب اور ولایت سمجھتے ہیں۔ اور ہاں سب بخود بخدا کرتے ہیں۔

ماہر چہ قوادہ ہم فرعون کردیم ﴿﴾ ۱۱ حدیث ہار کی فکر، فکر

تو بتھمکہ ہم سے جو کچھ چاہا سب بخود ہاں کی بات یاد ہے کسی کو برائے حاکم ہیں۔

اسی طرح یہ لوگ اس قسم کے واردات سے بے باعث ہے کسی اور کم نظری اور بے کی سمجھتے ہیں اور ہیں

کہتے ہیں۔

ہم بھی ہم طرف سے جو کہیں دیا ہے وہ ﴿﴾ ۱۲ غم نہ ختم ہوا جانے ہیں بے ہیں لیکن ہوشیار۔ جس مقام سے صدور تعلیمات مستتر ہوتے ہیں، وہ تمام مصلحت سے حاکم ہیں ہوتا سب ملک یا تو معصوب و معذور ہو جاتا ہے اور اثر و اثریت کے اندر رہنا ہے اور جو بچتا ہے۔ اسی حد کے اندر رہ کر رہتا ہے مگر صورت کے اعتبار سے وہ تعلیماتی ہوتی ہیں اور اپنے کام کو شریعت سے جدا ہے، نہیں سمجھتے لیکن کچھ پوچھ کر اس سے قاصر و معذور ہو جاتا ہے اور اس کے اندر اس کا کلام ہوا۔ معصوب و معذور ہوتا جو کچھ کے اندر اور مدد ہے، اس کی میرال (کسوتی) شریعت سے اس کا کام اور اس کی محبت شریعت کے سواقی ہے تو قابل قدر اور واجب تعظیم ہے اور کچھ نہیں۔ پھر یا تو معصوب و معذور ہے اور یا جو کچھ ہے اس کا جادو سے اور اس کی جیروں سے کی جائے۔

واللہ یہ جو کچھ احوال ہوتے ہیں ان کا سبب معلومیت اور سرور و عہد ہے۔ سبب و احوال کی معلومیت میں حیرت ریزہ اور حیرت ریزہ ہے۔ یہ علاوہ اس حکم کچھ ہوا کہ جس سے اللہ تعالیٰ میں بیعت اور درکار سے ہر (میں) اور سرور (پاک) ہے اور جو کچھ کی مدد رک اور معلوم ہوا اس سے اور ان اور معلوم کی حد ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی امت اور صفات کی حد ہے حق تعالیٰ ان اراکات اور معلومات اور مشاہدات سے وہاں اور وہاں وہاں وہاں (کچھ) اور بہت ہی اونچی ہستی میں ہے۔ کچھ معلوم و مکتوف ہوا سب مشاہد اور اس کا باعث ہے اور حق تعالیٰ لا بد رک لا ھب الصبح لا کہ اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھتے ہیں لیکن اس کی وجہ سے کہ

سے پاک ہیں عارفین معرفت کی بنیادوں تک سے عاجز ہو کر انہیں نے حقیقت کو نہیں پہچا ہے۔
 ”نگہ نگر، مالِ اعلیٰ غرقِ اہی، مقامِ عطا، عروجِ نعت، بجا، مددِ برادر، ما
 مشرقِ حجاز، اللہ سے، دھول کی ذراتیں اس حد تک گئی ہو چکی ہیں ہم نے نہیں پہچانا ہے۔“
 برادر ہے۔“

ہذا لقولہ پس بحديث كما حلفه بعض اهل الحديث لكن لميس صحيح كذا
 صح قولہ علیہ السلام لا احصي ثناء عبادك كما اثنيت على نفسك۔ یہ قول حضرت نبی
 ہے جیسا بعض اہل حدیث نے اس کی تحقیق کی ہے لیکن سنی صحیح ہے جیسے رسول اللہ ﷺ سے صحیح روایت سے
 کہ اے اللہ! میں آپ کی تعریف و شکر نہیں کر سکتا۔ آپ وہی طرح ہیں جیسے آپ سے آپ کی تعریف و شکر نہیں ہے۔
 اور آگے اس سے کہ کچھ اور جملہ سے تو یہاں سے رک اور کچھ کی اور غور ہے، و حق تعالیٰ اس سے براہِ جہ
 پر۔ ”تعالیٰ اللہ عن ذلك علواً کبیراً“ اس کی ثناء ہے

کیفیت حالت مذکورہ درجہ کچھ معلوم نہ ہو، اسی طرح عبادت میں لائے سے قاصر نہیں پھر بھی جو کچھ
 سمجھا تھا میں، مہربان بنی اہل اللہ کے خیال سے مختصر ہو، پر عرض کرتا ہوں کہ راہِ علیہ نہ تھی نہ شہادت
 لیکن نہ غور و تدبیر، نہ کمال، نہ عقلی قرائن پائے۔

بے عنایت حق و حاصل حق ﴿﴾ ”مرگاہ باشد یا استشراق
 تشریف“ اللہ! اللہ! اللہ! کی ساری باتیں ہیں۔ میرا کردار نہ تھی، نہ عقل کا غور نہ ملاحظہ آگاہ
 اور جو کچھ ظاہری ہو، خلاف فرما کر اس پر حقیر رہا، جائے ہو۔ میں آیا اور میرا فہم و ادراک تمام و عمل اور حال کی
 سب کچھ کچھ نہیں پہچان سکتا۔

”جو کچھ میں سب نہ ہوں، یاد کچھ نہیں ﴿﴾ کچھ ہونے کے سوا ب کچھ ہے۔ یہ کچھ نہیں
 یہ جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ نہیں ﴿﴾ کچھ نہیں سب کچھ سے یاد کچھ نہیں
 کارِ پاکوں، سرورِ خود کمر ﴿﴾ ”مرگاہ“ نہ درویش شیر و شیر
 تشریف نہ پائے۔ دلوں کے کام کو اپنے ہو، نہ بہت کرو کہ کھنے میں شیر و شیر یک طرح کا ہوتا
 ہے۔“

”تحقیق یہ جو کچھ (اشارہ میں دیکھیں) کا مقام بہت عظیم ہے۔ ایک اس سے بھی اعلیٰ ہے کہ عقلی طریق
 عقل اور دوسرے طریقوں کی جامعیت حاصل ہو، نہ کہ عقل ہی سہی ہے۔“

حقیقی۔ یہ کمزور حکمیں کے خلاف ہیں۔ اہل حکم کو بھی ان کے وجہ کے مطابق ایسے غلبات پیش آتے ہیں کہ ان کے خلاف وہ اسے جس سے ان کے خلاف مطلوب اور اعمال میں منظم ہو جائیں۔
حقیقی۔ ماشاء اللہ ہر حال میں درجہ حقیت کے حصول و است کا مضمون ہے جو طبع ہے۔
حقیقی۔ سب مضامین کے متعلق جواب لکھ دیا ہے۔

غیر حق سے خلق کی تفسیر

سوال۔ حد حق اصطلاح صوبہ میں کس کو کہتے ہیں اور اس کے کیا معنی جو کہا کرتے ہیں کہ غیر حق سے اظہار (خلق ختم) مروت کیا ہے اور اس سے تعلق میں کیا جاتا۔
جواب۔ عربی میں جس کا تعلق حق سے نہ ہو وہ غیر حق ہے اور جس کا تعلق حق کے ساتھ ہو وہ غیر حق نہیں۔ اس سے یہی مراد ہے اور تعلق کی میں قسم ہیں، چنانچہ ہر شخص محمود ہو تو تعلق حق ہے مثلاً تعلیم، میں و غیرہ کا تعلق ہے۔ یہ سارا خلق حق ہے اور جو تعلق نہ ہو وہ غیر حق ہے اور جو تعلق نہ ہو وہ ہم ہوا و ارت محمود اس کو مباح کہتے ہیں اس کا لکھا جائے اور نہ لکھا کوئی گناہ نہیں اس میں اگر مشغول نہ ہو وہ بھی مباح مگر حق نہیں۔

اعتقاد ہمہ اوست (سب وہ ہیں) وغیرہ کا اعتقاد غلبہ حال کے بغیر کفر ہے
سوال۔ ساری باتیں اپنے علاج و معالجہ کی حکمت اور اللہ تعالیٰ کے دور ہوئے کی غرض سے اس قسم کے مثال عمل میں لائے لیکن اگر کسی کا خارجی الفاظ کے موافق یہ اعتقاد ہو جائے کہ ہمہ اوست (کہ سب وہی جیسی اللہ تعالیٰ ہے) تو کلام ہو گیا نہیں۔

جواب۔ صحیح ہے اگر غلبہ حال کی وجہ سے نہ ہو تو معدود ہے کیونکہ اس کی تفسیر درمیان سے ٹھنکی ہے اور اگر غلبہ حال کے بغیر کسی کا یہ عقیدہ ہو تو اس سے درحادث (نئی مخلوق) تو کیم (پہلی چیز جیسی اللہ تعالیٰ کی ذات) میں فرق نہیں کرتا تو نا شبہ کا ہے نہ

ہر مرتبہ از وجودی علمے دار ﴿﴾ مگر فرق مراتب نہ کی رہ نہ تھی
 توجہ نہ ہر درجہ کا علم تک الگ ہوتا ہے مگر ہم ان درجوں میں فرق نہ کر دیتے تو سب (بے
 دین) ہو جاتے۔

حق تعالیٰ ہے وہی مثال تو فرمائی لیکن مثال کی بھی آیت (و لیس کمثلہ) (کہ اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے) میں فرمادی ہے

متصدق (صدق کرنے والے) کا متفرق ایام میں خیرات کرنا

حَالِ ایک اور ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ میرے گھر میں بیت ہوئی ہے۔ میں مردے کو ٹوبہ پہنچانے کے لئے کسی کو چاہتا ہوں۔ کیا مرحوم کے لئے دوسرا دوسرا ہے یا نہیں؟ میرے دل میں یہ بات آئی کہ اس سے پوچھو کہ اگر تمہارے لئے کوئی ایک روپیہ دینا ہے تو اسے ایک ہی دن دے دیں دو چھاپے چاہتے ہیں۔ دن دوڑ میں۔ یہ بات سب سے پوچھی تو وہ سب سے جواب دیا کہ ایک ہی چاہتے ہیں دن دوڑ میں بے عرق ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نصیب کریں کہ یہ نفع (اللہ تعالیٰ کا کتب اللہ تعالیٰ) کو رفق دیتے ہیں یہ اللہ کے بارے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بہت سے تعلقات ہیں۔ اس کے ساتھ کیا کرنا مناسب ہے کہ ایک ہی دن سب چھاپے کرے۔

حَقِیقِ یہ ٹھیک ہے مگر بالکل ٹھیک نہیں ہے کیونکہ کسی دے والے کو کھنڈہ دینا مشکل ہوتا ہے اور لگ لگاتار دینا سہل ہوتا ہے۔ ہاں چاہتے ہیں کی تخصیص ہے یہ ہے۔

تشبیہ اصطلاحی

حَالِ بھی بتا دیتا ہے۔ وقت دینا، پڑھنے، پڑھنے کی شمع اور اسی مسجد کی دیوار پر جو پڑتی ہے۔ اسے قلب میں یہ نور محبت کی بیعت کے ساتھ خوش دینا ہے اور آیت فی مثل مو... کہ مشکوہ فیہا مصباح المصباح ہے۔ جاحد بھی اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال دیکھ کر کہ ایک حلقے سے جس میں چراغ ہے ایک قدر (بائیں) میں ہے۔ یاد رہا ہے۔ جس کو تو کر کے اس طرف توجہ نہیں کرتا ہے۔ اسے دیکھنا وہ جو کہ اس کی توجہ ایک قسم کے شراب معلوم ہوتا ہے حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرماں کے ہیں۔

شہداء کر دیں یہ سال کندہ ﴿﴾ ابدال و رحمت در ایمان کند

اللہ کی بیعت سے قلب میں رحمت اور مرد مصطفیٰ ہوتا ہے۔

حَقِیقِ یہ ظاہر اظہار ہے دے والے کا علیہ مظہر (ظہر آئے کی جہد) میں سے جس کو اصطلاح (یعنی اصل صوفیاء والوں کے ہاں) تشبیہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف جان بوجھ کر توجہ نہیں کرنا چاہیے اس کی طرف (ہر نظر آئے) دیکھنا دیکھنا دے پانچھے (کا میں علم ہے)

روئے مبارک آنحضرت ﷺ کے نقشہ کو بوسہ دینا خلاف سنت ہے
 حال: ایک شیعہ شریف شہر مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ ان کا نقشہ جس میں قریش بھی ہے جس کو ہمیشہ
 ادا تھا مگر چند دن سے خیال پیدا ہوا کہ بغیر پونے اور بغیر اجازت بوسہ نہیں دینا چاہئے۔ چنانچہ کچھ دنوں سے
 تنہی کر رہا تھا۔ علم ہو گیا کہ وہ اس بوسہ خلاف سنت ہے۔ اچھا کیا تاکہ اُرد۔
 تحقیق: واقعی بوسہ خلاف سنت ہے۔ اچھا کیا تاکہ اُرد۔

عشق و عافیت (یک ساتھ) جمع نہیں ہوتے

حال: میرے اس میں اس ملک کے رہنے والے تصور صرف منہ کے انبی ہے کہ ہر مذہب و ملت اس سے
 تصور نہیں ہے۔ اس طرف نظر کے بغیر خواہی یہ سے خواہی اور صحت سے حاصل ہو اگر خفاشی
 تصور ہے تو اس میں مسئلہ یہ ہے کہ (میں کے ہونے کا سر) سے غرت اور طاع سے
 غرت کا کہ مجھ سے اس کے فعل سرور ہوں اور اس وقت سے اس سے غرت اور غشت جانی سے جو کہ اس ملک
 ہو رہی ہے۔ اس سے زیادہ میرا نفس علم ہے مفسد و فاسد اس ملک میں پیدا ہوں آپ طیب میں تحقیق آپ
 جو کچھ عورت لائق تسمیہ ہے۔

تحقیق: عت کے بعد تیر چار لیا جی کافی بھر کر فی وائٹ کا (میں حاسی) شہر کے کامل
 تصور میں اس سرور ہے اس کی تعداد ہے قوت و فی پر غرت و سرور میں جاتے ہیں کچھ کو اطلاع ہو
 چ ہے۔ انہی میں کی سرور ہے وہ یہ کہ غرت اور صحت اس میں کی بھی نہیں ہوتی۔ سرور اور صحت اس
 سرور سے رہے ہوں وہ غرت کا نظام رہے۔ یہاں سرور ہو جاتا ہے کہ تصور اس تمام کافی ہو جائے
 اور صحت کی مدد میں قوتی قوت سے کام لیا ہو جائے اس کے خلاف کا (میں) بالکل فاسد ہونے تو
 اس ملک کی جوشاں ہے چوں کہ صحت ختم ہو جائے تو اس صورت میں یہ شخص ۷۰ سال کی ہو جائے

وہ میں اس میں رہے کہ قوت رہے وہی بچے میں کی صحت ہے۔ اس میں صحت ہے کہ
 پرستار تو اس صحت بھی رہتا ہے ہمارا جو سرور ہوتا ہے مگر اس کو جو کا مقابلہ کیا رہتا ہے ہمارا صحت
 ہونے کے یا مٹی۔ نفس کا ایک دھوکہ ہے کہ غرت سے بھاگتا ہے کہ اس سے محبت کرنے والا ہو کر بھی
 عافیت سے صحت رہے والا رہتا ہے۔ حالانکہ عشق و عافیت کا جمع ہونا یہ ایک خیال محال ہے یعنی طالب کو صحت کا
 صحت نہ کرنا چاہئے اور اگر وہ (یعنی شخص کی طرف) سے صحت ہو جائے تو صحت ہے

اس کی وجہ اصطلاحوں کا یہ ہرے میں مل جانا ہے جو آپ سے جو کچھ ہے اور عقلی طور انوں کی اصطلاح کے مطابق کے فقہاء اصطلاحوں کی دوسری سے کسی اصطلاح سے مطابقت پر بات نہیں ہے (جو آپ سے نہیں ہے) اس لئے اصطلاح کا حاصل رہے کہ کسی سے قول کہ اسے میں دلیل کا انتظار نہ کیا جائے یہ عقلی دائروں کی اصطلاح سے ساتھ لیا ہو سکتی ہے اور پر عقلی و انوں کی اصطلاح عقیدہ کی ایک قسم ہے۔

حفاظت اولیاء اور عصمت نبیاء میں فرق

یک منتہی کی تحریر کا جواب

خَالِ ائمہ مذکورہ کے مندرجہ سے بحث حاصل ہوں اور یہ حضرت کی وجہات اثر سے عالمہ محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ جلالہ نہ صدقہ صاحب "حق تعالیٰ شہادت عندہ نفس شیطانی کے دھوکوں سے ہمیشہ محفوظ رکھیں۔ آپ کے اس وقت یہاں چھوٹی جہات ناموں سے چھوٹی بات پر۔ پوچھنے کے قابل نہیں ہے۔ میرے حصار سے ہم سے گزر کر باہر پوچھنے اہمیان حاصل ہوگا۔ "اعمالہ انشاء العی السوا" اور یہ ہے جس میں سوال کی ہے کہ یہ کہ حضرت صوبہ ہم کا مقور مشہور ہے کہ جس سے بدو مرادیت کے مقدم سے لیا جاتا ہے تو اس میں کی طرف سے کی کی حفاظت ہوتی ہے۔ و نو یؤیدہ الحدیث کتب سمیعہ لای سمیع بہ و یحضرہ الدی یفسر بہ و یدہ المی یبطن بہا" اس کی اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اس میں ارشاد ہے میں اس کا وہاں میں جاتا ہوں۔ اس سے وہ ختم ہے۔ اس کی اس میں نہ جاتا ہوں۔ اس سے لکھا ہے کہ اس کا ساتھ ساتھ ہوں جس سے پڑتا ہے (مگر پوچھنے والی بات یہ ہے کہ اس حفاظت میں ہر عصمت امیہ و عہدہ انجیل میں یہ فرق ہے

تحقیق: ہر عہدہ انجیل میں گناہ کا قصہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ نامہ مذکور میں ہے جیسے ہم لوگوں میں پیشاب پینے کا عید تک گزر چکا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ چہ عروہ کی بوس کا مقابلہ سارا ہے۔ خال: دوسرے میں حضرت محمد سے بارہ سال قبل، اثر خرد و میرا کے ہر سے یادوں کو دہرا رہا۔ مقام حاصل میں ہے۔ اس میں حفاظت نہیں کی گئی۔

تحقیق: ہاں اس وقت حاصل رہا۔

خال: اور اس سے تو اس سے گناہ ہے۔ اس میں حاصل رہا تو اس صورت میں اس ولی کو جس کو مقام

حاصل میں اس صورت صحابہ پر فضیلت میں ہوں یا کچھ اور ہو۔

تحقیق میں اس کو بھی جاننے کی نسبت سے دوسرے جگہ ہے۔

تقلید اصطلاحی فقہی اور تقلید معنوی میں فرق

مخالفان تقلید کے عقائد و صورت میں ہوں گے نہیں ہے۔ مگر تقلید کے معنی یہ جانتا ہوں کہ ایک بڑے عالم کا قوی سے وہ عالم) ہر طرح علم و عمل میں کچھ سے زیادہ ہے مگر مقلد، بحیثیت مقلد ہوئے کے جس طرح تقلید پیدا کرے اس سے یہ سب سے شک ہے کہ اس طرح کچھ سہولت میں تقلید ہو جاتا ہے جو کبھی تو دلائل کے دیکھنے سے ختم ہو جاتا ہے کبھی نہیں ہوتا ہے۔ اسکی صورت میں جہاں تک ہو سکے اقتیلا پر عمل کرنا ہوتا ہے جب تک جانتا حدیث دینی سے اور دوسری جگہ۔ خاص قیاس و فروع پر عمل کرتے اور معلوم ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اور اس کو اپنی کم علمی کی وجہ سے مانگا ہوا ہے اپنے دماغ میں چونکہ شائع اور احکام فقہاء میں حتیٰ کہ ایک گھر میں پر۔ پچھلے دور کی حلال سب شاعری ہیں اور میرے والد اور کم سب فقہی ہیں۔ اس وجہ سے تقلید میں علمی طور پر نصب دیکھ رہے مگر میں نے یہ مسئلہ پر عمل بھی نہیں کیا۔ اس میں جو بات احکام سے قابل ہے اس کی اصلاح کرنا ہے۔

تحقیق میں جو بات ہے کہ تقلید کو بحیثیت مقلد ہوئے کے اس میں بہت اصطلاحوں کا ایک دوسرے میں مل جاتا ہے۔ یہ بات اس سے پہلے کہ یہ عقلی علوم والوں کی اصطلاح کا نتیجہ ہے اور فقہاء والوں کی اصطلاحات ایک ہے جس کا نتیجہ نہیں ہے اس کا حاصل دوسرے ہے کہ کسی کے قول سے تسلیم کر لے میں دلائل کا تعاون کیا جائے اس لئے یہ ہیں عقلی علوم والوں کی اصطلاح کے ساتھ انکھ ہو سکتا ہے (جو عقلی علوم والوں کی تسلیم کی ایک قسم ہے) چنانچہ امام مقلدین و مقلدین سے کہنے میں بے شک جتنی عداوت ہے کہ وہ کسی طرح دلائل میں دیکھا جاتا ہے بہت بحیثیت مقلد ہوئے کے یہ تو صحیح نہیں بلکہ اصطلاحی ہوئے کے نتیجہ ہے کہ عقلی علم اس سے آگے نہیں جاتے۔

یہ اثر دوسرے ہیں مگر یہ سب کہ کبھی تو دلائل سے کہنے سے یہ تو قیاسی پر عمل کرتے دے یہ سب صحیح ہے لیکن اس میں ایک عذر (دست میں) کافی ہے یا اہل علم سے رجوع کرنا بھی ضروری ہے۔ خصوصاً جبکہ چنانچہ علم کا اثر بھی اس سے آگے ہے کہ مسائل منتخب کر رہے ہیں اور ان میں کمال علم سے آپ نے رجوع کرنا ہے۔

[illegible]

پھر یہ خطہ "یا جوت" جو بے شکوہ ہے

[illegible]

تھر رسورت نونل مل رر مے غی جار ہے

سوال: شوقِ ہیدئیں سے کیا کیا ہے؟ اور وہ کیا ہے؟ پتہ چاہئے کہ کیا ہے؟ اور کیا ہے؟

حضرت سے یہ دیکھ کر کہ ان کے خواب کی وجہ سے پانچ پانچ رات پڑھنے کی اجازت دے دی۔ میرے ہمارے گھر کے آٹھ بیویاں دیکھیں کہ اس لئے شک پڑ گیا۔
چنانچہ: مگر صورتِ خصوصی تو اہل میں جا رہے مگر لازم نہیں کریں چاہئے۔ اگر میں نے کسی کو منع کیا اجازت دے لی۔ چاہے اس اجازت کو معذرت نہ کریں۔

مناجاتِ مقبول درود شریف پڑھنے کی اجازت لینے کے متعلق تفصیل

سوال: مرحمتِ معلیٰ چوتھوں میں لکھا ہے کہ پڑھنے کی اجازت حضور سے نہیں لی ہے لہذا پڑھنے کی ترکیب کے ساتھ اجازت عطا فرمائی جائے۔

جواب: اگر اس عرض سے اجازت دیا جا رہا ہے کہ اجازت کے بغیر اس سے جو کتاب قویہ اعتقاد عام ہے اور اگر طریقہ کے اس قاعدہ کے موافق لی جاتی ہے کہ حالت کے مناسب نامناسب (بوسے کو) تھیں کرتے تو ایسی بصیرت سے پوچھاں کہ ہے تو اس کی اجازت اپنے حالات کے ساتھ خود بخود دیکھئے۔ جبکہ مشورہ ہوگا عرض کیا جائے گا۔

سوال: شریک میں لکھا ہے ۳۲ غارتہ۔ درود شریف لکھا ہے اس کو بروقت پڑھنا ہوں اس کے پڑھنے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔
جواب: بشرطِ صحت۔

فجر کی سنت و فرض کے درمیان ۳۱ بار سورہ فاتحہ پڑھنا

سوال: دو میں ۲۰ سے سورہ فاتحہ ۳۱ بار سنت اور فرض فجر کے درمیان پڑھنا شروع کیا۔ مگر پھر۔ خیال آیا کہ حضور کی اجازت لی جائے تو بہتر اگر آپ فرمائیں تو پڑھا کر میں درود چھوڑ دوں۔
جواب: کیوں چھوڑ جائے لیکن پھر سے سے پہلے اگر تکبیر ہو جائے۔ نہ عت میں شامل ہو جانا چاہئے پھر فجر فرض کے بعد پڑھنا چاہئے۔

آیت ”وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“ کی تفسیر

مخالف: حق تعالیٰ شانہ حضرت کے فرض و ارادہ و سنت سے ساتھ قائم و قائم رکھے۔ اپنی رحمت و احسان عرض کرتا ہوں۔ الحمد للہ الحمد للہ کہ اس دفعہ سے عدالت میں دیکھیں روز کے احترامِ جدید سے قلب کی پہلے دن

دستِ ہایم خوب کے ہاتھ بول کر "اے مومن! کہ جیسے عدم سے کوئی چیز وجود میں آئی ہے، اسی طرح تمہیں
 کہہ رکھ کے بتا دیتے ہیں کہ چنگاری پھر چمب اٹھتی ہے، کسی کی کوئی گم شدہ چیز اس میں ہو جائے یا نہ ہو
 خزانے موت مددگار (معلوم کرے گی) قوت و جوش جانے کے بعد مل جاتے ہیں بلکہ وہ ممکن ہوں کہ حضرت اہل
 دنیا کی تصدیق میں عیاں (مکمل آنکھوں و سمع) ہوگی یعنی اس وعدہ کا جوڑ بدلتی دھند سے شاید کچھ مضبوط اور بہتر ہی
 ہے اور دائمی عجب و تکرار کی وجہ سے قتل کھسکتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ مدیدہ مرگ کی ہے۔ (وفات و مشاؤون و لائن
 بشارت اللہ)

تحقیق کے لئے کے ساتھ یہ بھی نگر کے سامنے رہنا چاہیے "ومن اراد الاخرة وسمى لها سمعها
 ما وثقت كان سمعهم مشكوراً" (تذکرہ جو آخرت کو چاہے اور اس کے لئے کوشش کرے، اس کی سب
 ہیں جن کی کوششیں مقبول ہیں) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدست سے ارادہ کرے پر اللہ تعالیٰ کے ارادہ کرنے کا
 وعدہ کیا گیا، چنانچہ اس ارادہ کے نتیجے میں در سمعہم فرمایا گیا ہے۔ اس لئے پہلے اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوئی
 ہے کہ بدست چاہت ہو، پھر اس کے بعد بدست کی چاہت عمل کے ہوئے کی ہو اور (فعل کا ہونا) اللہ تعالیٰ
 نے کرے پر موقوف ہوتا ہے پھر اس سے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعل ہوئی جاتا ہے اس (سارن بات کے
 سمعہم) سے "وما مشاؤون" سے، اس میں ہوں اور ہوں ہیں۔

دماغ اور نگاہ کی کمزوری کا علاج

بخال فرمت سے کہ وہ سے جواب میں اتنی عاجز ہوں اس وقت بڑی مشکل سے معاملات نکال رہی
 اس عرصہ میں جس دن میں سے صوبہ کا ہی نہ ہو، محال اور گریہ امید رہتا ہوں۔ بدست کے دماغ اور نگاہ میں
 چند چیز سے بہت مایوس صحت آ گیا ہے۔ یہ عرصہ کھتے تے وقت آنکھوں کے سامنے ایسی اندھیر سی اور
 اشد لاپرواہ سے کہ مشکل سی چیز ہو جاتی ہوں۔

تحقیق تقویت دین ضروری ہے۔

سکوک کے راستے کی سیر اور حسن حاتمہ کی خدمات

بخال اور قسم قسم کے خیالات میں پید ہوتے ہیں کبھی بے گناہوں اور قصود پر نظر ہوتی ہے تو امید کی
 صورت پید ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نیابت خیال میں آتی ہے تو کوئی سہارا نظر نہیں آتا مگر اس کی رحمت کا
 پانی بہتی اور اس کی مایوسی کا خیال موجب تسکین ہوتا ہے۔

نہ تیری م سے جو مرے میں نے

مگر فی بات یہ ہے۔

اے ہر پادشاه زلف مست کا چہ کرد یہ عمل

تو جہد سے رہے ہر مے ہر مے پہ عمل کے بیروں کی تو نہ لے

کا مصلحت ہوں نہیں معلوم کہ حشر ہوگا۔ دہا فرہ میں کرتہ مر چھ ہو جائے۔

تحقیق صاحب نے ہے۔ اے کوئی تو رت میں حشر طرح کی باتیں پیش آتی ہیں، اللہ یہ طریق کی

ہیں، علامتیں ہیں۔ اور یہی حشر کی علامت ہے دشاد و خدا تعالیٰ

سورہ نصر کا ہے اختیاء روس و زبان میں آنا فیوض باطنی کی بشارت ہے

حال کل مشہور ہے۔ حد سے رہیں عروقت اور رہا و کثر سب کو چھ مے سے بھٹا جو تو سورہ ۱۱۰ جادو

بدا آج ہے یہاں سے است نواہل میں بھی سب اللہ کے بعد جسے پہلے بھی کوئی سورہ پڑھنا چاہتا ہوں تو بھی

رہاں پر عطا ہے۔ سب تک۔ یہی حال ہے چار مرتبہ مان، آج سے لے لے جاں بوجھ، دوسری سورت

یہی معلوم نہیں یا۔

تحقیق میں ہے وہ ہے جس تعالیٰ ہے آپ کے پاس میں جو میں باطنی کی ایک خاص قابلیت عطا فرما

ہے ان میں ہے۔ یہ بشارت۔ مان پہ حال ہو جائے۔ سے ہی مومہ الفاظ سے شریعت معلوم عروقت

طرف بھی اشارہ دیتا ہے۔

فراق و وصل پر فضیلت

تخلیٰ کیا ہے۔ رہ چاہا مے و مصرت و جب یا بعد عمر و اس پہنا۔ ہر حضرت کا طواف وں

گرچہ کمال سعید ہے۔ مانا کھت ہوں۔ مگر عشق یہی کہت ہے کہ نہالی میں کوئی۔ چلنے کا

جلو و محبوب حضرت اللہ میں طر تارے اللہ تعالیٰ کے صلے طالب کہ وصل بعد سے کس طرح سیر کی ہو گئی

ہے تو۔ تھوڑی ہے۔

تحقیق

فراق و وصل چہ نہ دھما دھما طلب

(فراق وصل کی چیز ہے دوست رس کا طالب رہا ہے) سب طلب کہ ان کا حال میں سے یہ

حدیث ”الحیا والعی شعبتان من الایمان“ (حیاہ اور کم بولنا ایمان کی دو شاخیں ہیں) میں لفظ عی کی کئی تفسیریں

سُئِلَ: ہاں یک بات حضرت کے والا نامہ میں کچھ میں نہیں آتی ”العیا و العی شعبتان من الایمان“ (حیاہ اور کم بولنا ایمان کی دو شاخیں ہیں) کے مطابق تو تمام مومنین کا نہیں مگر انہیں ہی اعلم کے اندر عی (کم بولنا) کا حصہ موجود ہونا چاہئے۔ لیکن دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی اور پہلے زمانہ میں بھی ان لوگوں کے برابر قدرت کسی میں نہیں ہے اس میں تلی پود کی طرح نہیں ہوئی تو یہاں حضرت کے وال نامہ سے صمد ہو کر بھی لفظ حدیث کے متعلق یہ شبہ آتا ہے۔

چند باتیں: یہ عی یعنی کم بولنا ہمیں سے بلکہ کم ہونے کے مشابہ ہونا ہے۔ یعنی قدرت کے باوجود یہ خوف کہ کبھی ہمارے سے کوئی نکلے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ نکلے گا۔ جس کو حدیث میں حیاہ کہا ہے ان کی روایتی حس پر انہیں قدرت حاصل ہے کہ وہ اس کم بولنے کی طرح بنا دیتا ہے اور وہ رک رک کر بولتے ہیں اور غشی روایتی اس حالت میں بھی ہوتی ہے وہ روایتی جس پر انہیں قدرت حاصل ہے کے مقابلے میں عی (کم بولنے) ہوتی ہے اگر یہ خوف نہ ہوتا تو ان کی روایتی نہ ہوتی۔ جب صحیح بات میں ملکہ نامہ نہ ہو جاتا ہے تو یہ یہ احتیاط عادت بن کر عی کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتی کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کے لئے سے علوم اعظمہ جہ سے بھول ہوئے لگتی ہیں اس لئے ہونے میں عی (کم بولنا) ہوتا ہے۔ یہ التفات بھی ممکن کی مثال ہے اس صورت میں حیا مستقل (مستقلہ) ہوگی اور عی ر کم بولنے کی علت (وجہ) نہ ہوگی۔

لیکن ایک دور کی وجہ بنائے کی صورت میں (یہ بجز حیا کی وجہ ہو سکتی ہے وہ وجہ یہ ہے کہ حیا سے مراد اللہ تعالیٰ کے صیر کی طرف توجہ کرے سے حیا آتا (اس صورت میں یہ حیا کم بات کرے کی وجہ ہوگی)۔

ایک اور حالت جو صورت کے اعتبار سے عی جو غشی (سلوک کے راستے کی انتہا کو پہنچنے والے) جو مقصود الحال نہ ہو کہ پائیں آتی ہے وہ یہ کہ یہ بات ثابت شدہ سے رہاں کے کاموں میں اصل مقصود کو رہے اور بات کرنا اصل مقصود نہیں ہے اور صحیح طبیعت کی چاہت یہ ہوتی ہے کہ اس کو غیر مقصود میں مشغول ہوں بھاری ہوتا ہے اور مقصود میں مشغول ہونے میں خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے جو اصل کو دیکھنے والا ہوگا وہ جب بات کرنے میں مشغول ہوگا تو وہ بے در سے مشغول ہوگا اور اس وقت بھی اس کا کھنچاؤ، لڑائی طرف ہی ہوگا۔

اس لئے کہ کوئی اس ایک قسم کا تکلف ہوگا۔ اور غشی ہوگی اس کے لئے کسی وجہ میں عی ر کم بولنا

نفس کے لیے جس شخص کو کمال حاصل ہوتا ہے، اسے وہاں تک پہنچا دیتا ہے کہ وہ اس کا سبب حال کا کام لے

فظہ علی کی تفسیر پر ایک شہداء جواب

سوال: یہ صاحبزادوں میں سے کون سا صاحبزادہ ہے؟
 جواب: یہ صاحبزادہ ہے جس کا نام ہے "ابن ابی حنیفہ"۔
 سوال: یہ صاحبزادہ کون سا ہے؟
 جواب: یہ صاحبزادہ ہے جس کا نام ہے "ابن ابی حنیفہ"۔
 سوال: یہ صاحبزادہ کون سا ہے؟
 جواب: یہ صاحبزادہ ہے جس کا نام ہے "ابن ابی حنیفہ"۔

[illegible][illegible]

بحث مشکل ہوگا۔ علامہ یہ ہوگا کہ سارے عظم سارے کھسوں کے کرشمے میں پہلے کے مقابلے میں کی ہوگی ہاں
مختی مطلوب اہل امکان ہے کہ کسی سے ہوں اس ساری بات کے مدت معلوم کو کاظ کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا
ہے کہ جبرمختی کو (اسی پر چاقو پڑے کی بار بار قدرت حق تعالیٰ سے اور کی جاتی ہے خواہ وہ قدرت نفس میں ہو
یا غیر میں ہو یا تقریر میں ہو یا لائق شام کے عرصہ ہے۔

اب گدارش ہے کہ اختر جب سے دیوبند سے اس جگہ آیا ہے وہاں پٹی پہلی حالت کے اعتبار سے ہر
قدتوس میں ترقی پاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض باتوں کی حقیقت جس سے اس سے پہلے بالکل بے خبری
تھی اس سے کچھ نئی ہے حتیٰ کہ بعض احادیث کے بارے میں سوال کیا تو ایسا جواب اس میں آیا کہ
بالکل وہی بات کتاب کے بعض رسالوں میں تھی جن کی بعد کو اصلاح نہیں تھی۔ اسی طرح کچھ تو شبہات خود
دہن میں پیدا ہوئے اور اس کا جواب پتے ساتھیوں سے پوچھا اور نہ معلوم ہوا اور پھر غور کیا اور سمجھ میں آجائے
کے بعد بتایا تو بعد میں معلوم ہوا کہ کتاب سے لکھ کر یہی جواب فلاں جگہ لکھا ہے۔ بعض اوقات کسی جگہ سے خط آیا
اور کوئی ت قابل جواب تھی تو ان کے جواب میں ایسا لکھا کہ لکھنے کے بعد تعجب ہوا تھا کہ کیسے لکھ دیا۔

یہ کیوں حد حد کہ پٹی چلی بات کے اعتبار سے ترقی نظر آتی ہے جس سے بعض اوقات نفس میں عجب
بھی پیدا ہو جس کے ساتھ ہی ساتھ لاجور و قوت اور احوال ہاں سے دور کیا گیا۔ پتے عیسوی کا اظہار وہ پہلے
(اس بات پر) قدرت ہوئے کا متھا کیا گیا جس سے عجب بالکل ختم ہو گیا

چوتھا پہلے یہ معلوم غلط سمجھا گیا جس سے بعد غیر اختیار کی بات کو اختیار کی بات پر کی کرنا ہے۔ بات کرنا اختیار
ہے اس میں اسباب و کورہ مانع ہوں گے اور ہم اس معنی میں غیر اختیار ہے اس میں وہ امور مانع نہ ہوں گے بلکہ
قرب مع المبدء الفیاض (فیض کے سرچشمہ یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب) اس کے انکشاف کا یہ وہ سبب ہے

یہ سوال حالت موجودہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر و غنا سے قرب حد ہدی کے بعد آتا ہے اس میں بحث
پیشانی ہے کہ کیا صورت کی حالت کے یہ حالت ختم ہو؟

پیشانی "اذا انعم العبد العبد العبد" (جب کسی چیز کی وجہ ختم ہوئی تو وہ بھی ختم ہوئی)

مبتدی کو کسی کے نفع نقصان سے مطلب نہ ہونے کا مطلب

حالات کمترین کے در میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسالوں کی خبر خواہی پوری گئی ہے۔ یہ قوت پہلے بھی تھی مگر
یہاں آئے کے بعد بہت یادیں پیدا ہوئی ہے کسی کو کی مصیبت میں دیکھ کر نہیں جانتا۔ چوں کہ اس نے وہ

ہو سکے لیکن وہ خوشی سے کرے جو جی چاہتا ہے جیسے بچے مردی کام انجام دینے کو چاہتا ہے مگر اس سے بھی دل سرد کرنا پڑ کہ مہم کی بے گئی کے قطع نقصان سے کون تعلق نہیں ہوتا چاہئے۔ کبھی اس کو براہ راست اسے میں تکلیف بھی ہوں۔

حقیقی میر یہ مطلب تھا کہ اس کا ہتمام۔ ہے یا جو قطع ضرورت کے درجے میں۔ ہو اس کا قصور نہ کرے ہر عین وقت پر مگر مجبوراً کسی صریح (یعنی اس کے نہ ہونے سے اس دہرے کو کوئی نقصان ہو) پہنچانے کا نقصان قلب میں پیدا ہو اس کو قطع نہیں کرنا وہ مفید ہے۔

جو چیز برائی کی طرف لے جانے والی ہو وہ خطرناک چیز ہے

سوال: سہ کو چند باتوں میں غصہ سے پریشان بھی اور کبھی مرید ارادہ ہو کہ اس کو جناب میں خوش کرے پریشان دور کر ہوں مگر توفیق۔ ہوئی۔ آج بخیر اللہ اس سے غم نہ توفیق ہو گئی ہے۔ نیک عرض کرتا ہوں۔ ①
جیسے نوازنی طرف سہا۔ ہوئے کے ساتھ حد و تعاقب کی محبت، خوش، رتی ہے اور اس سے روکتا ہے اور عجیب سورش اور در کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور "دار کے سے کا ارادہ مان جو چہ کر نہیں کیا جاتا۔ اس کے بارے میں پوچھا یہ ہے کہ کبھی صحت ہے یا بری صحت ہے؟

جواب: یہ ایک بے اختیار کی حال ہے جو خود غیب اختیار کی ہوئے کی وجہ سے رائیسی ہے مگر کبھی برائی کی طرف سے جانے کی وجہ سے خطرناک ہے۔

مثال: اگر کبھی صحت ہے تو کاٹا جانا جو بے حرام چیز ہے کبھی بات اور ہر کے سے کیسے سبب ہو سکتا ہے۔ حقیقی: جب ہوتا تو بعد میں "کالمسب لسنوبہ" (گناہ تو بے کاسب جاتا ہے) مگر سبب نہ ناجائز نہیں۔

شعور سے دلچسپی حسب کہ زیادتی نہ ہو بری نہیں

مثال: "دوسری بات یہ ہے کہ نیکو شعور سے بہت سی دلچسپی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شعر پڑھا رہا ہوتا ہے اور میں کسی کام میں مشغول ہوتا ہوں تو بہت سی بے لگنی ہوتی ہے اور اس چاہتا ہے۔ کام چھوڑ کر شعور سے لگوں۔ جانا سادہ (کبھی زیادتی کے بھی) غم کرتا ہوں کہ اگر کون اچھی آواز دلا شعر پڑھنے لگے تو حالانکہ اگر میں تو بے ہوش تو رہا ہوں جاہل گا۔ حاصل طور پر خوبصورت صاحب کے شعور سے بہت سی دلچسپی ہے یہاں تک کہ "دگرے درمیان میں بھی اس کے مضمون یاد آ جاتا ہے تو شوق دو جانا ہو جاتا ہے اور وہ کہیں بہت مدت معلوم ہوتی ہے اس

ہے اور نہ میں اپنے کو اہل الرائے سمجھتا ہوں۔ لے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر اس کے بارے میں کوئی مسئلہ ہو چکا ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ مشائخِ علم سے رجوع کرنا چاہئے ہماری کیا ہستی ہے۔ قرآنی کے بارے میں لوگوں نے پوچھا تو اس کا جواب دے دیا کہ گائے کی قرآنی ہندؤں کی رعایت کی وجہ سے شرمناک چیز ہے۔
چوتھا: تو مصروف کس طرح عمل کو کیوں نہیں کرے دیا جاتا ہے۔

مضمون: اگرچہ یہ روزہ روزی الحرام ہے پرچہ ”ہوم“ میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ ۱۲ اگست کو تھانہ بمبئی میں خلافت کشی ہوئی۔ مولوی محمد ظفر صاحب رات ۸ بجے جناب کے پاس مجھے سلام کیا جواب تک نہیں دیا۔ پھر ۹ بجے دن کے گئے تو ٹھیکہ (آسمانی میں ملے) کی خواہش کی آپ نے فرمایا کہ یہ میرے صبرے کام کا وقت ہے۔ پھر خلافت کے مسئلہ کے پوچھنے کی اجازت مانگی وہ بھی نہ ملی تو پھر تقریری اہمیت پائی اور مولیٰ اس شراب کے ساتھ کہ اگر جواب مذاق کے خلاف نہ ہو تو معاف کیجئے گا۔ خبر پھر نہ پائی کچھ شرمناک کہ جناب نے فرمایا کہ میں کچھ سننا نہ کہتا تھاں چاہتا کیونکہ اگر خاموش رہوں گا تو آپ سوانح سمجھیں گے کہ اظہار کریں گا یا آپ کے خلاف ہنگامہ مانیں ہوں گے (یہ ظاہر ہے جو کچھ پرچہ میں تھا) اس کی وجہ سے لوگ جناب کے خطبات کو جانا چاہتے ہیں۔

چوتھا: جو لوگ جانا چاہتے ہیں وہ آپ پوچھیں کیا آپ ان کے دیکھیں ہیں آپ کو کیا اگر پڑی۔
مضمون: کہہ دیا کہ وہ بدقسمت ہوتے ہیں کہ مسئلہ تک نہیں جانتے۔

چوتھا: تو یہ عنی ہونے سے کیا قصاصی ہوا

مضمون: اگر مناسب ہو تو اس کے یعنی خلافت کشی کے بارے میں کچھ تحریر فرمائیں۔

چوتھا: اب اگر مناسب نہ ہو۔

مضمون: اس کی اشاعت کی ضرورت ہوگی تو ان اطراف میں عام طور پر شائع کر دیا جائے گا۔

چوتھا: مجھ کو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ اس فکر میں کیوں پڑ گئے۔

مضمون: کہہ دیا کہ آپ کی مصلحت اس کے خلاف ہو تو کم از کم ہم لوگ تو واقف ہو جائیں گے۔

چوتھا: واقفیت کو جانا ضروری ہے یا احکام سے ناراضگی صورت میں نقل کر کے دالے سے منجھ تھل کا مسئلہ ہونا چاہئے یا میں تمام دنیا کو قصہ بتاتا ٹھیکوں۔ مجھ کو پاموس ہوا کہ آپ کے دل میں دنیا بھری ہے۔ انا للہ

تیسرا خط

مضمون: آج جناب صلا کا خط مبارک ملا اس کے دیکھنے سے بہت ہی پریشانی ہوئی کہ جناب صلا کو تکلیف

تجلی با یحییٰ بن ابی ہر عود بالہ من غضب اللہ ورسوہ وراثہ بحداء واذنہ ثم وقلہ "مجھ کو ملائمت کیلئے سے میں کچھ نہیں کہیں اور نہ نقل ہے اور نہ حلال کے حقیقی معاملات معلوم ہیں اور نہ اس کی کچھ کچھ دیکھ بلکہ مگر کوں صاحب اس کے بارے میں جامع مہجد میں کبھی کچھ تقریر و میرہ کرتے ہیں تو میں سن بھی نہیں توگوں سے اس کے سے چند سے دیے میں مجھ سے بھی طلب کیا میں سے وہ بھی نہیں دیا جس کی وجہ سے لوگوں کو پادہ خیال ہوا اور ناگوار ہو مجھ سے لوگوں سے بیان کی لڑائی میں سے نکلا گیا۔ یہ حالت کارہ روا کر سے قبل تک تھی۔ لیکن کارہ تقریر کرے کا سبب یہ ہو کہ عدم میں مضمون جب آپ کے بارے میں مضمون شائع ہوا تو کئی شخصوں سے اس کی پک بڑے سوال سے طعن کے لئے بیان کر کے شروع کئے اور اس کے قریب معلوم ہوا کہ جناب سے اپنے قلم سے کوئی مضمون بھی شائع کیا ہے جو "تلاعات" یا کسی دوسرے رسالہ میں طبع ہوا ہے۔ اس دو زبانوں کے اتفاقاً جمع ہو جائے کی وجہ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟

جناب سے کارہ کے جواب میں یہ تقریر کیا کہ اس مضمون کے حصوں کے لئے ضروری ہے کہ ہر حصہ کا جواب اس سے ساتھ نظر سے اور یہ دوا میں ممکن نہیں جو اب کے لئے لگایا جوتا جو اب دیتا پائی لگائی ہے اس جناب سے میرے بہت خوشی ہوئی اور اسوں پر یہ لفظ یوں رہا نہیں کیا اور خیال یا کہ جناب اس سے اس میں کچھ رہا۔ دلکھا پتے میں۔ کہ غلط فہمی بنا یہ بنا اتنی سے جو کچھ فی میں کیا۔ اب ضرورتی اولیٰ بحث ہم سے اب اشاعت تعالیٰ اب رہا کچھ سے بہت ستائی ہوئی اللہ معاف فرمائیے جناب سے ان کے غرضوں پر فرمائی۔ یہ استنباطی میں سبب جواب، بالتفصیل لکھا کہ ہے سبب کا جملہ جواب ہے میرے نقل سوالات حماقت کی خبر سے تھے۔ جناب کے تحفہ فرمائیے سے تحفہ جو اس سبب کا جواب ہو گیا

تحفہ سے ہم کام مضمون غلط کر کے لکھا تھا کہ حدیث سے بارے میں حقیقت میں جناب کی گریز تھکتی ہو مطلع ہوا ہے۔ ہم صورت اشاعت کی ہوئی تو شائع کر دیں گے۔ اور ہم کو کچھ خوب وقت و اوقاف ہو جائیں گے جس سے مہلت کا بدو ہو سکے اس سے جناب میں جناب سے تحریر فرمایا کہ واقعات کو جانتا مسروہی ہے یا حکام کو ملی صورت میں قابل سے صحیح نقل کا مطالبہ ہوتا ہے۔ یا میں تمام یا میر کو قصہ سنا پھر اس مجھ کو کہوں ہوا کہ ہر سے دس میں یا میر ہے نہ نہ۔ حقیقت میں مجھ سے عت غلطی ہوئی جناب کے اس تحریر فرمائیے سے سخت فی خبر کتاب کے تہذیب سے دس میں یا میری سے ہر سے ہر حال، شفیق جناب ہی اس سر میں کاروا کے سبب میں جو کچھ ارشاد ہوا اس کے موافق عمل۔ وں۔ تا تہذیب کروں کہ دیا دل سے نظر سے اور دینا میر

جائے طرز معاشرت وغیرہ کی ریاضی کے جناب سے جو اس کے بعد یہ ہے کہ کسی شخص سے کون سی بات کہی جائے صرف اپنا کام تسلیم کیا یا اپنے متعلقوں کی خبر گیری دیکھ کر نہ جادو دیکھا ہوتا تھا کہ اگر دلوں میں جناب کے متعلق کوئی خبر کہنا ہے تو سن لیا دیکھ اس جگہ کے اور یا وہاں کسی شخص سے کوئی متعلق نہیں کسی نے اگر کوئی بات کہی تو جب علی ان سے بعد معاشرت ٹھکانا ہوتا ہے وہ نہیں۔ اب جو کچھ مناسب ہو کر یہ فرمایا جائے۔

چوتھا بیٹا اس سے پہلے خط اس خط کے ساتھ بھیجا جائے تو جواب دوں گا۔

چوتھا خط

مضمون: احقر کے جواب جناب کا خط مارک و فوس کے پورے لکھا ہے کہ اس سے پہلے خط اس خط کے ساتھ بھیجا جائے تو جواب دوں گا۔ پہلا خط اتفاقاً خطوط کی تہ میں پڑ گیا تھا۔ مسلسل کئی دن تک بہت تلاش کیا مگر نہیں مل سکا۔ اب اس کے بعد حضرت کا جواب لکھتے ہیں اتفاقاً قائل کیا جو اس قدر میں ہے۔ اسی وجہ سے کچھ جواب میں تاخیر ہوئی۔ میرے قدم بندہ سر سے پاؤں تک کو تازہ ہے۔ جناب کی شفیقاں پرورش کا پالا بھاپے غصہ کا عادی نہیں۔ جناب کے ہمارے جہاں سے ہی جان بھری ہے تمام ہوش و تنک ہو جاتی ہے کام میں ہی نہیں لگا۔

”نمود بالہ من غضب اللہ وغضب رسولہ وغضب قافلہ“

شکر سمجھائے، پھر ان کے سمجھائی تو ﴿﴾ عذر تفصیلات، پھر ان کے تفصیلات

قرآن مجید ”نیری غصوں کا شکر نیری غصوں میں ہے۔ ہمارے دنیاوی کاموں کا ذکر کرنا نہیں چاہئے۔“

خدا کے لئے معافی کی درخواست قبول کرنا، کہیں جتنی چاہئے اگر ممکن ہو تو بھائی کے خودی چاہئے۔ آج کل میں بھڑکی ہے اب کچھ سمجھ میں آتا کہ کیا کروں۔ اگر دلوں میں غصوں کی عبارت میں کچھ تھوڑی (کچھ دوسرے کے مقابلے کچھ کی ریاضی معلوم ہو تو صرف عبارت اور احقر کی بھڑکی کی وجہ سے ہے برصورت میں معافی کی درخواست

چوتھا بیٹا میں۔ جو بائیں پیچھے ان کا جو بھائی دیکھا معافی جو چاہی گئی میں نظام سے رہا ہوں مگر انتہائی دیکھ کر غصہ دیکھ کر غصہ نہیں کر سکتا ہوں معلوم نہیں کب تک اترے گا۔

پانچواں خط

خدا کا بعد سلام مسنون و ادب خادمانہ گزارش ہے کہ عزم سے حیرت حراج گہائی معلوم ہونے سے تعلق ہے خدا کرے جناب خوب بھی طرح سے ہوں۔ امید کہ حیرت حراج محل سے مطلع فرمایا جاوے۔ احقر کے کسی

۲۔ ہوں کام الیہا۔ میں جس میں قوت طہرہ زیادہ ہے۔

۵) اب بھی کون کلام سے رہیں جس میں عندہل سے ساتھ قلوب فکر یہ صرف جو لیکس اس کی شہدائے اس سے عجیب بھی سوختوں استکانی اگرچہ تے یہ مصداق جہاں ملاطفت عادی کے دکرے یا س حلقہ و مطاوع

❶ دربارت کوئٹہ کا مہو کا قتل کیلئے ایک خط۔

۷۔ اگر کا بھی قصہ سنا جائے تو کسی اور سے ایسے رنگ کا جس سے عقیدہ و محبت ہو اسی طرح قصہ سنا۔
 - گوکہ بد رنگ حق اس مظلوم کو مارنا بھاری ہے مگر درود بھلا کا ہے۔ جو تہذیبیں آپ سے تجویز کرتی ہیں
 وہ بھی جلد میں اور یہی تہذیبیں ہیں۔ اصلاً ہیں اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔ اس شخص سے ہرگز نہیں۔
 ایسے شخص سے جس نے جو حصہ دیکھا ہو یا جس کا ذکر کرے۔ والسلام

وحدۃ الوجود میں مشغوب ہونے کے آثار

مخالفت پسے کر سے رقت میں تو اپنی رماں سے لہ لہند کہتا تھا مگر تکیب کے عوارا ہ قصور و محال میں آتا تھا۔
اب قصور کی شفقت اور رحم و قید میرے پیسے سے ریا ہ قصور قصب رہتا ہے مگر نہ نقد کا و نہ بھی نہیں ہوتا
تحقیق احمدیہ وہ بھی سہا ک بی لوصد و کا ر تھا۔

فحالت پہ نظر (کی جھپٹ) میں تباہیوں کا معلوم ہوتا تھا کہ ہر گھس پر ہر دھڑچڑاہے ہے
 سڑکوں سے ادنیٰ لگتے تھے۔ بے غیر اعتماد کی حالت قہر ہو گئی اس میں نقصان تھا کہ قلب سے بیرون ہوئی تھی۔
 بختیروز "وہ ہمدردی سے" کہیں بھی دیکھ کر گرا ہے

بینائی قائم رکھنے کا عمل

مَحَلَّ عرصہ ہوا کتریں نے باب برزخ سے خانقاہ کو (الکفریہ میں الکفریہ میں الکفریہ میں یوسف میں یعقوب میں سحاق میں ابراہیم) مدار کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر ام کر کے آنکھوں پر بھیر لے کر آنکھوں کی روشنی قائم رکھتی ہے کتریں یہ عمل کیا کرتی تھیں مگر یہاں پیدا ہوا کہ حضور سے عرض لوں ایسا ہو کہ کوئی حجابی ہو بوطاہ میں مصروف ہو تو اس سے پڑھنے کے وقت اس پر غلبہ ہوگا۔ ان طرف مطلقاً توجہ بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف یہ جانتی ہوتا تھا کہ یہ اسماء میں نہ فائدہ کے لئے ایک اثر وادبیت کی طرح ہے

حقیقۂ چارے سے یہ فانی ہے لیکن کمال لوحیہ کے خلاف ہے۔ یائے اس کی جگہ بہ بہتر ہے کہ یا مورے ہار یا
 ۳۲ بار رح کر پئی عمل لیا جائے۔

اموات سے فائدہ حاصل کرنا

حُجَّان کی حالت میں لکھ دیکھ ہے کہ صاحبِ سب کے حزار پرہ سے لے کر فائدہ ہوتا ہے کہ سنت میں قوت اور باطنی رقی و قی سے۔ موت میں قوت اور ترقی ہوئے سے کیا مصعب مدو سے کی حالت میں بولیں اللہ سے یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوتِ غیبیہ علیہ صلیہ سے غایب ہو کر کچھ پہنچاتے ہیں اس سے۔ فائدہ ہوتا ہے کہ ظاہری باطنی اعمال میں طاعت کی قوت، امری اور غفلتِ حسد کی قوتیں ہو جاتی ہے۔ اور ظاہری باطنی اعمال میں سے بہت سے حصے ہیں۔ میرے حیاتِ ناقص میں میرے بعد ان طرح رد و اعادہ فائدہ تو حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مردہ نہ ہو سکتا کی طرح۔ پتے اعمالِ ظاہرہ و باطنیہ سے فائدہ پہنچانے سے متعدد ہوتے ہیں۔ پھر یہ اعمال فائدہ پہنچانا کس قسم کا حقارتِ اہل اللہ کرتے ہیں۔ "اے کاش کہ صاحبِ موت کو جس قدر وہ صاحبِ حیات بھی ہو کر فائدہ پہنچاتا ہے۔"

حُجَّان اہل حق و حلال حاصل ہوتے ہیں جیسے محبتِ حشمت اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں۔ یہ بھی میرے (محبوب نہیں) ہوتے ہیں اور کبھی ان سے ہوتے ہیں۔ حق سے لے کر مختلفہ حساب ہوتے ہیں۔ کبھی تعلیم بھی، کبھی محبت، اگرچہ صاحبِ محبت کا راہ بھی ہے۔ جیسے ہرگز کی محبت (سامع ہوئے) سے پانی گرم ہو جاتا ہے۔ یہ محبت جیسے مردوں کو معیہ ہونے سے اسی طرح مردوں کو بھی معیہ ہوتی ہے۔ جند و دلوں کی درجہ میں مناسبت ہو۔ جو بعض سے لئے لے لے اس لئے جلد سے صاحبِ محبت ہو اور عزت پر چاہے۔ اہل بھی صاحبِ محبت ہو اور دلوں کی محبت سے صاحبِ محبت ہو اس سے حزار پرہ سے لے کر ہر حال میں ان میں مصروفی اور پناہ پناہ پیدا ہو جائے۔ کسی اور کی قوت سے تعمیر کیا جاتا ہے اور سنتِ کاروں و جدائی (باسی) ہوئے سے جب سے وہ اہلِ ایمان و حساس سے معلوم بھی ہو جاتا ہے۔

شیروال اہل اللہ کے سے وہ حاصل ہے کہ سے صوفیہ کا یہ طریقہ ہے اور ان کے مزاج و حسنِ تقاضا سے گرجا تا کبھی ہو گیا تو یہ مانا ہو جائے تاکہ ان کے اعمال و احوال سے طالبِ مدد ملے۔

حُجَّان پہلے پچھ پچھ کر خشنہ پھر کھینچ کر سے تھوکر سے کہ میری درجہ ان درجہ کی درجہ سے مل گئی ہے اس سے خاص احوال متعلق ہو رہے ہیں۔

اہلِ قبور سے فائدہ حاصل کرنا

حُجَّان ہم لوگ مولانا اسماعیل قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اور میں سے ہیں۔ ان کا حرم میرے موقع میں

ہے۔ کمرہ کے مزار پر جا کر فاتحہ پڑھنا کرتا ہوں۔ ہر گھنٹے سے مانتا ہوں کہ کائنات میں سے تھے۔ ایصالِ ثواب کے علاوہ اور بھی کوئی طریقہ ایسا ہے جس سے ان کا فیصلہ مجھ تک پہنچے۔ اس صورت میں کہ ایسا عمل کرے سے میرے باقی حالات پر کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ چونکہ جناب والا بہ کثرت تصانیف میں اس کا کاروبار کیا ہے کہ ہر مکان دیں کی قبر سے بھی فیصلہ حاصل ہوتا ہے اس وجہ سے یہ خواہش ہوتی ہے۔

پیشکش: فاتحہ کا ثواب پہنچا کر مزار کے پاس پہنچیں ہمارے کے یہ تصور کر کے سمجھا جائے کہ میرے قلب ان کے قلب سے عطا ہوا ہے اور اس سے میرے قلب میں نور آ رہا ہے۔

سوال: کبھی مقدس مزاروں کی راسخ کو جانا میرے لئے مفید ہے یا نہیں صبر کے ارادے سے نہیں بلکہ فیصلہ حاصل کرے سے لئے عیب، سائل کشف سے لکھا ہے

جواب: رہائی مناسب نہیں ہوگی کبھی کبھی جاے میں حرج نہیں ہے کچھ مفید ہوگا۔

مردوں سے دعا کی درخواست کا ثبوت نہیں

سوال: کسی بی، ولی کے مزار پر چار ان کے واسطے سے دعا کرنا کہ فلاں ہماری حاجت پوری ہو جائے۔ ان کے مزار پر فریب جا کر مسامحہ و راسخ مسعود کے بعد اس طرح درخواست کرنا کہ آپ مقرب ہا ہیں ہمارے سے دعا فرما میں کہ ہماری فلاں حاجت پوری ہو جائے وہ حضرت علیؑ فرماں کی درخواست کا کر دینے ہیں یا نہیں اور اس قسم سے کا عقیدہ جبکہ فریب سے ہواں کے مزار پر جا کر کوئی دعا کہی جائے حائر ہے یا نہیں؟

جواب: سب سے میں تو خلاف ہے اکثر اہل کشف اس کے قائل ہیں مگر اس سے رو کی درخواست کسی دلیل سے ثابت نہیں کیونکہ ان کو دعا کا اعتقاد دیا جاتا کہیں عقول نہیں البتہ ان کے دلیل سے، نہ کرنا ثابت ہے۔

سوال: مردوں کے سلام سے تو لوگ قائل ہیں کہ مرے میں سے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

جواب: حوالہ اس میں بھی خلاف ہے۔

سوال: لیکن تحقیق نہیں کہ اس کے علاوہ بھی وہ حضرات ان سے جو درخواست کی جائے اس کو دعا کر دینے ہیں یا صرف سلام تک ہی سنتے ہیں۔ بہر حال اس کے بارے میں یہ عقیدہ رہنا چاہئے مطلع فرما کر کٹائی ختمی جائے۔

جواب: اوپر نص میں لکھ چکا ہوں۔

وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود کی کشف کے ذریعے سے تفسیر

حال: محمود شہود (جیسی آشپزی اور مدد کی) کے ساتھ البرق الخائف (انہیں چند ہیے کی) یہ حالت چٹا

آئی کہ اپنے بیٹے کو دے گا۔ یہ ہے اور، مگر وہ سوئے نظر ہوں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مافیہ اور کاس
لوہ کا یہ دھرم ہوا، اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کے واسطے اور "کبر شہی حالہ" (کہ اللہ تعالیٰ کے
علاوہ مریخ ہاگت ہوئے ان کے ایک ہونے کے چیرے کے ساتھ بھی نہیں جیسے مسند ہے اسے فقرو کی طرح
تھوڑے معلوم ہوں، مگر رجبہ اللہ تعالیٰ ہے

رومیل بیچ اور بیچ مہست بیچ ر عارفان جو حد بیچ محبت

ہم پرچہ مستند ازالہ نمبر بیچ کہ پانچ بیس نام ہست رہ

== منجز ==

① عقل دار ستہ عقل میں ہے، وہ کے ان اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی حیثیت نہیں ہے

② سب کچھ اور نہ الہی کے حصوں کے کم سوچیں چیرے

اس معنی ہے، چیرے حق، وہی کے علوم میں اور کئی چیز قابل ہوتا ہے

تو جودے حق میں سے کہہ کر، نہ چند بیچ ندرت میں پیش کی کل رشی

منجز بیچ، تو فقیر و چیرے، اللہ تعالیٰ کی وہ قابل ہے چیرے، تو اللہ تعالیٰ کی وہ میں نور

وہ کر کے کا تو، تجھ میں بھی مال پیدا ہوا ہے گا۔

یہاں رہ رہ کر معلوم ہوتا ہے اور رکھ کر معلوم ہوتا ہے، بلکہ حاکمیت اور حوی ہو ہے کا

حجاب، شرب بھی ہے کا اور بیت (تہ حالی کے یک ہونے کے، غنمت کے عابد سے محبوب ہو جاتی

ہے

۲ "اوشوں" ہے "چند کی" بیچ حالی رہی رہ تو وہ، چیرے

منجز بیچ، تو حد میں ہی ملتا مگر تو رہا رہا رہے تو تیرے اور حد کے (ریاں) یہ قسمیں (چراغی

ختم ہوا ہے گی۔

حافظ

میں عاشق و معشوق بیچ حامل ہست بیچ تو حد حجاب خودی حافظہ میں رہ رہ

منجز بیچ، عاشق و معشوق رہ رہاں وہی "تو میں" ہے حافظہ تو حد آپ لئے پر رہے رہاں اسے

ہست جا بھی "نہ خودی" پر رہے یہ کھجے وصال حاصل ہوا ہے۔

حافظ، جون طالعہ، ۱۳۹۶ھ

۱۔ مرتبہ : احوال علیہ وارد ﴿﴾ حضرت مرتبہ بنی مدنی

تقریباً ہر چیز کا وہ ایک لک ہے اگر تم رُخ م۔۔ کرنا گئے تو اپنی بوجھاؤ گے۔

والدہ اگر بیچ کاٹل و صوبہ سا بہ اور غنایہ حد دہ کی شامل حال ۔ ہوں تو یہی حالت میں ہجیر کی سہ

ب علامات ج و حصار حق ﴿﴾ عمر ملک ما شد یہ ہستی و روز

ترجمہ: اللہ اللہ اللہ مہادیوی کے جبر و قہر یعنی وہ اس کا غلبہ نامید ہوگا

اور حسب وجود درشہوں کا فرق بھی دیکھا معلوم ہوا۔ یعنی بنو لوگ وجود کے قائل ہیں سب اور مدارس
 سے وجہ کے ہونے کو منکر۔ اہل کچھ نہیں اور غیر موجود سمجھتے ہیں کہ سب وہ ہے اور انہو وجودی
 القدر اللہ تعالیٰ سے علاوہ کوئی موجود نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ درشہوں کو لوگ شہود کے قائل ہیں معقولہ
 نہیں اور غیر موجودات سمجھتے ہیں۔ بیش وقایمیں رستے ہیں۔ مجاہد سب کا ہونا معلوم کرے اس سے پہچنے لگا
 حق معلوم رستے ہیں۔ فرق تھا وہ بنو لوگ کے قائل ہیں دو مجاہد اور غیر موجود سمجھتے ہیں۔ اس معنی سے
 کہ آج ہذا کا موجود کا ثبوت دے رہے ہیں اور سب دیے کہتے ہیں بنو لوگ شہود کے قائل ہیں غیر موجود نہیں سمجھتے
 اس معنی سے۔ اہل کچھ رکھتے ہیں اور سب اس سے بے ہوش ہیں۔

آپید عرف صوفی صاحب سیر ﴿﴾ تخلیص و سب از توجہ غیر

تَرْجُمَہٗ صَاحِبِ سِرِّتِ صَوْبِی کے ہاں توحید کو غیر کی توحید سے جان نہ لے

پہلی صورت میں مدت، کیفیت، شوش و سس اور ناپ و خطرت مغلوب ہو جاتے ہیں اور اگر قہر علیہم رہے اور تو شری کا خوف ہے اور دوسری صورت میں استقلال و جمعیت و حضور کی ہے و حضور مع خال ہے اور یہ حضور شعور کے ساتھ ہے۔ دوسرے پہلے سے اصل معلوم ہوتا ہے اور اس سے دوسری صورت کیونکہ اس پر علیہ السلام کی کی دعوتوں سے اس کو حاصل ہے کہ اے مکلف میں کہ جو کچھ مانگے سے حق میں ہے، صبر و صفا میں لادے گا مگر پھر بھی صرف اصلاح سے حائل ہے لکھ یا ورنہ میں کیا میرا حق، حال و علم، میں کیا۔ (میر نے ۱۹۷۱ء میں یہ کہ جب مردانہ حالت حیرت سے ساتھ ہو جا ہے اور یا میں صبر و شکر اللہ تعالیٰ کے پہلے پر راضی رہا، و قائل اور تسلیم اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ، محبوق سے ہے پر راضی، بعد دعویٰ کے ساتھ صبر اور اللہ تعالیٰ سے خوف ہے ساتھ رہ گیا۔)۔

تحقیق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ ہے کہ حوالہ جہت کی یہ حدیدہ میں خصوصاً شیخین (الحدیث)

اللہ تعالیٰ سے علاوہ کچھ نہ ہونے کے بارے میں ایک شبہ اور اس کا جواب

مخالف بھی مراد کے عرپے رجو کا خیال پیدا ہو جاتا ہے تو حیر میں بعد میں کی مٹی اس کے بعد کچھ
 کس نظر تا ہے۔ ”کما هو معار موعہ نعی عن انی عس لا مسان حیر من النور لم یکن
 شیعہ مدکو“۔ یہاں پر ایسا وقت نہیں گزر سکتا کہ وہ مٹی کر چرکس تھا مگر یہ کس پتہ چلا کہ وہ وہ کی
 حقیقت یا ہے کہ اس کے مٹی کر اس حالت سے اس حالت میں یا اور یہاں یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ یہ ایک
 وقت میں کچھ نہیں تھا مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس وقت بھی موجود نہیں... ویسے تو کہے کے درجے میں سمجھتا
 ہوں کہ پتہ موجود ہندو سارے عالم کا جو پتہ در دست وجود کا پتہ اور پتہ کا وجود اس سے متعلقے میں کچھ نہیں
 ہے اور نہ ہونے کی طرف تو سرور ہے مگر یہ جانب نہیں ہو جان اور چونکہ اس حالت کا پسندیدہ ہونا عقل سے
 ہوا ہے اس سے اس کی تہہ ہوتی ہے مگر جب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس حالت کا حاصل کرنا یا لانا بد ہے
 اختیار سے ماہر ہے صرف امتداد کی مہربانی اور صفا سے بنو اس کی فکر بیکار معلوم ہوتی ہے کس شبہ یہ پیدا ہو گیا
 کہ بد سے کے اختیار سے باہر ہوتا تو مشائخ کی جانب سے مطالبہ ہوتا ہوتا ”ماں قوا، علیہ الصلو
 و السلام واحمد ربك كذا مر، فان لم یکن مراد وہ ہوا انہی تحصیل ہست الحاله
 شارعہ“ (کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ نہ مدعی کی عبارت اس طرح نہ ہو جیسے تم میں اور کچھ ہے
 ہو کر تم اس کو کہیں، کچھ رہے ہو نہ وہ نہیں، کچھ رہے اس حالت کو حاصل رہے کا اشارہ ہے علم مراد ہے سوانہ
 روم وجہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اس کا حسب اہمیت کی ہے

آیہ ہستی چ باشد ہستی ﴿ہستی بگور مابہ ہستی﴾

ترجمہ: ”ہستی (حقیقی حق اللہ تعالیٰ سے مالات) کا آیہ (مالک کی ہستی کا انکار ہے اس کے)
 تم کسی (پنی ات کا ہونا) اختیار کرو مگر تم بہ عقل کر ہو۔“

”ام اس تحصیلها صراحہ فہل ہستی الو ان تحصیلها فی حیدر العبد والا
 ہنوم تکلیف ملا بظاق قدوسی انی حقیقہ الامر ماجورین و احوکم
 اندعہ محصول التوفیق کہ یحب ویوصی ب ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم“
 ترجمہ: ”یا اس حالت ۲۱ صاف حاصل کرے کو مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس
 حالت کو حاصل کرنا بد سے کے اختیار میں ہے اور یہ ہے کام کا حکم کرنا ہوگا جو بد سے کے اختیار

میں مقدام میں پڑھ بیٹا ہوں۔ بھی تک اوقات مقرر منظم نہیں ہوتے، کوئی چاہے کار کچھ میں بیٹھتا ہو کچھ حضور اکرم سے لڑو کی جاسم ہے۔ موت ہر وقت پیش ظہر ہوتی ہے۔ ان کے تقیم پئے ہیں ان کی تربیت کجاہر بھی میرے ہی دماغ ہے۔ جس سے بہت خوب ہے۔ کہیں ان کے حقوق میں کوتاہی نہ ہو جاسے۔ آج کل جاعاد کے کام میں سخت دشواریاں ہیں۔ خصوصاً مجھے بے خوف و لادلف ہے دوسرے منصوبہ و عمارت میں کہ حق تعالیٰ میرے مدد فرما لیا۔ جیسے میرے دماغ علم ہوا اس سے مطلع فرما جائے

چترال پہلے بے مال کی حفاظت بھی عبادت ہے خصوصاً جبکہ دوسرا طریقہ معاش ہے۔ ہو اور انظام معاش سے بغیر کیسوی نہیں ہوں ہے اور یکوہ کے بغیر طاعت نہیں ہوتی ہے۔ جب اس وقت عام کردہ طبیعوں کی یہی حالت ہے۔ یا طرح پانی کی نگرانی بھی عبادت ہے۔ تاکہ ان کا کوئی نگرال نہ ہو جب یہ عبادت ہے تو عبادت سے کیا ٹھہرنا۔ ہاں پیشاں تو یہی ہونا چاہیے ہے اور یہ عمارت ہے اور عمارت بھی اور جلدیں ختم ہو جائے والی تو یہی جلدی ختم ہو جائے والی پریشان جو ہمیشہ کیسوی کا سبب ہو جائے بدعت کے قائل ہے اور اس عمارت کے سبب جو غافل و غیور ہو جائے وہ قبول ہے۔ یہ سب کام کا جو میں نے صرف اس میں غلہ میں اور واحد رکھیں ہونا چاہیے کی حد تک اس حیرت و حیرت میں کہ ہے سے کر سکیں۔ جب کام قابو میں آجائے پھر سب انتظام کرے عبادت سے کے غایت ہوئے کی صورت نکالیں اس وقت یہ آساں ہوگا۔ اور کسی حرکت کے حاصل ہوئے تک اور اس میں احتیاط کو گوارا کر لیں مگر ہمیشہ کرے کی ہمتیں یہ اور اس اللہ کے مخلوقات اور حالات کے مطالعہ کا بھی نام نہ کریں خواہ وہ باقی ہی مٹے لئے ہو۔

جو چیز لازم نہ ہو اس کو لازم کرنے کا بدعت ہونا

مثال: کچھ عرصہ سے مدہ کا یہ معمول ہو گیا ہے کہ کسی دیوانی معاملہ میں ناکامی کی خبر جس قبضہ ہو جاتا ہے اگر بعد میں رو رکعت نماز قبضہ سے دور ہے سے سے پڑھ بیٹا ہوں مگر کوئی طبیعوں والی مات سنا ہوں تو خوش ہو کر سدا کی حالت کے شکر یہ پڑا بہت مبارکباد ہوتا ہوں یہ طر عمل اچھا ہے یا نہیں۔
تحقیق: یہ لازم نہ رہنا بعد عبادت کی حد میں چاہئے گا۔

مجدوب سے برتاؤ

مثال: ۳ رمضان بعد کے روزہ کے ظہر کے لئے وہاں پہنچ کر رہا تھا۔ ایک شخص مجھے بائیں عروں و منہم شکل بگڑ گھوٹوں میں کچھ مسوہاں سے سامنے آکر کھڑے ہوئے اور مجھے دیکھا شروع کیا۔ چند منٹ کے بعد میں

ے پوچھ کر کام ہے نہ کچھ نہیں۔ قافل سے دو سو نو کروں میں سے تین رو کوئی نہ تھا نہ آئے کی دوسرے دور میرے بھی میں سے ان سے بہت دوروں بروگے۔ کہا ماں اپنا تنگواہ ہو گئے۔ کہا بھانا۔ کپڑے میں سے نام پوچھ کر کہا سعد شاہ بادشاہ مجھے کسی تنگی پوچھ رہا ہے جو۔ کہا جس تنگی باں پی یہ تھا یہ یاد تھا کہ رو رہ رکھنا چاہے۔ میں نے کہا کھانا کھائیہ۔ جا سکیں۔ میں نے کہا کیوں نہ کھائیں یہاں ہیں۔ میں نے کہا کہ جاگک یہ ہوتا۔ کہا ہم (تیز سجدہ میں) کافکا نہیں رتے حور گروں دے چاہتے ہیں۔ میں نے کہا اب کھائے گئے یہاں ہیں۔ اب میں نے اپنے سر سے لے کر اکاب پر کھا، شروع کیا۔ یہ میں مار پڑھتا رہا۔ پھر میں نے کہا کہ میری نوکری کر کے مار پڑھنا پڑے گی رو رہ کھانا پڑے گا۔ یہ پڑھوں گا رکھوں گا میں نے کہا جوت پہنا پڑے گا۔ کہا پہنوں گا۔ عرض میں سے پہاڑ نا جوت یہ وہاں سے کچھ میں درست ہوا۔

کی دن میرے ساتھ کا پور میں سے۔ رات میں جب ال کے قریب میرا حال قسم کا سکوں صا حضرت سے ظلعاء کے قریب چلنے میں قلب کو حاصل ہوتا ہے وہ پنا۔ مصل با تم سے معنی بھی کیس حضرت کا جواب کفر رہاں سے مصل کی سی حرکت سے یہ۔ شب کو کا پور میں تقریباً ساری رات مصلیٰ پر مراقبہ میں رہے۔ یہ ان کے پاس رہنے والوں سے معلوم ہوا۔ صبح کو ال کے بے حد صیغے پڑے بدوے۔ یہاں کے کی جگہ ہناری۔ شربت مار سے انظر سے دور رکھو تھا۔ میل میں ان کو بھی چایا۔ غد بھی لطیف اور معر ہوتی عربی کو دودھ کھایا عرض ان سب اجراء سے ال میں مشاطہ پیرا اور یہ خراب جاتا رہا

تیسرے دن بچوں ماں میں رہے پانکس اور شمر پر ال کو رنگ پیدل چلا۔ باقی حزن بھی جاتا رہا۔ اس وقت سوں سے کہا کہ مجھے سطلوں کی خدمت پر ہے۔ میں نے کہا مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں۔ کہیے گئے۔ میں جاؤں گا میرا چھوٹے بھائی تھا۔ میں نے کہا۔ میں ایک تھنڈی سی نظارہ کر دوں گا۔ اسی کہہ کر جانا دیکھے۔ اور کچھ مشکل و مصل کو چلے گئے۔ جس لوگوں سے ان کو دیکھا تھا وہ سب ان کے معتقد ہو گئے۔ اور کچھ لگے مجدد ہیں۔ مجدد بے چارے سے بعد بعض لوگوں نے کہا کیوں جاے دیہ۔ میں نے کہا کہ مجھے کسی بعد سے گریب کی امید ہے وہ صرف بے مولا ہیں۔ اللہ تعالیٰ عرصہ دراز تک ال کو ہمارے سر پر قائم رکھیں۔ میں تم میں۔ کسی دوسرے کے آئے سے سرت نہیں چاہے سے رہا ہیں۔ کسی کی تنگواہ کی حالت میں خدمت کرنا یہ جہاں کا حق ہے۔ ہمارے دوسراں میں کوئی جو عام یا خاص مجدد ہو۔ ہاںک جاہل ہو یا عام بربرے

بہر حال تیرے یہ دن حمد کو دوپہر راستہ میں ملے اور میرے ساتھ گئے۔ کہا بھوک لگ رہی ہے کھانا

سمت میں تو حق تعالیٰ کی طرف سے قلب میں ناگواری و ناراضگی پیدا ہو تو اسباب کی طرف سمت میں ایک بڑی مخالفت ہے یہ بڑی عکس ہے اس علت پر نظر فرمائیے عام کے اسی سمت میں گورمت اور سمیت سمجھنا چاہئے۔

ایصال ثواب

سوال ایک شخص حضرت کے ایک عزیز قریب کا انتقال ہوا تو بعد یہ دوست کے ساتھ قریب کے لئے گیا اور بھی لوگ موجود تھے۔ صاحب موصوف نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے مرے داب کے لئے ایک ایک فرما کر بید پڑھ کر ثواب بخشنے کی فرمائش کی۔ روز کے معمولات کے لحاظ سے فرمائش واقعی ہر کی سمت مطلوب ہوئی مگر صاحب عطا قریب کے صاحب ہوئے کی وجہ سے ہو صاحب موصوف نے طبیعت کے لحاظ کا سبب ہوگا اس خیال سے کہ کیا اور ہا جوں و چرا وعدہ کر رہا اور اس کو پورا بھی کیا طبیعت میں خلوص جنگلف پیدا ہو گیا۔ اس صورت کے بارے میں معذور ہوا میں کہ ایسے موقعہ پر دل تو بے گایاں لئے بغیر صاف نکار کر رہا جائے یہ کیا کریں۔

جواب اس وقت مرد سے یہ کہہ دیا کہ میں حضرت قریب علیؑ میں گا پھر یہ تحریر رسی سے جو خط موجود ہو ظاہر کر دیا اور جتنا ممکن ہو اس کا وعدہ کر کے تسلی فرمائی۔

مسئلہ وحدۃ الوجود کے بارے میں علاج جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا حل

سوال علاج جامی لاؤ مسرہ ۲۵ میں لکھا ہے کہ عام طہ حق ہے اور حق عام کا یاقین ہے عالم حاضر ہوئے سے پہلے میں حق تھا اور حق عام سے حاضر ہوئے کے بعد میں عام بلکہ حقیقت میں ایک ہے اور حاضر ہونا یا باطل ہونا، پہلے ہوا یا ختم ہونا یہ سب اس کی نسبتیں و درجہ کے اعتبارات ہیں۔

دوسری جگہ بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسے لاؤ مسرہ ۱۸ میں ہے کہ کس طرح میں سمیت حقیقی ایک ہے مگر پچہ بہت سے کاموں اور بہت سی صفات کے ساتھ تعلق ہوئے کی وجہ سے کئی نظریاتی ہیں اس طور پر کہ ہر سب کی عقلی میں بد ہیں اس کے احکام و آثار کے ساتھ متقیہ ہے۔

اں سے آرتیک بہت ٹکڑوں میں یہاں ہی مضمون ہے جس کا مطلب حل نہیں ہوا بہت مرتبہ مطالعہ چکا تو فی امید ہے کہ جواب ثانی مرحمت فرمایا جائے

جواب یہاں ایک اصل ہے اور بعض اصطلاحات ہیں اں کے اختصار سے ایک یہ عبارت کیا قابل تمام طرح حل ہو جائے گی وہ یہ اں حضرت کے ایک حاد میں صرف ایک وجود واجب الوجود ہی غائب ہے اور

قرآنی دعاؤں کے جمع کے الفاظ سے ہونے اور حدیثوں کی دعاؤں کے

مفرد کے الفاظ سے ہونے میں حکمت

سوال۔ قرآنی دعاؤں کے کثرت سے الفاظ سے قرآنی میں اور حدیث میں دعا میں واحد سے الفاظ سے ساتھ قرآنی میں کیا نفع ہے؟

جواب۔ میں نے تو علماء شمس یا اس لئے اس کے بارے میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہہ سکتا ہوں اگر حقیقت میں ایسا وہ بھی میرے مدافعی تو یہ ہے کہ اس باتوں کی حکمت کو تلاش کیا جائے اور یہی مدافعی اپنے دوستوں کے لئے پسند فرمائیں۔ ہوں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی حکمت پر تکلف میں میں آج سے اس کے بیان کیے کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہوں جنک اس کا یقین نہ کیا جائے۔ اس لئے شاید فرق کی یہ یہ ہو کہ قرآن مجید میں تو جتنی دعاؤں ہیں اس سے مخصوص ہیں ان میں تو تفسیر سے تعلیم بھی ایک ہی مرتبہ ۱۱ بار سے زیادہ ہیں اس لئے جمع کا لفظ مناسب ہو اور حدیث میں کثرت کے الفاظ میں ہیں خود حضور ﷺ سے ملتی ہیں اس لئے ہر رکوع کا لفظ مناسب ہے۔ اہم

صوفیہ کرام کی وحشت میں ڈالنے والی بات سے بدگمانی پیدا ہونے کا الزام

سوال۔ صوفیہ کرام سے بعض صاحب (وحشت میں ڈالنے والے) تمہیں متقول ہیں اس سے ظاہر میں شریعت سے غم و کاشہ ہوتا ہے ابوالحسنؒ میں جو کہ رجحان اللہ تعالیٰ کی کتاب تفسیر المفسر کے صحیحہ ہے۔ میں کہہ کہ ابوہریرہؓ سے متقول ہے نہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی شبلی رحمہ اللہ سے یہ سنا ہے۔ سوال کر رہا ہے کہ ابوہریرہؓ سے آپ اللہ کیسے کہتے ہیں اور اللہ اللہ کیسے کہتے ہیں۔ میں نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے۔ پہلے ہی کہیں پھر اشیاء کروں۔ اس پر جواب دے کہ مجھے اس سے معصوم نہ مل چکا ہے۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ سے فرمایا میں نے سنا ہے کہ میں نے انکار سے حکم کو ختم کروں حالانکہ اصل تو کلمہ اور ہے۔ اس سے تو کلمہ توحید پر مد جسے ظاہر و باطن سے سم آئے ہیں۔ انکار کا کلمہ نہیں، اے۔ اور میں کان دھو کلامہ لانہ لا ائدہ (کہ جس کا آخر کلمہ لا ائدہ ہو) دھیرہ پر غصہ ہوتا ہے جس حضرات کے نام ہیں صرف اتنا ہے کہ ال سے لیتے ہیں۔ انکار کا لفظ حیرت کا سبب میں حصہ والا کا ان حضرات سے عیب نہ تھا اور صوفی محبت اور مجھ جیسے مدافعی کا ان حضرات کی طرف کسی قدر کمزوری ہونا

وَعَاذُواثُورَ "اللھم لا تجعل لماجر عسی نعمة اکافہ بها الح'
 میں نعمت کی تفسیر

خَالِیٰ دعاؤں میں جو آئے ہیں "اللھم لا تجعل لماجر عسی نعمة اکافہ بها الحیٰ لعلیٰ
 والا حرة" (اے اللہ! آپ کوئی تادم نہ کرے گا ماں بچہ پہ نہ بھگن کرے گا باندہ بھگن کرے گا آخرت میں نہ ہوگا۔
 اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہر کام پر قبول نہیں کرنا چاہیے بلکہ چونکہ نفس کرنا چاہتا ہے اس لئے فقر و غنا کے
 مابین مخصوص ہونا چاہئے۔ کیا یہ معلوم کیجئے کہ اس سے ہمارے میں کچھ اور تحصیل ہے (مذہبیت مقبول ہے) جسے
 پر جسے خود ہی اپنے کلمہ پر کھٹک پیدا ہوگئی۔

تحقیق: فاتر سے سروا کر عام ہو کر عام و غیر عام (اس میں) ہوتی تب بھی ان دونوں کو ساتھ لے لے
 رہا یہ ممکن ہے کیونکہ اس کا رواد آخرت میں نہیں ہوتا بلکہ مٹی پر چر کہ میرے ذمہ اس کا کوئی حق نہ رہتا ہے۔
 حق نہمت کہہ دیا

ومن دعوة لا يستجاب بها کی تفسیر

خَالِیٰ دعا جو شرعاً و عقلاً محمود و مستحب ہے تو نہ اس سے کہ میں اس میں اذیت و تضحیک ہے جو ہر حال حضور کو
 ہے جو نہ چاہیے دعا قبول ہو یا نہ ہو بلکہ یہ ہے کہ اللہ کی غاظ میں "ومن دعوة لا يستجاب بها"
 کی دعا سے پتہ لگتا ہے کہ قبول نہ ہوتا ہے۔ یہ تو اس اور نقصان دہ چیز سے مانگی جاتی ہے یا اس امر کی
 بات سے ہٹا دینی جاتی ہے جو بد شرع کے کامل ہو کر اس سے دوسری برائیاں میں جھکا کر اسے کا خوف
 دیکھتے ہیں (کہ اس میں اگرچہ خوف کا فائدہ ہے مگر اس سے کہ آویں شعوہ شکست کرے اور میر نہ کرے اس
 سے غلط فہمی پھیل جائے) اللہ تعالیٰ سے مانے اسے فقیر و غنی کی کسی حال میں برا ہے اور غنیوں کی ہر
 سے کسی برائی میں جھکا کر اسے کا اور پتہ پھر ہوا کہ اسے مانگی گئی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا کے قبول نہ
 دے کی وجہ سے پریشان ہو کر اللہ تعالیٰ سے غماں نہ کرے اور یہ دین نہ ہو جائے کہ چاہے کچھ مانا اور
 لکھا جاتا ہے کہ اس میں کبھی حالت ہو جاتی ہے۔

تحقیق: لوایت کے سنی نہ جانے کی وجہ سے یہ شہید ہے کہ اس لئے قبولیت کا اس اتنی ضرورت کا ہے ہو
 نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے مدد پر بہ حاصل رہے کہ سمجھ کر ہو جاتا ہے اس لئے قبول نہ ہونا
 اصل رحمت کے ساتھ جو نہ ہوتا ہے اس سے یہ ہٹا دینی ہے کہ قائل ہے۔

مبتدی کے لئے معصیت اختیار کی و امر غیر اختیار کی کا برابر ہونا

مثال ۲ جناب یہ سن فرماتے تھے کہ ل میں گناہ کی چاہت کا پیدا ہونا نقصان دہ نہیں ہے ہاں اس پر عمل کرنا نقصان دہ ہے اس لئے کہ (گناہ کی چاہت کا پیدا ہونا) غیر اختیار کی بات ہے اور (گناہ کی چاہت پر عمل کرنا) اختیار کی بات ہے۔ حضور و ملاحق کو یہ بات پہنچتی ہے کہ کسی ناخرم کی محبت کا جوش دل میں پیدا ہونا اختیار کی بات ہے یا غیر اختیار کی بات ہے۔ یہ ہے کہ حضور و ملاحق اس اشکال کو دور فرمائیں گے۔

تحقیق نمبر ۷ کے لئے اس بات کی تحقیق نقصان دہ ہے۔ شیطان کو اس میں یہ آڑ مل جائے گی کہ وہاں سے اختیار کی وجہ کو غیر اختیار کی بنا کر معصیت میں مبتلا کر دے گا۔ ایسے مبتدیان کا علاج یہی ہے کہ جو معاد اختیار کی کے ساتھ کیا جائے وہی میر اختیار کی کے ساتھ بھی کرے جیسا کہ سب کو اختیار کی ہے۔ سمجھے اور صبر کرے۔

اشرف نفس (یعنی نفس کی لالچ) کے بغیر ہدیہ دینا

مثال ۱ احقر نے آج تک کسی سے نیواری عرض سے تعلق نہیں رکھا سب محبوب سے مر معلوم ہوتا ہے اور اگر کسی سے دوستی ہو دیادی مصالح کی عرض سے نہیں بلکہ دینے کی ربط و وصلہ ہے اور پھر (اگر) کچھ خدمت کے بعد وہ دیادی نفع پہنچائے، فکر تو پھر وہ دانشاںست۔ وہ خدمت دہتی ہے بلکہ طبیعت اس سے مکدر (مکمل) ہو جاتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ اس کا شکر یہ کرنا چاہئے جیسا کہ حق کے ایک استاد ہیں طیب ہیں اور حقے مالدار ہیں جس سے حق سے ملازمت ترک کی ہے تو وہ حرج کے بارے میں بہت ڈرتے ہیں۔ حق سے بھی ان کو عرض کیا کہ (اس دینے سے) ابوجھو ہوتا ہے لیکن انہوں نے مانا نہیں۔ تو اب عرض ہے کہ فریاد ہے کہ شاید اس کا جب عرض ہو تحقیق فرماتا تو بہت بھی بات ہے اسی سے امن ہے لیکن جب اپنی طرف سے مطلب ہے تو شرف (دینی) بلکہ طبیعت کے لوجھو بننا بھی دیا اور پھر بھی وہ خدمت کرتے ہیں تو یہ سخت ہے اس پر اگرچہ طبعی طور پر غل ہو مگر عقل کے اعتبار سے سبب ہونا چاہئے اور پیسے حد تنہاں کا کہ وہ عقلی انتظام کرے و اسے ہیں اور دوسرے ان صاحب کا کہ وہ معصم مجازی یعنی عمت کا واسطہ ہیں شکر ادا کرنا چاہئے اور شکر حق تعالیٰ کا شکر تو ان کی اصاحت ہے اور ان صاحب کا ال سے لئے عا (کرنا) ہے۔

قول ”من عرف نفسه فقد عرف ربه“ (جو اپنے نفس کو پہچانے

وہ اپنے رب کو پہچانے) کی شرح

مثال ۱ برہ کرم گاہ فرمایا جائے کہ حدیث شریف ”من عرف نفسه فقد عرف ربه“ (جو اپنے نفس کو

پہچان سے ہے، جب وہ چھپا ہوا ہے، میں اپنے نفس کو اس طرح پہچانتا ہوں کہ جس سے سب کی پہچان حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح جس کے بچے کا یہ طریقہ ہے اور پہچان کے حاصل ہونے اور اللہ تعالیٰ کی پہچان سے کیا مراد ہے؟

تحقیق پہمے تو اس کے حدیث سے اس میں کلام ہے۔ دوسرا اس میں اللہ تعالیٰ کی پہچان کے طریقوں میں سے ایک طریقہ کی تعمیل ہے۔ اس کے علاوہ اور طریقے بھی ہیں جن میں معرفت مقصودہ حاصل ہوتی ہے، موقوفہ نہیں اس سے اس حدیث کی تحقیق حصول مقصود کے حاصل ہونے کی شرط نہیں بلکہ صرف مقصود کے حاصل ہونے کا ایک طریقہ ہوگا جو حقائق و باتوں کی تحقیق اس طرح ہوگا جس کے بارے میں پہلے مشورہ سے چٹا ہوں۔ میری ضرورت سے تریبہ میں مقصود صرف اس کی تدریس اور علاج و چوبچسب ہے۔ معلم جس طریقہ سے چاہے جو دے۔ اس نے معرفت مقصودہ اس سے جس کا شارح نے علم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کمال کا عقیدہ ہے اور اس سے تصرفات کا استحصاء ہوگا۔ یہ تصرفات تو مقنونات میں ہیں اس میں اسرار کے دراقصہ سے مراد عجیب ہیں۔ پھر اس میں بھی اپنے نفس کی اندازہ تریبہ نظر آسکتے ہیں اس وجہ سے جس کو حاصل کرنا ہے اور نفس مقصودہ میں سب تصرفات کا استحصاء ہونا ہے اس لئے قرآن مجید میں فرم کرے کہ "وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْغُفَى" (نفس عام) اور یہ ہے وہی قومہ جلالی سر یہم ایانہ فی الاغی وہی عہم "ترجمہ میں کوئی نہ یہ۔ آفاق میں بھی حاصل کئے اس سے کہ اس میں بھی دھماکے ہیں۔

حضرت مجدد غف ثانی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے خطبہ کی ایک عبارت پر شبہ کا جواب
 خَالِ عَنِ خَلْقِ اللہ سے منہ میں نام رہا بلکہ اللہ تعالیٰ سے مکاتیب میں ہے۔ میں جگہ جگہ یہ مسئلہ
 مذکور ہے کہ باطنی موصوفہ کا سرور اور حروف نگاروں کی جزا کا اللہ تعالیٰ سے غیرے ہاتھ ملنے سے جب
 تک اس قبیل سے ہے، اس طرح ہے کہ اس میں ساری باتیں ہیں کہ اس بارگاہ الہی میں شرکت کا بالکل
 بھی دخل نہیں "الا لہو اندہر الباطن" (اللہ تعالیٰ کی حالت اس حدیث کے مطابق ہے کہ وہی ہستی ہستیوں
 وہ ہے جو حضرت والہ سے مواظفہ و ملحوظہ عمر و میں بھی سمجھو سے اور اس کا مطلب ہے کہ یہی کہنا رہا کہ
 اللہ تعالیٰ کی محبت مخلوق کی محبت پر عجب اور رعد و عمر پر عجب و ناچا ہے۔ اور یہ وقت حالت عروج
 ایسا بھی ہے کہ اس میں بھی اس سے لکھ رہا ہے۔ (۱۲)

مگر حضرت مجدد صمد قدس سرہ سے میری حق سے عفو ہوے گا معیا بہنا ہے اور اس کے مرتعس۔

ہوے کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غیر کو پسند طرح بھلا ہے۔ اور تمام اشیاء سے بے غیر ہو جائے حتیٰ کہ اگر تکلف سے بھی اشیاء کو یاد کرے تو اس کو یاد نہیں رکھتا۔ ایک جگہ پر بتا دیا کہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غیر کا خیال قلب پر چٹکن ہو جائے، ایسی جگہ پر اشیاء بکرا لے کر کہاں گمشاں ہے اس حالت کو دل اللہ تعالیٰ سے خیر کرتے ہیں اور اس واقعہ میں یہ پہلا قدم ہے۔ ویسوا مہا حرمہ العناد (اس کے بغیر بڑی مشکل سے حرام تک پہنچنا ممکن ہے)۔

اس معیار کو دیکھ کر جو غلطی اپنے تعدد دیکھتا ہوں تو اس سے آپ کو ہر پتا چلے۔ اللہ تعالیٰ تو ہے کہ ہر قلب (اس کی تہ) میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا گذر نہیں کرے۔ اسے اس پس میں غیر کا خیال بھی ہے اور یاد بھی ہے یہ حالت نہیں کہ تکلف سے بھی کوئی شے یاد نہ آئے۔ ہاں ابھی کبھی ایسی حالت بھی ہوتی ہے جو زیادہ تر ذکر و غفل کے وقت ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے کہ اس وقت قلب کے اس پس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا گذر نہیں ہوتا مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ خیالات غیر ممکن ہو جاتے ہیں۔ ہاں تو اس شخص پر بڑا اثر ہے بھی ہمیشہ نہیں غالباً جہت نہ کر کے وقت بھی کئی دفعہ وسوسا بے اختیار آ جاتے ہیں مگر چہ قلب کو ال کی طرف توجہ نہ ہو اور کم از کم ذکر کے وقت جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قلب سے ذکر ہو رہا ہے اور دوسرے لطائف کی شرکت ذکر بھی محسوس ہوتی ہے تو ایک نصف ماہ میں حاصل ہو کر کچھ دیر کو اپنی طرف مہربان رہتا ہے۔ اور یہ بھی غیر حق کی طرف توجہ ہی معلوم ہوتی ہے جس سے توجہ کے بعد توجہ کو ہٹا لیا جاتا ہے بہر حال مجدد صاحب کی یہ عبارت پوری طرح حل نہیں ہوئی اور اس کو اشتباہ ہے کہ اس کا مطلب حل ہو جائے اور یہ حالت کمال طور پر حاصل ہو جائے۔

تحقیق یہ کہ اکثر اہل مقام پر بھی کسی وقت حل غالب ہوتا ہے تو اس وقت مسائل کی تعمیر میں بھی جوش کا اثر ہوتا ہے۔ میرے نزدیک عنوان تیرے مگر متعدد دی ہے جو اصول سے حاصل ہوتا ہے جس میں اس کو ایک اور آسان عنوان سے تعمیر کرتا ہوں جو حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی تقریباً تعمیر ہے اور مشہور تعمیر سے کچھ واضح ہے وہ یہ ہے (دینا) کے پکڑ لینے سے مراد بالکل تعلق نہ ہونا وہ نہیں ہے کہ کچھ (دنیا سے) وہ تعلق جو مطلوب ہو اور انہیں ہے لگا دینا تعلق مراد ہے کہ جس چیز سے تعلق ہو اس کے بعد ہونے یا قوت ہو جانے سے حل پر ایسا اثر ہو کہ دل کو ایسا بے چین کر دے کہ اس کے تصور اور حسرت میں مشغول ہو جائے اور اسی مشغولیت کی وجہ سے طاعت میں کمی ہو کر گھرونی ہو جائے اور اگر یہ بات نہ ہو تو صرف ہم کا اثر (طاعات میں) کا کثرت نہیں ہے کہ انصاف سے محبوب علی رحمۃ اللہ علیہ کے شریعہ غم کا کوئی کار کر سکتا ہے اور ان کی حالت کو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کہ سکتا ہے۔

محدثہ طبعیہ

ضمیمہ

پہلا باب

بیعت میں جلدی کرنے کا نقصان دہ ہونا

حالات: بعد از پندرہ سال سے حضور کے مواعظ تصعب کردہ کتب کے مطالعہ سے فیض حاصل کر رہا ہے اور یہ خواہش ہے کہ حضور بدرہ کو بیعت فرما کر فیض عطا فرمائیں۔

تحقیق: اس مقصود کے لئے اور کیا وہ مقصود بیعت پر موقوف ہے

روح الطریق خط جس کا نام ”روح الطریق“ ہے

حالات: ایک عرصہ سے میں ہمیشہ اپنے نفس پر حاکمیت کرتا ہوں کہ شاید حضور کے حامیوں میں ایک میں ہی ایسا ہوں گا جس کو دھوکہ تو درکنار دھوکہ کی حقیقت تک کا پتہ نہیں ہوگا جو حضور بہت اکر و شغل کر رہا تھا عرصہ سے وہ بھی چھوٹ گیا خدا سے تعلق تو کیا ہوتا گناہ تو کیا چھوٹے حق یہ ہے کہ ماز دور و صرف ظاہری رکوع سجود بھی خدا کے واسطے نہیں مگر کسی کے دیکھ بیسے کا خطرہ اور جاد (حسرت) کی کمی کا خوف۔ ہوتا تو شاید مگر ہمیشہ نہ چھوٹنے تو بھی موجودہ صورت تو یقیناً نہیں رہ سکتی۔ نئی مرتبہ پھر شروع کرے گا خیال ہوا کبھی شروع کیا اور چھوٹ گیا۔ حضرت سے بھی وہ تعلق شعب جو کبھی تھا اب ہرگز نہیں ہاں الحمد للہ تعلق محدود ہے اور عقیدت کا تعلق ہے بلکہ جس کو حضرت سے تعلق نہیں اس سے لڑت ہے۔

اب پھر خدا کے نام پر بارہ بیعت اور اس کے ساتھ پندرہ ہزار اسم ذات اور تین ہزار اسم ذات مغرب کے بعد تقریباً ایک ہفتہ سے بہت ہی کمے اراے سے شروع کیا ہے۔ حضرت سے بہت ہی شرمندگی سے درخواست ہے کہ حضرت میرے لئے دعا فرمائیں اور میری طرف حاصل توجہ فرمائیں شاید میری بھی کچھ اصلاح ہو جائے اور جو میں نے خود شروع کیا ہے یہ باقی رکھوں یا کچھ تبدیلی کروں۔ درود سے جاتے ہیں دو سپاہ شروع کئے ہیں۔ میرے مشاغل یہ ہیں کہ چار بیعتیں اذان تک ذکر مذکور اور استغفار و صلوٰۃ سے فراغت کر کے اذان کے بعد چائے پکا کر پیتا ہوں۔ ماز پڑھ کر کبھی کبھی بیسین پڑھ کر اور پان ہتا کر درود پل جاتا ہوں۔ بارہ بجے یا کچھ پہلے درود سے واپس آ کر کھانا کھا کر لیٹ جاتا ہوں پھر ماز پڑھ کر ”دھ گھنٹہ مطالعہ پھر درود سے واپس آ کر کھانا کھا کر لیٹ جاتا ہوں پھر ماز پڑھ کر ”دھ گھنٹہ مطالعہ پھر درود سے آ کر مغرب تک مطالعہ یا کسی کتاب پر کچھ لکھنا

بار چھ کر ذکر مذکورہ بحر عشاء تک ہی مطلقاً یہ تحریر اور عشاء کے بعد کھانا کھانا اور سو رہنا مطلقاً اسلام
 تحقیقی ہے۔ قصور تو بحر اثناء معصوم ہے کسی مہاجر سب دو چیزیں وہ نہیں طریق کاظم اور اس پر عمل تو طریق
 صرف ایک ہے یعنی احکام ظاہر و مدنی یا بدی اور اس طریق کی مدعا درو چیزیں میں ایک ذکر جتنا کیا جائے
 جو آپ نے شروع کیا ہے وہ بھی اسی قاعدہ میں داخل ہے دوسرے لائقہ اور بن صحت جتنی زیادہ حاصل ہو کر
 کثرت کے لئے فراغت۔ ہوتو ہر رنگوں کے حالات و مقامات کا مطالعہ اس کا بدن ہے دو چیزیں طریق یا
 مقصد کی پہلی چیز ماحی اور اصول کاموں میں مشغول ایک بات اس سب کے نالغ ہونے کی شرط ہے یعنی
 اطلاع حالات کا انضمام۔ اب اس کے حدود ہی استھو ہے استھو لو کے خلف ہوں کے اعتبار سے قصور کے
 حاصل ہونے میں دیر سو رہتی ہے میں سب کچھ لکھ چکا۔

شیخ کو حالات بتانے کا طریقہ

مثال: مجھے میں ایک بیمار میں ہے کہ جب میں حضور کا کوہ صبر لکھتا تھا تو میری کچھ میں نہیں آتا کہ
 کیا لکھیں۔ جب اپنی برائیوں پر نظر آتا اور پتا چلتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھوں تاکہ صبر ہو تو اس وقت اس
 خیال میں پڑ جاتا ہوں کہ پہلے کس بیان کے واسطے میں لکھوں۔ اکثر اس میں لکھ لکھتا رہ جاتا ہے۔ جب ایک
 برائی تجویز کر لیتا ہوں کہ اس کو لکھوں تو یہ خیال آتا ہے کہ یہ تو خود بھی درستی صحت پر چھوڑا جاسکتی ہے پہلے خود
 چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے مگر کامیاب نہ ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ جائے۔ اس میں حالات میں اپنے کرنا لکھتا رہ
 جاتا ہے اور برائیاں صحت کی اس میں موجود رہتی ہیں۔ اب عرض یہ ہے کہ اس مرض کے لئے علاج تجویز فرمایا
 جائے تاکہ اس پر عمل شروع کر دوں۔

تحقیقی: جب کوئی مرض یاد آئے اس کو اور قوت کر لیا اور ایک ہفتہ تک دیکھا کہ وہ راکھ ہو یا نہیں اگر ذرا
 نہ ہو تو نفس کو اور صحت نہ ہو بلکہ نفس کو اطلاع کر دی جائے

شیخ کی ضرورت

مثال: احقر اس سال دورہ حدیث میں شریک ہے ایک عرصہ سے خط لکھنے کا خیال کر رہا تھا لیکن ایک بات
 رکاوٹ بنی رہی وہ یہ کہ احقر کو آپ کے مصنفات و لطائف دیکھنے کا بے حد شوق ہے چنانچہ مجھ سے اب تک
 برابر دیکھتا رہا۔ مجھ کو بہت مستعد ہوا۔ اس سے ایک خاص بات معلوم ہوئی وہ یہ کہ شرعی احکام سب کے سب
 قیادیہ ہیں چونکہ احکام احمد رہیں اس لئے جہاں رکے گا کھر ہے وہ بھی قیادیہ ہو گا۔ اس سے تو سارے

اس معاملہ میں یہ کہ مشائخ طریقت سے اس قاعدے کے مطوم ہوئے۔ یہ بعد کی سوال اور علاج کرنا چاہئے۔ میری یہی سمجھ میں نہیں آتا بہت عرصہ سے اس بات پر غور کر رہا ہوں امید ہے صاحبِ الاطلاع فرما میں گئے تاکہ اعتراضی پر عمل کرے۔ آخر اس قاعدہ کلیہ کے معلوم ہونے کے بعد معالج و مشائخ کی مرض کے ختم ہونے کی یہ ضرورت باقی رہتی ہے امید ہے کہ کوئی غلطی ہوگی ہو تو مطلع فرما میں گئے۔

تحقیق: کرے اور نہ کرے کے سارے حکامات اختیار ہیں جس کا کتاب اور سہیات اس لئے کرے وادوں کاموں کا کرنا اور نہ کرے والے کاموں کو نہ کرنا بھی سب اختیار رکھتے ہیں لیکن اس میں کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں کبھی تو یہ کہ حاصل کو غیر حاصل سمجھ لیا جاتا ہے کبھی اس کا انتہا ہوتا ہے مثلاً ایک شخص سے ہمارے میں خشوع کا امداد کیا اور وہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے اصل بھی ہو گیا مگر ساتھ ہی ساتھ وسوسوں و خطرات کی زیادتی بھی ہوتی رہی یہ شخص اس کو خشوع کی ضد سمجھ کر خشوع کو غیر حاصل سمجھا یہ بتائی عبارت میں وسوسوں غیر اعتبار کی تھے مگر اسی سلسلہ میں وہ وسوسوں اختیار یہ کی طرف سے گئے اور یہ انتہا کے محکم میں رہ کر خشوع کو باقی سمجھا حالانکہ وہ ختم ہو چکا اور کبھی جو چیز رائج نہ ہو اس کو رائج سمجھ لیا جاتا ہے مثلاً دو چار جگہ پھلکے حادثوں میں رصا یا تعاضد اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا) کا حساب ہوا یہ سمجھ گیا کہ یہ مکمل رائج ہو گیا پھر کوئی بڑا حادثہ واقع ہوا اور اس میں رصا نہیں ہوئی یا جو وہ مقصود تھا اس تک نہ ہونی مگر یہ اسی وجہ کہ میں رہا کہ اس میں رسوخ ہو چکا ہے (اور) اب بھی رصا ختم یا ضعیف نہیں ہے

حاصل کو غیر حاصل سمجھنے میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ کوئی دوسرے ہو کر اس کا اہتمام مجبور دیتا ہے پھر وہ سچ کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے انتہا میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ اس کا اہتمام ہی نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے۔ غیر رائج کو رائج سمجھنے میں بھی وہی خرابی حکمیں کے اہتمام سے ہے کہ ہوتی ہے کبھی یہ غلطی ہوتی ہے کہ حاصل رائج (جو چیز حاصل ہو اور رائج بھی ہو) کو ختم سمجھ لیتا ہے مثلاً شہوتِ حرام کا مقابلہ کیا اور وہ رائج نہ کر کے آثار کے علیہ کا تھا اس لئے شہوتِ حرام کی چاہت ایسی نہ ہو گئی کہ اس کی طرف التفات بھی نہیں ہوتا پھر (دکر کے) اس آثار کا جو شہوتِ حرام کم ہوئے سے طبعی التفات اگرچہ کمزور رہے میں کسی ہوئے لگا یہ شخص یہ سمجھ گیا کہ مجاہدہ بیکار ہو گیا اور شہوتِ حرام کاری کی چاہت بھر لوت آئی پھر اصلاح سے ایسا ہو کر سچ کچھ (اصل و میرہ مجبور کر) بیکاری میں جہل ہو گیا۔

یہ چند مثالیں غلطیوں اور ان کے نقصانات کی ہیں۔ مگر کسی شیخ سے تعلق ہو اور اس پر اعتماد ہو تو اس کو اطلاع

بجائے۔ بان جلدی نہ دیتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سبب ساری دروگوں کی مدنی کا خوف ہے حاصر میں
 گھسی میں ہے اس کی وجہ سے یہ ظہر میں سے رویت پیدا ہوئی۔ یہ جھوٹ کیونکہ اسی اختیار پر میں سے ہے
 جس کی وجہ سے ہندو پر پکارا ہے اس وجہ سے حصر میں تک ہوئے تھے اور کام میں کر بھی اختیار سے رمان کو
 روکا ہے اور جو عادت کی وجہ سے وہاں بھی جھوٹ کرنے سے جھوٹ میں استوں جھوٹا ہے۔ اس عادت کے دور ہونے
 کے لئے کہ بد کوئی دشمن اور بدو اس کو پے ہو پر بدو ام سے کسی کی وجہ سے یہ عادت آہستہ آہستہ ہندو
 جائے اور بدو کے ایک مٹا کا راست ہندو ہونے کا خدشہ ہے۔ ہم سے امید رکھتا ہوں کہ حضرت کے ارشاد کے
 درمیان سے ہر گھٹ سے خدا اور یہ پچھتے ہندو جو ایک پہلے خط میں میں پیش کر کے سے یہی مقصود ہے
 تحقیق جب جھوٹ کیونکہ اور خطاب کے سے اپنی بات کو جھوٹ نہ لکھ یہ کہ کہ ہر یہ بات جھوٹ ہے

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

بخانہ مدت قدری میں کہ ارشاد ہے، حق اس ہندو کو شکر یہ کے ساتھ میں سے مجھ کو شکر یہ ان کرنا چاہتا
 ہے اس بات کا کہ حضرت کے زمانے کے عمر پر چند روز قبل کرے سے ایسے میں جو زمین کو پاک کر۔ وہ
 ہندو میں نما محمد حضرت کے نزدیک تھوڑے مدت سے ختم ہو گئے۔ حرکم اللہ جبر حواء

غصہ کا علاج

بخانہ حضور و ملائے جو ارشاد فرمایا کہ (سلام کا کہ کرنے کو دل۔ چہ بن) اختیار کی ہے یا غیر اختیار میں جواب
 عرض سے کہ جو دل میں ہوتا ہے وہ غیر اختیار کی ہے جس میں یہ چاہنا ہوتا کہ کسی دن رتی میرے دل میں جوتہ
 میری رائی کی کے دل میں ہر وقت طبیعت مسلمان بھلائے سے صاف رہے لیکن جب وہ مجھے برا کہتا ہے تو اس
 سے میرے مدد کی غرت پیدا ہوتی ہے۔

تحقیق اس پر مدت میں لیکن حکمت سلام و سلام کرتے۔ نے سے چند روز میں دو منزل میں بھی صیف
 ہو جائے۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

بخانہ احقر کی دل پہنچے کہ کسی نے مانتہ کہہ دیا کہ جو جانی تھی تو اس عمر کا اثر بہت دور تک باقی
 رہتا تھا اس وجہ سے سلام کا کہ کرنے کوئی۔ چہ ہندو لب بہت دن تک حضرت نے ارشاد کے موافق عمل
 کیا وہ بھی حکمت سلام و سلام کرنے سے جوش بھلا تھی، دینی نہیں رہا۔

تحقیق مبارک ہو۔

حالات۔ ہر اگر کسی رستا کی ہے تو غوازی برنگ پھر دیا ہی صبا کہ پہلے چلا غصہ بھی پہلے کے مقابلے میں بہت کم آتا ہے لیکن جس وقت خیال نہیں بتا اس وقت صبر چاہتا ہے خیال آنے کے بعد غصہ و چیخاں ہوتی ہے۔ میں نے یہ بات برنگ کی یہ بات اصرار کے قابل، دو ملان کرنا میں۔

تحقیق۔ اس بات کو لازم کر رہی کہ جب ایسا ہو جائے تو جس پر غصہ کیا ہے اس کو کچھ دیا دیا کریں اگرچہ غوازی ہی مقدار میں ہو۔

کبر کا علاج

حالات۔ حضرت دعا سے عرض یہ ہے کہ آپ کو سب مسلمانوں سے یقیناً چھٹے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا جائے ہر اگر ہم اس بات کے مقابل میں تو اس بات نے مقابل میں ہر شاعر فرمایا جائے یہ بھی عرض ہے کہ بچے آپ کو صحت عالیہ میں دوسرے سے زیادہ جھٹکا ہی ٹھہر کرنا جس کے بارے میں دوسروں کو ایمان دینا ہے فرمایا ہے کہ جس کے قلب میں اس سے دور کے، یہ بھی خبر ہو گا کہ جتنے میں نہ جائے گا اور تین بار دہرائیں اس خبر کا صداقت کیا ہے اور شاعر، یا جائے تاکہ اگر اس سے بچا ہے۔

تحقیق۔ اگر اپنی خوبی پر اور دوسرے کی خرابی پر نظر پڑے تو یہ سمجھنا واجب ہے کہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ایسی خوبی ہو جو مجھ میں کوئی ایسی خرابی ہو یا اس میں وہ بات ہے جس سے مجھ سے بہتر تعالیٰ کے ہاں اچھ بہتر کبر سے خارج ہونے کے لئے کافی ہے۔

حالات۔ اگر میں دوسری ہی باتوں کے علاوہ کے یہ یہ بھی ہے کہ نئے تعلیم یافتہ یا وہ علماء جو درویشی میں نہیں تھے یا کسی دینی شیخ کے حلقہ میں یا کسی قبیح صفت کے نو مسلم ہیں مگر وہ شیخ علیہ السلام کے حلقے سے واقف نہیں ہر مریدین کو حضور صلی علیہ وسلم نہیں کرتا۔ عرض یہ سب فرق، نفس معلوم ہوتے ہیں قلب میں اس میں سے کسی کی عظمت نہیں جس سے اپنے کو نفس اور کمال و شان والا اور ان کی حقیر معلوم ہوتی ہے مگر خود کے بعد اس خیال کو بد دیکھنے سے بچنا چاہیے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہی کے مرتبہ کا کیا پتہ ہے اپنے صوبہ بھی نظر لے رہے دیکھنا ہوں ہر ان کے اعمال حسد کا بھی خیال رہنا ہوں کہ ممکن ہے کہ ان میں کوئی خوبی ہو جس کا مجھ و علم نہیں اور وہ حق تعالیٰ کو پسند ہو اور ہے ہر صوبہ میں اور ان پر کچھ ہو۔ اس قصہ کے بعد اپنے حال یا دوسرے کا نہیں دیکھنا ہر ان کی عظمت بھی قلب میں کسی طرح نہیں آتی۔ یہی طرح دوسرے یا دیکھنا میں چاہتا ہوں۔

و غلط پسند تا ہے اور حضرات کا تصور بعض کا تو بالکل ناقص معلوم ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ سب سے دور سے
یہ مذہب فرما کر بددعا کی ہے۔

تحقیق یہ سب کچھ جو حیل متعصر ہوتا ہے وہ کہہ کر دلائے گئے قائل کے مگر یہ اعتقاد کبر کا ہے اور
ضرورت ہے کہ عمل کے علاج کی بھی۔ کہہ کر علاج یہ ہے۔ انہی کے ساتھ تحقیق کا سلوک۔ یہ بودہ علاج۔
بے کہہ میں حوالہ حق میں رہتا ہے ان کی نفرت اور اگر مہکا سب کچھ جانے اور جو اہل مائیں ہیں ان کی
صرف مشفقانہ طور پر بغیر ضرورت کے بھرت و غیرہ بالکل ہی ہے۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط یہ جو ذیل میں درج ہے

تحال و غرض یہ ہے کہ کہہ میں تو ایک اعتقاد ہے اور ایک عمل کی کے ملاوہ دوسرے رسائل میں مثلاً حسد
ایک درجہ عمل اور دوسرا اس کا جب اور دو سب عقیدہ تو نہیں ہوتا ہے کی مثال جب عہد ایک ماہ کی چاہت
پر عمل سے اور اس عمل کا سبب وہ بھی عقیدہ میں مثلاً اس فصل میں فلاں میں درس سے فصل ہوں اس
بات کا علم ہے یہ علم جرم ہے در "احسن" میں "در مائیں" میں بات کا عقیدہ، لیکن اگرچہ قلب میں حسد کی
بیعت ہے اور سوچ و فکر کے بعد سب توں کی تصدیق ہوں ہے "لاکھ" میں "اس میں ہوں" یہ علم جرم نہیں بلکہ اس کا
سبب جرم ہے۔

اس میں بات سے مغلوب یہ ہے کہ حشر یہ بھی ہے کہ کہہ میں تو علم جرم ہے اور حسد اور حسد مال جب
حیثیت علیہ و حیثیات حاصلہ علوم کا سبب معلوم ہوتا ہے۔ جرم اس سے بعد عہد جرم ہیں اس حق کا یہ فہم غلط ہے یہ
برست ہے۔

تحقیق یہ علوم کو کہہ میں سب ہیں گناہ ہیں یہ سب وہ اہل حق سے ہوتے ہیں کہ کہہ میں ان کی وہ
سے ہیں اور جو علوم ان وہ اہل کا سبب ہیں وہ کہہ میں ہیں مثلاً حسد میں اس حق بالحقہ میں فلاں میں
اس حق کا علم سے زیادہ نادر اور سب مال و داد میں "الغالی و مجاہد حق" یہ مطلب و مہر عیب و عیب
اہل اور جاہ یا دھندہ میں کہ ال و مطلب یہ جانے اور اس میں رعیت کی ہے۔ اس لئے علوم جو سبب ہیں سب
بلکہ محسوس ہیں اور وہ علم جرم کا سبب ہے میں بھی محسوس ہیں مثلاً "انا مسکیر" بلکہ یہ ہے عیب کا علم ہے۔

نفس کے بہانے کا علاج

تحال حال یہ ہے کہ تہذیب و تمدن و تہذیب آپ کی دعا سے ہو جاتی ہے کبھی بھی ایسا ہوتا ہے کہ شروع سے میں

کچھ ایسی تکلیف ہو جاتی ہے کہ وقت پر آنکھ نہیں کھلتی۔ اس حالت پر حضورؐ سے تحریر کیا تھا کہ کسی وقت دن میں ادا کر لیا کرو۔ بعد میں کچھ دوسرے بعدِ صبح بھی ہے حضورؐ کا کیا حکم ہے اور یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر (مقررہ وقت سے علاوہ) دوسرے وقت میں کام کیا جائے تو غصے کا چھاپنا مل جائے گا۔

پہچانیں کیا بہانہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور کیا یہ غصے کا بہانہ نہیں کہ اس حیلے سے کام سے بچنا چاہتا ہے۔

غصہ کا علاج

بخال اس نالائق کے علاوہ دوسری برائیاں کے علاوہ غصہ کا مرض اور اس چابوت پر فتنی کرنا ہے۔
پہچانیں، غصہ سے یا اختیار کے بغیر۔

اس کے بعد ان کا دوسرا خط آیا جو درج ذیل ہے

بخال حضورؐ غصہ کی چابوت پر عمل تو فیض اختیار سے ہی ہے لیکن (غصہ) کے شرعہ اٹھار کے وقت غصے سے متنبہ میں بہت تکلیف ہوتی ہے کبھی دور کرنا غیر اختیاری ہونے کا شہید ہوتا ہے جو ایک اور غلطی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ طریق میں سہولت مطلوب نہیں اور تکلیف میں ثواب زیادہ ہوتا ہے لیکن بے سختی سے نفس یہ خواہش کرتا ہے کہ اگر کوئی راستہ دیا ہو کہ مقابلہ میں سہولت ہو تو اس سے قاعدہ اضافہ ضرورت کا سبب ہوگا۔

پہچانیں غصے پر غصہ نہیں کوا چنے پاس سے جدا کر دیا جائے یا اس کے پاس سے خود جدا ہو جائیں اور دور کسی شخص میں لگ جائیں۔

حسن پرستی کا علاج

بخال بندہ کا نفس بہت ہی شرم ہے کہ بد فعل (برے کام) کو بہت جلد کرنا چاہتا ہے پیسے تو بندہ کی یہ حالت تھی کہ (صدانخواستہ) جب کسی خوبصورت عورت کے کو کچھ لینا تو یہ بھی چاہتا کہ اس سے بد فعلی کروں۔ لیکن تنہا نہایت ضرور ہے کہ دیکھنے کے بعد غصے کا رخ خود بخود وہاں کی جانب ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اس کی جانب ہر وقت دیکھتا رہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی علاج نہیں کہ اپنے علاج کرنے والے سے درخواست نہ جائے اور وہ اپنے علاج سے کچھ کام ہو سکے اور اپنے علاج کاملہ سے میرے علاج کی دعا کرے۔

پہچانیں علاج یہی ہے کہ بزرگوں کے تذکرہ کی کتابیں پڑھنی سے دیکھو اور کسی وقت تنہائی میں (اس) گناہوں پر جو عیدیں اور سرائیں آئی ہیں اس کو سوچا کرو اور گناہ کے دوسرے وقت بھی اسی طرح انصاف کی

تقدیر واثق ماند حق نفس سے چہ ت ختم ہوا ہے مگر (۱)۔ رمیدہ دنیا ہوئے قائمہ بہت سے رہے بغیر
 بہت سے کوس بدیر نالی ہوئے۔

حب مال و سوسہ کا علاج

حَالِ جامد ہے، اسے مگر چند مہینے پوچھیں تو اس وقت کہ کیدار کا بیج عامہ ہو گیا تو بہت خوشی ہوئی تھی۔ چلنے میں ایک قسم کا ترس محسوس ہوتا تھا مجھے معلوم ہی کہ یہ خوشی شرعی حدوں سے راند ہے اس سے حال ہو جائے کہ بقدر کہہ دوں وہاں کہ مردوں کی ہر گز نہ مانگی۔

اللهم لا تجعل له يا كبر محمد ولا مبيع عيب. لا عيب رعتك ور اللهم لا
منه ما اعطيت ولا معطي له معيب

مؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں، ان میں سے جو احکام ایسے ہیں جن کی تعمیل سے انسان کو دنیاوی فائدہ ہو، ان کو ہم دنیاوی احکام کہتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں جن کی تعمیل سے انسان کو دنیاوی فائدہ ہو، ان کو ہم دنیاوی احکام کہتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں جن کی تعمیل سے انسان کو دنیاوی فائدہ ہو، ان کو ہم دنیاوی احکام کہتے ہیں۔

[illegible]

سب سے بڑا ہوا ہے یہ قسم کا بچہ اس پر قلب کی صورت محسوس ہوتا ہے مگر بچہ کسی پر بھی اٹھیں
 سہا سہا سے آواز نکالتا ہے۔ یہ بچہ کسی کا ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ چنانچہ سب کچھ معلوم ہے
 اصل بندوں کی اس مرض سے مراد ہے۔ یہ معلوم یا غفلت ہے اور مجھے موت آج کے دن ہاں بچے کی ہے
 دست چڑھیں۔ یہ بچہ یہ بھی جانتا ہوتا ہے۔ جب سے بچہ ہوا ہے مطلب کی مدد کم ہوئی اس کی احتیاج
 پر ہوا تو نہیں بدستور رہا۔ بلکہ ہے الغمہ کسی کی مہم میں جنت سنہ و میں اس شہب (۱) ہے
 ہر معاشی میں میری حالت فرما میں جس طرح ہے چاہیں وہ جہاں سے ہے چاہیں صرف وہاں پہنچے۔

کر لئے تھے۔ آج ایک ہفتہ سے طبیعت لگتی نہیں ذکر تعداد پوری کر لیتا ہوں مگر زبردستی سے (کرتا ہوں) طبیعت لگتی ہی نہیں۔

● طبیعت دعاماگئے کو چاہتی نہیں جس کی دلیل یہ بدلتی ہے کہ اتنی مدت ہوگئی کوئی قبول بھی ہوئی ہی جو وہ تھالی چاہیں وہی ہوگا، تھکا دگر نہ شود بعد آدہ مالہ (تقدیر کا ٹیبلہ بہت روئے دھونے سے بھی نہیں بدلتا ہے) لیکن میں اب تک زبردستی کر کے مناجات مقبول کی منزل پر نہ لیتا ہوں دیئے بھی دعاماگئے ہوں مگر حالت انگریزی رہی تو پھر شراب مشکل ہی ہو۔

● روزگار کی قلت کا اثر جیسا عام دنیا پر ہے ویسا ہی یا اس سے کچھ زیادہ مجھ پر بھی ہے۔ طبیعت میں خیال یہ آتا ہے کہ دنیا کی راحت، دل سے بہ مال کی طلب جائز یا ناجائز طریقہ سے جیسے ہو سکے کرنی چاہئے۔ وظائف میں وقت دینے سے اور اس پر صبر کرنے سے دنیا کی راحت و آسائی ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ اس کے علاوہ بے کار خیالات آتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ مجھ سے گمراہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ ان کی سرطاب ہے۔ پھر شیطان یہ جواب دیتا ہے اور دنیا بھی تو گمراہ کرتی ہے ان کی حالت لہٰذا کیوں نہیں اس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ اللہ ہی اس بری حالت پر رحم فرما کر دعا بھی فرمائیں اور کوئی تجویز جو میرے لئے مناسب ہو تحریر فرمائیں مگر روزگار کی کشمکش کے لئے کوئی ہلکے خاکسار کے حال کے مناسب تجویز فرمائیں تو عنایت ہوگی۔

چچائی: پورا علاج اور مفید تو یہی ہے کہ ان وسوسوں کو اعتقاد ہراسمجھا جائے اور ان کی چاہت پر عمل نہ کیا جائے یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے اور اگر ختم نہ بھی ہوں تو کچھ نقصان دہ نہیں بلکہ یہ ایک قسم کا عیادہ ہے جس سے عمل کا اجر بڑھتا ہے لیکن اگر ان وسوسوں کے خساد کی وجہ معلوم کرنے کا شوق ہو تو مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ مقصود اعمال صالحات دنیا کی راحت نہیں ہے بلکہ آخرت کی راحت ہے اور اس کا مدار جو فضل و رحمت ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اعمال کو داخل نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ ملے گا تو عمل ہی سے لیکن جتنا ملے گا اتنا اثر اعمال میں نہیں وہ فضل و رحمت کا اثر ہے لیکن جو عمل ہی نہ کرے گا وہ قانون اس فضل و رحمت سے بھی محروم رہے گا۔

باقی طبیعت کا لگنا یہ قبول کی شرط نہیں ہے اگر رو اپنے میں طبیعت نہ لگے تب بھی اس کی غاصبت یعنی صمت حاصل ہوگی۔

رہی دعا، دوسروں قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونے کی وہ حقیقت ہے جو ہر شخص کی اس درخواست کی منظوری کی حقیقت ہے کہ کسی طبیب سے درخواست کرے کہ میرا علاج سہل کر دیجئے، اور افواہ علاج شروع کر دے مگر سہل اس کی حانت کے مناسب نہ تھا اس لئے دوسرے طریقہ سے علاج شروع کر دیا۔ اس کو کوئی یوں

ذکر الہی

میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 جس و قمر میں توی تو ہو بحر میں توی تو
 قب و قمر میں توی تو ہو بحر میں توی تو
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 ذروں میں کور کروں میں قطروں میں اور جھروں میں
 قوس و قزح کے رنگوں میں آتا ہے جلوہ نظر تیرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 کوئی ہے اونچ تو کوئی نیچا کوئی ہے شاہ تو کوئی گدا
 سارے جہاں کا ہے یہ قہر سب تجھ زیر و زور تیرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 تجھ بن گئی بھی مٹی نہ لگے اچھا تجھ سے کچھ نہ لگے
 اب تو جی تو یہ ہی لگے تجھ بن نہیں گذر میرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 سارے فلانے کی وسعت تیرے فلانے کو ہے نگ
 اک سوئی کا دل ہی ہے بھٹا ہے پاں پہ ہر تیرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 اشوں ٹپھوں جو بھی کروں یاد میں اسے تب تجھ کو کروں
 ذکر کسی کا میں نہ کروں لب سے اپنے مگر تیرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 دل کو کینے ہے خالی سب سے حیرتی طلب ہے آگے سب سے
 قلب و جگر کو بھرا ہے تجھ سے سانسوں میں ہے ذکر تیرا

میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 خیالوں میں ہے خیالوں میں تو ہی ہے میری باتوں میں
 اٹک اٹک میں ہے سانسوں میں ایسا ہے مجھ پہ اثر تیرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 تجھ سے جو نسبت ہے میری دونوں جہاں کی ہے عزت میری
 ساری عمر کی ہے پوچھی میری یہ ہی بنا ہے فکر میرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 مجھ کو گنہوں سے اپنے دُور ہے ہر دم مجھ کو اس کی فکر ہے
 غفاری پر تیری نظر ہے ساری ہے ہر سرا
 میں بھی ہو جاؤں تیرا جو ہو کرم مجھ پر تیرا
 عرض ہے ارشاد ہی یہ درمب اس کو اپنا بنا لے اے رب
 دل کے ارماں پورے ہوں سب جو ہو کرم اس پر تیرا

